مکتوباتِ سعیدیہ

از حضرت شیخ محمد سعید ابن امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

حکیم عبدالمجید احمد سیفی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ حکیم سیفی ○ بیڈن روڈ ○ لاہور

باعانت محکمہ اوقاف مغربی پاکستان

بار اول تعداد ایک ہزار

نعم البدل: ۳۵ روپے

۱۳۸۵ھ

فہرست مکتوبات

نوٹ: مطالعہ کنندگان عرض میکنند کہ درین مطبوعہ اگر سہو یا خطائے ملاحظہ کنند از آں مطلع فرمایند تا در طبع ثانی درست کردہ شود۔ والسلام

حکیم محمد ذو القرنین ناشر یکم ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

عرض ناشر

استاذ محترم مرحوم حکیم عبدالمجید احمد صاحب سیفی رحمۃ اللہ علیہ نے بسلسلہ اشاعت مطبوعات اکابر نقشبندیہ مکتوبات سعیدیہ کی کتابت بلاک کی طباعت کیلئے کرائی تھی اور ارادہ جرمنی جاکر طبع کرانے کا تھا لیکن قضائے مبرم نے مہلت نہ دی۔ داعی اجل کو لبیک کہا اور یہ کام پس ماندگان کے لئے چھوڑ گئے مگر اس فقیر کے پس ماندگان کے پاس بھی سرمایہ بجز توکل کچھ نہ تھا۔ تاجران متمول نے اس کی طباعت کو اپنی تجارت کے لئے نفع بخش نہ سمجھا اس لئے کچھ عرصہ تک مسودات کتابت شدہ جوں کے توں پڑے رہے۔ خوش قسمتی سے محکمہ اوقاف مغربی پاکستان نے صوفیائے کرام اور اہل اللہ کے آثار باقیہ کے تحفظ کی خاطر پبلشروں کو قرض حسنہ دینے کی اسکیم بنائی اور چیف ایڈمنسٹریٹر صاحب اوقاف مغربی پاکستان جناب شیخ محمد اکرام صاحب نے کتابت کے حسن و جمال اور صاحب کلام کے علو مرتبہ و کمال کو دیکھ کر اس کی طباعت و اشاعت کے لئے محکمہ سے قرض حسنہ دینا منظور فرمایا۔

فجزاہ اللہ خیر الجزاء، امید ہے کہ محکمہ اوقاف کی جانب سے یہ سلسلہ قائم رہے گا اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کا قیمتی علمی سرمایہ ناقدردان زمانہ کی دستبرد سے صرف محفوظ ہی نہیں رہے گا بلکہ دیدہ زیب شکل و صورت میں جلوہ گر ہو کر اہل نظر کی چشمہائے بصیرت کے لئے کحل الجواہر کا کام دیتا رہے گا۔ حقائق و معارف طریقت و حقیقت کے یہ جواہر پارے اب اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ اہل نظر کی نگاہوں کو نور بخشنے کیلئے آمادہ ہیں فیضیاب ہوں اور حضرت مصنف و ناشر و معاون حضرات کو دعا دیں۔ والسلام

حکیم ذوالقرنین برادر نسبتی
حکیم عبدالمجید احمد صاحب سیفی مرحوم
۱۸/۹ بیڈن روڈ۔ لاہور

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

حضرات اولیائے کرام کے کلام کا مطالعہ روح کی تسکین اور امراض باطنی سے شفا پانے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ یہ مطالعہ بے اختیار پڑھنے والوں کے دلوں کو یادِ الٰہی کی طرف لے جاتا ہے جس سے اطمینان کی دولت ہاتھ آتی ہے۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○ فرمان خداوندی ہے وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا ○

اسی مقصد کے لئے حضرات اکابر رحمہم اللہ کے مکاتیب و رسائل مرتب کئے جاتے ہیں۔ خانوادۂ مجددی رضی اللہ عنہم کے رسائل و مکاتیب سنت نبوی کے اتباع اور بدعات مروجہ سے اجتناب کی توفیق دلانے میں بفضلِ خداوندی اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ اہلِ عقیدت اور طلب صادق رکھنے والے حضرات متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مشاہدہ ہے کہ ان رسائل و مکاتیب کے مطالعہ نے عامیوں کو اولیا اور اولیاء کو اکمل اولیاء بنا دیا ہے البتہ کسی شیخ کامل و مکمل سے تحصیل نسبت شرط ہے۔

حضرت خواجہ محمد سعید رحمہ اللہ تعالےٰ کے مکاتیب شریفہ بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم اور مفید کڑی ہے۔ آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ کے فرزند دوم ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت ماہ شعبان[1] ۱۰۰۵ھ ہجری میں ہوئی جب کہ حضرت امام ربانی کی عمر مبارک ۴۳ سال تھی۔

ایام طفولیت سے ہی آپ طلبِ صادق کا ذوق رکھتے ہیں خود حضرت امام ربانی[2] فرماتے ہیں کہ :-

فرزند محمد سعید چہار و پنج ساله بود که وے را رنجوری پیش آمد۔ در غلبات آن ضعف از وے پرسیده شد که "چه می خواہی؟

فرزند محمد سعید ابھی چار پانچ سال کے بچے ہی تھے کہ بیمار پڑے۔ بیماری کے غلبۂ ضعف کی حالت میں ان سے دریافت کیا گیا "کیا چاہتے ہو

---

[1] زبدۃ المقامات ص۳۰۹ [2] زبدۃ المقامات ص۳۰۹ و مکتوبات معصومیہ مکتوب ۳۲ ج ۲

بے اختیار گفت حضرت خواجہ را می خواہم۔ من ایں حرف او را بحضرت خواجہ قدس سرہٗ عرض کردم۔ فرمودند:۔ محمد سعید شما رندی و حریفی نمود و غائبانہ از ما نسبت در ربود

انہوں نے بے اختیار کہا " میں حضرت خواجہؒ کو چاہتا ہوں، میں نے ان کی اس بات کا ذکر اپنے حضرت خواجہ سے کیا تو حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تمہارا محمد سعید بڑا چالاک و ہوشیار نکلا، غائبانہ ہم سے نسبت چھین لے گیا۔

ہوش سنبھالا تو علومِ ظاہری کی تحصیل میں مشغول ہوئے اور سترہ سال کی عمر میں اپنے والدِ بزرگوارؒ کی طرح فارغ التحصیل ہوئے۔ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمہ اللہ تعالےٰ نے مکتوب ۲۲ ج ۲ میں تفصیل آپ کے مناقب ذکر فرماتے ہیں ملاحظہ ہوں:۔

تحریر فرماتے ہیں[1] کہ بچپن ہی سے قبول و کرامت کے آثار اور ولایت و شرافت خاندانی کے اطوار آپ کی پیشانی سے نمودار تھے۔ اس کے بعد طلبِ حضرت خواجہؒ کا مذکورہ بالا واقعہ نقل فرمایا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ظاہری و باطنی کمالات اپنے والدِ بزرگوار حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کی خدمت بابرکت میں حاصل کئے سترہ سال کی عمر میں ظاہری علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل کو درجہ کمال تک پہنچا لیا اور والدِ بزرگوار کی مانند کمال دینداری، تقویٰ، متابعت سنتِ نبوی اور عزیمت پر عمل پیرا ہونے کے فضائل سے مالا مال ہو گئے۔ نرم گفتاری، تواضع کامل، پوری توجہ سے واردین و صادرین کی دیکھ بھال، جود و کرم اور بے نفسی آپ کا شیوۂ خاص ہے۔

قرآن مجید کی تجوید، عالی سند کے ساتھ فرمائی۔ فنِ حدیث میں بھی جید سند اور مرتبۂ عالی رکھتے ہیں اور فقہ میں بلند دسترس کے مالک ہیں حضرت امام ربانی قدس سرہ کو جب کسی مسئلہ فقہیہ کی تحقیق درکار ہوتی تو اکثر و بیشتر آپ کو ہی اس خدمت پر مامور فرماتے

---

[1] ترجمہ مکتوب حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ ۲۲ ج ۲

اور آپ سے اس کا بیان شافی طلب فرمایا کرتے تھے ۔ اور جب وہ مشکل مسائل کا حل فرماتے اور ان کی پیچیدگیوں سے عہدہ برآ ہوتے تو حضرت امام ربانی بے حد مسرور ہوتے اور ان کے حق میں دُعا فرمایا کرتے تھے ۔

آپ حضرت امام ربانی کی حیاتِ طیبہ میں ہی کمال و تکمیل کے مراتب پر پہنچ گئے تھے خلعت خلافت سے سرفراز ہوئے اور طالبین کی ترتیب کا کام والدِ بزرگوار کے زیر سایہ ہی شروع فرمایا ۔ عقل معاد کے کمال کے ساتھ عقل معاش بھی کامل و مکمل رکھتے تھے چنانچہ حضرت امام ربانیؒ اکثر معاملات میں آپ سے صلاح و مشورہ لیا کرتے تھے باطنی امور میں بھی آپ حضرت کے راز دار تھے ۔ جو راز کی باتیں حضرت امام ربانی فرمایا کرتے تھے بہت کم کوئی دوسرا شخص ان میں شریک ہوتا تھا ۔

آپ کو حضرت امام ربانی کی جانب سے دقیق اسرارِ طریقت اور مخصوص معاملاتِ حقیقت کی بشارتیں حاصل تھیں ۔ لوگ امراض ظاہری میں ان کی توجہ سے شفا حاصل کرتے اور امراض باطنی میں ان کے تصرفِ باطنی سے جمعیت و اطمینان قلبی سے بہرہ ور ہوتے تھے ۔

مختصر یہ کہ آپ ، قطب المحققین وارث المرسلینؒ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ کے قول " ما فضلیا نیم " کا کامل مصداق تھے ۔

یہ ایک نقل اور مشہور واقعہ ان کی بزرگیٔ شان کے سلسلہ میں کافی ہے کہ ایک بار آپ معاملہ میں دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مع صحابۂ کرام ایک مقام پر جمع ہیں اور یہ بھی (خواجہ محمد سعیدؒ) حضرت مجدد صاحبؒ کے چند اہل ارادت کے ساتھ حاضر ہیں ۔ اسی اثنا میں صحابۂ کرام ایک کاغذ منگاتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرضی لکھیں چنانچہ اس مضمون کا ایک خط لکھا گیا کہ " یہ لوگ (خواجہ محمد سعید مع رفقا) اور ہم عنایات خداوندی میں باہم درجہ ہیں حالانکہ ہم نے (فروغ دین اور جہاد فی سبیل اللہ میں) بے انتہا سخت محنتیں اُٹھائیں اور جاں فشانیاں کیں جو ان لوگوں نے نہیں کیں تو پھر برابری کی کیا وجہ ہے ؟

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب میں قرآن مجید کی یہ آیت تحریر فرمادی :۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ	یہ فضلِ خداوندی ہے جسے چاہے دے
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ	اور اللہ بڑے فضل و کرم والا ہے ۔

حقائق و معارف کا بیان ، اسرار و دقائق کی شرح اور ذات و صفات کی باریکیاں حسن عالی زبان اور شافی بیان کے ساتھ اپنے مکتوبات شریفہ میں تحریر فرمائی ہیں ان کمالات کی شرح اور کرامات کی تفصیل سے زبان کو روک لینا اور آپ کے ملفوظات و مکتوبات پر محمول کر دینا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ انہیں دیکھ کر خود اہل دل ان کا پتہ چلائیں اور ظاہری الفاظ سے باطنی معانی کی طرف قدم بڑھائیں کسی نے کیا خوب کہا ہے ع تیا س کن ز گلستانِ من بہارِ مرا یعنی

ع مری بہار کو دیکھو مرے گلستان میں

حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہٗ نے ان چند مختصر مگر تفصیلات سے پُر اور حاوی الفاظ میں جو حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ کا تعارف کرایا ہے اس کے بعد ضرورت باقی نہیں رہتی کہ آپ کے مقامات ارجمند اور مقالات بلند کا تعارف کرانے کے لئے مزید تذکرہ نویسوں کے کلام کی طرف رجوع کیا جائے ۔

ایک اور خط میں جو جلد سوم کا مکتوب اول ہے حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ اپنے اس جلیل القدر برادر معظم سے والہانہ محبت اور احترام و عقیدت کا اظہار فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں :۔

ملاطفۂ گرامی کہ از کمال کرم و مہربانی مصحوب ملا طاہر نامزد ایں مسکین بے تسکین فرمودہ بودند لورود آں مستسعد گردید۔ از راہ تلطف و مخلص پروری مقدمات شوق آمیز و فقرہائے عشق انگیز اندراج یافتہ بود مطالعۂ آں آتش مشتاقان را مضاعف ساخت	گرامی نامہ جو بنہایت کرم و مہربانی ملا طاہر کے بدست اس مسکین بے تسکین نام مرسل ہوا تھا اس کے ورود کی سعادت نصیب ہوئی ازراہ کرم و مخلص پروری اشتیاق آمیز باتیں اور توسن عشق کو مہمیز کرنے والے فقرے جو اسی نامۂ گرامی میں مندرج تھے ۔ ان کے

وشعلہ شوق اینان را سر بلند گردانید۔

مطالعہ نے آتشِ اشتیاق کو دو چند کر دیا شعلہ شوق و طلب کو سر بلند بنا دیا ع اس آگ پہ پانی نے بھی ہے تیل ہی چھڑکا۔

ع
آب آتش را مدد شُد ہمچو نفط

عاشق مسکین را نہ تاب عتاب و نہ طاقت عنایت نہ برداشت قہر و نہ یارائے مہر ع کہ وصل از ہجر باشد جاں ستاں تر۔۔۔ اظہار انتظار آمدن ایں مسکین فرمودہ اند ع از دولت یک اشارہ، از ما بسر دویدن

بیچارے عاشق کو نہ عتاب کی تاب نہ عنایت کی برداشت نہ قہر کا تحمل نہ مہر کا یارا ع جُدائی سے بھی وصلِ یار بڑھ کر جانستاں ہے آپ اس مسکین کی حاضری کے انتظار کا اظہار فرماتے ہیں ع ہو دوست کا اشارہ تو میں سر کے بل چلوں۔

سعادت نقیر است کہ در خدمت برسد واز برکات صحبت کثیر البہجت مستفید و مستسعد گردد

فقیر کی خوش نصیبی ہو گی کہ حاضر خدمت ہو کر مسرت بخش صحبت کی برکات سے بہرہ ور اور سعادت یاب ہو۔

مکتوبات سعیدیہ

آپ کے مکتوبات کا یہ مجموعہ ایک سو مکتوبات پر حاوی ہے جن میں سے اکثر فارسی زبان میں اور بعض خالص عربی میں ہیں۔ عالی مضامین کو سوا اور سلیس زبان میں ایسے کیف اور انداز بیان سے ادا فرمایا ہے کہ ناظرین سخن فہم پر کیفیت وجد طاری کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

پہلے دو مکتوب اپنے والدِ بزرگوار و پیرِ حقیقت شعار حضرت امام ربانی رضؓ کی خدمت میں تحریر فرمائے ہیں جن میں اپنے ابتدائے عہد سیر و سلوک کے حالات ارجمند اور عروجات بلند مندرج ہیں۔

مکتوب اول میں فرماتے ہیں:۔

درمقام شاہ آباد مشغول بود، روح را از بدن تمام جدا دید۔ ظاہر گردید کہ ایں از مقام حیرت است پیشوائے ایں مقام حضرت شیخ عراقی قدس سرہٗ اند۔ دید کہ ظہور شیخ شد و آں نسبت غلبہ کرد۔ چندانکہ غلبہ می کرد بدن متالم می شُد

مقام شاہ آباد میں شغل مراقبہ میں تھا کہ روح کو بدن بالکل الگ دیکھا اور معلوم ہوا یہ مقام حیرت سے متعلق ہے اور اس مقام کے پیشوا شیخ عراقی قدس سرہٗ ہیں پھر دیکھا کہ شیخ عراقی نمودار ہوئے اور اس نسبت کا غلبہ ہوا جس قدر زیادہ غلبہ ہوتا تھا بدن

و درین میان ظہور حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ شد و تسکین او نمود۔ روزِ دیگر حضرت ایشان ظاہر شدند و بیشتر تسکین شدُ۔	کو تکلیف ہوتی تھی اسی اثنا میں حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ جلوہ فگن ہوئے اور کچھ تسکین کی صورت نکلی دوسرے روز آنحضرت جلوہ آرا ہوئے اور تسکین اور زیادہ حاصل ہوئی۔

دیگر مکتوب الیہم

جن حضرات گرامی درجات کے نام آپ نے مکتوبات تحریر فرمائے ان میں سے چند بزرگوں کے نام نامی یہ ہیں۔

(۱) سید شمس الدینؒ (۲) مرزا حسام الدین احمدؒ (۳) شیخ عبدالصمد اٹکیؒ (۴) مولانا محمد فرخ جامع مکاتیب (۵) مولانا محمد ہاشم کشمیؒ (۶) شیخ بدیع الدین نواسۂ خود۔ (۶) میر محمد نعمانؒ (ر) شیخ محمد خلیل اللہؒ پسر خود۔ شیخ عبدالاحدؒ پسر خود۔ خواجہ عبداللہ معروف بخواجہ خورد فرزند حضرت خواجہ باقی باللہؒ۔ شیخ حمید بنگالیؒ۔ مولانا محمد صدیق کشمیؒ۔ شیخ محمد ابراہیم مدرس مدرسہ مدینہ منوّرہ۔ اورنگزیب عالمگیر بادشاہ ہندوستان وغیرہم۔

اپنے فرزند شیخ محمد خلیل اللہؒ کے نام تفسیر آیت شریفہ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ سالک کو چاہیے کہ عروج و وصول کے وقت بتکلف مقام فوق کی طرف پہونچنے کی کوشش نہ کرنی چاہیے کیونکہ اس کام میں تکلف نہیں چلتا جو شرف بھی حاصل ہو گیا ہے اس پر راضی اور شاکر رہنا چاہیئے

نیز یہ آیت، کنہ ذاتِ باری تعالےٰ میں غور و خوض کرنے سے زجر و منع کرتی ہے کیونکہ وہاں کسی کے علم کی رسائی نہیں۔

زبان

مکتوبات کی عام زبان فارسی ہے نہایت سلیس اور بے حد رشیق طرز نگارش عام فہم، ہر قسم کے اغلاق و پیچیدگیوں سے پاک صاف۔ آیات و احادیث سے مزّین بعض جگہ عربی زبان میں کلام شروع فرما دیا ہے، عربی بھی نہایت بلند پایہ اور فصیح و بلیغ ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی صاحب زبان بول رہا ہے۔ آخیر میں چند مکاتیب تو خالص عربی زبان میں ہیں۔

مکتوب ۹۷ جو شیخ محمد برادر خالہ زاد کے نام ہے اس میں حضرت امام ابو حنیفہ کے مشہور قول سُبْحَانَكَ عَرَفْنَاكَ حق معرفتك وما عبدناك حق عبادتك پر سیر حاصل کلام کیا ہے اور معترضین کے اعتراضات کے کافی وشافی جوابات دیئے ہیں۔ یہ مکتوب ایک مستقل رسالہ کی حیثیت رکھتا ہے جس میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے بارے میں کوئی گوشہ ایسا باقی نہیں رہا جس پر محققانہ بحث نہ کی گئی ہو۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ نے اس موضوع پر تحقیق کا حق ادا فرما دیا ہے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء

جامع مکاتیب

مکاتیب سعیدیہ کے جامع حضرت مولانا محمد فرخ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ سال جمع مذکور نہیں۔

وفات

حالات خواجگان نقشبندیہ میں مذکور ہے کہ :-

اورنگزیب عالمگیر بادشاہ ہندوستان اس خاندان سے نہایت خصوصیت رکھتا ہے۔ اس نے حضرت خواجہ کو بانتجاد الحاج استفاضہ کرنے کے لئے دہلی بُلایا۔ بادشاہ کے اخلاص کے پیش نظر آپ تشریف لے گئے اور کافی عرصہ قیام فرمایا دہلی میں ہی آپ علیل ہو گئے۔ شاہی اطبا نے علاج کیا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ حضرت کو منکشف ہو چکا تھا کہ اب وقت آخر قریب ہے۔ بادشاہ سے رخصت ہو کر سرہند شریف کے قصد سے روانہ ہوئے لیکن اثنائے سفر میں ہی جب موضع سنبھالکہ میں پہنچے تو ۲۷ جمادی الثانیہ ۱۰۷۰ھ میں رفیق اعلیٰ سے واصل ہو گئے۔ جنازہ سرہند شریف لایا گیا اور حضرت امام ربانی کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ رحمہ اللہ ورحمۃ واسعۃ

ناچیز محبوب الٰہی عفی عنہ
یکم ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

عریضۂ اوّل۔ بخدمت حضرت مجدد الف ثانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پیر بزرگوار و والدِ ماجدِ خود۔ در احوالِ خویش ۔(ایں عریضہ و عریضۂ مابعد در حداثت سن پیش از ظہورِ کمالاتِ علیہ نوشتہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ۔ حضرت سلامت! دل را ہیچ متوجہ بجائے نمے یابد، بلکہ دل رانمے یابد۔ اکثر حیران می باشد اگر قرآن مے شنود چوں سائر مردم نشستہ مے ماند۔ در مقام شاہ آباد مشغول بود روح را از بدن تمام جدا دید، ظاہر گردید کہ ایں از مقام حیرت است۔ پیشواء ایں مقام حضرت شیخ عراقی قُدِّسَ سِرُّہٗ بود، دید کہ ظہور شیخ شد و آں نسبت غلبہ کرد، چندانکہ غلبہ مے کرد بدن متالّم مے شد و دریں میان ظہور حضرت خواجۂ بزرگ قُدِّسَ سِرُّہٗ شد و تسکین رو نمود۔ روز دیگر حضرت ایشاں ظاہر شدند و بیشتر تسکین شد۔ والسلام

عریضہ دوم نیز بخدمت حضرت مجدد الف ثانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پیر بزرگوار و والدِ ماجدِ خود۔ در احوالِ خویش متعلق بہ فنا و عدم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ۔ احقر العبید محمد سعید عفی عنہ بموقف عرض حضرت اشرف مے رساند کہ از اندوہِ مفارقتِ صوری چہ عرض نماید، گاہ وحشت مستولی مے شود کہ متر صّد بہلاکت و مرض شدید مے گردد۔ و از خرابئ احوال چہ معروض دارد، باوجود تعلقاتِ شتّٰی کہ دامن گیر شدہ تمنّاء آں دارد کہ دیوانہ وار از جمیع علائق گسستہ و ہمہ را سوختہ عزلتے اختیار نماید کہ جز لبِ گور ایں کس را نہ بیند۔ در حلقۂ پیشیں نشستہ بودم و حافظ قرآن مے خواند و اخوی محمد معصوم ہم حاضر بود، ظاہر شد کہ چنانکہ ظرفے را خالی ساختہ باشند باز پُرسازند بندہ

راپرساختہ گرفتند بنوعے کہ کیفیتِ آں را نمی داند کہ چگونہ بعرض رساند۔ و دریافت کہ تخلیۂ اوّل تخلیہ
از توہّم وجود است، کہ خود را کہ عدم مطلق و شرِ محض بودہ وجود و خیرِ محض مے انگاشت، آں توہّم
زائل شد۔ عدم بصرافتِ خود عدم بود باز پرساختن ایں این است کہ بجاءِ عدم کہ حقیقت ایں
شخص بود، ثبوت را داشتند۔ اما در نظرِ خوب حقیقت بودن ثبوت نمے ایستد، بلکہ عدم مطلق
و شرِ محض حقیقت خود در نظر است و ثبوت متجدد ہم منظور گویا شئ خالی را پُر کردہ، و گراں بارئ
آں واضح است۔ فرداءِ آں روز دیدم کہ آئینہ بدست دارم دراں مے نماید کہ رُوءِ من داغہاءِ
مختفی دارد کہ در نظرِ مردم نمے درآید، دیدم کہ آئینہ در کمال صفا نیست دانستم کہ زنگ گرفتہ
صورت داغدار ظاہر شد۔ ازاں دل تنگ شدم۔ آئینہ دیگر گرفتم دیدم کہ داغہاءِ زشت بیشتر
ظاہر شد، بسیار پریشاں شدم۔ آئینہ دیگر گرفتم در کمال راستی و صفا اوّل بار مصفّٰے ظاہر شد
ثانی الحال تمام داغدار دیدم، دراں وقت تعبیر نمودم کہ مرآت شئ مغایر شئ ست پس چوں
اوّل معاملہ درمیان عدم و وجود مختلط بود آئینہ نیز مشابہ آں بود، و وقتے کہ معاملہ بعدم صرف
کشید آئینہ خالی از عدم پیدا شد۔ و بروز دیگر آں عقدہ حل شد کہ نوشتہ بود خوب در نظرِ حقیقت
بودن ثبوت بدل عدم نمے ایستد۔ ظاہر شد کہ نہایت اطلاق اَنَا تا بقاءِ عدم است کہ تلبیس با
باطل است، چوں عدم باصل خود پیوند دَاَنَا منقطع مے شود۔ ایں جا حقیقت بے اطلاق
اَنَا بہ ثبوت مبدل میگردد و اینجا انقطاع علم حضور واضح مے شود، چہ وجود ہمیشہ خود حاضر است
بصدقۂ آنحضرت امیدوار است کہ بہ تفصیل ایں حقائق بہرہ ور گردد۔ والسلام

مکتوب ۳ سوم۔ بنام سید شمس الدین۔ در مفہوم عَرَفْتُ رَبِّیْ بِجَمْعِ الْاَضْدَادِ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ عَرَفْتُ رَبِّیْ بِجَمْعِ الْاَضْدَادِ۔ چہ
ہر ضد با ضد دیگر جہت جامعہ دارد کہ مشہود عارف ہماں جہت است، و جہت فارقہ اعتبارے
بیش نیست چرا کہ یک حقیقت است کہ در مراتب تعینات ساری ست، و آں حضرت
وجود است کہ نزد اکثر صوفیۂ متاخرین عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃ عین ذاتِ واجب است تَعَالٰی
وَتَقَدَّسَ۔ و نزد حضرت قطب العرفا حضرتِ ایشانِ ما قُدِّسَ سِرُّہٗ اول ظلے ست از ظلال
ایں مرتبہ مقدسہ و پیشین مظہرے از مظاہر ذات منزّہ و مرآت اتم فیض اعمّ، و نخستین انتزاعے

ازاں مطلق علی الاطلاق۔ والسلام

مکتوب ۴ چہارم بنام میر منصور۔ در دُعاء زہد وطلب خیریت مکتوب الیہ۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ حضرت واہب العطایا بکمندِ جذباتِ خویش مارا از ما رہائی بخشیدہ بحقیقت محبت خویش رہنمائی فرماید، تا اختلاف تعلقات وتحول اطوار حجاب جناب مقدس محبوب مطلق نگردد، وعُسر ویُسر وفقر وغنا وضیق ورخا وعنایت وعناء جز آئینہ دار جمال وجلال او نباشند۔ شاید کہ لمعہ از لمعاتِ آں مطلع انوار بر قلالِ بشریّت تافتہ وآفتابِ ہویّت از پس غمام ظلال طالع شدہ ونام ونشان ایں جمادِ بے حس را بر باد دادہ، بوجودے کہ عدم در قفاء او نباشد وحیاتے کہ ممات دنبال او نبود ونورے کہ ظلمت را وراء آں جائگاہ نیست مکرم سازد، وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ۔ اما بعد مسجون فراق مرہون اشتیاق مشہود خاطر عاطر مے گرداند کہ احوال دُور افتادہ مقرون بعافیت است، ہموارہ نگران اخبار سلامت واستقامت ایشان است۔ مدتے ست کہ برقم احوال شریفہ یادآوری نفرمودہ اند چشم انتظار در راہ است، وطغیانِ شوق از حیطۂ قلم بیرون است۔ وچوں ایں نشأ نشاء فراق است دولت بقاء را از حضرت کریم بدار البقاء مسئلت مے نماید۔ توفیق اعمال موجبۂ ترقیات نصیب وقت بود۔ والسلام

مکتوب ۵ پنجم۔ بنام میرزا حسام الدین احمد۔ در نارسائی مطلوب۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ عرض نیاز ازیں مسکین آوارہ بآں عالیجناب مقبول باد ایں گرفتار ظاہر وباطن امیدوار ودریوزہ گر رحم وعنایت است تا ازیں تعلقات شتّے کہ سدِّ راہِ مطلبِ آشتی ست، خلاصی یافتہ بکلّیہ جویانِ مقصدِ اعلےٰ گردد ہر چند چیزے بدست نیاید، کہ متلوّث دنائس علائق وتقیدات را با جمالِ حضرت بسیط علی الاطلاق کدام راہ مناسب است نصیب مہجوم ہجراں از معرفت جز جہل نیست، واز قُرب جُز بُعد واز وصل جز فصل واز ذات جُز گفتار واز نام جُز نشان نہ ؎

در افگندہ دف ایں آواز از دوست گر زو بر دست دف کو باں بود پوست

بارے باایں ہمہ دُوری ومہجوری وخرابی وروسیاہی اگر گرفتار باشد گرفتار او باشد، واگر مشتاق

باشد شوق او داشتہ باشد ؎

اگر ندہی بکف دامانِ یارم　　گرفتاری کس دیگر ندارم

کنائس خسیس را چہ یارا کہ دم از محبتِ سلطانِ عالی شان زند، جز آنکہ نالۂ حرمان و ماتم خسرانِ خود داشتہ باشد۔ زیادہ بریں چہ اظہار تاسف و تلہف نماید و مشوش خاطر عاطر گردد۔ والسلام

مکتوب ششم۔ بنام شیخ عبدالصمد اتکی۔ در توجیہ الفاظ گستاخانۂ مرید متعلق پیرِ خود و در وصل عریان و فناء ارادہ و در آنکہ خوارق از لوازم ولایت و مراتبِ ولایت نیست و در فضیلتِ طریقۂ نقشبندیہ و در ذکر بعضے خوارقِ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی خصوصًا علٰی سِرِّہِ الْاَسْنٰی وَ نُوْرِہِ الْاَبْھٰی، صَاحِبِ الْبَرْزَخِیَّۃِ الْکُبْرٰی وَالْمَقَامَاتِ الْعُلٰی، اَلَّذِیْ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی، ثُمَّ عَلٰی مَنْ فَازَ مِنْہُ بِالْحَظِّ الْاَوْفٰی وَنَالَ السَّعَادَۃَ الْقُصْوٰی وَ بَلَغَ الْغَایَۃَ الَّتِیْ یَغْبِطُہٗ فِیْہِ الصِّدِّیْقُوْنَ وَالشُّھَدَآءُ، حَتّٰی صَارَ اٰیَۃً مِّنَ الْاٰیَاتِ الْکُبْرٰی الدَّالَّۃِ عَلٰی کَمَالِ نَبِیِّہِ الْاَعْلٰی، حَیْثُ یَکَادُ یَشْتَبِہُ مَکَانُ طَبِیْعَتِہٖ بِحَالِ مَنْ یُّوْحٰی۔ اما بعد ذرۂ احقر مشہود ضمیر انور مے گرداند، پیامے کہ بزبان محمد اشرف بایں فقیر فرمودہ بودند رسیدہ۔ کاغذے کہ متضمن مکتوب حضرت قبلہ گاہی والدی قطب الاقطابی قُدِّسَ سِرُّہٗ کہ در جواب سوال آں مشفق نوشتہ بودند، باشتباہاتے کہ آں ملاذ تعلیق نمودہ بود نیز بنظر در آمدہ۔ مقرر ایں طائفۂ علیاست کہ صَرْفُ الْوَقْتِ فِی الْاَھَمِّ اَوْلٰی ہرگز خاطر برآں نمے آمد کہ قدرے از زماں را صرف حل عبارتِ شخصے نماید کہ ازاں فائدہ بایں کس عاید نباشد، ہرچند خواجہ الحاج میکر تعویق بیشتر مے باشد۔ تا آنکہ برادر شیخ محمد رشید کثرت شوق ایشاں را در بسط سخن دریں باب ظاہر ساخت، و یاران دیگر ازاں دیار آمدند نیز اظہار کردند، بضرورت اِدْخَالًا لِلسُّرُوْرِ فِیْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ وَ رَفْعًا لِسُوْءِ الظَّنِّ بِالْاَکَابِرِ شروعے دریں کار نمود۔ و چندانکہ تفحص کاغذ سوال ایشاں میکرد تا باندازۂ آں بنوید نیافت، آنچہ مجملًا بیاد ماندہ برآں بناء سخن کرد۔ مخدوما! محصول سوالے کہ نمودہ بودند ایں است، مریدے بہ پیر خود گفت اگر در وقت خاص من کہ با حق سُبْحَانَہٗ باشد تو درمیان آئی سرازتن جدا کنم، پیر ایں سخن برپسندید و در کنار گرفت۔ و آں جواب حضرت قبلہ گاہی عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالرِّضْوَانُ

بدو مقدمہ عائد است۔ اول آنکہ مے تواند مرید بجائے رسد کہ محتاج توسط پیر نباشد چناں کہ در وصل عُریاں۔ دوم آنکہ ایں قسم عبارت کہ ازاں مرید بظہور آمدہ است از راہِ سکر است، اہلِ استقامت ازاں احتراز نمایند و براہ ادب پویند۔ ہر دو مقدمہ حق است و محل ایں شکوک و شبہات نیست۔ و عبارتے کہ وراءِ آں مذکور است در کمال وضوح جائے ریب و مظان عیب نہ، جز آنکہ کثرت نقل و تطویل عبارت کہ دریں عہد داخل تحقیق و تدقیق شدہ است ندارد۔ حضرت امیر کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ فرمودہ اند۔ لَنْ یَلِجَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ مَنْ لَّمْ یُوْلَدْ مَرَّتَیْنِ مراد ازیں دو ولادت چنانچہ مقرر است ولادت صوری و ولادت معنوی ست۔ و چنانکہ مولود صوری در حال رضاع محتاج حضانت اُم است کہ واسطۂ ظہور فیض حضرتِ فیاض است بر مزاج طفل در حال فطام محتاج آں نیست، ہمچناں مولود معنوی در ابتداءِ سلوک کہ حکم رضیع دارد در وصول انوار تربیت از حضرت ربوبیت جَلَّ وَعَلَا مفتقر مرآت باطن پیر است و بدوام انابت و افتقار بستۂ ارشاد او گرفتار۔ و ایں عجز از راہ منقصت او ست و عدم مناسبت بجناب مقدس حضرت الوہیت عَظُمَتْ قُدْرَتُہٗ وَعَمَّتْ رَأْفَتُہٗ۔ و چوں آناً فآناً بحسن تربیت شیخ مقتدا از عجز طفولیت مے برآید از راہ کمال محبت بہ شیخ خود کہ فنا فی الشیخ لازم آں ست و بقاء بکمالاتِ او ثمرۂ آں، حکم مرآتیت کہ باطن شیخ داشت خود پیدا میکند و استعداد اخذ حقائق از اصل بے توسط بہم مے رساند۔ دریں وقت پیر از عتبہ برآمدہ حکم مُعِد پیدا میکند و متکفل تربیت جزئیات بے غایت حضرت صمدیت چیزے دیگر نیست ؎

اَسْقَیْتَنِیْ کَأْسًا وَّسَکَّرْتَنِیْ فَمِنْکَ سُکْرِیْ لَا مِنَ الْکَأْسِ

حضرت غوث صمدانی شیخ عبد القادر جیلانی در کتاب فتوح الغیب ایں معنٰے را مشروح ساختہ اند چنانچہ فرمودہ، قَدْ یَکُوْنُ لِلْمُرِیْدِ سِرٌّ لَا یَطَّلِعُ عَلَیْہِ شَیْخُہٗ، وَلِلشَّیْخِ سِرٌّ لَا یَطَّلِعُ عَلَیْہِ مُرِیْدُہُ الَّذِیْ قَدْ دَنَا سَیْرُہٗ اِلٰی عَتَبَۃِ بَابِ حَالَۃِ شَیْخِہٖ۔ فَاِذَا بَلَغَ الْمُرِیْدُ حَالَۃَ شَیْخِہٖ اُفْرِدَ عَنِ الشَّیْخِ وَقُطِعَ عَنْہُ فَیَتَوَلَّاہُ الْحَقُّ فَیَقْطَعُہٗ عَنِ الْخَلْقِ جُمْلَۃً، فَیَکُوْنُ الشَّیْخُ کَالظِّئْرِ وَالدَّایَۃِ۔ لَا رِضَاعَ بَعْدَ الْحَوْلَیْنِ لَا خُلُقَ بَعْدَ زَوَالِ الْھَوٰی۔ وَلَا اِرَادَۃَ الشَّیْخِ یَحْتَاجُ اِلَیْہِ مَا دَامَ ثَمَّہٗ ھَوًی وَّاِرَادَۃٌ لِکَسْرِھِمَا وَاَمَّا بَعْدَ

زوالھما فلا، لانہ لاکدورۃ ولا نقصان۔ فاذا وصلت الی الحق علی ما بیّناہ فکن امنا ابدا اصمّن سواہ، فلا تری لغیرہ وجودا البتۃ لا فی الضرر ولا فی النفع ولا فی العطآء ولا فی المنع ولا فی الخوف ولا فی الرجآء بل ھو عزّ وجلّ اھل التقوی واھل المغفرۃ، فکن ابدا ناظرا الی فعلہ مترقبا لامرہ مشتغلا بطاعتہ مباینا من جمیع خلقہ دنیا واخری۔ وابوعبداللہ تردغندی قدّس سرّہٗ کہ از اکابر اولیاءست واز مشائخ طبقات، فرمودہ است طوبٰی لمن لم یکن لہ وسیلۃ الیہ غیرہ چنانکہ در نفحات محکی ست۔ ومولانا عبدالغفور لاری علیہ الرحمۃ در شرح ایں سخن فرمودہ است کہ ایں معنے در آخر کار وجو دگیرد، وبالجملہ مضمون ایں مقدمہ عقل ونقل وفراست صحیحہ حاکم است۔ ودر نفحات مذکوراست در ذکر سید الطائفہ جنید قدّس سرّہٗ ہمہ نسبت بوے درست کنند چوں خرّاز ورویم ونوری وشبلی وغیرہم۔ ودر ذکر نوری گفتہ تیز وقت تراز جنید بود، ودر ذکر خرّاز گفتہ شیخ الاسلام گفت کہ وے خویشتن را بشاگردی جنید فراے نمودے، امّا یار خدا جنید بود، جنید گفتہ لوطالبنا اللہ بحقیقۃ ما علیہ الخرّاز لھلکنا۔ وحکایت شفاعت غوث اعظم شیخ حماد را کہ پیر ایشاں است در محضر جمیع اولیاء بعد التماس شیخ مذکور در قبر خود وقبول شدن آں در تکملہ وغیر آں دیدہ باشند۔ حضرت خواجہ احرار قدّس سرّہٗ مرید مولانا یعقوب چرخی ست علیہ الرّحمۃ، وحضرت مولوی جامی در منقبت خواجہ بایں عبارت فرمودہ است، امانت دار او یعقوب چرخی ست علیہ الرّحمۃ۔ وآنچہ خواجہ بہاء الدین نقشبند قدّس سرّہٗ در باب ایشاں فرمودہ است معروف است۔ پیر انصار روّح اللہ روحہٗ فرمود کہ من مرید خرقانیم اما اگر خرقانی دریں وقت مے بود، باوجود پیریش مریدی من مے کرد۔ وقصۂ ترقی مریداں از پیراں دریں قوم حکم خبر متواتر دارد، اگر در ہمہ وقت محتاج مرآت باطن پیر باشد وپیر دائماً واسطۂ وصول برکات بر مرید بود ایں ہمہ آثار غلط افتد، قال علیہ السّلام ربّ حامل فقہ الی من ھو افقہ منہ کما فی المشکوٰۃ۔ ودر فتوحات مکیہ در بیان حال قطبے از اقطاب اثنے عشر محمدیین گفتہ کہ اخذ فیوض از حضرت حق سبحانہ بے واسطہ مے نماید۔ معلوم شریف است کہ مدار کار ولایت بر دو رکن است فنا فی اللہ وبقا باللہ، وتا حضرت احد بوصف قہاری بر دل سالک متجلّی نشود ونام

ونشان از غیر وغیریت بر باطن نگذارد و نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْـئِدَۃِ آفاق و انفس را سوختہ بر باد ندہد، بُوئے از عطرِ بقا بمشامِ جان او رسیدن محال است ونام معرفت گزاف۔ ہرگاہ محبتِ ذاتیہ بمثابۂ استیلاء یابد کہ حضور صفات راہ مجال نگذارد وگوید ؎

ذات برمن زدہ است راہِ صفات　　ذاتِ من نیست جز محبتِ ذات

نسیان جمال پیر چہ احمال باشد۔ حضرت خواجہ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ اند زمان غیبت از ما دون حق سُبْحَانَہٗ بحقیقت زمانِ وصول وشہود وجود است اِلٰی قَوْلِہٖ دریں مقام اگر ترقی واقع شود شعور از ذوق تجلیاتِ اسماء نیز منقطع شود، اشارۂ آں بزرگ بایں فرمودہ آن است کہ سالک می تواند کہ متصف شود باوصافِ حق سُبْحَانَہٗ، فَھُوَ بَعْدُ غَیْرُ وَاصِلٍ مقصود شہود ذات است بے مزاحمت شعور بوجود کثرتے، مرتبۂ اتصاف باوصاف مرتبہ تجلیات صفات است۔ مقرر اہلِ ظاہر و باطن است کہ مؤثر حقیقی در جمیع اشیاء اوست تَعَالٰی وَتَقَدَّسَ، وہادی ومضل از صفاتِ کاملہ او سُبْحَانَہٗ بے مشارکت احدے، وآنچہ بدیگرے نسبت دارد حکم مجاز دارد۔ چنانکہ عین القضاۃ مے فرماید اے عزیزا کارے کہ بغیر منسوب بینی بجز از خدا آں مجازی میداں نہ حقیقی، فاعل حقیقی خدا را داں۔ راہ نمودن مصطفٰے عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مجازی میداں، یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ حقیقت میداں۔ گیرم کہ خلق را ضلال ابلیس میکند، ابلیس را ایں صفت کہ آفرید؟ اِنْ ھِیَ اِلَّا فِتْنَتُکَ ؎

ہمہ جور من از بلغاریاں است　　کہ ما دائم ہمے باید کشیدن

گنہ بلغاریاں را نیز ہم نیست　　بگویم گر تو بتوانی شنیدن

خدایا ایں بلا وفتنہ از تست　　ولیکن کس نمے آرد چخیدن

ہمے آرند ترکاں را ز بلغار　　بہرِ پردۂ مردم دریدن

لب ودندانِ آں خوبانِ چوں ماہ　　بدیں خوبی نبایست آفریدن

کہ از دستِ لب ودندانِ آنہا　　بدنداں لب ہمے باید گزیدن

پس اگر براہلِ حقیقت کار روا شود وجمیع اشیاء منتسب بفاعل حقیقی گردد ومجاز از نظر مرتفع شود کہ اَلْمَجَازُ یُنْتَفٰی، ماچہ احمل اشتباہ بود۔ معلوم شریف بودہ باشد کہ ظہور معنے رفع توسط شیخ بچند مقام مناسبت دارد۔ اولاً در اوانِ سلوک ہر چند واسطہ از مبدأ فیاض بر باطن مسترشد توجہ وعنایت مرشد است،

اما چوں سالک بہمگی جہت متوجہ جناب قدس است و دیدۂ بصیرت او بوحدت حقیقت مکتحل شدہ قبلۂ توجہ او جز احدیت صمدیت نہ، در سکر حال واسطہ را از میان مرتفع مے سازد و منظور نظر جز واحد ندارد، چنانکہ اسباب صوریہ را برابر مسبب مستہلک دارد باآنکہ فی نفس الامر کائن است۔ در عشق چنیں بوالعجبیہا باشد ؎

نَسِيتُ الْيَوْمَ مِنْ عِشْقِيْ صَلٰوتِيْ　　فَلَا اَدْرِیْ غَدَائِیْ مِنْ عَشَائِیْ

فَذِكْرُكَ سَيِّدِیْ اَكْلِیْ وَشُرْبِیْ　　وَوَجْهُكَ اِنْ نَظَرْتُ شِفَاءُ دَائِیْ

قَالَ شَيْخُ شُيُوْخِ الْعَالَمِ فِي الْعَوَارِفِ، فَالصُّوْفِيُّ فِي الْاِبْتِدَاءِ يُفْنِي الْخَلْقَ وَيَرَى الْاَشْيَاءَ مِنَ اللهِ تَعَالٰى حَيْثُ طَالَعَ نَاصِيَةَ التَّوْحِيْدِ وَخَرَقَ الْحِجَابَ الَّذِيْ مَنَعَ الْخَلْقَ عَنْ صِرْفِ التَّوْحِيْدِ، فَلَا يُثْبِتُ الْخَلْقَ مَنْعًا وَّلَا اِعْطَاءً وَّيَحْجُبُهُ الْحَقُّ عَنْهُ الخ۔ وثانیاً آنکہ از توسط بمبادئ کمال رسیدہ است، و فی نفس الامر باطن پیر گاہ واسطۂ وصول فیوض است و گاہ بے قابلیت اقتباس از اصل نیز پیدا کردہ است، دریں حالت گاہ گاہ بایں ترانہ ترنم مینماید وثالثاً در کمال مطلق بجہت تمام مناسبت بحضرت فیاض واز کشاکش احتیاج واسطہ خلاص یافتہ واز مضیق توسط انابت برآمدہ، عَلٰى مَا عَرَفْتَ مِنْ عِبَارَةِ الْفُتُوْحَاتِ وَغَيْرِهَا۔ برادرم شیخ محمد نقل کرد کہ ایشاں مے فرمایند کہ سرور عالم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ نیز محتاج توسط جبریل عَلَيْهِ السَّلَامُ بودہ، تعجب رونمود، مگر قصۂ جامعیت حقیقت جامعہ آں محبوب ربّ العزۃ جَلَّ وَعَلَا گوش زد ایشاں نشدہ است۔ وآنکہ حقیقت محمدیہ جامع جمیع اسماء ذاتیہ واضافیہ وحاوی مراتب وجوب وامکان و ہرچہ در عرصۂ ظہور درآمدہ واز اوجِ اطلاق بحضیض تقید رسیدہ ہمہ حکم جز دارد ازاں کُل۔ ومبادی تعینات انبیاء وملائکہ اسمے ست از اسماء واجبی جَلَّ سُلْطَانُهٗ واعتبارے ست در مرتبۂ واحدیت کہ مندرج است در اجمال حضرت وحدت پس آں حقیقت اتم در ظہور ناسوتی از ہرچہ اقتباس نماید فی الحقیقت از خود مے نماید، وجملہ را واسطہ حسب معنیٰ ذاتِ پر انوارِ او ؎

اِنِّیْ وَاِنْ كُنْتُ ابْنَ اٰدَمَ صُوْرَةً　　فَقَلْبِیْ فِی الْمَعْنٰی شَاهِدٌ بِاُبُوَّتِیْ

باآنکہ قیاس حقیقت بر صورت قیاس مع الفارق است، خاصہ صورت انسانی کہ حکیم مطلق از روۓ مصلحت خویش پائین ترین مراتب ساخت ودریں نشاءِ سفلی در بعض احکام صوریہ با علام ملک

مربوط گردانید۔ ازیں لازم مے آید کہ در سرِّ محبت درمیانِ محب ومحبوب دیگرے را مدخلے باشد، لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَّا یَسَعُنِیْ فِیْهِ نَبِیٌّ وَّلَا مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ شنیدہ باشند، وقصۂ کوتہیِ روحِ امین عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ السَّلَامُ از سرورِ عالمیان عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوتِ وَاَكْمَلُ التَّحِیَّاتِ در شبِ معراج وکریمۂ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی خواندہ باشند۔ ہرگاہ بعض اولیأ امت را آں حالت باشد کہ اقتباسِ انوار ازاں جا نمایند کہ ملک نماید، از نبیِّ امت چہ نویسد، چنانکہ قدوۃ المحققین در فصوص در فص شیث عَلَیْهِ السَّلَامُ دربیان حال خاتم الولایت مے فرماید فَاِنَّهٗ یَاْخُذُ مِنَ الْمَعْدِنِ الَّذِیْ یَاْخُذُ مِنْهُ الْمَلَكُ الَّذِیْ یُوْحٰی بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ ونیز برادر شیخ محمد نقل کرد کہ ایشاں انکار وصل عریاں مے نمایند، سبب انکار ظاہر نشد۔ اما بر مذہب حضرت شیخ محی الدین ابن العربی قُدِّسَ سِرُّهٗ چناں است کہ دربارۂ محمدی المشرب فرمودہ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ عَیْنُكَ عَیْنَ الْاَعْیَانِ الثَّابِتَةِ كُلِّهَا اشارت بحال او کردہ است، زیراکہ چوں اتحاد وبقأ بعین الاعیان پیدا کرد پیراہن شیون کہ منتہٰی مراتب آں مرتبہ جامعہ است کہ بآں تحقیق پیدا کردہ است چاک شد۔ پس پردہ درمیانِ او وذات معرّٰے از نسب واعتبارات نخواہد ماند ووصلِ عریاں مستعد خواہد شد۔ ہرچند بریں مذہب ازاں مرتبۂ بے کیفی نصیبے وحصولے نخواہد یافت کہ وَیُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ط اشارت است بداں، اما بر مذہبِ دیگراں واضح است محتاج بیان نیست۔ زیراکہ ماوراء ایں شیون جائگاہ داشتہ اند چنانکہ شیخ ابوالحسن بستی دریں رباعی مغلق اشارتے بآں نمودہ است ؎

دیدیم نہاں گیتی واصل دوجہاں	واز علت وعار برگذشتیم آساں
آں نور سیہ زلانقطہ برتر داں	زاں نیز گذشتیم نہ ایں ماند ونہ آں

حضرت مولوی رومی مے فرماید ؎

پردہ بردار وبرہنہ گو کہ من	مے نخسپم با صنم با پیرہن
من شوم عریاں زتن او از خیال	تا خرامم در نہایات الوصال

ونیز برادر شیخ محمد نقل کردہ است کہ ایشاں برآنکہ حضرت شیخی ووالدی نوشتہ اند کہ آں مرید از راہ دیوانگی گفتہ است اعتراض دارند، ماناکہ از دیوانگی خبط دماغ فہمیدہ، نمے دانند کہ ایں دیوانگی از راہ دیگر است کہ ہنرِ ایں طائفہ است، جُنُوْنِیْ مِنْ حَبِیْبٍ ذِیْ فُنُوْنٍ عارفے میفرماید ؎

مُحِبُّ اللّٰهِ فِي الدُّنْيَا سَقِيْمٌ تَطَاوَلَ سُقْمُهُ فَدَوَاهُ دَاهُ
سَقَاهُ مِنْ مَحَبَّتِهِ بِكَأْسٍ فَأَرْوَاهُ الْمُهَيْمِنُ إِذْ سَقَاهُ
فَهَامَ بِحُبِّهٖ وَسَمَا إِلَيْهِ فَلَيْسَ يُرِيْدُ مَحْبُوْبًا سِوَاهُ
كَذَاكَ مَنِ ادَّعٰى شَوْقًا إِلَيْهِ يَهِيْمُ بِحُبِّهٖ حَتّٰى يَرَاهُ

دیگرے گفتہ ؎

لِكُلٍّ مِنَ الْعُشَّاقِ فَنٌّ مِنَ الْهَوٰى وَفَنِّيْ جُنُوْنٌ وَالْجُنُوْنُ فُنُوْنٌ

وَلِغَيْرِهٖ ؎

قَالُوْا جُنِنْتَ بِمَنْ تَهْوٰى فَقُلْتُ لَهُمْ مَا لَذَّةُ الْعَيْشِ إِلَّا لِلْمَجَانِيْنِ

محصل ایں دیوانگی سکر حال است کہ از سمات ایں طائفہ علیہ است ۔ و اختلاف مشائخ در ترجیح سکر و صحو معروف است ۔ و چوں حضرت شیخی و والدی قُدِّسَ سِرُّہٗ موافق محققان ترجیح صحو را دہند، فرمودہ کہ اصحاب صحو چنیں نگویند و در جمیع احوال و افعال و حرکات و سکنات تابع حکم الٰہی باشند کہ شریعت مطہرہ و طریقت منورہ بآں ناطق است ۔ قَالَ الشَّيْخُ الْأَجَلُّ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلِيُّ قُدِّسَ سِرُّهٗ، وَإِنْ كُنْتَ مِنَ الْوَاصِلِيْنَ إِلَيْهِ تَعَالٰى مِمَّنْ أَدْرَكَتْهُمُ الْعِنَايَةُ وَشَمِلَتْهُمُ الرِّعَايَةُ فَجَذَبَتْهُمُ الْمَحَبَّةُ وَنَالَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَالْكَرَمُ فَأَحْسِنِ الْأَدَبَ وَلَا تَغْتَرَّ بِمَا أَنْتَ فِيْهِ ۔ و گرنہ ایں قسم عبارات از آداب طریقت دُور مے بود چرا شیخ مجد الدین قُدِّسَ سِرُّہٗ بہ عتاب شیخ خود حضرت شیخ نجم الدین الکبریٰ استاد خود گرفتار مے شد ۔ چُنانکہ در نفحات مذکور است کہ روزے مجد الدین با جمعے از درویشاں نشستہ بود سکرے بروے غالب شد، گفت ما بیضۂ بط بودیم بر کنارۂ دریا شیخ ما شیخ نجم الدین مرغے بود بال تربیت بر سر ما فرود آورد ما از بیضہ بیروں آمدیم ، ما چوں بچہ بودیم در دریا رفتیم و شیخ ما بر کنارہ بماند ۔ شیخ نجم الدین بنور کرامت آں را دانست ، بر زبان ایشاں گذشت در دریا میرد اِلٰی اٰخر القصۃ ۔ دیگر مجملے از مسودۂ ایشاں بیاد ماندہ ، کہ چوں رابطۂ صورت پیر ہموارہ راہبر سالک است و ترقی بے امداد آں متصور نہ ، ارتفاع توسط پیر چہ گنجایش دارد ، معلوم شریف بودہ باشد کہ محتاج رابطہ مبتدی ست منتہی ازاں فارغ است ، چرا کہ رابطہ فرع ارادہ است و چوں ارادہ برخاست رابطہ برخاست ، چُنانکہ از عبارت شیخ عبد القادر جیلانی

معلوم شد - و در جائے دیگر ازاں کتاب فرموده است لَا تَكْشِفِ الْبُرْقُعَ وَالْقِنَاعَ عَنْ وَجْهِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنَ الْخَلْقِ وَتُوَلِّيَهُمْ قَلْبَكَ فِيْ جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ وَيَزُوْلَ هَوَاكَ ثُمَّ تَزُوْلَ إِرَادَتُكَ وَمُنَاكَ فَتَفْنٰى عَنِ الْأَكْوَانِ دُنْيَا وَأُخْرٰى فَتَصِيْرُ كَإِنَاءٍ مُنْثَلِمٍ لَا يَبْقٰى فِيْكَ إِرَادَةٌ غَيْرُ إِرَادَةِ رَبِّكَ تَعَالٰى، فَتَمْتَلِئُ بِرَبِّكَ، فَلَا يَكُوْنُ لِغَيْرِ رَبِّكَ فِيْ قَلْبِكَ مَكَانٌ وَّلَا مَدْخَلٌ، وَجُعِلْتَ بَوَّابَ قَلْبِكَ، وَأُعْطِيْتَ سَيْفَ التَّوْحِيْدِ وَالْعَظَمَةِ وَالْجَبَرُوْتِ، فَكُلُّ مَنْ رَأَيْتَهُ دَنٰى مِنْ سَاحَةِ صَدْرِكَ إِلٰى بَابِ قَلْبِكَ، أَنْدَرْتَ رَأْسَهُ مِنْ كَاهِلِهِ - باید دانست فناءِ اراده شرطِ ایں راه است، تا اراده درمیان است از حقیقتِ معرفت محروم است ہر اراده که باشد - ایں باتّفاق جمیع مشائخ ثابت است - بدیہی ست که تا اراده برجاست تعمل را که طریقت عبارت ازاں است جائگاه است و از حقیقت حرمان است، و چوں بحقیقت رسید دستگیری محض فضل و موہبت است - خواجۂ بزرگ قُدِّسَ سِرُّہٗ فرموده است که فضلیا نیم - در عوارف مذکور است قَالَ بَعْضُهُمُ التَّصَوُّفُ أَوَّلُهُ عِلْمٌ وَّأَوْسَطُهُ عَمَلٌ وَّآخِرُهُ مَوْهِبَةٌ - مقرر است که مرتبۂ مشیخت وراءِ مرتبۂ ارادت است و ترقی ارادت بمشیخت ممکن بل واقع - پس ہر که منتسب بہ پیرے بود ہمیشه در بند ارادت باشد و بمشیخت نرسد و محتاج رابطه صورتِ پیر بود، جز پیر اول در ہمه آفریدہا پیر دیگر نباشد و آں مشخص باطل است - و اگر تفصیل ایں مطالب را خواہند بابِ مشیختِ عوارف را که از امہات کتبِ ایں علم است مطالعه فرمایند، خصوصاً آنجا که فرموده است وَالسِّرُّ فِيْ وُصُوْلِ السَّالِكِ إِلٰى مَرْتَبَةِ الْمَشْيَخَةِ أَنَّ السَّالِكَ مَأْمُوْرٌ بِسِيَاسَةِ النَّفْسِ. لَا يَزَالُ يُسَالِكُ النَّفْسَ بِصِدْقِ الْمُعَامَلَةِ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ نَفْسُهُ، وَبِطُمَأْنِيْنَتِهَا يَنْتَزِعُ عَنْهَا الْبُرُوْدَةُ وَالْيُبُوْسَةُ وَلَانَتْ بِحَرَارَةِ رُوْحٍ - إِلٰى أَنْ قَالَ - فَيَقُوْمُ نُفُوْسُ الْمُرِيْدِيْنَ الطَّالِبِيْنَ وَالصَّادِقِيْنَ عِنْدَهُ مَقَامَ نَفْسِهِ بِوُجُوْدِ جِنْسِيَّةٍ وَبِوُجُوْدِ التَّأْلِيْفِ - وَ إِنْهَائِيًا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ مِنْ حَيْثُ التَّأْلِيْفُ بَيْنَ الصَّاحِبِ وَالْمَصْحُوْبِ يَصِيْرُ الْمُرِيْدُ جُزْءَ الشَّيْخِ وَتَصِيْرُ هٰذِهِ الْوِلَادَةُ إِنْفًا وِلَادَةً مَعْنَوِيَّةً - مخدوما! از فحواءِ عبارات ایشاں که در ضمن آں مسودات اندراج یافته بود ظاہر مے شد که اختصارِ عبارت والدی قبله گاہی در حلِ ایں سوال از دیگر است چنانکه بعض یاراں که از مجلس شریف آمدند نیز موافق ظاہر ساختند، عجیب نمود - چیزے

کہ اطفال طریقت آں را شکل نہ انگارند و صرف ہمت را در حال آں عار پندارند، بر اکابر چرا ایں چنیں ظنے می نمایند۔ مگر تحقیقات حضرت والدی و نازکیہا کہ در کشفِ حقائق الٰہی نمودہ اند اکابر علماء و مشائخ شیفتۂ آں شدہ اند، بنظرِ شریف نیامدہ است ۔ وآں دقائق کہ در بیان حضراتِ خمس و توحید وجود و شہود و مکاشفہ وایقان وایمانِ غیب و عیان و بیانِ اطوار سنیہ و ظہور انوار مختلفہ و تجلیاتِ متکیفہ وغیر متکیفہ و جمع بین التشبیہ والتنزیہ و محض تنزیہ و خفایاء اطلاق و مجالی تعینات و تجلّی برقی و دائمی و سکر و صحو و علوم و رؤیتہ و معیت و اقربیت و محبّت و خُلّت و تحقیق صنوفِ ولایات از صغریٰ و کبریٰ و علیا و مقامِ نبوت و رسالت و صدیقیت و قربت و حقیقتِ کعبہ و حقیقتِ قرآنی و حقیقتِ صلٰوۃ و ما فوق ذالک و غرائب علم و عین الیقین و حق الیقین کہ در قفاء آں پا بفکر و کشف و عقل مے لغزد جز عنایتِ صرف و فضلِ محض ہادی و رہبر آنہا نیست، بنظر آں مشفق نہ درآمدہ ۔ وآں مقالاتِ مقررہ کہ بنانِ بیان از تصویر آں عاجز است مثل حروفِ تہجی بر مبتدیاں آسان کردہ بر معرضِ تحریر آوردہ، ظاہرا گوش زدِ عزیزاں نگشتہ ۔ امید کہ مجلسیاں را موعظہ فرمایند تا دُردکشانِ تلخوشِ بادۂ محبّت را جز بحُسنِ ظن یاد نکنند، و فیضِ واہب العطایا را منحوتِ خیال و محبوسِ وہمِ خود نسازند تا ہر جا کہ مجالِ فکرِ شاں نباشد با نکار پیش نیایند ؎

فریادِ حافظ ایں ہمہ آخر بہرزہ نیست　　ہم قصۂ عجیب و حدیثِ غریب ہست

لا اقل ایں قدر تامّل نمایند کہ غیبت ہر مسلمے محرّم واشدّ من الزنا است، چہ جائے علماء کہ ادنیٰ توہینِ ایشاں موجبِ کفر است، چنانکہ معروف است چہ جائے اہلِ وراثت ؎

نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند　　کہ برند از رہِ پنہاں بحرم قافلۂ را
از دلِ سالکِ رہ جاذبہ صحبتِ شاں　　می برد وسوسہ خلوت و فکر چلۂ را
قاصرے گر کند ایں طائفہ را طعن قصور　　حاش للہ کہ برآرم بزباں ایں گلۂ را
ہمہ شیرانِ جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند　　روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلۂ را

دیگر برادر شیخ محمد اظہار نمود کہ آنجناب می فرماید در باب حضرت قبلہ گاہی قُدِّسَ سِرُّہٗ کہ اگر ایشاں کمالات میداشتند چرا جفا کنند گانِ ایشاں بجزا نہ رسیدہ اند، مخدوما! ایں قسم سخناں از امثالِ شما عزیزاں غریب است۔ مگر حدیث نبوی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلَوٰاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ مَا اُوْذِیَ

نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِیْتُ وقصّۂ جنگِ اُحد وشہید شدن دندان مبارک وفرمودن اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ وتفاصیل جفاء قریش وسالہا بسیار برآب وتاب خود ماندن اینہا بسمع شریف نرسیده است، ومقتول شدن حضرت زکریا ویحییٰ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ بصفت معروفہ وسلامت ماندن قاتلاں نہ شنیده باشند۔ مظلومی حضرت عثمان وشہید شدن ایشاں بصنوف جفاء وغلبۂ مصریاں وباز بہ نکبتے گرفتار ناشدن آنہا معلوم شریف نہ شده، وائمۂ اثنی عشر اہل بیت کہ اقطاب عالم بوده اند وآفتاب ہدایت چہ جفاہا از خوارج وخلق نہ کشیده اند وچہ اقسام مذلّت اہلِ بیتِ آلِ سرور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کہ نہ رسیده۔ وچہ اندوه وجفاء بر امامین مکرمین ابوحنیفہ واحمد حنبل رَحِمَہُمُ اللّٰہُ کہ نگذشتہ اند۔ وہفتاد مجتہد را در مسئلۂ خلق قرآن معتزلہ کہ بقتل نرسانیدند، و حسین منصور وعین القضاۃ وابن عطاء راچساں ہلاک کردند، وشیخ نجم الدین کبریٰ را بالکہائے از مسلماناں شہید کردند، ہرگز شنیده کہ در دنیا بآں جماعت آفتے رسید۔ حقیقت مکر واستدراج کہ بامخالفاں مے کنند مگر لائح نگشتہ، ما نا فرقۂ اولیاء را جلّاد تصور نموده اند کہ ہر کہ قصد ضرر ایشاں نماید او را خراب سازند۔ نشنیده اند کہ عارف راہمت نیست، ہرگاه در جمیع حرکات وسکنات محکوم حکم الٰہی باشند معاملۂ ایشاں از تخمین برآمده۔ وچوں ایں طائفۂ علیّہ بمحبّتِ ذاتیہ مشرف گشتہ اند افعال متکثره کہ از محال مختلفہ بظہور مے آید موافق یا مخالف مظہر یک فعل میدانند و دریچۂ ظہور فعل محبوب، چنانکہ بفعل محبوب مانند بمظاہر و مرایاء آں محظوظ، پس فی الحقیقت از مصادر آں زیر بارِ منت اند کہ اسبابِ صوریۂ ظہور فعل محبوب اند، در بارۂ ایشاں قصد مضارّت چہ صورت دارد۔ پوشیده نیست کہ ایں قسم تصرفات از جملہ خارقِ عادات است کہ ستر آں بر اَوْلِیَآءُ اللّٰہِ واجب است مگر باذنِ الٰہی جَلَّ وَعَلَا وبہ نیت صحیحہ، پس اداء واجب را داخل عیب شمردن از انصاف بعید است۔ باآنکہ ظہور خوارق از اولیاء شرطِ ولایت نیست، عزیزے باشد کہ بمنتہاء کمال رسیده وصاحب خارق نباشد، پس اعتراض چہ گنجایش دارد وانکار چہ مجال؟ قَالَ الْعَارِفُ الْجَامِیُّ عَنْ بَعْضِ کُبَرَاءِ الْمُحَقِّقِیْنَ، اَمَّا الْخَاصَّۃُ فَالْکَرَامَۃُ عِنْدَھُمُ الْعِنَایَۃُ الْاِلٰھِیَّۃُ الَّتِیْ وَھَبَتْھَا التَّوْفِیْقُ وَالْقُوَّۃُ حَتّٰی اَخْرَجُوْا عَنْ عَوَائِدِ اَنْفُسِھِمْ، فَتِلْکَ الْکَرَامَۃُ عِنْدَنَا۔ وَاَمَّا ھٰذِہِ الَّتِیْ تُسَمّٰی فِی الْقَوْمِ کَرَامَۃً فَالرِّجَالُ اتَّقَوْا مِنْ مُلَاحَظَتِھَا لِمُشَارَکَۃِ

اَلْمُسْتَدْرَجِ الْمَمْكُوْرِ بِهٖ فِيْهَا وَلِكَوْنِهَا مُعَارِضَةً، وَخَافُوْا اَنْ تَكُوْنَ حَظَّ عَمَلِهِمْ لِاَنَّ الْحُظُوْظَ مَحَلُّهَا الدَّارُ الْاٰخِرَةُ، فَاِذَا عُجِّلَ مِنْهَا بِالشَّيْءِ عَرَفْنَا اَنْ يَكُوْنَ حَظَّ عَمَلِنَا۔ وَقَالَ اَيْضًا اَجَلُّ الْكَرَامَاتِ وَاَعْظَمُهَا التَّلَذُّذُ بِالطَّاعَاتِ فِي الْخَلَوَاتِ وَالْجَلَوَاتِ الخ۔ قَالَ شَيْخُ شُيُوْخِ الطَّرِيْقَةِ فِي الْعَوَارِفِ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ يَفْتَحُ عَلٰى بَعْضِ الصَّادِقِيْنَ مِنْ ذٰلِكَ اَيِ الْكَرَامَةِ بَابًا، وَالْحِكْمَةُ فِيْهِ اَنْ يَزْدَادَ يَقِيْنًا فَيَقْوٰى عَزْمُهُ عَلَى الزُّهْدِ۔ وَقَدْ يَكُوْنُ بَعْضُ عِبَادِهٖ يُكَاشَفُ بِهٖ بِصِرْفِ الْيَقِيْنِ وَيُرْفَعُ عَنْ قَلْبِهِ الْحِجَابُ، وَمَنْ كُوْشِفَ بِصِرْفِ الْيَقِيْنِ اُغْنِيَ بِذٰلِكَ عَنْ رُؤْيَةِ خَوَارِقِ الْعَادَاتِ، فَكَانَ هٰذَا الثَّانِيْ اَتَمَّ اِسْتِعْدَادًا وَّاَهْلِيَّةً مِنَ الْاَوَّلِ۔ اِنْتَهٰى۔ اگر تفاوتِ مراتبِ اولیاء در قرب بکثرت کرامات بودے اصحاب کرام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وائمہ عظام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ بیشتر محل کرامات بودے، وحال آنکہ کرامت ازیں بزرگواراں بطریقِ ندرت منقول است۔ عجب تر آنکہ منقبت ودلیلِ کمال بخاطرِ شریف رہبر منقصت شدہ است، چہ تحمل جفا وایذاء از وسعت دعاء، وکمال صبر ورضا خبر میدہد، بسمع شریف رسیدہ باشد کہ در اوائل چوں طریق جلال بر حضرت قبلہ گاہی قُدِّسَ سِرُّهٗ غالب بود بعضے از حکامِ شہر گستاخی نمودند، ہفتہ نگذشتہ بود کہ خانماں ایشاں برباد شد وبہ غنیمے گرفتار شدند کہ قبیلۂ آنہا بقتل رسید وآں را ہمہ اہل شہر مشاہدہ نمودند واعتراف کردند وغیر آں چنداں امورِ غریبہ وخوارق عجیبہ بظہور آمدہ کہ اگر تفصیل نماید دفترے باید۔ چندیں ازاں تعداد مے نماید۔ ملا محمد سوداگر بود دریں شہر باصفہاں بہ نیت تجارت رفتہ بود، روزے بہ سببے از قافلہ جدا افتاد وقتِ شام رسیدہ آمد، قافلہ از نظر غائب شد، جز مردن چارہ نداشت۔ برلب آبے وضو ساخت، مایوس از حیات بنشست، دراں ولا حضرتِ ایشاں بر اسپ تیز سوار دید کہ رسیدہ آمدہ اند وردیف خود ساختہ بجانب قافلہ تاختند، چوں قافلہ نزدیک رسید از اسپ فرود آوردہ ورفتند۔ وسید جمال کہ از سادات سوانہ است میگوید کہ در سفرے در بیشہ افتادم دیدم کہ شیرے بر من قادر شد، ترسیدم وسراسیمہ گشتم، دیدم کہ حضرتِ ایشاں حاضر شدند وشیر را از من دفع کردند۔ دیگر بندہ محمد سعید چوں کدخدا شد روزے چند بر و گذشتہ بود کہ حضرت قبلہ گاہی فرمودند کہ درخانہ تو پسرے آید بغایت صاحبِ جمال اما تا بمکتب نشاندن نزید ہمچناں

شد۔ فرزند مقبول متولد شد و دو سالہ درگذشت۔ و قبل ارتحال آنحضرت در خانۂ فقیر پسرے متولد شد و والدۂ او در ملازمت ایشاں او را برد، اضطراب نمود کہ بشارت در بابِ او فرمایند، فرمودند کہ بمکتب نشستنِ او بنظر من درآمد، بحمدِ اللہِ سُبْحَانَہٗ آں فرزند ہست۔ قبل ارتحال فرمودند کہ مرا بابین چہل و پنجاہ روز باید گذشت، حساب میکردیم ہمچناں شد۔ دیگر، ہیچ واقعہ نباشد برما آمدنی کہ مارا حضرتِ ایشاں ازاں آگاہ نکردہ باشند و عاقبت کار او معلوم نساختہ اِلَّا مَا شَاءَ اللہُ سُبْحَانَہٗ۔ ہمچنیں بر مخلصاں آثار کرامت لائح است اما از اینکہ معلوم شریف نباشد انکار چرا نمایند۔ و قطع نظر از ہمہ ایں دقائق اسرار و غوامض حقائق کہ در رسائل ایشاں مشروح است مگر خرق عادت نیست؟ ایں تصرفات کہ در بواطن سالکانِ مستعد مے فرمودند و آثار جذبات آں لامع میگشت مگر خارق نہ انصاف درکار است۔ وَالسَّلَامُ، مخدوما! بعد از فراغ از پیشیں مسودہ رقیمہ جات ایشاں یافتہ شد باز عبورے افتاد۔ درضمن مطالعہ ظاہر شد کہ نوشتہ اند چوں حضرت حق سُبْحَانَہٗ از صورتِ معینہ مقدس است و نورے ست نامتناہی پس تصوّر نور ممکن نباشد، امّا چوں آدم صورتِ ذات است بخلاف علم کہ مظہرِ صفات است پس دیدنِ آدم دیدنِ ذات باشد، خصوصاً انسان کامل کہ مرشد عبارت ازاں است۔ معلوم شریف بودہ باشد کہ ذاتِ واجبی جَلَّ وَعَلَا از تصور ما کوتہ نظراں مبرّا است ؎

عنقا شکار کس نہ شود دام باز چیں کا ینجا ہمیشہ باد بدست ست دام را

اثباتِ تصورِ آں پسندیدہ نیست۔ و آنکہ انسان را مظہرِ ذات نوشتہ اند نیز مخالفِ قوم است، چہ مقرر است، اَلْعَالَمُ اَعْرَاضٌ مُجْتَمِعَۃٌ فِیْ عَیْنٍ وَّاحِدٍ۔ ذات بوصف صرافتِ اطلاق از مظہر پاک است و تعیّنات خمس ہمہ متعلق بہ شیون و صفات، وَالْفَرْقُ مِنْ حَیْثُ الْاِجْمَالِ وَالتَّفْصِیْلِ وَمَرْتَبَۃِ الْوُجُوْبِ وَالْاِمْکَانِ کَمَا تَقَرَّرَ فِی الْفُصُوْصِ وَشَرْحِہٖ۔ کمال را در حضورِ ذات و در مرآتِ انسان منحصر دانستن بسے مستبعد، چہ آں داخل تجلی صوری ست و آرامیدن است بمظاہر امکانیہ کہ در غایت نقص است ؎

صورت پرست غافل معنی چہ داند آخر کو با جمالِ جاناں پنہاں چہ کار دارد

و ایں مشاہدہ داخل سیر آفاقی ست کہ آں را سیر مستطیل گفتہ اند، و فوق آں سیر مستدیر است۔

حضرت خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ اند کہ سیرِ مستطیل بُعد در بُعد است وآں جُستن مطلوب است در بیرون ازخود، وسیرِ مستدیر قُرب در قُرب است، وآں گشتن است گردِ دلِ خویش۔ حضرت خواجۂ بزرگ قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ است اَھْلُ اللہ بعد فنا وبقا ہرچہ مے بینند درخود مے بینند وحیرتِ ایشاں درخود است، وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ پس ظاہر شد کہ آنچہ در مراتب سیر مشاہدہ نمایند چوں داخلِ سیرِ مستطیل است بابتدا تعلق دارد، وبانتہا آں تعلق دارد کہ درخود باشد ہرچند نِہَایَۃُ النِّہَایَۃِ غیرِآں بود، کَمَا لَایَخْفٰی۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب ہفتم۔ بنام مولانا محمد فرخ جامع ایں مکاتیب۔ در تاویل کریمۂ وَاذْکُرْ رَبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ وبعض آیاتِ دیگر۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ ھُوَ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ اَیْ اِذَا اسْتَوَی الْغَفْلَۃُ عَلٰی ظَاھِرِکَ فَلْیَکُنْ بَاطِنُکَ دَائِمًا مَّعَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ حَاضِرًا۔ وَذٰلِکَ اِنَّمَا یُتَصَوَّرُ اِذَا اُفْنِیَ الذَّاکِرُ فِی الْمَذْکُوْرِ بِحَیْثُ لَا یَبْقٰی مِنْہُ عَیْنٌ وَّلَا اَثَرٌ، وَبَقِیَ بِبَقَائِہٖ وَحَیَّ بِحَیٰوتِہٖ وَعَلِمَ بِعِلْمِہٖ، فَحِیْنَئِذٍ یَّکُوْنُ عِلْمُہٗ بِالْمَذْکُوْرِ حُضُوْرِیًّا دَائِمِیًّا غَیْرَ مُسْتَتِرٍ، اِذِ الْحُضُوْرِیُّ یُنَافِی الْاِسْتِتَارَ اللَّازِمَ لِلْحُصُوْلِ الْاِرْتِسَامِیِّ۔ وَمَا لَمْ تَتَحَقَّقْ ھٰذِہِ الْحَالَۃُ لَمْ تَحْصُلْ حَقِیْقَۃُ الذِّکْرِ، لِاَنَّ الشَّخْصَ مَادَامَ فِیْ قَفَسِ نَفْسِہٖ مُسْتَحْضِرًا لَّھَا مَشْغُوْفًا بِحُبِّھَا وَھَالِکًا فِیْ عِشْقِھَا لَیْسَ ذِکْرُہٗ بِشَیْءٍ اِلَّا عَائِدًا اِلَیْھَا، فَھُوَ ذَاکِرٌ وَّعَائِدٌ لَّھَا مُشْرِکٌ فِی الْمَعْنٰی، وَاِنْ کَانَ مُوَحِّدًا فِی الصُّوْرَۃِ۔ فَمَنْ سَبَقَتْ لَہُ الْحُسْنٰی وَاَدْرَکَتْہُ السَّعَادَۃُ الْاَزَلِیَّۃُ وَعَلِمَ بِالذَّوْقِ اَنَّ کُلَّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ، وَاَرْشَدَہٗ مُطَالَعَۃُ ذُلِّہٖ وَافْتِقَارِہِ الذَّاتِیِّ اِلٰی اَنْ لَّا یَجْعَلَ صَدَاحِیَّۃَ الْمُسْتَھْلِکِ فِیْ ذَاتِہٖ وَصِفَاتِہٖ تَبَرَّاَ مِنْہُ، قَائِلًا اِنِّیْ لَا اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ، وَیَتَوَجَّہُ بِشَرَاشِرِہٖ اِلَی الْوُجُوْدِ الْمُطْلَقِ بَلْ اِلٰی مَا ھُوَ الْوُجُوْدُ ظِلٌّ مِّنْ ظِلَالِہٖ وَاعْتِبَارٌ مِّنْ اِعْتِبَارِہٖ قَائِلًا اٰیَۃَ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَقَبْلَ ھٰذَا کَانَ لِلنَّفْسِ الْمُعَادِیَۃِ، ثُمَّ بِمُقْتَضٰی وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً، وَمَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ

كما تخلّى من الرذائل الرّديّة يتحلّى بأنوار القدم السّرمديّة، ويمتلئ اوعية صدره بمعارف الإلهيّة ويُعرف به، فهو العارف والمعروف واليه يرجع الامر كلّه فاعبُده، كانّ المكنون في قوله سبحانه وقل عسى ان يّهدين ربّي لاقرب من هذا رشدًا فانّ الرّشد الارشد ان ليس في الوجود إلّا هو، وان ليس الّا ظهور الكمالات في مرايا العدم۔ وتصوّرها في مقابلاتها مع كونها على صرافة الاطلاق وكون مراياها على دناءة العدم مع كمال صنع القادر الفعّال على الإرادة والتّكوين في مرتبته الحسّي الّذي لايصادفه زوال الة الخيال ۔ سنريهم اياتنا في الأفاق وفي انفسهم حتّى يتبيّن لهم انّه الحقّ الثّابت الموجود الاصليّ، اولم يكف بربّك انّه على كلّ شيءٍ شهيد۔ وكلّ شيءٍ محفوف بسطوات انواره، مضمحلٌّ في لمعات سطوع سلطانه، لانّه غير مستبدٍّ بالوجود ولامستقلٌّ بتوابعه، وهو امر جليٌّ على من تبصّر ونفذ بصيرته الى حقائق الاشياء۔ فالاوّل اشارةٌ الى حال السّالكين المريدين المخلصين من مضائق الأفاق والانفس في فضاء الحضرة الوجوديّة۔ والثّاني كمال المرادين الّذين استناروا بالنّور الالهي اوّلًا ومرّوا بالأفاق والانفس كرامًا في سابق الامر، ولم يلحظوا بمؤخر البصر اليهما ولم يحتاجوا الى ان يّصبروا بهما ويشتغلوا بهما اثباتًا ونفيًا ويشاهدوا الأيات والاحاديث۔ والسّلام

مکتوب ہشتم۔ بنام مولانا محمد ہاشم کشمی در تفسیر آیۃ وانّا لنحن نحيي ونميت ونحن الوارثون۔

بسم الله الرّحمٰن الرّحيم الحمد لله وسلام على عباده الّذين اصطفى ۔ وانّا لنحن نحيي ونميت ونحن الوارثون في تقديم الاحياء على الاماتة اشارةٌ سبق الوجد على الفقد، اذ من البيّن انّ التّخلّص من قيود الكثرة الوهميّة الى فضاء حضرة الاطلاق لايتيسّر الّا بعد لمعان اشعّة نور وجماله وتلألئ كوكبٍ من نجوم كماله على باطن السّالك المختفي ظلمات العدم وينمحي اثارها المستولية على ذاته باعتبار كونها هيولى والمادّة ويتحقّق فناءها باستهلاك ماهو اعظم في تشخّصه وتقيّده۔

إذِ الْعُكُوسُ الْأَسْمَائِيَّةُ عَلٰى صِرَافَتِهَا وَاسْتِغْنَائِهَا عَنِ الْيَقِيْنِ وَإِنَّمَا ذَالِكَ يَتَوَهَّمُ
إنْعِكَاسُهَا فِيْ نَقَائِضِهَا۔ فَالْإِحْيَاءُ وَالْإِمَاتَةُ وَإِنْ كَانَا مُتَقَارِبَيْنِ فِي الثُّبُوتِ، فَالْأَوَّلُ
لَهٗ تَقَدُّمٌ بِالذَّاتِ، وَإِلَيْهِ يُشِيْرُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا۔ وَهٰذَا التَّقَدُّمُ
إنَّمَا هُوَ لِتَجَلِّي الذَّاتِ مَأْخُوْذٌ مَعَ بَعْضِ الشُّيُوْنِ ۔ وَكَأَنَّ قَوْلَهٗ تَعَالٰى وَنَحْنُ الْوَارِثُوْنَ
يُشِيْرُ إِلٰى مَا يَتَفَرَّعُ عَلَى الْفَنَاءِ الْكَامِلِ مِنْ تَجَلِّي الذَّاتِ بِلَا مُلَاحَظَةِ شَيْءٍ مِّنَ
الْاِعْتِبَارَاتِ، وَأَنَّ التَّجَلِّيَ الْأَوَّلَ لِتَخْلِيَةِ الْأَشْرَارِ لِوُرُوْدِ الْخَيْرِ الْبَحْتِ وَالْوُجُوْدِ الْمُطْلَقِ،
وَالثَّانِيْ لِتَحْصِيْلِ مَا هُوَ الْمَطْلُوْبُ ۔ وَفِيْ إِيْرَادِ الْأَوَّلَيْنِ بِالْجُمْلَةِ الْفِعْلِيَّةِ الدَّالَّةِ
عَلَى الْحُدُوْثِ وَالثَّالِثِ بِالْاِسْمِيَّةِ الْمُخْبِرَةِ عَنِ الْاِسْتِمْرَارِ إِشْعَارٌ بِأَنَّ الْإِحْيَاءَ الْمَذْكُوْرَ
وَالْإِمَاتَةَ لَمَّا كَانَا مُتَفَرِّعَيْنِ عَلٰى تَوَهُّمِهٖ غَيْرَمَا فِي الْوَاقِعِ مُتَقَرَّرًا مُحْدَثَيْنِ لِإِزَالَةِ
مَرَضٍ عَرَضَ وَتَخَيُّلٍ طَرَءَ، لَيْسَ مِنْ شَأْنِهِمَا أَنْ يُعَبَّرَا بِمَا هُوَ مُشْعِرٌ بِالدَّوَامِ، بِخِلَافِ
وِرَاثَةِ الذَّاتِ فَإِنَّهٗ أَمْرٌ مُسْتَمِرٌّ دَائِمِيٌّ وَلَهُ الْوُجُوْدُ الْأَبَدِيُّ السَّرْمَدِيُّ، بَلْ هُوَ
الْوُجُوْدُ الْمُطْلَقُ، بَلِ الْوُجُوْدُ مِنْ ظِلَالِ ظِلَالِهٖ وَسُرَادِقَاتِ جَمَالِهٖ وَوَرَاءَ أَسْتَارِ
كِبْرِيَائِهٖ، تَعَالٰى شَأْنُهٗ مِنْ أَنْ يُشَارِكَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِيْ كَمَالِهٖ مَا هُوَ مُسْتَهْلِكٌ وَّ
مَفْنِيٌّ فِيْ شَأْنِهٖ وَذَاتِهٖ أَيْضًا۔ فَالْفِعْلُ الْمُضَارِعُ مَعَ دَلَالَتِهٖ عَلَى الْحُدُوْثِ كَمَا دَلَّ
عَلٰى تَكَرُّرِهٖ وَتَجَدُّدِهٖ آنًا فَآنًا كَقَوْلِهِمْ زَيْدٌ يُّعْطِيْ وَيَمْنَعُ، أَفَادَ إِفَاضَةَ الْإِحْيَاءِ
وَالْإِمَاتَةِ دَائِمًا، إِذْ كُلُّ فَنَاءٍ يَرِدُ فَلِإِهْلَاكِ مَا اسْتَوْلٰى سُلْطَانُهٗ عَلَيْهِ وَلِبَقَاءِ مَا
يُنَاسِبُ تَفْرِيْعُهٗ عَلَيْهِ۔ ثُمَّ يَسْتَعِدُّ لِقَبُوْلِ الْكَمَالِ وَيَتَرَقّٰى مِنْ مَّعَارِجِ الظِّلَالِ إِلٰى
مَدَارِجِ الْأُصُوْلِ وَفِيْهِ مِنْ وُّرُوْدِ الْأَصْلِ آثَارُ تَبْيِيْضِهٖ ۔ ثُمَّ ذَالِكَ الْأَصْلُ ظِلٌّ مِّنْ ظِلَالِهٖ
وَيُعَامَلُ مَعَهٗ مُعَامَلَةُ الْأَوَّلِ وَهَلُمَّ جَرًّا ۔ فَمَنْ أَدْرَكَتْهُ الْحُسْنٰى وَفَازَ بِالنَّصْرِ الْإِلٰهِيِّ
بِمُجَرَّدِ الْعِنَايَةِ الْقُصْوٰى، وَقَطَعَ مَرَاتِبَ الظِّلَالِ وَأُصُوْلَهَا بِالْإِجْمَالِ، وَوَقَعَ مُعَامَلَتُهٗ
مَعَ الذَّاتِ، انْقَطَعَ سَيْرُهٗ ذَالِكَ وَحَيَّ بِحَيٰوةٍ لَّا مَوْتَ بَعْدَهٗ وَأَفْلَحَ فَلَاحًا لَّا زَوَالَ
دُوْنَهٗ ۔ ثُمَّ بَعْدَ هٰذَا مَا يَدِقُّ صِفَاتُهٗ ۔ وَمَا كَتَمْتُهٗ أَحْظٰى لَدَيْهِ وَأَجْمَلُ۔ ثُمَّ
نِسْبَةُ السَّيْرِ السَّابِقِ بِالنِّسْبَةِ إِلَيْهِ كَنِسْبَةِ الْمُتَنَاهِيْ إِلٰى غَيْرِ الْمُتَنَاهِيْ بِاعْتِبَارِ

وَسَعَةِ الذَّاتِ الْمَجْهُوْلِ كَيْفُهَا - وَالسَّلَامُ

مکتوب ۹ نہم - بنام حاجی ابو سعید - در تاویل کریمۂ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ -

الحمد للّٰہ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ - بَلْ هُمْ، اَيِ الْمَحْجُوْبُوْنَ عَنْ دَرْكِ اَسْرَارِهٖ بِاَوْلِيَآئِهٖ فِيْ لَبْسٍ وَّسِتْرٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ، كَائِنٍ فِيْ حَقِّ اَوْلِيَآئِهٖ بَعْدَ اِمَاتَتِهِمْ عَنْ رَذَآئِلِهِمُ الطَّبْعِيَّةِ الشَّهْوَانِيَّةِ الْهَالِكَةِ الْفَانِيَةِ، بِاِحْيَآئِهِمْ بِالْحَيٰوةِ الْبَاقِيَةِ الدَّآئِمَةِ - وَالسَّلَامُ

مکتوب ۱۰ دہم - بنام شیخ محمد اشرف برادر زادہ خود -

الحمد للّٰہ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ ؎

افضل دیدی ہر آنچہ دیدی ہیچ است آں جملہ کہ گفتی وشنیدی، ہیچ است

سرتا سر آفاق دویدی، ہیچ است آں نیز کہ در کنج خزیدی، ہیچ است

یعنی افضل چوں جاذبۂ حُبِّ الٰہی جَلَّ وَعَلَا حالِ ترا از رؤیت اغیار بکشید وبجہت غلبۂ محبّت محبوبِ حقیقی ہر ذرہ از ذراتِ عالم بعنوان ذاتِ تعالیٰ در نظرِ بصیرت درآمد، بعد ازاں مرآتِ مطالعۂ جمال کیف گشت - وبعد ازاں از ہمہ روتافتہ جناب اقدس اورا مبرّا داشتہ متعلق عالم بے کیف ساختی یا کہ شنیدی، رمزے ست باآں - چوں لمعۂ تنزیہ حقیقی بر باطنت بتافت ظاہر شد کہ ہرچہ مشہود ومعلوم بود ہمہ، ہیچ است ومنحوت ومجعول خیال است، ومحقق گشت کہ آنچہ در آفاق یعنی بیرون از خود در کنج نفس مرئی ست، جنابِ اقدس کبریا ازاں بلند تراست ومعبّر بعبارات ومشار باشارات نیست، فَطَاحَتِ الْعِبَارَاتُ وَفَنِيَتِ الْاِشَارَاتُ - وَالسَّلَامُ

مکتوب ۱۱ یازدہم - بنام شیخ بدیع الدین نواسۂ خود - در تاویل کریمۂ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ -

الحمد للّٰہ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ - اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ، تَاْوِيْلُهٗ غَائِبِيْنَ عَنِ الْغَوَاشِي الْبَشَرِيَّةِ وَالتَّعَيُّنَاتِ الْوَهْمِيَّةِ مُنْسَلِخِيْنَ عَنْ اَنْفُسِهِمْ بِالْكُلِّيَّةِ، لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ اَيْ سَتْرٌ عَنْهَا عَنْ نَظَرِ الْبَصِيْرَةِ، اِذِ التَّلَاشِيْ مُطْلَقًا لِمَا هُوَ مُتْقَنٌ بِالصُّنْعِ الْاِلٰهِيِّ جَلَّ وَعَلَا مُحَالٌ ؎

نمے بینی کہ شاہے چوں پیمبر نیافت او فقر کل تو رنج کم بر

وَاِنَّمَا هُوَ اِخْتِفَاءٌ لِمَا هُوَ ظُلْمَانِيٌّ فِي سَطَوَاتِ النُّوْرِ الْمُبِيْنِ - وَلٰكِنْ كَانَ عَلَى السَّالِكِ اَنْ يَّعْرِفَ حَقِيْقَتَهٗ، وَاِنَّمَا هُوَ فِي مُقَابَلَةِ الْوُجُوْدِ الْحَقِيْقِيِّ عَدَمٌ مَّحْضٌ، وَلِـهٰذَا يُنَالُ بِهِ الدَّرَجَاتُ الْعُلٰى وَاَجْرٌ كَرِيْمٌ بِعَطَائِهٖ بَقَاءٌ بِرَبِّهِ الَّذِيْ هُوَ الْاِسْمُ، وَمِنْهُ اِلٰى مَاشَاءَ اللّٰهُ - والسلام

مکتوب ۱۲ دوازدہم - بنام خواجہ ضیاء الدین - در تاویل کریمہ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا -

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی - قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا - جمعے از محققین گفتہ اند کہ ایں مثل از برائے بیان حال شخصے ست کہ احوالِ ارادت برو وارد شدہ وآتش شوق برافروختہ شدہ واو دعوائے احوالِ محبت وارد شدہ نماید یکبارگی آں آتش ارادت فرونشیند چنانچہ بود بلکہ زیادہ در ظلمات فرورود - بخاطر فاتر مے رسد مے تواند کہ بیان حال مجذوبے کردہ باشد کہ آتشِ جذبِ الٰہی بردلش موقدہ شدہ باشد وطرق ترقی وعروج درمدارج کمال بروے لائح گشتہ، وآں آتش درسائر لطائف مثل روح وسر وخفی واخفی نیز روشنی پیدا کردہ، وایںہا میلِ صعود باصل خود کردہ باشند، وچوں آں جذب را بسلوک مقترن نگردانند آتشِ جذب فرونشستہ آں جمیع لطائف درتاریکی مباعدت ومہاجرت فرورفتہ - دریں بیان وجہ جمعیت ضمیر در تَرَكَهُمْ لائح است ومناسبت باہل نفاق ہمچنے ست واضح - والسلام

مکتوب ۱۳ سیزدہم - بنام شیخ عبد اللطیف - درآنکہ کبریائی او تعالٰی از نحت خیال و اوہامِ ما متعالی ست -

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی - حضرتِ حق سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى کثرتِ موہومہ را در بیچہ شہود وحدتِ حقیقت گردانیدہ ہر خس وخاشاک را شاہراہ مطالعۂ جمال مطلق سازد، تا از پرتو لمعۂ از لمعاتِ جلال آں در باصرۂ بصیرت نامے ونشانے واثرے وعینے از غیر وغیریت نماند، و اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ - گویاں پویان مطلبے گردد کہ دامن عزت وکبریاء او از نحتِ خیال واوہام متعالی ست وافہام ماگرد سرادقات کمالِ آں حیراں - باشد کہ از بطن بطون پے برندۂ زلال اصل الاصول خود بر خود ظہور نماید

و مارا بے ما شربے ازاں ارزانی دارد، وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللهِ بِعَزِيزٍ۔ مکرما! مدتے ست کہ برقم احوالِ خیر مآل دُور افتادگاں را یاد آوری نفرموده اند و مزاج پرسی سوگوارانِ زوایا ء ہجراں نکرده اند، موانع بخیر باد۔ و ایں آواره از گرفتن قلم ترساں است چہ آنچہ مطلوب است بنانِ بیان در حل عقده ہاء نقاب آں عاجز است، و آنچہ بداں تعلقے نہ حرفے ازاں راندن داخل غرامت۔ والسلام۔

مکتوب ۱۴ چہاردہم۔ بنام میر محمد نعمان۔ در زوال عین و اثر۔

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔ گاه بخاطر فاتر مے رسد کہ آنکہ بعض صوفیۂ کرام بزوال عین قائل اند نہ اثر، وجہش آں است کہ چوں عالم بتمامہ مظہر اسماء الٰہی ست جَلَّ وَعَلَا و ازیں جہت فرموده اَلْعَالَمُ اَعْرَاضٌ مُجْتَمِعَةٌ فِيْ عَيْنٍ وَّاحِدٍ، پس چوں سالک مستعد در راهِ حق سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى قدم نہد و دریچۂ رشد بروے کشاید و حل ایں دقیقہ شود کہ حقیقتش جز عدم نیست، و آنچہ او را عین تصور مے نمود جز پندار نہ، بکمالاتِ الٰہی ست کہ در وے جلوه گر گشتہ و آں را از خود میدانست، الحال از حس خواہد یافت۔ پس دریں وقت از عین او نام و نشانے نخواہد بود و آثار را بصاحب آں خواہد سپرد، و نفی کردن آنہاں را معنے نخواہد بود کہ نفی کمالاتِ الٰہی غلط است۔ انتسابے کہ بخودی موہوم داشت بطرف ساخت، و در فضاء وجود جز کمالات و شیوناتِ واجبی جَلَّ وَعَلَا امرے دیگر نخواہد دید۔ چوں شیون عین ذی الشان اند و تمیز و تعدد جز در وہم نہ، غیر ذات واحد صرف معرّٰے از نسب و عبارات نخواہد یافت، وَلَيْسَ فِي الدَّارِ غَيْرُهٗ دَيَّارٌ گویاں در لجۂ توحید مستہلک و مستغرق خواہد گشت و لشہود وحدت در کثرت بمعنے اضمحلال تعینات متلونہ در بساطتِ اطلاق وحدت حقیقت و مرآتیتِ ہر ذره از ذرات مر جمال بے کیف را مستعد خواہد شد۔ بخلاف طریقے کہ حضرتِ ایشان ما رَضِيَ اللهُ عَنْهُ باں ممتاز اند کہ در آنجا زوال عین و اثر است، زیرا کہ بطور ایشاں ہر چند عالم مظاہر اسماء الٰہی ست جَلَّ وَعَلَا اما چوں مظہر عین ظاہر نیست بلکہ شبہے ست کہ در مرتبۂ حس ایجاد فرموده و اتقان داده اند و در مرتبہ خارج حقیقی ازاں نامے و نشانے نیست، پس عارف را بعد کشف ایں حقیقت و ورودِ سلطانِ وجودِ مطلق و شیونِ حقیقت آں ازیں ضعیف و آثار ضعیفۂ آں نامے و نشانے و عینے و اثرے نخواہد گذاشت، نَارُ اللهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ ہمہ را خواہد سوخت كَانَ اللهُ وَلَمْ يَكُنْ مَّعَهٗ شَيْءٌ وَّالْاٰنَ كَمَا كَانَ۔ و دریں وقت عینیتِ عالم حق را و اتحاد

آں با وجل شانہٗ معنے نخواہد داشت، و بہ حقیقت فناء و بندگی کہ برآمدن است از جمیع اعیان و آثار خود و محو ساختن در جنبِ وجودِ مطلق متحقق خواہد شد بخلاف سابق کہ مجرد فناءِ انتساب است بخود نہ فناء آں، شَتَّانَ مَا بَیْنَہُمَا ع بہ بیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا۔ والسلام

مکتوب ۱۵ پانزدہم۔ بنام شیخ فضل اللہ ہمشیرہ زادۂ خود۔ در آنکہ حضرت ذات از تعقل تمیز و تعدد مبرا است بخلاف مذہب شیخ ابن عربی۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔

سوال۔ حضرت ایشان قُدِّسَ سِرُّہٗ در مکتوبے از جلد ثانی مرقوم فرمودہ، مراتبِ عروج تا زمانے کہ با یک دیگر متمیز اند و از اصل باصلِ دیگر رفتہ مے شود آں ہمہ کمالات داخلِ دائرۂ ولایت است، و چوں آں تمیز برطرف شود و ایں ہمہ تفصیل گم گردد و معاملہ باجمال و بساطت صرف افتد شروعِ مراتب نبوت بود۔ انتہی۔ در ولایت صغرٰی کہ بظلال صفات تعلق دارد و دراں مرتبہ ظلے از ظلے تمیز دارد تفصیل ثابت است، اما در ولایت کبرٰی کہ باصول صفات متعلق است، و گفتہ اند اَلْعِلْمُ فِیْ ذٰلِکَ الْمَوْطِنِ عَیْنُ الْقُدْرَۃِ وَالْقُدْرَۃُ عَیْنُ الْاِرَادَۃِ چہ گنجائش تفصیل دارد، زیرا کہ تکثر جز در تعبیر نیست۔ وہمچناں شیون ذاتیہ کہ عین ذات اند و کذالک در ولایتِ علیا کہ باسم الباطن تعلق دارد تفصیل بمراحل دور است۔ و اگر وسعتِ بیچونی میگرددد در حضرتِ ذات بمقتضاءِ اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ نیز اثبات نمودہ شدہ است، وجہ فرق چیست؟

جواب۔ عدم تمیز صفات بر مذہب شیخ ابن العربی کہ اثبات زیادتی آنہا نے کند موجہ است، بخلاف طریقِ حضرتِ ایشاں قُدِّسَ سِرُّہٗ۔ ماند معاملۂ شیونِ ذاتیہ با آنکہ عین ذات اند اما چوں اصول صفات اند تعقل تمیز و تفصیل نسبت بہ اطلاق صرف ممکن است، بخلاف حضرت ذات جَلَّ وَعَلَا کہ از تعقل تمیز و تعدد مبرا است۔ فافہم۔ والسلام

مکتوب ۱۶ شانزدہم۔ بنام شیخ محمد عابد نبیرۂ خود۔ در تفسیر آیۂ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اَلَمْ تَرَ یا مُحَمَّدُ وَمَاظْهَرَ الْاُلُوْهِیَّۃَ وَالْاِسْمُ الْجَامِعُ لِمَرَاتِبِ الْوُجُوْبِ وَالْاِمْکَانِ اِلٰی رَبِّکَ وَهُوَ اللّٰہُ الْحَاوِیْ الشُّیُوْنَ الذَّاتِیَّۃَ

وَالْاِضَافِيَّةِ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ مَدَّ ظِلَالِ شُيُوْنِهٖ عَلٰى حَقَائِقِ الْكَوْنِيَّةِ الَّتِيْ هِيَ الْعَدَمَاتُ مُتَقَابِلَةً لَهَا، وَصَوَّرَهَا فِيْ صُوْرَةِ الْوُجُوْدِ، فَتَعَجَّبْ مِنْ كَمَالِ اقْتِدَارِهٖ فِيْ اِرَادَةِ مَا هُوَ عَدَمٌ مَحْضٌ وُجُوْدًا مَحْضًا وَاَعْطَاهُ اَحْكَامًا وَاٰثَارًا صَادِقَةً، سُبْحَانَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الثَّلْجِ وَالنَّارِ- وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهٗ اَيِ الظِّلَّ سَاكِنًا غَيْرَ مَحْدُوْدٍ، فَيَنْفِيْ قَوْلَ مَنْ قَالَ بِاقْتِضَاءِ الشُّيُوْنِ الظُّهُوْرَ كَذَالِكَ- ثُمَّ بَعْدَ مَدِّ الظِّلِّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ الذَّاتَ الْمُتَعَالِيَةَ عَلَيْهِ اَيْ عَلَى الرَّبِّ اَوِ الظِّلِّ دَلِيْلًا لِكَوْنِهِ الظَّاهِرَ، لَا ظَاهِرَ دُوْنَهٗ وَمَا سِوَاهُ مُكْتَشِفٌ يُدْهِي الْعَدَمَ ؎

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب ‌‌ ‌‌ گر دلیلے بایدازوے رومتاب

فَسُبْحَانَ مَنْ هُوَ اَخْفٰى لِكَثْرَةِ الظُّهُوْرِ، وَاسْتَتَرَ فِيْ سُرَادِقَاتِ النُّوْرِ- وَلَعَلَّ اخْتِيَارَ لَفْظِ الشَّمْسِ لِتَصْوِيْرِ كِبْرِيَائِهٖ وَاحْتِجَابِهٖ فَيَجِبُ الْعِزَّ- وَكَوْنُهٗ دَلِيْلًا عَلَيْهِ بِاحْتِجَابِ الشَّمْسِ لِضَوْئِهَا وَشُعْشُعَانِهَا، وَكَوْنُهَا دَلِيْلًا سَبِيْلًا اِلَيْهَا وَاِلٰى كَشْفِ الْاَشْيَاءِ- ثُمَّ بَعْدَ الْمَدِّ وَجَعْلِ الشَّمْسِ عَلَيْهِ دَلِيْلًا وَاِيْضَاحِ السَّبِيْلِ بِاَنَّهٗ لَا سَبِيْلَ اِلَيْهِ اِلَّا هُوَ، قَبَضْنَاهُ اَيِ الظِّلَّ اِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيْرًا بِتَعْرِيْجِهٖ وَتَسْلِيْكِهٖ فِيْ مَعَارِجِ الْاُصُوْلِ اَصْلًا فَاَصْلًا- وَهُوَ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ- وَالسَّلَامُ

مکتوب ۱۷ ہفدہم- بنام شیخ عبدالاحد پسر خود در اسرارِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی - کلام طیّب کہ در مفتح کلام مجید واقع است متضمن چندیں اسرار است، ازاں جملہ تعلیم تسلیک است مرطالبانِ مستعدّ را وتنبیہ است مرعارفین فائزین منتهی را- گویا حرفِ باء کہ مشعر بدءِ سلوک است کہ وجود سالک باشد مُنبی ست ازاں کہ تا سالک بالکلّیہ ازخود نہ برآید وفانی در متعلق طلب خود نگردد، وہمچو حرف، کہ فی ذاتہٖ معنی ندارد وکارش جز اظہار معنی امر دیگر نیست، نشود، وازوجود وتوابع آں کہ اَلْعَرَضُ قِيْلَ فِيْهِ وُجُوْدُهٗ فِيْ نَفْسِهٖ وُجُوْدُهٗ فِي الْجَوْهَرِ نہ برآید خود را سالک نساختہ باشد- وچوں سالک مظہر اسم است از اسماءِ واجبی جَلَّ سُلْطَانُهٗ ناچار فناء وجودِ ظلّی سالک دراں اسم خواہد بود- چوں اسم دلیل بیش نیست

مرسماء خودرا وجودے ندارد در جنب آں، مآل کارش مسمّٰی خواہد بود، و معاملۂ سالک کہ باسم شدہ بودہم رانسبت مسمّٰی پیدا خواہد شد۔ دریں زماں در وسعت جمع الجمع کہ الوہیت عبارت ازاں است مستغرق خواہد شد، وتجلی ذات کہ مصطلح قوم است مشرف خواہد شد، وبموجب مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ درہر مقامے بوجودے مناسب متحقق وباقی خواہند ساخت۔ وچوں ایں مرتبہ نیز شانے ست جامع از شیونِ الٰہی وتعینے ست اتم مرحضرتِ اطلاق رانصیبش جز نشان نخواہد بود، ہرچند بعنوان ذات تصور کنند وبجہتِ اعتبار تکثر واحدیت درعین حقیقت الحقائق کہ اَلَاۤ اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ رمزے ست بآں صرف اطلاق تصور نماید، ما ناکہ تکرار اسم مبارک اشعار است بدانکہ از دائرۂ اعتبار بیروں نیامدہ، وخصوص در ایراد لفظ رحیم تصریح است بآں، چہ اسماء مبارک اولیں شہرت بآں یافتہ کہ از اسماء ذات اند۔ نَعَمْ چناں اند نہ مطلق بلکہ نسبت باسماء دیگر قرب خاص بحضرت ذات دارند۔ میتواند کریمۂ قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی اشارت بدانکہ عارف ہرچند در وقت حصول بحقیقت ایں اسماء حسنٰے توہم نماید کہ مطلوب بے پردہ بآغوش آید، چناں نیست بلکہ او از دائرۂ اسماء کہ عبارت از دلائل حضرتِ ذات است بیرون قدمگاہ ندارد، اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْئًا۔ وَھُوَ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ بِحَقَآئِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّھَا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ۱۸ ہجدہم۔ بنام خواجہ محمد ہاشم کشمی در آنکہ مطلوب در کمال رفعت است و طالب در غایت پستی۔

بعد حمد وصلوٰۃ وتبلیغ الدعوات بجناب حقائق ومعارف دستگاہ اخوی ارشدی میرساند کہ ایں سرگردان کار آوارۂ روزگار از احوال تشتتۂ خود چہ شرح نماید کہ باعث ملال اہل جمعیت گردد۔ مطلب درکمال رفعت وابہت وطالب در غایت پستی ودناءت، ہیہات ہیہات۔ تا وجوہ مناسبت درمیان متوجہ ومتوجہ الیہ نباشد راہ وصول مسدود است، اِذْ لَا یُدْرَکُ الشَّیْءُ بِمَا یُعَانِدُہٗ وَیُضَادُّہٗ۔ کاش ایں نسبت راہم قدمگاہے مے بود، زیراکہ از ذات تقدس وتعالٰی چنانکہ نسبت مناسبت از ماسوا مسلوب است نسبت مضادّت نیز مرفوع است، بلکہ اصول صفات نیز دریں امر مشارک اند اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ۔ عالم راکہ ظل کمالات الٰہی گفتہ اند

بآں معنی ست کہ اسماءِ منعکسہ در مرایاءِ اعدام کہ حقائق عالم است ظلال است مرکمالاتِ مرتبۂ وجوب را، نہ آنکہ عدم ظل حضرتِ وجود است پس آنکہ مقرر است کہ ظل را باصل خود شاہراہ است بمعنی آں است کہ اورا باوراء است وغیر را غیر از سوختن وگداختن بنائرۂ حرماں نصیبے نیست، بلکہ ہمہ دردِ حرمان والم یاس وہجراں ہموارہ دریوزہ جویاں است کہ بقیۂ عمر ازیں دردراحت دیگر دور جائیگاہ نباشد۔ طلب معارف مجددہ مے نماید، ایں عاصی فرو ماندہ بضلالت وسرگردانی طلبِ امرِ جلیل القدر کدام مناسبت، وچہ یاراءِ آنکہ قلم درآں باب بدست گیرد وحرفے ازاں درمیان آرد، اما چوں شوریدگی درسر جوش میزند تسلیۃً گاہ گاہ سطرے چند مرقوم مے گردد باز نادم وپشیمان مے شود۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب ۱۹ نوزدہم۔ بنام شیخ محمد خَلِیْلُ اللّٰہ پسر خود در تاویل کریمۂ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اشارہ بآنکہ سالک در وقت عروج ووصول بمقام خود را بتکلف بمقام فوق نکشد کہ ایں کار بتکلف راست نیاید۔ بدانچہ مشرف شدہ است شاداں باشد وشاکر گردد، وبحقیقتِ مراقبہ کہ انتظارِ صرف است بے آنکہ تعمل را درآں مدخلے باشد متحلی شود، شاید عنایت بے غایت بندہ نوازی فرماید وبدرجۂ فوق رساند۔ ونیز زجر است از تعمل وتفکر کردن در حقیقت کنہ ذات کہ موطن علم نیست ومتعلق ہیچ فہم نہ۔ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔ والسلام

مکتوب ۲۰ بستم۔ بنام شیخ محمد خَلِیْلُ اللّٰہ پسر خود در تاویل کریمۂ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ۔ ایں آیۂ کریمہ نزد فقیر از جملہ متشابہات است، مگر حل اغلاق آں آں وقت شود، ہرگاہ رفع تغایر از جملۂ ممتنعات باشد وبقاء فیہ کہ مراد معلوم اللہ از جملۂ واجبات ممکن در غایت ذل وافتقار وواجب تعالٰی در کمال واقتدار، نہ ایں را ازاں تعلی وترقی ونہ آں را تنزل وانحطاط۔ کشائش ازیں مضیق نہ دریں نشأ ممکن است ونہ دراں مقام متصور۔ مگر لطیفۂ

موہبتے بعد طے مراتب ظلال اور اتحادے و نسبتے مجہول الکیفیت دریں مکان مشہود میگردد، و بجہت غایتِ دقت در کمال بکشف و ظہور نمے آید و کیفیتش جز مجہول نہ، دراں نزہتگاہ سطوع و وضوح پیدا کنند و آں کیفیتِ مجہولہ معلوم گردد۔ ازیں رہ ہر کس از کمال فراخور خود در استعداد شرفے یابد مستبعد نیست حضرت قطب الاقطاب قُدِّسَ سِرُّہٗ در آخر کار قریب مرضِ موت فرمودند کہ ہر چہ مجہول الکیفیت مے گفتم جملہ معلوم گشت، آں ہمہ از جہت نارسیدن بود بحقیقت۔ ہرگاہ در مرض موت کہ مقدمہ است مر معاملات آخرت را چنیں باشد، در بہشت کہ موطن قرب است امید مزید در مزید است۔ و نیز فرمودند کہ کمالے کہ ممکن است در نوع بشر از ہمہ مشربے ارزانی داشتند و از جمیع کمالات و شیون بہرہ ور گردانیدند۔ و چوں بریں معنی اشکال وارد مے شد کہ چوں ہر کس مظہر اسمے ست باید کہ نصیبش ازاں اسم بود از اسماء دیگر بہرہ چگونہ باشد، آں را بدیں وجہ ہویدا مے کردند کہ ہر شیٔ مثلاً ماہیتے دارد کہ متضمن ما بہ الاشتراک است و ما بہ الامتیاز، شک نیست کہ شخصے ازاں شیٔ حظے دارد، وازاں ما بہ الامتیاز حظ دارد، وازاں ما بہ الاشتراک بقدر ما بہ الامتیاز کہ فصل است و از فصول دیگر کہ مقدمات اویند ازاں رُو کہ صدق جنس بر فصول مختلفہ صدق عرضی ست و بر ہمہ صادق است، پس ازیں جہت آں شخص نیز از ہمہ بہرہ ور میگردد و از جمیع فصول حظ وافرے یابد فَتَدَبَّرْ فَاِنَّہٗ دَقِیْقٌ وَّعَلٰی مَنْ یَّسَّرَہٗ حَقِیْقٌ۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ۲۱ بست و یکم۔ بنام شیخ عبد الاحد پسر خود۔ در مراتب یاس و در تفاوت اذواقِ متوسطان و منتہیاں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ یاس از رسیدن بحقیقتِ ذات از دو راہ است یاس است از راہِ عقل و تقلید، چہ عقل بعد از نظر و فکر حاکم است بامتناع یا تعسر بوصول کُنہ ذات۔ اہل ایں یاس ہر چند بحقیقت کار وا رسیدہ اند امّا چوں از محبت بے نصیب اند، بجہت آنکہ محبّت عقل عقیل را در اول کار پسِ پا انداختہ است و اہل آں محکوم احکام ایں ہرگز نیند، آں جماعت از دولت قرب مہجور و مطرود اند۔ و یاس است کہ بعد قطع منازل ظلال بجاذبۂ محبت و بعد رفع حجب ظلماتی و نورانی قرب بعنایتِ الٰہی جَلَّ وَعَلَا دست میدہد، ایں اعلیٰ مقاماتِ قرب است۔ وازیں جاست کہ گفتہ اند کَمَالُ الْمَعْرِفَۃِ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی جَھْلٌ۔ متوسطان باذواق تجلیات متلذذاند و بگمان

وصول محظوظ مے گویند

امروز چوں جمالِ تو بے پردہ ظاہرست
در حیرتم کہ وعدۂ فردا برائے چیست

تا حق بدو چشم سر نہ بینم ہر دم
از پاء طلب من نہ نشینم ہر دم

عارفاں بدید عجز و قصور معترف و متوسطاں بدید رب غفور مسرور، ایناں بخمار شوق مشکوو آناں بزوایاء ہجراں مسرور۔ عَرَفْتُ رَبِّیْ بِجَمْعِ الْاَضْدَادِ نصیب اینہاست کہ در عین بے مزگی متلذذ اند بلذتے کہ لذاتِ ایناں در جنبِ آں حکمِ عدم دارد نسبت بوجود آناں، در کمال نادانی بدانش خود خورسند کہ دانش ایناں در برابر آں حکم قطرہ دارد بدریاء محیط۔ شوقِ آں در رفع اثنینیت با محبوب است کہ دست بدامن یاس دارد و از سرچشمۂ وصل است، و شوق ایناں در رفع حجب کہ رُو بامید دارند و مشعر فصل۔ متمناء ایناں ہم آغوش معشوق است در ہمہ آں، و آرزوء آناں در تنزیہ جنابِ قدس محبوب از اتصالِ ما کتا ساں۔ ایناں بہ تقلبِ احوالِ خود خورسند و آناں بمقلبِ احوال مانوس، ایناں بنازش قرب مستغنی و شاداں و آناں بلوازم بندگی و عبودیت پرداز اں۔ امّا متوسطاں از راہِ محبت معیتے بذات مقدس دارند کہ فرقۂ اُولیٰ باگاہی شان بحقیقت کار از جملہ بے ہوشانند، کہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ نشانِ حالِ ایشاں۔ عجب کاروبار است، چوں کارِ عالم بچوں وابستہ اند و از بیچون دُور، محبتے کہ بچون مناسب است، کہ محبّت اہل ظلال است، آں را ظاہر بنیانِ ایں جہاں محبت مے انگارند، و از محبّتِ عارفاں کہ حُبِّ شانِ از عالمِ بیچوں است در انکار، ازیں جہت از کمالاتِ مقربان محروم اند و راہِ افادہ از حضرت علیۂ ایشاں بر آنہاں مسدود۔ والسلام

مکتوب ۲۲ بست و دوم۔ بنام مولانا محمد فرخ۔ در تاویل آیۂ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ بخاطر فاتر مے رسد کہ حکم آں دار از احکام ایں نشأ جُدا است۔ دریں تماشا گاہ ہیچ ترقی از حضیض مباعدت باوج قرب ممکن نیست تا فناء بر ہستی سالک وارد نشود و بموت متلبس نگردد، بخلاف آں نزہتگاہ عالیجاہ کہ ہیچ کمالے منافی کمال دیگر نیست و مُعِد بامُعَدّ جمع، موت را دراں دار البقاء چہ گنجائش و فنا را چہ یارا۔ تحقیق آں است کہ چوں دریں موطن ظہور ظلال است معاملاتِ آں را شک نیست کہ ظل را بعد طلوعِ اصل آں کہ ترقی عبارت از آں

است، جز فناء وانعدام چارہ نیست۔ وچوں آں اصل نسبت بما فوق خود حکم ظل دارد، بعد سطوع اصل آں اصل اول مستور مے شود، وَهٰكَذَا اِلٰى اَنْ يَّاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۔ وآخرت چوں مقام ظہور حقائق اصل است وَاصل را باصل دیگر، ہیچ تدافع نیست، فناء کمال اول چہ درکار و اضمحلال اول بر ورود ثانی چہ گنجائش۔ کریمۂ وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ نیز مؤید ایں کار است کہ مشعر بقاء اول است وکریمہ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا مناسب حالِ معاملات دنیوی است۔ اما جمعے کہ عنایتِ الٰہی جَلَّ وَعَلَا شاملِ حالِ شاں شدہ است و دنیاء آنہا را حکم آخرت ساختہ وبخطاب وَاٰتَيْنَاهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا بنواختہ، امیدوار مخلصی از مضائق تعلقات ایں دار غرور اند و بہ خلعتِ سعادت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ممتاز۔ حضرت قطب الاولیاء قُدِّسَ سِرُّهٗ در باب دو شخص از اصحاب خود بشارت فرمودند و ایں لفظ مذکور ساختند کہ دنیاء شما را حکم آخرت کردم۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ والسلام

مکتوب ۲۳ بست وسوم۔ بنام شیخ بدیع الدین نبیرہ خود۔ در رفع شبہ بر کلام حضرت مجدد الف ثانی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ در مظہر محبت ومحبوبیت۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔

سوال ۔ حضرت ایشاں قُدِّسَ سِرُّهٗ در خاتمۂ مکتوبے کہ در بیان سر گرفتاریٔ حضرت یعقوب عَلَيْهِ السَّلَامُ بہ حضرت یوسف عَلَيْهِ السَّلَامُ نوشتہ مرقوم فرمودہ اند کہ ہماں مقدار نسبت محبت کہ حضرت موسٰے عَلَيْهِ السَّلَامُ را است بحضرتِ حق سُبْحَانَهٗ ہماں قدر محبت حق سُبْحَانَهٗ را است بحضرتِ پیغمبر ما صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باآنکہ اول منسوب است بمخلوق وثانی بخالق وفرق قوۃً وضعفاً در نظر نمے در اید الخ ایں مقدمہ منافی بداہت عقل است، زیرا کہ مخلوق وآنچہ بدو منسوب است بضعف ونقصان منسوب است وآنچہ بہ خالق جَلَّ وَعَلَا مضاف است در کمال قوت، حل آں چیست؟

جواب ۔ آنکہ حضرت ذات کہ خود را دوست دارد خود محب باشد وخود محبوب، مظہر اول موسٰی است ومظہر ثانی پیغمبر ما عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔ پس محبت حضرت موسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ ومحبوبیت

حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فی الحقیقت محبیت و محبوبیت است کہ خود بخود است و از جملہ
شیون الٰہی جَلَّ وَعَلَا کہ تساوی دراں موطن ممنوع نیست بدیہی ست ، ہر قدر کہ محبت حضرت
موسٰے عَلَيْهِ السَّلَامُ غالب بود ثبوت کمال محبوبیت حضرت حق است کہ عین مطلوب است
موسٰے عَلَيْهِ السَّلَامُ درمیان تام عیش نیست ع ایشاں نیند ایں ہمہ الحان زمطرب است۔
وَاللهُ سُبْحَانَهٗ أَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْأُمُوْرِ كُلِّهَا۔ وَالسَّلَام

مکتوب ۲۴ بست و چہارم۔ بنام مولانا محمد ہاشم کشمی۔ در قبض۔

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔ حضرتِ حق سُبْحَانَهٗ درمراتب کمال و اکمال ترقیات
بے اندازہ فرمودہ بمنتہاء مقاصد رساناد۔ صحیفہ گرامی کہ بمصحوب ملا قاضی مرسول داشتہ بودند رسید،
حَمْدًا لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ کہ بعافیت اند و از یادِ دُور افتادہ فارغ نہ۔ از تراکم قبض شکایتے یافتہ بود
با بیان بعض وجوہ و جیہہ ، یک بیک بوضوح پیوست ، الحق بہر کدام فہم راہ میدہد۔ امّا چوں اظہار
نمودہ بودند کہ ایں فرو ماندہ نیز تاملے دراں باب نماید و التجا بروحِ مطہر حضرت قطبُ الاقطاب
نماید ، ہر چند در خود قابلیت ایں وجہ نداشت امّا حسبِ خواہش آں مشفق در روضۂ منورہ توجہے
واقع شد۔ ظاہر شد کہ ایں از قبیل اختبار یعنی آزمائش است بدوستانِ خود۔ اگرچہ بسط و ظہورِ
اذواق و مواجید از آثار عنایت محبوب حقیقی ست ، امّا چوں مقارن مرادِ خواہش ایں شخص است برابریٔ
قبض کہ صرف مرادِ مولاء علی الاطلاق است و محض بندگی و عبودیت است نمے تواند شد کہ مظان
خواہش نفس بغایت دُور است۔ اذواق و مواجید ہر چند بوجہ تنزیہی باشد اما از گرد تشبیہ خالص
نیست کہ ادراک ظاہر اگرچہ بلطائف باشد مشعر آن است ، بخلاف قبض کہ بے مزگی و مباعدت
ست ظاہر را از نسبت باطن و بہ تنزیہ اقرب است۔ عزیزے مے فرماید ، إِذَا بَكَى الْقَلْبُ
مِنَ الْفَقْدِ ضَحِكَ الرُّوْحُ مِنَ الْوَجْدِ۔ حرمانِ ظاہر نشانِ حرمانِ باطن نیست ، مہموم نباشند
چوں دارِ عمل است پہلوان وار صرفِ اوقات در اداءِ وظائفِ طاعات نماید کہ دنیا مزرعہ عیش
نیست ، اگر موضع بقاء بودے تسلیۂ مشتاقاں را بوصول باجل نمے فرمود آنجا کہ گفت مَنْ كَانَ يَرْجُوْا
لِقَاءَ اللّٰهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ۔ بلکہ مقرر است کہ اذواق ایں نشاء منقص درجاتِ آخرت
است ، ہر چند دریں مقام کمتر بظہور آید باآخرت مفید تر خواہد شد۔ ایں سخن را از حضرت ایشاں شنیدہ ام۔

اما تفصیل دارد کہ گنجائش ایں ورق نیست۔ میر حسین باضطراب وداع طلب کرد بنابراں باختصار اکتفا نمود۔ والسلام

مکتوب ۲۵ بست و پنجم۔ بہ یکے از خلفاء حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ درجواب مکتوباتے کہ متضمن اذواق و مواجید بود۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ رَفَعَ اللّٰہُ قَدْرَکُمْ وَیَسَّرَ اَمْرَکُمْ۔ صحیفۂ مکرمت بعد دیر و تعطش بسیار ورود یافت، چوں مشعر بر سلامتی آں مکرم بود حصول وجوہ جمعیت و باعث صنوف خوش حالی شد، و مژدۂ حلاوتِ باطنی و طراوتِ نسبت کہ ثمرۂ استقامت محبت است باہل اللہ ذوق بر ذوق افزود۔ اشعارے بدولت ترقی از مضائق مراقبہ بفضاء مشاہدہ و مکاشفہ رفتہ بود، اللہ تعالیٰ روزی گردانیدہ گرفتاریِ غیب الغیب، کہ دامن غیر آں از آلائش مشاہدۂ ماکوتاہ نظراں متعالی ست، نصیب کناد، و بایقان صرف و ایمان بالغیب کہ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ درشانِ انبیاء نازل شدہ و یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ رمزے ست باں متحلی گرداناد، و عمدۂ اوقات را دریں تکلیف آباد کہ موطن صرف طاعات و اداءِ وظائف بندگی ست، بجمعیت یاد خویش معمور کناد، اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ و چوں حضرت قطب الاقطاب درباب شما لطف خواص داشتند و شما را محبت درست باں حضرت پیدا شدہ، بموجب اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ امید است کہ از معارفِ خاصۂ آں عالی حضرت شربے بشما عطا فرماید۔ چوں وقت تنگ بود و قاصد مستعجل باجمال اکتفا نمود۔ والسلام

مکتوب ۲۶ بست و ششم۔ بنام سید ابوالخیر شاہ آبادی۔ درحل رُباعی شیخ ابوسعید ابوالخیر در قضا و قدر۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ رُباعی

زلفش بکشی شب دراز آید ازو
چوں بگذاری چنگل باز آید ازو
دریک گرہ از پیچ و خمش بکشائی
عالم عالم مشک طراز آید ازو

منقول است کہ ایں رُباعی در قضا و قدر فرمودہ اند، ہمانا کہ ازیں جہت آثارِ اغلاق بر صفحۂ آں لائح است آنچہ در خاطر فاتر درحل آں رسیدہ آں است کہ زلف عبارت از روپوش عالم تقیدات است بر وحدتِ

بصرافت اطلاق یعنی چوں پردۂ تعین قیود کہ ناشی از متجلی شدن ذات برخود و احکام آثار اعیان است برظاہر ہستی یکشی و مطلق را مستور سازی، شب دراز آید ازاں چراکہ بعد روپوش شدن آفتاب احدیت در استتار آثار و احدیت از طلوع کواکب اعیان چارہ نباشد۔ وچوں بگذاری و مطلق را مطلق داری و قیود مندمج در صرف اطلاق یابی و ذات حق جلّ وعلا کہ جمیل مطلق است متجلی گشت، چنگل باز آید از وجہت صید قلوب والہان حضرت محبوب علی الاطلاق۔ سر ایں بیت ؎

داب من نیست جز تجلی ذات　　　ذات بر من زدہ است راہ صفات

ہویدا گردد، و رجوع جمیع از نفس و آفاق و اعیان آثار و افعال را بجز ذات احدیت نیابد و بشرب اَلَاۤ اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ شاداب گردد، و سر قضا و قدر ہویدا گردد کہ افعال و مباشر آں جز ہستی حضرت متوحد بالوجود نیست۔ ہماں است کہ حب اطلاق بسیط حقیقی ست وحجب تجلی ثانی مقتضا خود بخود روپوش شدہ و خلق را از خود باز داشتہ است، کدام فاعل و کو فعل و کہ بتقریب سر اید و بہ سر ہویت ترنم نماید ؎

اے روئے درکشیدہ بہ بازار آمدہ　　　خلقے بدیں طلسم گرفتار آمدہ

و یک گرہ از پیچ و خم ش بکشائی یعنی اگر یک عقد قید کہ بر روئے اطلاق منعقد گشتہ بکشائی، عالم عالم مشک طراز آید از و یعنی چوں الوان مختلفہ کہ مقتضائے ظہور اعیان است مضمحل گشت مشک طراز کنایہ از سیاہی است کہ عبارت از بیرنگی نور ذات است بمنصۂ ظہور آید ع

بتاریکی درون آب حیات است

از عطر آں جمال بیک نفسے مشتاقاں محظوظ و مدہوش گشتند۔ وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ۔ والسلام

مکتوب ۲۷ بست و ہفتم۔ بنام حضرت خواجہ عبداللہ معروف بخواجہ خورد۔

در آنکہ ہر چہ در فہم ما آید ذات کبریاء از آں برتر است۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ مخلص کمینہ بعرض حضرت مخدومی و مخدوم زادگی مے رساند کہ بہ ورود صحیفۂ مکرمت مشرف گشت و آنچہ بقلم حقائق ترجمان نگارش رفتہ بود بوضوح انجامید۔ از شرح صدر است و افراط عطش کہ باوجود حصول دقائق کار طلب ہمیشہ دامنگیر است و نگرانی نقد وقت۔

اللہ تعالیٰ بطفیل آں مکرم، ایں بے حاصل ضائع کردہ عمر را بحقیقت بندگی و افتقار برساند، کہ ناشی از شناختن کساد خود است و بزرگی مولاء علی الاطلاق۔ و آنچہ بعنوان مطلوب در پردۂ شہود متجلی گشت و بابے پردہ بوجہ مجہول الکیفیتی تعلق فہم و حضور ناقص ما گشتہ، دامنِ عزّ و کبریاءِ محبوب ازاں بزرگ تر است و آں جز منحوت وہم و مجعول خیال نہ، و آنچہ بطریق ظلیت و عکسیت ازاں عالی حضرت منتزع کردہ غیر پندارے نہ۔ چہ چیز قابل آں باشد کہ خود را ظلیتِ آں جنابِ قدس وانماید و حکم مرآتیت آں پیدا کند۔ دریں محنت کدہ جز اداءِ وظائف عبودیت و بندگی با حرمان و داغِ ہجر نصیبے نیست۔ ماناکہ در عبارت خواجۂ احرار و غیرہ من المشائخ منع از حصولِ احوال واقع شدہ است کہ آں نتائج اعمال است و باآخرت تعلق دارد و غیر عبوبیت را دریں گنجائش نیست، اشارہ باں است۔ ایں غریقِ گردابِ نفسِ امارہ دریوزہ مے نماید کہ لطفے در بابِ ایں بیچارہ بکار برند تا موطنِ عنایت صرف الٰہی جَلَّ وَعَلَا گردد۔ و بدیہی ست کہ چنانچہ باطن از احاطۂ مطلوب بے نصیب است ظاہر از اداءِ حق بندگی عاجز، چہ بندگی کہ گرفتارِ خودی راجع بہ نفس آنہا باشد اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ، و مخلص ازیں گرفتاری دور دور ؎

سیہ روئی ز ممکن در دو عالم — نہ شد ہرگز جُدا واللہ اعلم والسلام

مکتوب ۲۸ بست و ہشتم۔ بنام شیخ عُبَیْدُ اللہ برادر زادۂ خود۔ در ذکر بعضے بشارات علیۂ حضرت مجدد الف ثانی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ۔

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ حضرت ایشان ما رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قطب بودند و ہر قطبے را دو امام مے باید۔ دو شخص در ملازمت حاضر بودند فرمودند کہ شما ہر دو امامید، بیکے فرمودند کہ ایں از روءِ تواضع بسیار بدیگرے گذاشت و خود صاحب یمین شد۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدَانَا اللہُ۔ والسلام

مکتوب ۲۹ بست و نہم۔ بنام شیخ حمید بنگالی۔ در بیان حدیث اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ، وَالْفَقْرُ فَخْرِیْ و وجہ افضلیت بشر بر ملک۔

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ صحیفۂ مکرمت کہ مصحوب ملا جامرسل بود مسرور ساخت اللہ تعالیٰ آں مکرم را ہموارہ بر مسند ہدایت فیض بخش طلاب دارد۔ امید کہ ایں مہجور گرفتار را بدعاء توجہ

حادث باشند تا ازیں تعلقات شتّٰے گسستہ بحقیقتِ اطلاق پیوندد، ہر چند ازاں مرتبۂ مقدسہ چیزے بدست نیاید کہ ممکن را با واجب تعالٰی راہ نیست و محدث را با قدیم وجہ مناسبت مفقود۔ ؎

سیہ روئی ز ممکن در دو عالم — جُدا ہرگز نشد وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

چنانکہ در حدیث نبوی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ، اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْہِ ایمائے ست بایں، چہ عدم کہ ذاتیِ ممکن است و حرمان وصف لازم و مہجوری و مطرودی حظ و افرش ہمیشہ برجاست، پس سیہ رُوئی چساں منفک شود و سُرخ روئی از کجا آید ؎

باآبِ زمزم و کوثر سفید نتواں کرد — گلیمِ بختِ کسے را کہ بافتند سیاہ

اما چوں حُسن و جمال نصیب واجب آمد و نشأ محبوبی کمال غنج و دلال لباسش گردید، ناچار مستوری برتافت مظہری خواست تا خود را جلوہ دہد۔ آئینہ دارِ جمال جمال نباشد زیرا کہ مرآت شئ متقابل شئ باید کہ وجود را جز عدم نیست و غنی را غیر از فقر نہ۔ افتقار امکان در عرصہ گاہِ قبول افتادہ وانکسارش پذیرایۂ درگاہ گشتہ وَھُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَہٗ ط وَھُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ ؎

غلامِ خویشتنم خواند لالہ رخسارے — سیاہ روئی من کرد عاقبت کارے

بہ ندائے اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ مشرف گشت و بہ سعادت اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ ممتاز گردید، ہر چند کہ ایں افتقار غالب تر معنی مرآتیت کامل تر۔ لہٰذا البشر از ملک افضل گشت، و سرورِ مملکت سید البشر آمد، و مقام عبدیت سر آمد مقامات گردید و معراج مومن شد۔ حَقَّقَ اللّٰہُ اِیَّانَا وَاِیَّاکُمْ بِحَقِیْقَۃِ الْفَقْرِ، بِحَیْثُ لَا یَبْقٰی مِنَّا عَیْنٌ وَّلَا اَثَرٌ، بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْبَشَرِ، الْمُنَزَّہِ عَنْ زَیْغِ الْبَصَرِ، عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُھَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُھَا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب حضرت خواجہ عَبْدُ اللّٰہ المعروف بخواجہ خورد۔ بنام حضرت شیخ محمد سعید قُدِّسَ سِرُّہُ الْحَمِیْد۔ در حل چند مسائلِ دقیقہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اَمَّا بَعْدُ ایں کمترینِ مریداں را آرزوءِ صحبتِ آں حضرت پیوستہ در قلبِ حزیں مے باشد، و میداند کہ علوم حقیقت را در خدمتِ ایشاں، کہ دریں جزو زمان امتیاز تمام از اقران دریں باب دارند،

تواں تحقیق نمود۔ ومدار کار جز براں نمے نہد کہ آنچہ بکشف وعیاں بر اصحاب ایں دولت ظاہر گشتہ است حق است۔ طریق تقلید طریقیست کہ سلوک آں جز بعضے را نہ، وآں ہم در بعض امور روا نیست۔ وطریق استدلال طریقیست پر اشتباہ، چہ برہان قطعی بہم رسانیدن سخت دشوار است چنانچہ بر متتبع مخفی نیست۔ وچوں بر اقتضاء حکم ازلی رسیدن بسعادت خدمت مشکل مے نمود چندیں امور عاجز مے گشت، صورتے کہ بخاطر مقرر آمد ومتعین نمود، ایں بود کہ بزبان قلم کلمۂ چند بعرض اشرف رساند ومسئلۂ چند در تحریر آرد۔ امیدواری آں کہ از مقام افادہ ومحل افاضہ آنچہ بباطن مبارک مقدس سانحہ شدہ باشد یا از حضرت قبلہ گاہی شنودہ باشند در ہر باب لیکن مستند بودہ بکشف یا بہ برہان اعلام فرمایند وبدیں خاطر قلم جاری گشت وتحریر اسولہ بزبان تازی روشن ترمے نمود۔ اَلْمَسْئَلَةُ الْاُوْلَى الْمُشْتَمِلَةُ عَلٰى مَسَائِلَ كَثِيْرَةٍ مُّتَقَارِبَةٍ، مَاثَبَتَ عِنْدَ أَهْلِ الْكَشْفِ وَالذَّوْقِ فِيْ حَقِيْقَةِ الْجِسْمِ هَلْ هِيَ بَسِيْطَةٌ اَوْمُرَكَّبَةٌ، وَعَلَى الْاَوَّلِ اِمَّا مِقْدَارٌ جَوْهَرِيٌّ اَوْ اَمْرٌ اٰخَرُ، وَعَلَى الثَّانِيْ اِمَّا مُرَكَّبَةٌ مِّنَ الْجَوَاهِرِ الْمُفْرَدَةِ الَّتِيْ لَا تَنْقَسِمُ اَصْلًا، اَوْ مِنَ الْهَيُوْلٰى وَالصُّوْرَةِ، اَوْ مِنَ الْاَجْسَامِ الصِّغَارِ الَّتِيْ لَا تَنْقَسِمُ فِعْلًا اَوْ مِنْ اُمُوْرٍ اُخَرَ۔ ثُمَّ الْاَجْسَامُ الْفَلَكِيَّةُ عُنْصُرِيَّةٌ اَوْ لَا وَكَذَا الْكُرْسِيُّ وَالْعَرْشُ جِسْمَانِ اَوْ مَعْقُوْلَانِ، وَعَلَى الْاَوَّلِ عُنْصُرِيَّاتٌ اَوْ لَا، وَعَلَى التَّقْدِيْرَيْنِ فَهَلْ يَصِحُّ عَلَيْهِمَا الْخَرْقُ وَالْاِلْتِيَامُ اَوْ لَا، ثُمَّ الْقَوَابِسُ اَرْبَعَةٌ اَوْ ثَلَاثَةٌ، وَالْهَوَاءُ مُنْتَهٍ اِلَى الْفَلَكِ اَوْ لَا، وَالْاَفْلَاكُ كُرِيَّةٌ مُتَحَرِّكَةٌ دَائِمَةٌ اَوْ لَا وَكَذَا الْعَرْشُ وَالْكُرْسِيُّ، وَمَا حَقِيْقَةُ الْاَجْسَامِ الْمِثَالِيَّةِ هَلْ هِيَ بَسَائِطُ اَوْ مُرَكَّبَاتٌ، وَهَلْ فِي الْعَالَمِ الْمِثَالِيِّ حَيٰوةٌ وَّعِلْمٌ وَّاِرَادَةٌ وَّقُدْرَةٌ وَّاَمْثَالُهَا مِنْ صِفَاتِ النُّفُوْسِ اَوْ لَا، وَهَلْ فِيْ ذٰلِكَ الْعَالَمِ تَكْلِيْفٌ وَّتَعَبٌ وَّاِيْمَانٌ وَّكُفْرٌ وَّاِسْلَامٌ وَّطَاعَةٌ وَّمَعْصِيَةٌ اَوْ لَا، وَهَلْ فِيْهِ جِهَةٌ وَّمَكَانٌ وَّزَمَانٌ وَهَلِ الزَّمَانُ مَوْجُوْدٌ اَوْ لَا، وَعَلَى الْاَوَّلِ حَادِثٌ اَوْ قَدِيْمٌ وَعَلَى التَّقْدِيْرَيْنِ مَا حَقِيْقَتُهٗ، وَعَلَى الثَّانِيْ كَيْفَ يَصِحُّ التَّرْتِيْبُ، وَمَا الزَّمَانُ الْاِلٰهِيُّ، وَهَلِ الْاَفْلَاكُ تِسْعَةٌ اَوْ زَائِدَةٌ عَلَيْهَا كَمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ بَعْضُ الْمُحَقِّقِيْنَ، وَهَلِ الصُّوَرُ الْخَيَالِيَّةُ مِنْ عَالَمِ الْمِثَالِ اَمْ لَا وَكَذَا الصُّوَرُ الْجِسْمِيَّةُ۔ وَالْمَطْلُوْبُ فِيْ جَمِيْعِ هٰذِهِ الْمَسَائِلِ مَا حَكَمَ بِهِ الْكَشْفُ وَالشُّهُوْدُ وَالْبُرْهَانُ دُوْنَ غَيْرِهٖ۔

مسئلة الثانية المحتوية ايضاً على مسائل كثيرة ايضاً متناسبة - هل يثبت
عند الكشف تجرد النفوس الانسانية اولا، وهي قديمة او حادثة او بعضها
قديمة وبعضها حادثة، ومع قطع النظر من القدم والحدوث هل لها وجود
قبل التعلق بالاجساد اولا، او لبعضها وجود ولبعضها لا، وهل ثبت عندهم
وجود النفوس الفلكية والعقول، وهل يمكن ان يكون وراء النفوس والعقول
مجردات اخر غير مدبرة ولا مؤثرة اولا، وهل يثبت الامتياز بين العقول
والنفوس ذاتاً وكذا بين النفوس الفلكية والانسانية اولا، وهل يمكن للنفس
الانساني غلبة وقوة على النفوس الفلكية بحيث يدبر بدن الفلك على اي وجه
شاء اولا، وهل ينتهي العقول على تقدير وجودها على عدد معين اولا، وهل
ثبت عندهم ان الوجود زائد على الواجب او عينه، وعلى الاول كيف التخلص
عن البراهين العقلية التي تدل على عينيته ولا يحتاج لكثرة شهرتها الى
ذكرها ههنا وهو قطعية على ما زعم المخالفون - والتعين الوجودي الذي ذهب
اليه شيخنا وامامنا وقبلتنا قدس سره المراد منه اما الوجود العام او الوجود
الخاص او مطلق الوجود، وعلى الاول لابد من ان يكون زائداً فحينئذ لا يتحقق
الخلاف - فان ابن العربي واتباعه ايضاً ذهبوا الى ان الصادر الاول هو الوجود العام
بل نسبته العموم والانبساط - وعلى الثاني والثالث لا يحصل التعين الذي
لم يكن في مرتبته السابقة فانه لم يزد على الذات شئ - اما على كون الوجود
مطلق الوجود فظاهر فانه غير متعين، واما على كونه وجوداً خاصاً فانه وجود
مع النسبة الى الذات المحض - والنسبة الغير الحقيقي او الاعتباري لا يوجب
التعين الزائد، فان كان هذا التعين الوجودي غير زائد على الذات فيكاد ان
يرتفع الخلاف من البين - فمعنى كونه متعيناً بالوجود انه من حيث هو وجود،
لكن ينبغي ان يكون الوجود وجوداً محضاً فان النسبة على انه هو لا يوجب الخصوصية
الا ان يكون المراد بالتعين انه صار وجوداً او صار موجوداً او الوجود زائد - ولا

يخفى انه يوجب ان يكون الذات من حيث هو غير وجود - فيرد عليه البراهين التي تدل على ان الواجب هو الوجود كان خاصا او عاما، ويرد ان يكون هذا التعين زائدا، وقد سبق ان التعين الوجودي لا يمكن ان يكون زائدا - ثم على تقدير ان يكون زائدا موجود في العلم او في الخارج او معدوم فان نفس الامر لا يخلو عن العلم والخارج، وعلى الاول يلزم ان يكون صفة وليس كذالك فانه يقتضي وجودا آخر، وعلى الثاني يلزم التكثر في مرتبة الوجوب ويمنعه البرهان العقلي - فان المراد بالوجود هو المبدء ولا بد من ان يكون اول الاوائل مبدء والا لم يوجد شيء - فالحكم بان الوجود زائد يستلزم عينيته لانه على تقدير زيادته يكون له مبدء، والا لكان واجبا بالذات وتعدد الواجب بالذات محال - ولو كان المبدء ذاتا مع الوجود لكان المبدء اثنين، وكل اثنين ممكن - وهذا من البراهين القطعية المشهورة التي مع عدم احتياجها الى الذكر قد جرى القلم بذكره - ومما يناسب هذا المقام ان التعين الاول عبارة عن تعين ذاتي لا بد منه لكل موجود في كونه موجودا، فان الشيء ما لم يتعين لم يتميز، ولا اقل من العدم وما لم يتميز لم يوجد ومعنى اللاتعين عدم مزاحمة هذا التعين لتعينات اخر بل عدم انحصاره فيه وعدم تقيده - فالتعين الاول للحقيقة الالهية هو الحقيقة الجامعة لجميع الصفات اجمالا فعلية كانت او انفعالية - وانما قلنا اجمالا لانه عند تفصيل الصفات يحصل التعينات الغير المتناهية - وانما قلنا بالتعميم لان المقيد بالصفات الفعلية رب وهو متميز عن العبد وبالعكس، وحقيقة الواجب بعد التنزل عن تعينه الاول الذاتي تعينت بالربوبية فليست الربوبية تعينه الاول الذاتي، وتعينه الاول الذاتي لا يبعد نسبته بالوجود لكنه غير زائد كما تقرر - وما وقع في بعض عباراتهم ان التعين الاول هو التعين العلمي الاجمالي لا يخالف ما ذكرنا، لانه ليس المراد به ان حقيقة الواجب هي العلم فقط، ثم تنزل وصار صفات اخر، فانه في تلك المرتبة

كما هو عين العلم كذالك هو عين القدرة والارادة وغيرهما، او انه في نفسه وراء حقيقة العلم ثم تنزل وصار حقيقة العلم، بل انهم عبروا عن تلك الحقيقة الجامعة اجمالا لجميع الصفات بحقيقة العلم، لان الصفات لما كانت في تلك المرتبة ثبوتا وان كان اندراجيا واندماجيا وثبوت التعدد ليس الا في العلم، والعلم ايضا عين العالم وعين المعلوم على وجه الاحاطة، فان حقيقة العلم من حيث هي عين كل معلوم جاز التعبير عنها بحقيقة العلم- واما الصفات الاخر فان القدرة مثلا من حيث هي ليس عين القدرة ولا عين المقدور، فالعلم الذي هو التعين الاول غير العلم الذي وقع التنزل به ثانيا في مرتبة التفصيل- وفي هذه المرتبة تعينات كثيرة منها التعين العلمي من حيث يتميز من التعين الارادي وغيرها- فالمقصود من هذا التطويل ان تمنوا على احقر المريدين بالتنبيه على الصواب والخطأ في هذه المسائل- المسئلة الثالثة المتضمنة ايضا لمسائل كثيرة متعانقة- ما معنى اللطائف السبعة وهل التغاير بينها حقيقي او اعتباري وهل لكل منها ذكر على حدة او لا- والتفصيل في هذا المقام يرجى من عنايتكم- وهل يعرض على الكل الفناء والبقاء او لا، وما حقيقة فناء كل منها وهل الفناء والبقاء يوجب اتصاف السالك بالصفات الوجوبية او لا، وهل الوصول الى حقيقة التوحيد الذاتي التي هي معرفة ان الحقيقة الواحدة تمثلت وظهرت بكل معنى وصورة علما وعينا على حسب اختلاف الشيون والاعتبارات المستكنة فيها يوجب قوة التمثل بكل صورة بل الظهور بكل معنى، فظن احقر المريدين انه يوجب، فان السالك اذا وصل الى هيولى الكل واصل الجميع صار هيولى واصلا لجميع الكائنات لا بمعنى انه كان عبدا فصار ربا بل هو عبد الآن كما كان لكنه تخلص عن سجن الوهم الباطل الحاكم بان العبد والرب حقيقتان مختلفتان وليس هنا الا حقيقة واحدة هي رب باعتبار الصفات الفعلية وعبد باعتبار الصفات الانفعالية بل بمعنى امر لا يخفى على ملازميكم، فلا بد من ان يظهر بصفاته الاصلية لا سيما

صِفَةِ الْخَلْقِ وَالتَّمَثُّلِ۔ وَلَمَّا كَانَ حَقِيْقَةُ الْخَلْقِ هِيَ التَّمَثُّلَ فَإِذَا وَصَلَ أَعْرَفُ الْعَارِفِ إِلَى حَقِيْقَةِ الْفَنَاءِ وَانْكَشَفَ عَلَيْهِ سِرُّ الْوَحْدَةِ حَصَلَ لَهُ قُوَّةُ الْخَلْقِ فَيَخْلُقُ مَا يَشَاءُ، وَلَيْسَ هٰذَا الْخَلْقُ إِلَّا بِأَنَّهُ يَظْهَرُ بِأَيِّ صُوْرَةٍ شَاءَ۔ فَمِنْ أَمَارَاتِ الْوَاصِلِ إِلَى حَقِيْقَةِ التَّوْحِيْدِ الذَّاتِيِّ التَّمَثُّلُ وَالظُّهُوْرُ بِأَيِّ صُوْرَةٍ وَمَعْنًى شَاءَ۔ فَالْعَارِفُ بِحَقِيْقَةِ الْأَمْرِ وِجْدَانًا أَنَّهُ يُمْكِنُ لَهُ أَنْ يَّصِيْرَ أَرْضًا أَوْ مَاءً أَوْ هَوَاءً أَوْ نَارًا وَّ يَصِيْرُ عَلَى صُوْرَةِ إِنْسَانٍ آخَرَ أَوْ حَيَوَانًا مِّنَ الْحَيَوَانَاتِ الْعُجْمِ أَوْ نَبَاتًا مِّنَ النَّبَاتَاتِ أَوْ جَمَادًا مِّنَ الْجَمَادَاتِ وَيُمْكِنُ لَهُ أَنْ يَّتَصَوَّرَ فِيْ آنٍ وَّاحِدٍ بِصُوَرٍ كَثِيْرَةٍ، بَلْ يُمْكِنُ لَهُ أَنْ يَّصِيْرَ مَلَكًا أَوْ فَلَكًا أَوْ كَوْكَبًا أَوْ مَعْنًى مِّنَ الْمَعَانِي الْقَائِمَةِ بِالْغَيْرِ۔ وَهٰذَا الْمَقَامُ بِكَمَالِهِ مَخْصُوْصٌ بِالْقُطْبِ الْمُحَمَّدِيِّ الَّذِيْ تَحَقَّقَ بِقُطْبِيَّةِ مَقَامِ التَّوْحِيْدِ الْأَعْلٰى۔ وَلَمَّا كَانَ لِقُوَّةِ التَّمَثُّلِ اخْتِصَاصٌ بِمَقَامِ التَّوْحِيْدِ ذَكَرَهُ أَحْقَرُ الْمُرِيْدِيْنَ عَلَى ضَرْبٍ مِّنَ التَّفْصِيْلِ۔ وَإِلَّا فَالْعَارِفُ مُتَّصِفٌ بِجَمِيْعِ الصِّفَاتِ الْوُجُوْبِيَّةِ سِوَى الْوُجُوْبِ وَ الْقِدَمِ۔ وَالْغَرَضُ مِنْ هٰذَا الْبَيَانِ اسْتِكْشَافُ حَقِيْقَةِ الْأَمْرِ وَاسْتِعْلَامُ أَنَّ هٰذَا الظَّنَّ يُطَابِقُ حَقِيْقَةَ الْأَمْرِ أَوْ لَا، وَهَلْ مَنْ وَّصَلَ إِلَى مَقَامِ قُطْبِيَّةِ الْإِرْشَادِ يَلْزَمُ صُحْبَةَ رِجَالِ الْغَيْبِ بِأَصْنَافِهِمْ وَصُحْبَةَ قُطْبِهِمِ الْمَعْرُوْفِ بِالْمَدَارِ وَالْخِضْرِ الْمُمِدِّ لَهُ وَالْوُقُوْفَ عَلَى أَحْوَالِهِمْ تَفْصِيْلًا أَوْ لَا، وَهَلْ يَلْزَمُهُ الدُّخُوْلُ فِيْ طَبَقَاتِ الْأَفْلَاكِ انْقِيَادًا أَوْ لَا، وَهَلْ يَلْزَمُهُ الْإِطِّلَاعُ عَلَى الرُّوْحَانِيَّاتِ السِّفْلِيَّةِ وَالْعُلْوِيَّةِ مِنَ الْجِنِّ وَالْمَلَكِ وَتَسْخِيْرِهِمْ أَوْ لَا۔ خَاتِمَةٌ۔ گستاخی بسیار نمود و تصدیع از حد گذرانید لیکن از غایت شوق بایں کلمات قلم در پیوست، تا صورتِ امکان داشتہ باشد ایں محروم را بجواب ہر مسئلہ مشرف سازند۔ دریں فصول پیوستہ نگران مے باشد اگر چیزے بشنود کہ مستند بکشف بود یا برہان داشتہ باشد کہ دیگر گنجائش سخن نماند، بخصوص کہ از حضرت قبلہ گاہی مسموع باشد چنانچہ در اوّل عریضہ نیز بعرض اقدس رسانده۔ و آنچہ درباب تعین وجودی نوشتہ شدہ است آں را اصلاحے فرمایند و تفصیل و تحقیق آں پردازند، بلکہ اگر وقت مساعدت نماید در عینیت و زیادتی صفات وجوبیہ نیز آنچہ بمقتضاء وقت دست دہد مرقوم سازند، بلکہ در مسئلہ وحدت وجود کہ بغایت دقیق است نیز

ہر چہ از نفی واثبات یا توقف بر حسبِ وقت بخاطرِ شریف برسد تحریر نمایند۔ واعلام نمایند کہ در صدور کثرت از وحدت دیگر طریق چیست۔ در ازل الآزال کہ کَانَ اللہُ وَلَمْ یَکُنْ مَّعَہٗ شَیْءٌ ازاں خبر مید ہد از عالم نام ونشانے نہ بود وصورِ علمیۂ عالم بود بلا ریب آں صُور از کجا آمدہ بود، ومبدءِ صور چیست ومحلِ انتزاع او کدام، علم بمجہول مطلق کہ بہیچ وجہ اورا ثبوت نبود، نہ اصلی نہ اندراجی چوں تعلق گیرد۔ اہلِ حکمتِ رسمیہ گویند کہ اجسام راہیولیٰ باید کہ حاملِ امکان بود در مجردات چوں احتیاج بہ ہیولے نبود ذوقِ سلیم واشراقِ باطن حاکم است، بلکہ ہر ممکن راہیولیٰ باید کہ حاملِ امکانِ او بود وآں ہیولے حقیقتِ احدیتِ امکانیہ است کہ قوسے ست از دائرۂ وحدت، وایں قوس ہماں دائرہ است کہ ازاں مرتبہ بایں مرتبہ رسیدہ است ووے نیز من حیث الذات دائرہ است پس ثابت شد کہ یک حقیقت است کہ از جہتِ واجب است واز جہتِ دیگر حاملِ امکان است وظہورآں حقیقت ازیں جہت موجب تعدد وہمی ست وصورت دیگر از برائے ظہور کثرت متعقل نمی شود۔ وحکماء گفتہ اندکہ معدوم موجود نشود وموجود معدوم نگردد ودریں دومقدمہ دعواءِ بداہت کنند والحق کہ ایں دومقدمہ بے ہیچ التباس واشتباہے روشن میگردد۔

فصل آنچہ در بالا نوشتہ کہ در جوابِ مسائل آنچہ بکشف وبرہان ثابت شود بنویسند براں تقدیر است کہ اخبارِ صحیحہ دراں ثابت نہ باشد، واگر بخبرے صحیح کہ اعتماد رای شاں باشد چیزے ثابت شود آں را تحریر نمایند کہ آں نیز حکم برہان دارد۔ ولیکن چوں میدانست کہ در اکثرے از مسائل سابقہ چیزے یافتہ نمے شود از اخبار ونصوص کہ قاطع باشد قلم براں وجہ جاری گشت۔ ہنوز مسائل بسیار است کہ تحقیق آنہا مرہون بالتفات اصحابِ علم ومعرفت است بوقت دیگر بعرض مے رساند۔ بالفعل بہمیں قدر اختصار نمود کہ باوجود آنکہ از آنچہ باید رسید واستکشاف نمودہ اند کے برمنصۂ ظہور آمدہ بر تطویل انجامیدہ است وباعثِ ملال گشتہ، ازیں بدعاءِ خیر اختتام مے نماید۔ حق سُبْحَانَہٗ بکمال عنایتے کہ بر بندگانِ خود دارد ظلالِ عالیہ حضراتِ صاحبزادگان برمفارقِ مخلصان ومریداں ممدود دارد بحُرْمَۃِ النَّبِیِّ وَاٰلِہِ الْاَمْجَادِ۔ والسّلام

مکتوب ۳۰ سیم۔ بنام حضرت خواجہ عَبْدُ اللہِ معروف بخواجۂ خورد۔ درجواب اسولۂ کہ خواجۂ خورد حل آں خواستہ بود۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - الحمد للہ الذی نور قلوب العارفین بلوامع المشاهدات وزین صدورهم بلوائح المکاشفات، ثم عرج بهم مدارج قربه فخص من شاء بصرف الایقان، واجتبی اخلص عباده بکرامة یؤمنون بالغیب بالعنایة والاحسان، فخلصوا عن مضائق القیود ما هجر الی حضرة الاطلاق، ومروا کراما عما یخیل الیهم فی مرایا الانفس والآفاق، قائلین انی وجهت وجهی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک له ط وبذلک امرت وانا من المسلمین - والصلوة والسلام علی من ارسله رحمة للعلمین شفیعا للمذنبین المرآت الاتم الذی ظهر فیها الذات بجمیع الشیون و الصفات مجمعا للحقائق الکونیة والالهیة، وعلی اله وصحبه الذین هم خلص عباد اللہ وخصص اولیائه وسادة خلقه وزبدة اصفیائه - اما بعد ذرہ خاکسار بے اعتبار محمد سعید بصد عجز وانکسار معروض صاحبزادہ برجادہ ادام اللہ سبحانہ برکاتہ علی رؤس الطالبین والمریدین، مے گرداند مدتے ست کہ عنایت نامۂ نامی ازاں حضرت بایں احقر رسیدہ بود، چوں مشتمل براسولۂ غامضہ ودقائق معضلہ بود ازمطالعۂ آں خطہا فرامیگرفت ہر چند مے خواست کہ باندازۂ فہم قاصر خود در جواب سطرے چند تحریر نماید، اما چوں نظر بر قلت بضاعت وبے مناسبتی باں مطالب علیا میکرد دست ارادہ ازاں تمنا کوتاہ مے ساخت - و چوں بے حاصلان عمر ضائع کردہ را بہ از شیون حرمان وماتم ہجران خود داشتن چیزے نیست ہموارہ وقت را بگریہ جانکاہ ایں شیون مصروف میداشت وخوش نمے آمد کہ یک لحظہ ازیں الم فارغ باشد وازیں حزن غافل - کناس خسیس را کہ بخبث ذاتی ودناءت جبلی متسم است وفقر ونیستی وروسیاہی دائمی باکمال عجز ونامرادی لازمۂ وقت او، در حضرت جلال غنی علی الاطلاق کہ بکمال تقدس واقتدار موصوف است جز آنکہ خود را پروانہ وار در حریم محترم کبریائی او بسوزد وخاکستر خود را بباد دہد ونام و نشان کہ جز ننگ وعار نیست بگذارد دیگر چہ کار کند کہ نام معرفت دراں حضرت معلی جز لاف و حرف وصل ازاں سلطان اعلےٰ جز گزاف نیست، اما چوں مکرر مبالغہ ازاں عالیحضرت رفت وایں مسکین آوارہ را از خاک مذلت برداشتہ قابل ایں جرءت ساخت، ناچار اطاعة للہ ورسولہ

وَاُولِی الْاَمْرِ فقرۂ چند نامربوط درحیز تحریر آوردہ متاع کاسد خود را در بازار صرافانِ دقائق بیں عرض کرد تا بر عیوب مکنونہ اطلاع یابد۔ اکثر اسولہ کہ در ضمن مسئلۂ اوّل مندرج است از مسائل علم طبیعی ست کہ اختلافِ متکلمین وحکماء دراں معروف است وادلۂ جانبین مشہور واکثر معلول وناتمام کہ تفصیلِ آں جز تطویل نیست۔ چوں اغراض شرعیہ بہ تنقیح آں مربوط نیست اکثر عرفاء وعلماء صرف ہمت را در تہذیب آں جز اشتغال بمالا یعنی نہ شمردہ اند بلکہ فقہاء کبار مبالغہ در منع آں فرمودہ اند کما لا یَخْفٰی عَلَی الْمُتَتَبِّعِ۔ بدیہی ست کہ شرفِ علم بشرافتِ معلوم است وشرافتِ معلوم بحسب ذات است یا باندازۂ کمالاتے کہ منتسب بذات است۔ شک نیست کہ ممکن ازیں ہر دو خالی ست زیراکہ ذات او عدم است منشاءِ ہر نقص وشرارت وکمالاتے کہ بداں انتساب دارد جز مستفاد ومستعار نہ فقر دائمی نصیب وقت اوست وفاقۂ ابدی نقد حالش۔ ازیں بیش نیست برائے تفکر در کمالاتِ واجبی وجز ایں مرصفاتِ الٰہی را نہ۔ بآلات وا ماندن ووسائط درآویختن از انصاف دُور است حکیم علی الاطلاق فرمودہ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ونفرمود یَتَفَکَّرُوْنَ فِی السَّمٰوٰتِ، زیراکہ در ممکن دو وجہ است

۱۔ وجہ ذاتی او کہ فقر ونیستی لازمۂ اوست وتوجہ بآں احکام وآثار موہومۂ آں توجہ بہ لاشئے محض است وعدم صرف۔ خداوندِ بصیرتِ صادقہ ہرگز بمتخیلات کہ بازیچۂ اطفال است گول نخواہد شد وگوشۂ چشم را بعاریت بداں نخواہد داد۔

۲۔ وجہے ست کہ بواجب دارد وانتسابے ست بحضرت وجود کہ لاشئے محض است وعدم صرف، بآں وجہ برپاست وبداں انتساب شئے ست تفکر در احکامِ آں وجہ نمودن وتعمق در دقائق آں کردن کار راسخاں است۔ ہر چند در عرصۂ وجود ونمود جز حضرت موجود وشیون منزہۂ او نیست ومتعلق ہر علم ومشار ہمہ اشارت ومتعقل در ہر لباس وکیفیت جز کمالات حقیقیہ وشیونات ذاتیہ نیست ہر کہ بہر وجہ از وجہ درآویزد وبہر وجہ رو آرد با وتعالیٰ رو آوردہ است، زیراکہ آنچہ عدم محض ولاشئے صرف است شایانِ ہیچ کدام ازاں نیست، امّا تفاوت اقدامِ خیال را جائیگاہ ہست ومراتب ہمم را درجات مختلف، اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مَعَالِیَ الْھِمَمِ۔

تنبیہ۔ آنچہ مکشوف اہلِ ذوق است آں است کہ وجود وَمَا یَتْبَعُہٗ مِنَ الْخَوَاصِّ خاصۂ

حضرت واجب است ممکن را موجود گفتن جز بر سبیل تشبیہ و تنظیر نیست، کمال اقتداری در علی الاطلاق
است کہ نیست را ہست کردہ است ولاشئ را محکومِ احکامِ صادقہ ساختہ۔ پس در نظرِ دُوربینان
عالم فی ذاتہٖ جز عدم صرف نخواہد بود وایں کارخانۂ ابدی بیش نہ۔ پس جوہریت وعرضیت وترکیب و
بساطت وغیرہا من الاحکام را حقیقۃً چہ گنجائے کہ وجود متاتل را خواہاں است وامثال تعبیر است
در تقریر، عالم جز وجود ظلی نیست کہ ہیچ عاقل را دراں ازیں شقوق محتمل نیست و بر سبیل تنزل و عرضیت
آں قائل شدن اولے ست کہ عکوس اسماءِ الٰہیہ را کہ در مرایاءِ عدم منعکس است بہ ازاں عبارتے
نیست۔ تمام عالم را کہ تصفح نمودہ مے آید بوئے از جوہریت وقیام بذاتہٖ در آں نمے ماند و بہرہ از
ذات نہ۔ از کجا دانش بود کہ فی ذاتہٖ لاشئ است، وآنچہ نمودے دراں یافتہ عکوس اسماءِ الٰہی
است، فَاَیْنَ التَّرْکِیْبُ وَالْبَسَاطَۃُ وَاَیْنَ الْھَیُوْلٰی وَالصُّوْرَۃُ وَاَیْنَ الْمِقْدَارُ الْجَوْھَرِیُّ
وَالْعَرَضِیُّ۔ دیگر چوں مدارِ ادیانِ حقہ بر خرق والتیام سمٰوات است چہ احتیاج کہ ایں حقیر دراں
باب قلم کشاید۔ وآنکہ تشکیک فلاسفہ در استحالۂ آں نمودہ اند بر تقدیر جریان آں در غیر محدد بغایت
معلول و ناتمام است کہ مدار آں بر امتناع حرکت مستقیمہ است در محدد کہ غیر مسلّم است و دلیلِ آں
بس فاسد۔ بایں چنیں مخیلاتِ باطلہ ابطال طور نبوت کہ مرکز دائرۂ حق الیقین است نمے تواں کرد۔
اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مِنْ خُرَافَاتِ الْفَلَاسِفَۃِ خَذَلَھُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ۔ وآنچہ استفسار رفتہ در
عالمِ مثال از قسمِ حیات وسائرِ صفاتِ نفسانیہ ہست یا نہ وتکلیف ولوازم آں کائن است آنچہ
از حضرت قطب الاقطاب قَدَّسَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ بِسِرِّہٖ استفادہ یافتہ آن است کہ ہمہ آنہا ثابت
است۔ و در اوائل شمۂ از عالم مثال بایں احقر نمودہ بودند و از مرآتیت آں ہویدا کردہ، عالمے ست
باآنچناں وسعت کہ ایں عالم پیش او ہیچ نیست، و در خلقتِ اجناسِ مختلفہ مناسبِ ایں عالم شہرہاء
طویل وعریض ومنبسط بنظر می در آمدند ومساکن مثل آں وتقلب سکان وتعیش مشابہ ایں جہاں۔
دیگر آنچہ از ظواہرِ نصوص مستفاد است جسمیتِ عرش وکرسی ست، بے معارض صحیح عدول ازاں
معنی ندارد خاصۃً کہ موافقِ کشفِ اہلِ معرفت باشد لیکن در تفرقہ میانِ عرش وکرسی واتحاد ہر دو
اختلاف معروف است وظاہر التغایر است وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ۔ وآنچہ مقرر اہلِ سُنّت است
شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَھُمْ آن است کہ لَایَجْرِیْ عَلَیْہِ تَعَالٰی زَمَانٌ، وَھُوَ الْمُؤَیَّدُ بِالْکَشْفِ

حضرت مجدد

الصَّرِیحِ وَاللّٰہُ لَا یَأْبیٰ الحَقَّ۔ و آنچہ بعض از صوفیہ زمان لطیف اثبات دراں حضرت نمودہ اند و تشبث بہ بعض شواہد کردہ در رسالہ زمانیہ و مکانیہ بنظر شریف درآمدہ باشد۔ و چوں باجماع اہل ملت حدوث عالم ثابت شدہ وَھُوَ الحَقُّ الثَّابِتُ الَّذِی لَا یَحُومُ حَوْلَہٗ شُبْھَۃٌ تردید در حدوث و قدم زمان معنی ندارد و سخن مخالفانِ دین لَعَنَھُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ شبہ آورد دریں قسم مطالب حَقّہ نے شود۔ و صورِ جسمانی و جسمی ہمہ در عالمِ شہادت موجود است، شہادتے کہ تقرر آں نسبت بہ تقرر ایں عالم اقوی است۔ و دریں باب شبہ نمودن از قوانین شریعتِ غراء دُور است۔ و آنچہ در باب تجرد نفوس استفسار رفتہ است چوں بہ یقین چیزے نہ پیوستہ جرءت نمیتواں کرد، و متبادر از عبارات حضرت قطب الاقطاب قُدِّسَ سِرُّہٗ ہمیں تجرد است۔ و فقیر دریں باب از عالی حضرت استفسار نمودہ بود و لہٖ تجرد اشعار فرمودند و گفتند نہ بطریقے کہ حکماء بیان نمودہ اند، باز گنجائش تفصیل نہ شد، و چوں بر مخیل خود اعتماد ندارد و بنابراں اختصار برہمیں قدر افتاد۔ و نیز استفسار نمودہ بودند ھَلْ ھِیَ قَدِیْمَۃٌ اَوْ حَادِثَۃٌ، قُلْتُ حَادِثَۃٌ بِحُدُوْثٍ یَسْبِقُھَا عَدَمٌ بِلَا شُبْھَۃٍ وَّلَا مِرْیَۃٍ، وَاِنْکَارُہٗ کَادَ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا، اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ عَنِ الشَّکِّ فِیْ اَوَّلِیَّاتِ الدِّیْنِ وَمُعَارَضَۃِ الْوَھْمِ بِصِرْفِ الْیَقِیْنِ۔ ظاہر است کہ استفسار آں حضرت برائے دفع شبہہ مخالفان خواہد بود، والّا مقتبسانِ انوار ہدایت شما بمراحل ازیں ظلمات دُور اند و در حفظ عنایت محفوظ و مسرور۔ و چوں مؤثر حقیقی بجز ذات اجلّ جَلَّ سُلْطَانُہٗ نیست و عقول و نفوس با مدبّرات خود جز محکوم و مجبور نہ، و تلبّس آنہا با بدان از اجرام جز بہ حکم الٰہی جَلَّ شَانُہٗ نہ، و جبری عادت بے تعلل بغرض و غایت و بے قضیہ ایجاب نیست، امکان دارد کہ مجردات عَلٰی تَقْدِیْرِ ثُبُوْتِھَا ورائے عقول و نفوس دیگر بہم باشند و مدبر بیدن انسان مدبر جرم فلک شوند، عَلٰی تَقْدِیْرِ شَرَفِ کَوْنِ اَجْرَامِ الْفَلَکِیَّۃِ ذَوَاتَ عُقُوْلٍ وَّ نُفُوْسٍ عَلٰی مَا زَعَمَتِ الْفَلَاسِفَۃُ مَعَ بَیَانِ تَمَامِ دَلَائِلِھَا وَعَلٰی تَقْدِیْرِ ثُبُوْتِہٖ اَیْضًا، اِذِ الصَّانِعُ تَعَالٰی قَادِرٌ عَلٰی اِعْطَاءِ الْحَیَاتِ لِلْجَمَادَاتِ کَطُوْرِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اگرچہ در نظر اولی الابصار ہیچ ذرہ از ذرات کائنات از ظلال کمالات خالی نیست و بمقتضاء اَلْکُلُّ فِی الْکُلِّ ہمہ متضمن حیات وَمَا یُبْقِیْھَا است، وَالتَّفَاوُتُ فِیْھَا مِنْ حَیْثُ التَّفَاوُتِ فِی الظُّھُوْرِ مِنْ حَیْثُ اخْتِلَافِ اَحْکَامِ الْمِرْاٰتِ، بقدرِ آئینہ حُسن تو می نماید رُو، و اطلاق

اسم الجماد باعتبار الظاهر وقلة ظهور اثار الحيوة فيه كما نطقت بذالك نصوص الكتاب المجيد وظواهر الاخبار الصحيحة - قوله سلمه الله وهل ثبت ان عندهم الوجود زائد على الواجب تعالى او عينه وعلى الاول فكيف التخلص عن البراهين القطعية التى تدل على عينيته الخ، قلت وبالله العصمة والتوفيق، ان التحقيق الذى عليه امامنا وقبلتنا ان ذات الواجب يتفرع عليه ما يتفرع على صفة الوجود، فهو موجود بذاته لا بوجود زائدا كان او عينا فلا مجال لصفة الوجود فى تلك الحضرة المقدسة المعراة عن جميع النسب والاعتبارات المطلقة عن قيد التعرية والاطلاقات ولا معنى للترديد فكيف يكون حقيقته المتعالية الوجود وهى مجهولة فظاهر على ما تقرر عندهم وهذا يقتضى العلم بكنهه - لانا نقول الوجود اما كنه حقيقته تعالى اولا، فان كان الاول فهو المدعى - وان كان الثانى فصدق الوجود اما صدق ذاتى او عرضى، وعلى الاول اما ان يكون جزئى حقيقته ولا سبيل الى الاول لاستحالة التركيب فى ذات البسيط ولا الى الثانى لما انه عين مدعى الخصم، فتعين انه صدق عرضى كالضاحك على الانسان وهو ايضا باطل لما انه يستلزم كون حقيقته غير الوجود اذ هو يقتضى تصور الماهية خالية عن الوجود وهو خلاف مقررهم - وايضا يحتاج فى العروض الى العلة وهى اما الذات او غيرها - فثبت ان حقيقة الواجب تعالى وراء الوجود كما ان حقيقة الواجب وراء الحيوة والعلم، فكما ان اتصافه تعالى انما يعتبر فى مراتب التنزلات كذلك الوجود انما يعتبر الاتصاف به فى مرتبة التعين، وهو من حيث هو معرى عن جميع الاعتبارات التى من جملتها صفة الوجود ومن حيث اطلاقه ليس بموجود ولا لا موجود لا بمعنى انه مسلوب عن الوجود والعدم حتى يلزم ارتفاع النقيضين فان السلب ايضا من الاعتبارات - يعين على ذلك ما ذكر بعض الافاضل فى شرح المواقف بعد ما حقق مرامه وتعقل ما ذكره مشير الى من تعقل الماهية معراة عن الوجود والعدم، اى لا يلاحظها معا الا على وجه العينية

ولا على وجه الجزئيّة والعروض - ثمّ قال واعلم انّ الجواب المذكور يختصّ بالممكنات ولا يقال في الواجب انّ ماهيّته من حيث هي هي لا موجودة ولا معدومة - كذا نقل عن بعض الافاضل وضعفه لا يخفى على المتأمّل - انتهى - وامّا افادة بعض المحقّقين في حواشي التجريد حيث قال ان قلت الجسم في الخارج ابيض فكيف يكون في الخارج لا ابيض ولا لا ابيض - قلت هو في الخارج ابيض بعد تحقّق البياض فيه ولكنّه في مرتبة وجوده السّابق على البياض لا ابيض ولا لا ابيض، وليس ذالك ارتفاع النّقيضين المستحيل لانّ المستحيل ارتفاعهما بحسب نفس الامر مطلقًا لا بحسب مرتبة من المراتب فانّ الامور الّتي ليس بينها علاقة التّقدّم والتّأخّر والمعيّة ليس لبعضها في مرتبة الاخرى وجود ولا عدم - وفقه المقام انّ حقيقة الاطلاق عن العارض انّما يثبت في مرتبة سابقة على مرتبة اتّصافها بالاوصاف الخارجيّة - فعند كمّل اهل الذّوق كما انّ مرتبة ذات الواجب تعالى سابقة على مرتبة اتّصافها بالعوارض الخارجيّة كذلك سابقة على مرتبة اتّصافها بالوجود - واليه اشار الشّيخ المحقّق علاء الدّولة السّمناني حيث قال فوق عالم الوجود عالم الملك الودود - فالواجب تعالى على هذا بذاته مستغن عن صفة الوجود ولا يحتاج الى الاتّصاف بها، بل كلّ ما يتفرّع على تلك الصّفة فهو متفرّع على ذاته وكذا كلّ ما يتفرّع على سائر الصّفات فذاته كافية فيه فهو مبدء للوجود وما يتبعه وانّما صار جميلًا وكذا سائر الصّفات لانتسابها الى حضرته المقدّسة، وهو الجميل بذاته وما سواه انّما حسن به - ثمّ انّ اوّل حكم انتزع واوّل تعيّن اعتبر هو الوجود لكونه اصلًا للصّفات لولاه لما يعقل شيء ثمّ الحيوة ثمّ العلم - فالواجب مع غنائه واستكماله بذاته في المراتب المتنزّلة متّصف بتلك الصّفات وهي زائدة عليه ولا يلزم استكماله بالغير ولا احتياجه اليه لما تقدّم من كماله بذاته - وصورة الاحتياج في عارض محمول الى ما هو صفة له محتاجة اليه لا يقدح في كماله - قال بعض المحقّقين

فِي حَوَاشِي شَرْحِ التَّجْرِيْدِ لَا يَسْتَلْزِمُ اسْتِغْنَاءَهَا فِي كَوْنِهَا وُجُوْدَ اِسْتِغْنَاءِهَا عَنْ أَمْرٍ يَعْرِضُهَا - فَإِنْ قُلْتَ مَا قَرَّرْتَ فِي بَيَانِ مَذْهَبِ شَيْخِنَا وَإِمَامِنَا هُوَ بِعَيْنِهٖ تَحْقِيْقُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْحُكَمَاءُ، فَإِنَّ مُرَادَهُمْ لَيْسَ أَنَّ الْوُجُوْدَ شَيْءٌ هُوَ مَبْدَءٌ لِلْآثَارِ الْخَارِجِيَّةِ وَهُوَ اتَّحَدَ مَعَ ذٰلِكَ بِالْبَارِيْ تَعَالٰى وَاخْتَلَفَ مَعَ مَاهِيَّاتِ الْمُمْكِنَاتِ، فَإِنَّهٗ سَفْسَطَةٌ لِأَنَّ الْمُغَايِرَيْنِ لَا يَتَّحِدَانِ - يَظْهَرُ ذٰلِكَ بِمَا قَالُوْا فِي تَحْقِيْقِ أَنَّ تَعَرُّضَ الْحَرَارَةِ قَائِمٌ بِذَاتِهَا فَيَظْهَرُ عَنْهَا الْآثَارُ الْمَطْلُوْبَةُ مِنْهَا فَيَكُوْنُ حَرَارَةً وَّحَارًّا، إِذْ لَا يُعْنٰى بِالْحَرَارَةِ إِلَّا الذَّاتُ الَّتِيْ تَصْدُرُ عَنْهَا تِلْكَ الْآثَارُ، بِخِلَافِ الْحَرَارَةِ الْقَائِمَةِ بِغَيْرِهَا فَإِنَّ وُجُوْدَهَا إِنَّمَا هُوَ لِغَيْرِهَا فَيَكُوْنُ نَاعِتًا لَّهٗ فَيَصِيْرُ الْغَيْرُ حَارًّا - وَكَذَا لَوْ فَرَضْنَا الضَّوْءَ قَائِمًا بِذَاتِهٖ كَانَ الضَّوْئِيَّةُ لِنَفْسِهٖ لَا لِغَيْرِهٖ فَيَكُوْنُ ضَوْءً وَّمُضِيْئًا لَا لِضَوْءٍ يَّعْرِضُهٗ، بِخِلَافِ الضَّوْءِ الْقَائِمِ لِغَيْرِهٖ فَإِنَّهٗ مَوْجُوْدٌ لِّغَيْرِهٖ وَيَكُوْنُ الْغَيْرُ مُضِيْئًا بِهٖ - قُلْتُ لَا مُنَاقَشَةَ لَنَا مَعَهُمْ فِي أَنَّ الْمُمْكِنَاتِ كَوْنُهَا فِي الْأَعْيَانِ وَتَرَتُّبُ الْآثَارِ الْخَارِجِيَّةِ عَلَيْهَا إِنَّمَا هُوَ بِجِهَةِ اتِّصَافِهَا بِالْوُجُوْدِ بِخِلَافِ ذَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالٰى فَإِنَّ ذٰلِكَ لِذَاتِهٖ لَا لِأَجْلِ الْاِتِّصَافِ الْمَذْكُوْرِ لِاسْتِلْزَامِهِ الْمُحَالَ - فَلْيَكُنْ تَنَازُعُهُمْ فِي أَنَّ مَبْدَئِيَّةَ آثَارِ الْخَارِجِيَّةِ مُنْحَصِرَةٌ فِي الْوُجُوْدِ، فَفِي الْوَاجِبِ مِنْ حَيْثُ كَوْنِهٖ عَيْنَ ذَاتِهٖ وَفِي الْمُمْكِنِ مِنْ حَيْثُ الْعُرُوْضِ فَالْاِتِّصَافِ فَذَاتُ الْوَاجِبِ عِنْدَهُمْ وُجُوْدٌ بَحْتٌ، وَأَنَّ لِلْمُطْلَقِ أَفْرَادًا مُّخْتَلِفَةً مِنْهَا ذَاتُ الْبَارِيْ تَعَالٰى وَذٰلِكَ الْفَرْدُ مَوْجُوْدٌ قَائِمٌ بِذَاتِهٖ مَعْرُوْضٌ لَا عَارِضٌ وَسَائِرُ أَفْرَادِهٖ عَوَارِضُ لِمَاهِيَّاتِ الْمُمْكِنَاتِ - وَالدَّلَائِلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا قَالَهُ ابْنُ سِيْنَا فِي الشِّفَاءِ كُلُّ مَا لَهٗ مَاهِيَّةٌ إِنِّيَّةٌ فَهُوَ مَعْلُوْلٌ وَسَائِرُ الْأَشْيَاءِ غَيْرُ الْوَاجِبِ فَلَهَا مَاهِيَّاتٌ تِلْكَ هِيَ الَّتِيْ بِأَنْفُسِهَا مُمْكِنُ الْوُجُوْدِ وَإِنَّمَا يَعْرِضُ لَهَا وُجُوْدٌ مِنْ خَارِجٍ - فَالْأَوَّلُ مَاهِيَّةٌ لَهٗ غَيْرُ الْإِنِّيَّةِ وَذَوَاتُ الْمَاهِيَّاتِ يُفِيْضُ مِنْهُ عَلَيْهَا الْوُجُوْدُ، فَهُوَ مُجَرَّدُ الْوُجُوْدِ بِشَرْطِ سَلْبِ الْعَدَمِ وَسَائِرِ الْأَوْصَافِ مِنْهُ، ثُمَّ سَائِرُ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ لَهَا مَاهِيَّاتٌ فَإِنَّهَا مُمْكِنَةٌ تُوْجَدُ بِهٖ - وَلَيْسَ مَعْنٰى قَوْلِيْ أَنَّهٗ مُجَرَّدُ الْوُجُوْدِ بِشَرْطِ سَلْبِ سَائِرِ الزَّوَائِدِ عَنْهُ أَنَّهُ الْوُجُوْدُ الْمُطْلَقُ الْمُشْتَرَكُ فِيْهِ،

لو كان وجودًا هذه صفته فإنّ ذلك ليس الوجود بشرط السلب بل الوجود لا
بشرط الإيجاب، أعني في الأوّل أنّه الوجود مع شرط لا زيادة وهذا هو الوجود
لا بشرط الزيادة - وقال الطوسي في شرح الإشارات كلّ ما لا مدخل للوجود في
مفهوم ذاته بأن يكون جزء ماهيّته أو تمام ماهيّته فالوجود غير مقوّم له
بل هو عارض له، ولا يجوز أن يكون معلولًا لذاته على ما بان في قولنا الوجود لا
يكون بسلب الماهيّة فإذن وجوده من غيره - والمقصد أنّ الوجود الذي هو
داخل في مفهوم ذات واجب الوجود تعالى ليس الوجود المشترك الذي لا
يوجد إلّا في العقل بل الوجود الخاصّ الذي هو مبدأ لجميع الموجودات إذ
ليس له جزء فهو نفس ذاته وهو المراد من قولهم هي إنّيّة - قال المحقّق الدواني
يلوح من تصريحاتهم وتلويحاتهم أنّ حقيقة الواجب عندهم هو الوجود البحت
القائم بذاته المعرّى في ذاته عن جميع الشيون والاعتبارات الغريبة وهو إذا
موجود بذاته فتشخّص بذاته، أعني بذلك مصداق الحمل في جميع صفاته
هويّته البسيط - انتهى - وبهذا يظهر ضعف ما ذكر بعض الأفاضل في حواشي
شرح المواقف من أنّ مراد الفلاسفة بالعينيّة هو المترتّب على ذاته المقدّسة
ما يترتّب على الوجود لا كونه فردًا من مطلق الوجود، فإنّ ذلك على سبيل التشبيه
ليس بمرضيّ فإنّه صلح لا عن تراضي الخصمين - ولا يخفى على ذي نكتة أنّ الواجب
تعالى كما هو موجود بذاته كذلك هو عالم بذاته حيّ بذاته قادر مريد بذاته -
فليس القول بكونه فردًا خاصًّا من مطلق الوجود مع استتباعه المفاسد على ما سيجيء
إن شاء الله تعالى أولى من كونه فردًا خاصًّا من مطلق الحيوة والقدرة والإرادة -
فكما يقال إنّه وجود بحت تعالى يقال إنّه حيوة بحت إرادة بحت - وليس كذلك
عندهم لما عرفت من تحقيق مذهبهم أنّه وجود مع سلب سائر الصفات عنه
فالفرق بين الوجود وسائر الصفات مع كون مصداق الحمل في جميعها هويّة
البسيط تحكّم - ألا ترى أنّ العلم الحضوري عين العالم ولم يقل أحد أنّ حقيقة

زيدٍ علمٌ حضوريٌّ وانّ العلمَ مقولٌ بالتشكيك فردٌ منه زيدٌ مثلاً قائمٌ بذاته معروضٌ لا عارضٌ، وفردٌ منه عارضٌ وهو الحصوليّ القائمُ به۔ ولا يلزم من الاتحاد بين الشيئين ان يكون حقيقته هو۔ وكم من فرقٍ بين الاتحادات۔ فاتحاد الشيء بالذات واتحادٌ بيّنٌ بالعرضي الذي هو لازمٌ بيّنٌ وعرضيٌّ هو لازمٌ غير بيّنٍ۔ فاتحاد الانسان بالحيوان الناطق الذي به هو هو واتحاد الضاحك بالقوة ثم بالضاحك بالفعل۔ وغاية ما يفيده استدلالكم انّ الوجود الذي به يوجد الواجب لا يمكن ان يكون زائداً عليه ولا يلزم فيه ان يكون حقيقة الواجب الوجود البحت۔ قال بعض الفضلاء في حواشي المواقف حكايةً عن بعض المحققين انّ مطلق الوجود بديهيّ التصور كما اعترفوا به واوردوا للتوجيه وجوهاً فلا يخفى مفهومه على عاقلٍ۔ وكلّ من يلاحظ هذا المفهوم يعلم بداهةً انّه لا يصدق على شيءٍ قائمٍ بنفسه بان يحمل عليه مواطاةً اذ هو التحقق والكون۔ وهذا يقتضي ان يكون قائماً بشيءٍ ولا يعقل قيامه بنفسه، فكيف يقال انّ ذات الصانع فردٌ من هذا المفهوم۔ واما ادّعاء كون الادلة عينيّة الوجود بالمعنى الذي تقدّم ذكره قطعيّةً فمحلّ نظرٍ، لانّ عدم احتياج ذات الواجب تعالى الى امرٍ زائدٍ لا يقتضي عينيّته ولا كونه فرداً من مطلقه لما مرّ۔ مع انّها غير قائمةٍ في نفسها، اذ العمدة فيه انّه لو قام الاحتياج فكان ممكناً معلولاً للواجب فيتقدّم على الوجود بالوجود فيلزم الاتصاف به قبله والموجوديّة مرادٌ امّا بالدور او بالتسلسل وغير ذالك۔ قلنا بعد تسليم الاستلزام الزيادةُ قائمةٌ اذ يجوز ان يكون معنى الوجود ما له نسبةٌ الى الوجود كالحداد على ما قال اهل حكمة الاشراق، فمنع الكبرى اذ علّت الاحتياج الحدوث كما قالوا ويدفع بالحوالة الى البداهة وقالوا مخصوصٌ بصفات الواجب تعالى على ما حقّق لا يقال كيف يجوز التخصيص بالعقليات لما تبيّن من انّ نقيض المتساويين متساويان الّا في الصور الشاملة وكلّ جسمٍ متمكّنٍ الّا المحيط وهو اكثر من ان يحصى على ما قرّر۔ واما قوله فكان ممكناً، قلنا ان اراد امكان المجهول كالوجود ههنا فلا نسلّم، لتصريحهم

باستحالة الاعتباريات وإن أريد إمكان ثبوته للموصوف، معناه لم لا يجوز أن
يكون الوجود المحتاج في نفسه إلى الواجب الثبوت له. ولذا لم يحتج الواجب في
وجوده وما يتبعه إلى علة. كذا أفاده بعض الأفاضل. وتلخيصه أن يجوز أن يكون
شيء واجبا لذاته ويكون واجب الثبوت لغيره فلا يحتاج إلى علة مرجحة لأحد
الجانبين المتساويين، فعليكم إقامة البرهان على استحالته حتى نشتغل بجوابه.
كيف ووجود الأين ليس بواجب في ذاته وثبوت التأثر له يحتاج إلى مؤثر، وجميع
مقتضيات الذات كذلك كالزوجية للأربعة. وإن سلمناه فلا نسلم تقدم العلة
بالوجود على المعلول مستندا بالعلة الغائية وأجزاء الماهية. ودعوى البداهة
في محل النزاع غير مسموع وإن سلم ذلك في المقيد لوجود ذاته وإنما ذلك إذا
أفاد غيره وهو بين بل لا يطلب ذلك وجوده في نفسه فضلا عن التقدم. وكل
ذلك إنما هو في الإفادة على الغير فلا يبطل الاستدلال عن الأثر على مؤثر. ونقول
بطريق النقض لو صح دليلكم لزم وجود الوجود وهو محال، وما يستلزم المحال
كان محالا. أما الكبرى فظاهر وأما الصغرى فلما تقرر من كونه من المعقولات
الثانية. وندفع بأنه في مطلق الوجود لا بالوجود الخاص. واعترض عليه بأنه إذا
كان فرد خاص منه موجودا لصدق أن يقال يحاذيه أمر في الخارج والشرط المذكور
غير مسلم، على أنه لا معنى لكون المطلق معقولا ثانيا إذ الكلي الطبعي المنطقي
لا وجود له فلا وجه لتخصيص الوجود فليتأمل. وأيضا نقول بطريق النقض لو كان
صح لكان الواجب وجودا لا موجودا، إذ من البين استحالة اتصاف الشيء بنفسه
حقيقة لما فيه من تحصيل الحاصل. ويمكن دفعه بأن معنى الوجود لموجود ما
يقال بالفارسية هست أعم من أن يكون الوجود عينه أو زائدا عليه وليس
معنى الوجود ما اتصف به، وهذا الإطلاق إما حقيقة أو مجاز مستعمل. وحقق
أبو نصر وأبو علي بأنه بطريق المجاز. ولا يفرد بطريق المعارضة ما أورده المتكلمون
في زيادة الوجود فليتذكر مع ما أورد عليه يكتفى به عنه. وسيأتي ما يتعلق بهذا

البحث ان شاء الله تعالى - قوله والتعين الوجودي الذي ذهب شيخنا وامامنا قدس
سره المراد منه اما الوجود العام او الوجود الخاص او مطلق الوجود، وعن الاول لابد
من ان يكون زائدا، فحينئذ لا يتحقق الخلاف فان ابن العربي واتباعه ايضا ذهبوا
الى ان الصادر الاول هو الوجود العام، بل نسبة العموم والانبساط - قلت لا يلزم
من قولهم ان الصادر الاول هو الوجود العام، كون التعين الاول ايضا كذلك عندهم
مع اتفاقهم على عدم زيادة التعين الاول وتقدم فرض زيادة هذا - وايضا يجوز
ان يكون مرجع الخلاف الى نفي التعين الذي ادعاه اصحاب ابن العربي، فان الذات
المتعالية منزهة عن التعين والتنزل بالمعنى الذي ادعوه، بل غاية الامر وجود هذا
اللفظ بطريق التشبيه والتنظير على الصادر الاول، وان كان الحقيق ان ذالك غير
هذا الوجود العام الذي ذهبوا اليه لا كونه صادرا اول - يظهر ذالك بالتعمق في
كلام شيخي وامامي رحمه الله - على ان نسبة العموم من الاعتبارات المستحيل
وجودها عند اهل العقل فلا سبيل الا الى الحوالة على الذوق، فما معنى الخوض
في العقليات الصرفة الى هذه الدرجة - وايضا الوجود من المعقولات الثانية
فكيف يصح صدوره بطوره بطريق العقل - وايضا الوجود العام اما وجود لا بشرط
شيء فذالك مطلوب فكيف يقابله، وايضا هو عين ذات واجب الوجود على
مذهب الصوفية فكيف يكون صادرا اول - او بشرط لا شيء وهو مبدأ على طريق
الحكماء الغاية عندهم بالبراهين القطعية فلا معنى لكونه صادرا او بشرط شيء،
ومن البين انه الفائض على ماهيات الممكنات بخصوصياتها فما معنى كونه صادرا
اول، فلا مخلص عن ذالك الا بالحوالة على كشف اهل المعرفة، انهم يجدون
معنى صادر اول يسمى بالوجود العام فلابد من مشاركته طور العقل العقيل -
وتسليم اذواقهم وتفويض امرهم الى الله سبحانه - قوله اما على كون الوجود
مطلقا ظاهر فانه غير متعين - قلت ان عدم تعينه انما هو بالنسبة الى حقيقته
واما بالنسبة الى ذات البحت فالوجود المطلق تعين من تعيناته - الا ترى ان الوحدة

...ـه الوجود المطلق عند الصوفية قدس اسرارهم لاطلاقه في ذاته لعدم التعينات
في تلك المرتبة مع انه تعين من الوجود البحت والذات الصرف على ما حقق في
موضعه - وكلام شيخي وامامي قدس سره في التحقيق ان ذلك التعين هو الذي يدعيه
بعض الصوفية انه عين الذات مشعر بان المراد من هذا الوجود هو المطلق فيحصل
الخلاف بين الفريقين ان الصوفية قائلون بان حقيقة الله تعالى وجود بحت وهو
مرتبة اللاتعين ثم المراتب تعيناته - وشيخنا قال فاما ما نشاهده بذوقنا ونجده
بوجداننا ان الواجب تعالى موجود بذاته ولا مجال للوجود في تلك الحضرة العليا
من حيث كونه عينا ولا من جهة كونه زائدا - ثم الوجود الذي يدعونه
عين الواجب تعين من تعيناته واعتبار من شيونه واعتباراته - وكل ذلك
مفوض الى الذوق والفيض الالهي الوارد على كل احد بقدر سابقة عنايته -
ولكن ما قال شيخنا اسلم واقرب الى المعقول، اذ القول بوجود المطلق الذي لم يتعين
...ـيد خارج عن قوانين المعقول جدا - بخلاف القول بما ذهب اليه شيخي بان ذاته
...ـيته البسيطة يترتب عليها ما يترتب على الوجود غير محتاجة الى انضمامها او لا
الى جعلها عينا، كما يقول الحكماء في سائر الصفات الكاملة - لكن في الاضافة و
الوجود الذاتيين لا بد من امر يكون واسطة في ظهور الآثار على الماهيات الكونية
من حضرة العناية، واللائق ان يكون هو الوجود لانه اول منتزع من تلك الحضرة
...ـلقة العام فيضه، لكن بواسطة الحب على ما يشعر به الذوق السليم و
الحديث النبوي، فمرة عبر عن ذلك بالوجود ومرة بالحب على ما لا يخفى على المتفحص
في كلام ابي وامامي - هذا - ولكن تسميته بالتعين والتنزل انما هي مشاكلة اذ
نحن لسنا بقائلين بعينية حقيقة الحقائق الاعيان كما قالوا - واما قوله سلمه
...ـه واما على كونه وجودا خاصا فانه وجود مع النسبة الى الذات المحض والنسبة
...ـتي لا يستلزم الغير الحقيقي او الاعتباري لا يوجب التعين الزائد - قلنا فما قولكم
في ... تعين عند الصوفية فانه غير زائد على الذات مع انه تعين، ولذا سماه جمع

مرتبة الذات۔ على ان عدم استلزام الغير الاعتباري قسم والتعين لايستلزم الغيرية مطلقا عند اهل المعقول ايضا۔ فظهر مما ذكر في تحقق مرتبة ذات الشئ ثم اعتباره بالعوارض المحمولة، وقد مرّ منه شئ۔ الا ترى ان الماهية لابشرط شئ مطلقة وقد تعين بشرط شئ مع انه لم يزد شئ الا في الاعتبار والا فهما متحدان ذاتا ووجودا۔ قوله الا ان يكون المراد بالتعين انه صار وجودا وموجودا او الوجود زائد ولايخفى انه يوجب ان يكون الذات غير وجود، فيرد عليه البراهين الدالة على عينية الوجود خاصا كان او عاما۔ ولايخفى ان هذا الشق من الترديد بين البطلان، تعالى الله ان يتغير في ذاته وفي صفاته فلاحاجة الى ايراد البراهين القطعية على مازعم الفلاسفة خذلهم الله۔ وايضا قد سبق في تحقيق مذهبهم ان الوجود الخاص عين الواجب العام حتى قال ابن سينا وغيره انه بشرط لاشئ۔ قوله ويرد ان يكون هذا التعين زائدا وقد سبق انه لايمكن ان يكون زائدا۔ قلنا الكلام في الوجود الخاص ولم يثبت منه شئ۔ وماسبق فهو مع كونه غير تام فيما كان عاما او مطلقا۔ قوله ثم على تقدير زيادته موجود في العلم او في الخارج او معدوم۔ فان نفس الامر لايخلو عن العلم والخارج۔ قلنا يجوز ان يكون لتقرر عام من الوجود الخارجي على ماذهب اليه المعتزلة۔ وماذكر من الادلة في الرد عليهم لم يستقم شئ منها على ما لايخفى۔ وقد صرح المحقق الدواني في اعيان الممكنات بمثله واستشهد بقول المعتزلة۔ الا ترى انهم صرحوا بان الامور الخارجية ان كان ظرفا لوجودها فهي من الموجودات الخارجية، وان كان ظرفا لنفسها، فهي امور خارجية۔ وقال في مطالع خصوص الكلم اعلم ان الوجود من حيث هو غير الوجود الذهني والخارجي اذ كل منهما نوع من انواعه، فهو من حيث هو هو اي لابشرط شئ لاكلي ولاجزئي ولاعام ولاخاص وليس بجوهر اذ هو موجود في الخارج لا في موضوع۔ قوله وعلى الاول يلزم ان يكون صفة وليس كذالك فانه يقتضي وجودا اخر۔ قلنا ممنوع، فان ذالك فيما سوى الوجود على ما

حققوا والا لم یوجد ممکن اصلاً لتسلسل الوجودات۔ قوله علی الثانی یلزم التکثر فی مرتبة الوجود ویمنعه البرهان العقلی۔ قلنا انما یثبت ذالک لو قلنا بقیامه بذاته بقدمه۔ قوله فان المراد بالوجود هو المبدء۔ قلنا المبدء ذات الواجب تعالٰی فقط والوجود انما هو اعتبار من اعتبارات فی حضرته فکیف یکون مبدء علی طریقتنا۔ قوله ولو کان المبدء ذاتا مع الوجود لکان المبدء اثنین، وکل اثنین ممکن وهذا من البراهین القطعیة۔ قلنا ان کان المراد من المبدء العلة الفاعلیة فلا نسلم ان الوجود علی تقدیر زیادته یکون جزءً من الفاعل، وان کان العلة التامة فلا نسلم استحالة امکانها من حیث تضمنها امورا ممکنة۔ وانما المحال العقلی کون الصانع تعالٰی ممکنا۔ الا تری ان امکان المقدور شرط فی تاثیر القدرة التامة فیکون جزءً من العلة التامة وکذا سائر الشروط ولا یلزم منه محال۔ وقد قال الحکماء فی اثبات الامکان الاستعدادی للحادث ان العلة التامة للحادث لا یجوز ان یکون ذاتا قدیما وحده بل لا بد من شرط وهو یتوقف علی شرط اخر یمتنع توقف الحادث علی امور غیر متناهیة بعلته، فلا بد من التعاقب فیکون کل سابق معد اللاحق من غیر اجتماع الی اخره۔ علی ان الحکماء هم القائلون بان المبدء هو الوجود بشرط التجرد فیلزمهم هذا المحذور فما هو مخلصهم فمخلصنا۔ قوله سلمه ربه، ومما یناسب هذا المقام ان التعین الاول عبارة عن تعین ذاتی لا بد منه لکل موجود فی کونه موجودا۔ فالشیء ما لم یتعین لم یتمیز ولا اقل من العدم، وما لم یتمیز لم یوجد۔ ومعنی اللاتعین عدم مزاحمة هذا التعین لتعینات اخری بل عدم انحصاره فیه وعدم تقیده۔ فالتعین الاول للحقیقة الالٰهیة هو الحقیقة الجامعة لجمیع الصفات اجمالا فعلیة کانت او انفعالیة۔ الی قوله وتعینه الاول الذاتی لا یبعد تسمیته بالوجود لکنه غیر زائد۔ اقول وبالله العصمة والتوفیق وبیده ازمة التحقیق ان محصول ما ذکرتم اتحاد مرتبة اللاتعین وهو الذات البحت مع

مَرْتَبَةِ التَّعَيُّنِ الْاُوْلٰى وَالْحَقِيْقَةِ الْجَامِعَةِ - فَلَمَّا كَانَ حَقِيْقَةُ الْوَاجِبِ وُجُوْدًا فَلَا يَبْعُدُ بِاَنْ يُّعَبَّرَ التَّعَيُّنُ الْاَوَّلُ بِالْوُجُوْدِ - وَلَا يَخْفٰى اَنَّهٗ مُخَالِفٌ لِلْحَقِّ الصَّرِيْحِ مِنْ تَغَايُرِ مَرْتَبَتَيِ الْاِطْلَاقِ الصِّرْفِ الْمُعَرّٰى عَنْ قَيْدِ الْاِطْلَاقِ وَبَيْنَ الْمَرْتَبَةِ الْقَابِلِيَّةِ الْاُوْلٰى الْمُرَاعٰى فِيْهَا قَيْدُ الْاِطْلَاقِ عَنْ تَفْصِيْلِ الْكَمَالَاتِ وَبِاعْتِبَارِ الشُّيُوْنِ فِيْهَا عَلٰى سَبِيْلِ الْاِجْمَالِ - اَلَا تَرٰى اَنَّ ذَاتَ زَيْدٍ مَثَلًا مُتَّصِفٌ بِصِفَاتٍ مِّنَ الْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ وَالْاِرَادَةِ وَغَيْرِهَا وَمِنَ الْبَيِّنِ اَنَّ مَرْتَبَةَ ذَاتِهٖ مُطْلَقَةٌ عَنْ اِعْتِبَارِهَا اِجْمَالًا وَّتَفْصِيْلًا فَهِيَ مِنْ حَيْثُ هِيَ لَيْسَتْ بِقَابِلَةٍ وَّلَا لَاقَابِلَةٍ - ثُمَّ اِذَا اعْتُبِرَ فِيْهَا اَنَّهَا ذَاتُ صِفَاتٍ وَّكَمَالَاتٍ مُّجْمَلًا تَمَيَّزَتْ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةُ الْاِجْمَالِيَّةُ الْمُرَاعٰى فِيْهَا الْاِجْمَالُ بِلَا مَرْتَبَةٍ عَنْ مَّرْتَبَتِهِ السَّابِقَةِ - وَاِنَّهَا دُوْنَ مَرْتَبَةِ الذَّاتِ الْمَوْجُوْدَةِ فِي الْخَارِجِ الْمُتَعَيِّنَةِ فِيْ نَفْسِهَا - ثُمَّ اِذَا اعْتُبِرَ فِيْهَا صِفَاتُهَا مُفَصَّلَةً حَدَثَتْ مَرْتَبَتُهُ الْاُخْرٰى لَمْ يَكُنْ قَبْلَ ذٰلِكَ ضَرُوْرَةً - فَلَمَّا كَانَ هٰذَا شَانَ الْمُمْكِنِ الْمُحْتَاجِ فِيْ وُجُوْدِهٖ اِلٰى مَاهِيَّةٍ وَّهُوِيَّةٍ فَمَا بَالُ الْمُطْلَقِ الْحَقِيْقِيِّ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى - وَيُوْضِحُ هٰذَا التَّاْوِيْلَ فِيْ لَفْظِ التَّعَيُّنِ فَكَيْفَ الْمُخَلِّصُ فِي التَّنَزُّلِ الْمُقْتَضِيْ اِخْتِلَافَ الْمَرَاتِبِ وَكَيْفَ يَصِحُّ تَسْمِيَتُهَا بِالتَّعَيُّنِ الْعِلْمِيِّ - وَمَا ذُكِرَ فِيْ تَوْجِيْهِهٖ لَا يَخْفٰى بُعْدُهٗ مَعَ اَنْ يَّمْنَعَ الصِّفَاتُ فِيْ تِلْكَ الْحَضْرَةِ مُتَّحِدَةً كَالْعِلْمِ، وَخُصُوْصُ اٰثَارِهٖ اِنَّمَا يَظْهَرُ فِيْ مَرْتَبَةِ الْاُخْرٰى - وَكَيْفَ يَصِحُّ تَسْمِيَتُهٗ بِالْبَرْزَخِيَّةِ الْكُبْرٰى ضَرُوْرَةَ اقْتِضَاءِ الْبَرْزَخِ الطَّرَفَيْنِ بِالْاِطْلَاقِ وَالتَّقْيِيْدِ وَكَيْفَ يُقَالُ اِنَّهُ الْحَقِيْقَةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ وَكَيْفَ النِّسْبَةُ الْعِلْمِيَّةُ مَرْتَبَةُ اللَّاتَعَيُّنِ وَهِيَ شَانٌ مِّنَ الشُّيُوْنِ الْاِلٰهِيَّةِ وَكَيْفَ يَكُوْنُ عَقْلًا وَّصَادِرًا اَوَّلَ مَعَ اَنَّهٗ مَصْدَرٌ بَلْ وَرَاءَ نِسْبَةِ الْمَصْدَرِيَّةِ عَلٰى مَا لَا يَخْفٰى مَعَ اَنَّهٗ مُخَالِفٌ لِتَصْرِيْحَاتِ الْقَوْمِ وَتَلْوِيْحَاتِهِمْ فِيْ بَيَانِ الْمَرَاتِبِ - قَالَ الشَّيْخُ صَدْرُ الدِّيْنِ الْقُوْنَوِيُّ فِي النُّصُوْصِ اِعْلَمْ اَنَّ الْحَقَّ مِنْ حَيْثُ اِطْلَاقِهٖ وَاِحَاطَتِهٖ لَا يُسَمّٰى بِاِسْمٍ وَّلَا رَسْمٍ وَّلَا يُضَافُ اِلَيْهِ حُكْمٌ وَّلَا يَتَعَيَّنُ بِوَصْفٍ وَّلَا رَسْمٍ لَّيْسَ نِسْبَةُ الْاِقْتِضَاءِ اِلَيْهِ اَوْلٰى مِنْ نِسْبَةِ الْاِقْتِضَاءِ فَاِنَّ الْاِقْتِضَاءَ الْمُتَعَقَّلَ اِذْ ذَاكَ اَوِ الْمَنْفِيَّ حُكْمٌ

تعين او صفة مقيدة - ثم ليعلم ان الاقتضاء ان كان ذاتيا فله ثلث مراتب - حكم من حيث المرتبة الاولى هو انه لا يتوقف على شرط و لا موجب يكون سببا لنفسه - وحكم من حيث المرتبة الثانية هو انه يتوقف تعينه على شرط واحد - وحكم من حيث المرتبة الثالثة هو ان ظهور احكامه يتوقف على شروط واسباب ووسائط - وقال قدس سره في نص اخر اعلم ان الحق من حيث اطلاقه الذاتي لا يصلح ان يحكم عليه بحكم وانه لا يعرف بوصف او يضاف اليه اضافة من وحدة او وجوب او مبدئية او اقتضاء ايجاد او تعلق علم منه بنفسه او غيره، لان كل ذالك يقتضي التعين والتقييد ولا ريب ان في تعقل كل تعين يقتضي سبق اللاتعين عليه وكل ما ذكرناه في الاطلاق - بل تصور اطلاق الحق يشترط فيه ان يتعقل بمعنى انه وصف سلبي لا بمعنى انه اطلاق ضده التقييد بل هو اطلاق عن الوحدة والكثرة المعلومتين - اذا وضح هذا فاعلم ان نسبة الوحدة الى الحق والمبدئية والتاثير والفعل ونحو ذالك انما يصح ويضاف الى الحق باعتبار التعين - واول التعينات النسبة العلمية الذاتية ويتعقل وحدة الحق من حيث ان علمه بنفسه في نفسه الخ - وقال قدس سره في نص اخر اعلم ان الحق لما لم يمكن ان ينسب اليه من حيث اطلاقه صفة ولا اسم ولا ان يحكم عليه بحكم علم ان الصفات والاسماء والاحكام لا يطلق عليه ولا ينسب اليه الا من حيث التعينات - ولما استبان كل كثرة وجودية او متعلقته يجب ان تكون مسبوقة بوحدة ولزم ان يكون التعينات التي من جهتها تضاف الاسماء و الصفات والاحكام الى الحق مسبوقة بتعين هو مبدء جميع التعينات ومحدها، بمعنى انه ليس وراءها الا الاطلاق الصرف وانه امر سلبي مستلزم سلب الاوصاف والتعينات والاعتبارات عن كنه ذاته سبحانه - قال المحقق الدوانی وجود مطلق را مراتب اثبات مے کنند - مرتبۂ اُولیٰ غیب ہویّت کہ دراں مرتبہ بہ ہیچ وجہ مشارٌ الیہ نگردد بہ ہیچ وصف موصوف نہ، بلکہ احکامِ تنزلاتِ اوست من حیث الاطلاق والتاثیر والفعل

وَالْوَحْدَةِ۔ ومرتبۂ ثانیہ مرتبۂ الوہیت است، وَهِيَ حَقِيقَةُ اسْمِ اللهِ سُبْحَانَهُ وَلَهُ
بِهٰذَا الْاعْتِبَارِ الْوُجُوْبُ الذَّاتِيُّ۔ قَالَ الْعَارِفُ الْجَامِيُّ قُدِّسَ اللهُ سِرَّهٗ اول کہ ہنوز حکم
ظہور وبطون وواحدیت دراحدیت مندرج بود وہر دو در سطوتِ وحدت مندمج، نام عینیت
وغیریت وظہور وبطون ووحدت وکثرت منتفی، شاہد خلوتخانۂ غیب خواست کہ خود را بر خود
جلوہ دہد۔ اول جلوہ کہ کرد بصفت وحدت بود، پس تعین اول کہ از غیب ہویت ظاہر شد
وحدت بود کہ اصل قابلیات است، واو را ظہور وبطون مساوی بودند باعتبار آنکہ قابل
ظہور وبطون بود واحدیت وواحدیت از وے منتشی شدند۔ وَالتَّعَيُّنُ الثَّانِي لِغَيْبِ الْهُوِيَّةِ
وَاللَّاتَعَيُّنِ هِيَ هٰذِهِ الْوَحْدَةُ الَّتِي انْتَشَأَتْ مِنْهَا الْوَاحِدِيَّةُ وَالْاَحَدِيَّةُ فَطَلَبَ
بَرْزَخًا جَامِعًا بَيْنَهُمَا وَهِيَ عَيْنُ قَابِلِيَّةِ الذَّاتِ لِبُطُوْنِهَا وَظُهُوْرِهَا اِجْمَالًا ثُمَّ تَفْصِيْلًا۔
پس تعین اول عبارت از تعین ذات بود باعتبار قابلیت مذکورہ وایں تعین را مَرْتَبَةُ الْجَمْعِ
نامند وَالْوُجُوْدُ الخ۔ وَهٰذِهِ الْمُقَدَّمَةُ وَاِنْ كَانَتْ مِمَّا حَرَّرَهَا اَصْحَابُ هٰذَا الْفَنِّ
لٰكِنْ ذَكَرْنَا نُبْذَةً مِّنْهُ اِحْتِيَاطًا۔ وَمَعَ قَطْعِ النَّظَرِ عَنْ جَمِيْعِ ذَالِكَ فَالْكَشْفُ الصَّحِيْحُ
حَاكِيًا عَنْ ذَالِكَ مُنَادٍ عَلٰى حَقِيْقَةِ مَا ذَكَرْنَا۔ وَشَيْخُنَا وَاِمَامُنَا قَدْ حَقَّقَ ذَالِكَ فِي
مَوَاضِعَ مِنْ رَسَآئِلِهٖ بِمَا لَا مَزِيْدَ عَلَيْهِ۔ قَوْلُهٗ سَلَّمَهٗ رَبُّهٗ مَا مَعْنَى اللَّطَآئِفِ
السَّبْعِ الخ۔ قُلْنَا كُلُّ ذَالِكَ جَوَاهِرُ لَطِيْفَةٌ مُّتَعَلِّقَةٌ بِالْبَدَنِ الْاِنْسَانِيِّ بَعْضُهَا تَعَلُّقُ
بِالتَّدْبِيْرِ وَالْاُخْرٰى لَيْسَتْ كَذٰلِكَ، وَفِي الْكُلِّ اَسْرَارٌ مُّوْدَعَةٌ وَدَقَآئِقُ غَامِضَةٌ وَّسَيْرٌ
وَّسُلُوْكٌ يَّخْتَصُّ بِكُلٍّ مِّنْ ذَالِكَ، وَكَذَا الْفَنَآءُ وَالْبَقَآءُ وَالتَّجَلِّي الْخَاصُّ مُتَعَلِّقٌ بِكُلِّ
وَاحِدٍ۔ وَمَكَاتِيْبُ اِمَامِيْ وَشَيْخِيْ قُدِّسَ سِرُّهٗ مَشْحُوْنَةٌ بِذَالِكَ وَلَا حَاجَةَ اِلَى التَّكْرَارِ
وَاَمَّا حَقِيْقَةُ التَّوْحِيْدِ عَلَى الْوَجْهِ الْمَذْكُوْرِ فَاِنَّمَا يَكُوْنُ لِلْعَارِفِ شُهُوْدًا لَا وُجُوْدًا
وَلٰكِنْ بِمُوْجَبِ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ يُعَامِلُ مُعَامَلَاتٍ تُنَاسِبُ شُهُوْدَهٗ، وَمِنْ
ذَالِكَ مَا حَرَّرْتُمْ۔ وَفِيْ لُزُوْمِ هٰذِهِ الْحَالَةِ لِصَاحِبِ هٰذَا التَّوْحِيْدِ خَدْشَةٌ، بَلِ
الْحَقُّ لُزُوْمُ كَمَا يُفْصِحُ بِهٖ عِبَارَةُ السَّلَفِ، وَاِلَيْهِ يُشِيْرُ كَلَامُ شَيْخِ شُيُوْخِ الْعَالَمِ
فِي الْعَوَارِفِ وَهُوَ الْمَرْمُوْزُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ: قَوْلِهٖ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ

شکو مؤکد اکما تری۔ والعلامۃ علی صحۃ التوحید الحقیقی ھو حصول حقیقۃ اتباع حبیب رب العلمین وحصول المراتب السبع من المتابعۃ۔ وعنوان جمیع ذلک ھو التحلی بالسنن النبویۃ والاعمال المصطفویۃ علی مصدرھا الصلوۃ والتحیۃ وبحفظ لطائف العبودیۃ والاحتراز عما یخالف الشریعۃ الحقۃ عملا واعتقادا ولو مثقال ذرۃ من خردل، وذالک مما علم بالنص۔ ولذا بالغ مشائخنا النقشبندیۃ قدس اسرارھم فی تحصیل ھذا الامر الجلیل واھتموا بہ، ولم یعتبروا بما یحصل من لطائف الاحوال بفتور شیئ من ذالک، واعتنوا بالتحلی بحلی الشرائع من فقد ان التوحید علی ما حکی من امامنا عبید اللہ المعروف بخواجہ احرار رحمۃ اللہ علیہ۔ واللہ سبحانہ اعلم بالصواب۔

دیگر فرمودہ اند در مسئلہ وحدت وجود چیزے بنویس کہ بغایت دقیق است۔ مکرم من! چوں ایں مقدمہ ذوقی ست کشف حقیقت آں بہ تحریر و تقریر راست نیاید خاصۃ کہ بیک طریق معلوم ایشاں شدہ باشد، و ذوق آں مکرم گشتہ و بوجوہ دلائل عقلی و نقلی متیقن ایشاں شدہ کہ مقام خواجہ حضرت خاتمیت علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ ہمیں وحدت وجود است بروجہے کہ شیخ ابن العربی و اتباع ایشاں رحمہم اللہ مقرر ساختہ اند۔ و نیز مقرر ایشاں گشتہ کہ ہیچ مقامے معرفتے بیروں ازاں نیست، و طریقہ حضرت صدیق اکبر و علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہما وجمیع حضرات خواجگاں ہمیں است، و آنکہ جوگیہ و براہمۂ ہند و فلاسفۂ یونان کہ بطالت شاں بدیہی ست دراں شرکت دارند و بہ دقائق آں بزعم خود رسیدہ۔ ظاہر نمے شود کہ وجہ استفسار چیست، و ایں چنیں مقدمات گمانیہ و ظنیہ شنیدن چہ لطافت دارد، کل حزب بما لدیھم فرحون۔ اللھم فاطر السموت والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون۔ و آنچہ استفسار رفتہ بود کہ اہل حکمت رسمیہ گویند کہ اجسام را ہیولی باید کہ حامل امکان او بود در مجردات چوں احتیاج بہ ہیولی نبود، معلوم شریف باشد کہ حکماء گفتہ اند لابد لکل حادث من مدۃ ومادۃ۔ و مادہ عام تر است از ہیولی پس مادۂ اعراض موضوع است و مادۂ نفس بدن مادۂ صورت ہیولی و بر تقدیر کہ مراد از مادہ ہیولی

باشد محذور لازم نیاید زیراکہ موضوع بدن بے ہیولیٰ صورت نہ بندد۔ مکرم من! چوں مدارِ فلاسفہ برانکار طورِ نبوت است و اعتماد بر مقدماتے کہ از نسجِ عنکبوت اوہن است بایں چنیں ادلہ قناعت کردہ اند و بقدمِ عالم رفتہ و از خداء تعالیٰ روسیاہ شدہ۔ ہیچ طفلے شرائع صحیحۂ قطعیہ را بریں دلائلِ فاسدہ کاسدہ کہ دارند از دست ندہد۔ دریں مسئلہ متمسک ایشاں آن است کہ امکان صفتِ ثبوتی است و محل خود را خواہاں است و آں محل باید کہ مادۂ معانی مذکورہ باشد، و ایں بوجوہ مردود است۔ اول لَا نُسَلِّمُ کہ ممکن در حال عدم موصوف بامکان باشد و انقلابے کہ ازاں گریختہ اند بر تقدیرِ ثبوت ممکن است فِیْ حَالِ عَدَمِہٖ، و بر تقدیرِ تسلیم مراد از صفت ثبوتی چیست۔ اگر آن است کہ عدم داخلِ مفہومِ او نیست یعنی عدمِ مطلق یا مضاف نباشد مسلّم است لیکن ملازمت ممنوع۔ و اگر ایں معنیٰ ست کہ موجود است پس ثبوتی بودن ممنوع است، بلکہ صاحب تجرید وغیرہ بر عدم ثبوتیتِ او اقامتِ برہان نمودہ۔ بر تقدیرِ تسلیم لَا نُسَلِّمُ کہ متعلق محل و معانی مذکور باشد۔ و اگر از امکان امکانِ استعدادی مراد داشتہ باشند کہ صفت ثبوت است، پس محقق است کہ حادث فِیْ حَالِ عَدَمِہٖ بایں موصوف نیست، وَاِلَّا یَلْزَمُ وُجُوْدُ صِفَةٍ بِلَا مَوْصُوْفٍ لِاَنَّ الْمَحَلَّ لَیْسَ بِمَوْجُوْدٍ۔ و مدارِ امکانِ استعدادی بر نفیِ قادرِ مختار است وَهُوَ ضَلَالٌ۔ و آنچہ آں حضرت مرقوم فرمودہ کہ ذوقِ سلیم حاکم است بآنکہ ہر ممکن را ہیولیٰ باید، تعین کہ از ظاہر مصروف است کہ اثبات ہیولیٰ ثبوت بقدم عالم میکند کہ کفر است، بلکہ مراد آں حضرت امرے خواہد بود کہ محل ایں صفت اعتباریہ باشد، وَلَوْ کَانَ ذٰلِکَ الْاَمْرُ اَمْرًا عَدَمِیًّا چنانکہ از تحقیق ایشاں لائح است۔ زیراکہ صورِ علمیہ مندرج در دائرۂ وحدت کہ باعتبار مثال دائرہ است و الّا نقطہ بیش نیست، بوئے از وجود خارجی ندارد۔ و موافق تحقیق آں مخدوم بعض اکابر نیز تجویز کردہ اند کہ حاصلِ امکانِ حادث صورِ علمیّہ است کہ فی نفس الامر گونہ تقررے دارد مناسبِ آں تقررے کہ معتزلہ معدومات را اثبات نمودہ اند و دریں باب تفصیلِ سخن نمودہ۔

تنبیہ۔ از تحقیق سابق لائح گشت کہ ہیچ حادث را پیش از حدوث مادہ موجودہ قبل وجود در کار نیست کہ حامل امکان باشد کہ با وجود عدم ثبوت دلائل او بقدم عالم مے کشد کہ کفر است۔ و بر تقدیر اقتضاءِ امکان مادہ را وجودیًا او عدمیًا ممکن است کہ صورِ علمیہ باشد کَمَا قَالَ کَثِیْرٌ

مِنَ الصُّوْفِيَّةِ، اَوْحَقَائِقُ مَعْدُوْمَةٌ عَلٰى مَا يُسْتَفَادُ مِنْ عِبَارَةِ الْمُتَكَلِّمِيْنَ، اَوْ اَعْدَامٌ۔
قال ہمہ نزدیک است کہ محل موجود را شرط نکردہ اند عَلٰى مَا حَقَّقَهُ الْمُحَقِّقُ الدَّوَّانِيُّ بِمَا لَا مَزِيْدَ
عَلَيْهِ۔ لَا يُقَالُ حَقَائِقُ الْمَعْدُوْمَةِ اَوِ الْاَعْدَامِ مَجْهُوْلَةٌ مُطْلَقَةٌ فَكَيْفَ يَتَعَلَّقُ بِهِ
الْعِلْمُ الْاِلٰهِيُّ ثُمَّ التَّخْلِيْقُ. لِاَنَّا نَقُوْلُ ذٰلِكَ مَمْنُوْعٌ۔ اَلَا تَرٰى اَنَّا نَحْكُمُ عَلٰى عَدَمِ الْعِلْمِ
بِاَنَّهُ جَهْلٌ وَلَا بُدَّ مِنْ تَعَلُّقِ الْعِلْمِ وَالتَّمْيِيْزِ فِي الْجُمْلَةِ۔ وَلَا يَلْزَمُ قَلْبُ الْحَقِيْقَةِ لِاَنَّ
الْمُرَادَ الْمَعْدُوْمُ فِي الْخَارِجِ لَا مُطْلَقًا، وَالْعَدَمُ مَا صَارَ وُجُوْدًا حَتّٰى يَلْزَمَ الْقَلْبُ
كَمَا ذُكِرَ۔ دیگر امید است کہ آں صاحبزادہ بر جادہ رعایتِ حقوقِ شریعتِ غرّاء بظاہر و باطن
فرمایند و از اطلاق ایں قسم سخناں کہ یک حقیقت است کہ از جہتے واجب است و از جہت دیگر
حامل امکان تحاشی نمایند۔ قَالَ بَعْضُ الْمُحَقِّقِيْنَ مِنَ الصُّوْفِيَّةِ، اِعْلَمْ اَنَّ اِصْطِلَاحَاتِ
الصُّوْفِيَّةِ غَيْرُ اِصْطِلَاحِ الْحُكَمَاءِ، اِذْ اِصْطِلَاحُهُمْ خِلَافُ الدِّيْنِ لِاَنَّهُمْ يُنْكِرُوْنَ
الْعُبُوْدِيَّةَ وَيَدَّعُوْنَ الْاُلُوْهِيَّةَ وَيَقُوْلُوْنَ الْحَقُّ مَادَّةٌ وَالْخَلْقُ صُوْرَتُهُ وَكُلُّ
اِنْسَانٍ قَدِيْمٌ بِالنَّظَرِ اِلَى الْمَادَّةِ وَبِالنَّظَرِ اِلَى الصُّوْرَةِ حَادِثٌ، فَالْحَادِثُ وَالْقَدِيْمُ
شَيْءٌ وَاحِدٌ وَالْخَلْقُ وَالْعَيْنُ مُتَّحِدٌ فَاَيْنَ الْعُبُوْدِيَّةُ وَاَيْنَ الْاُلُوْهِيَّةُ الخ۔ وَقَالَ فِيْ
مَوْضِعٍ اٰخَرَ جَمِيْعُ الصُّوْفِيَّةِ عَلٰى اَنَّهُ تَعَالٰى قَدِيْمٌ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَا يَجُوْزُ اِتِّصَالُهُ
بِشَيْءٍ وَانْفِصَالُهُ عَنْ شَيْءٍ وَحُلُوْلُهُ فِيْ شَيْءٍ وَصِفَاتُهُ كَذَاتِهِ لَا هُوَ وَلَا غَيْرُهُ، الْاِنْسَانُ
مَخْلُوْقٌ وَرُوْحُهُ كَجَسَدِهِ وَهُوَ فَاعِلٌ مُخْتَارٌ۔ وَمَنِ اعْتَقَدَ غَيْرَ هٰذَا فَهُوَ زِنْدِيْقٌ
بِالْاِجْمَاعِ۔ كَذَا ذَكَرَهُ كَلَابَاذِيْ۔ وَاَمَّا كَلِمَاتُ بَعْضِ الصُّوْفِيَّةِ فِي الْغَلَبَاتِ كَمَا
قَالَ بَعْضُهُمْ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اِلَّا وَرَاَيْتُ اللّٰهَ فِيْهِ وَمَا فِي الْوُجُوْدِ اِلَّا اللّٰهُ، فَظَاهِرُهُ وَاِنْ
كَانَ كُفْرًا فَلَهَا تَاْوِيْلٌ، وَهُوَ اَنَّ الْغَيْبَ الْمُشَاهِدَ عَنِ الْخَلْقِ لَا يَبْقٰى فِيْ بَصِيْرَتِهِ
لِلْخَلْقِ وُجُوْدٌ وَشُهُوْدٌ، فَيَكُوْنُ هٰذَا الْقَوْلُ مَعْفُوًّا عَنْهُ عِنْدَ الْغَلَبَةِ۔ وَاَمَّا مَنِ
اعْتَقَدَ بِظَاهِرِ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ مَعَ وُجُوْدِ الصَّحْوِ فَهُوَ كَافِرٌ۔ وآنچہ از حکماء نقل فرمودہ اند
وگفتہ اند بے اشتباہ روشن مے گردد کہ معدوم موجود نشود و موجود معدوم نہ، نیز مخالف عقیدۂ
اہل حق است شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهُمْ مگر بدیہۂ وہم آنہا خواہد بود۔ کسے کہ ایمان بقدرتِ کاملۂ

حضرت قادر متعال داشتہ باشد ہرگز شک نیارد درآنکہ او تعالیٰ قادر است کہ بے مادہ ایجاد کند، وتا دیدہ بحقیقت شریعت مصطفویہ علیٰ مَصْدَرِهَا الصَّلٰوةُ وَالتَّحِيَّةُ مکتحل نشود ہرگز بتحقیق ایں مسائل نرسد۔ حکما چوں اعتماد بر عقل خود داشتہ اند از حُسنِ اتباعِ انبیاء محروم ماندہ اند، وخدا را آنچناں عاجز تصور نمودہ اند کہ بے شق مادہ خلق نتواند کرد۔ چوں قدماء اینہا دہریہ اند متاخراں ہرچند تلبیس کردہ اند وباثباتِ صانع رفتہ لیکن در اکثر تصریحات وتلویحات آنہا انکارِ صانع ہویدا مے گردد۔ واثبات قوۃ مؤثرہ ومتاثرہ آنہا واجماع شاں بر قدم عالم وقول بایجاب صانع ونفی اختیار وَاِنَّ الْوَاحِدَ لَا يَصْدُرُ عَنْهُ اِلَّا الْوَاحِدُ ہمہ رموز اند بایں معنی كَمَا لَا يَخْفٰى عَلَى الْمُتَتَبِّعِ فِیْ كَلَامِهِمْ۔ ہرچند جمعے تاویلات کردہ اند اما اکثر موافق مقرراتِ آنہا نیست وَاللهُ اَعْلَمُ۔ ہویدا است کہ ایں سخن ایشاں بے تاویل نیست والا انکار حوادث کونیہ کہ بے شک محدثات اند واز کتم عدم برآمدہ اند مثل حرکات متعاقبۂ فلکیہ واجزاء زماں وغیرہا کہ وجود شاں از عدم وعدمِ شاں بعدِ وجود از اجلاء بدیہیات است، لازم مے آید، مگر بر قضیۂ تشکیک کہ فردِ اعلاء وجود مراد داشتہ اند کہ ذات واجبی باشد جَلَّ وَعَلَا۔ آرے بر اصول صوفیہ واہل حکمت کہ بوحدتِ وجود قائل اند محقق است وبتوجیہ وجیہ۔ قولِ صوفیۂ کرام عائد بر قول علماءِ عظام است كَمَا حَقَّقَهُ شَيْخِیْ وَاِمَامِیْ قُدْوَةُ الْمُحَقِّقِيْنَ قُدِّسَ سِرُّهٗ بِمَا لَا مَزِيْدَ عَلَيْهِ۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ ایں ہمہ جرأت وبے ادبی ودراز نفسی حسب الامر عالی بود، والا ایں احقر راچہ یارا کہ درخدمتِ علیہ ایں ہمہ گستاخی نماید۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب حضرت خواجہ عَبْدُ اللّٰہ معروف بخواجہ خورد ابن حضرت خواجہ مُحَمَّد بَاقی بِاللّٰہ قُدِّسَ سِرُّهُمَا۔ در استفسارِ علومِ غریبہ ومعارفِ دقیقہ بخدمت حضرتِ ایشاں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ بعد از عرض نیازمندی وشکستگی وبیدلی معروض رائے اشرف اجلی مے گرداند کہ بایں ہمہ خرابی وپستی کہ نصیب حال وہمتِ ایں گرفتار شدہ است، امیدواری را از دست نمے دہد وبزرگانِ ایں طریقۂ علیہ را وسیلہ ساختہ پیوستہ از خداوند مے خواہد کہ بعنایتِ خاص خود گرفتار را از گرفتاری ہرچہ مسمّیٰ بما سوا است بر وجہ کلی خلاصی بخشیدہ گرفتار محبت خود گرداند تا در غلبات

نسبتِ شریفہ استغراقِ تمام در بحرِ وحدت و انقطاعِ حقیقی از کثرت موہوم میسر گردد، اَشْتَهِیْ عَدَمًا
وُجُوْدُ بَعْدَهٗ - بعد ازاں اگر خواہد از مقامِ معرفت کہ مقصودِ آفرینش است بہرہ مند گردانند، بحضور
آں کہ حق سُبْحَانَهٗ را با خود در جمیع مراتب حاصل است مطلع مے سازد، بآنکہ بیقین و وجدان می یابد کہ
ایں حضور و شہود صفتِ اوست تَعَالٰی - ایں جا از سالک نام و نشانے نیست و دراں مقام است
اتصاف باوصافِ الٰہی و تخلق باخلاق وجوبی، و ہم دریں مقام است ارشاد و تکمیل تمام - وایں مقام
کہ مسمّٰے ست بفناءِ حقیقی و بَقَاءِ بِاللّٰهِ و سَیْرٌ فِی اللّٰهِ و وجود را بعد از فناء نہایتے نیست چہ در مراتب
وصول وجوہ محبوبِ حقیقی واقع شدہ است و وجوہ محبوب را غایت نمے باشد و مشہودات بے وجہ از وجوہ
مستحیل است و ہم دریں مقام است شہود احدیت در کثرت کہ بعضے کُمّل را کہ وَرَثۂ محمدیہ اند بعد از
رُجوع میسر است - اصحابِ رُجوع دو قسم اند بعض اہل ایں شہود اند و بعض نہ، چُنانچہ شیخ محمد لاہجی در شرح
گلشن راز باں تصریح کردہ است - قسم اوّل را اکمل میگویند - و بالجملہ اینجا عروجے ست و رجوعے، در طریق
عروج بعض را ایں مشرب پیش آید و بعض را نہ - و احوط آں است کہ بایں راہ نبرند، چہ مے تواند کہ بعض
در مراتبِ ظلال مقید شود - اما چوں بایں راہ رفتہ باشد و بمددِ صحبتِ مرشد و صفاءِ استعداد او بکمال
تربیت برسد و بہ مطلق حقیقی فانی گردد، بعد از رجوع شاید استعداد مساعد یافتہ بوراثتِ تامہ کہ شہود آں
گشت وآں را کوثر نامیدہ اند مشرف گردد، بلکہ غالب ہمیں معنی ست - مقصود از ہمہ گستاخی غیر ایں
نیست کہ اگر بخاطر برسد اعانت ایں طریقۂ شریفہ، در حق ایں گرفتار بلکہ در حقِ جمیع دیگر کہ در ایشاں استعدادِ
ایں معنے یافتہ شود، نمایند - اگر چہ توجہ بطریق دیگر باشد ازیں طریق نیز خالی نگذارند - معلوم شریف
آں حضرت است کہ ایں جا دو جہت است، یکے دوام آگاہی بذات کہ آں را یاد داشت گویند و
آں را حضراتِ خواجگاں بہ تربیت و پرورشِ آں سعی دارند و مے فرمایند - وایں طریقِ اجمال است -
دیگر شہود خاص کہ در مجموع مے باشد بصفت یگانگی، و یکے بصفت ہمگی، وایں طریقِ معرفتِ تفصیلی ست
بعض از کمل افرادِ اَوْلِیَآءِ اللّٰهِ باشند کہ در ہر شئے دریابندہٗ وصفِ خاص گردند و در خود برآں یابندہ
اسمے از اسماءِ ذاتیہ کہ در خارج مظاہر نمے باشد ذاتیات را از یک دیگر متمیّز مے سازند - وایں درجہ
از درجاتِ بَقَاءِ بِاللّٰهِ بغایت نادر است - ایں معنی را در کلامِ حضرت سلطانِ مملکتِ تحقیق خواجۂ
احرار قُدِّسَ سِرُّهٗ یافتہ شدہ است اما ہنوز بفہم نرسیدہ است، لطف فرمودہ اگر گنجائش

وقت باشد در رشحات ملاحظہ نمایند و بشرحِ آں ممنون سازند۔ چنانچہ بعض دیگر مظہر اسماءِ فعلیہ مے شوند، ہم در مقامِ باللہ راباایں دو وجہ تفسیر فرمودہ اند۔ در شرحِ معنیٔ اول توجہے فرمایند۔ وایں فقیر پیش ازیں در عریضہ مشتمل بر مسائل نوشتہ بود کہ در لطائف سبعہ ہر چہ تواں نوشت بنویسند۔

اول در تحقیق آں لطائف کلمہ چند بنویسند، یعنی لطیفۂ عالی چہ چیز است و لطیفۂ نفسی کدام است و ہم چنیں لطیفۂ قلبی و روحی و سرّ و خفی و اخفیٰ۔

ثانیاً در مغایرت و عدم آں بایک دیگر لفظے چند کہ ذاتی بود مقصود تحریر فرمایند۔ در مکتوبات و رسائل حضرت قبلہ گاہی قُدِّسَ سِرُّہٗ دریں باب چیزے یافتہ نشد۔ آرے ذکر لطائف ہست، اما اینکہ ہر لطیفہ حقیقتِ او چیست و مغایرت بایک دیگر چگونہ است اعتباری یا حقیقی یافتہ نشدہ، از بیان لطائفِ حقائق مغایرت و عدم آں نیز معلوم مے شود۔ آرے در بعض رسائل بعض مشائخ کبرویہ مثل شیخ زین الدین خوافی وغیرہ چیزے یافتہ میشود، اما بتفصیل نیست، و وافی و کافی نیست و بعضے خوب بفہم ہم نمے رسد و بالفعل ہم آں مقام حاضر نیست تا نوشتہ شود۔ والسلام

حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ

مکتوب ۳۱ سی و یکم۔ بنام حضرت خواجہ عبدُ اللہ معروف بخواجۂ خورد ابن حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قُدِّسَ سِرُّہُمَا۔ در فنا و بقا و حضور و شہود و در رؤیت۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ عرض نیاز ایں شکستہ آوارہ بصد عجز و انکسار بحضرتِ علیہ مقبول باد۔ عنایت نامہ عشرت و مسرت افزاء دُور افتادہ ہا گردید۔ الطاف و اشفاق کہ در ضمن آں اندراج یافتہ است سببِ امیدواریہاءِ ایں ناقابل مقصر گشت۔ اللہ تعالیٰ آں صاحبزادۂ اکرم را ہمیشہ بر مخلصان و محبان خود مشفق و مہربان دارد۔ از اذواق و مواجید ایں طائفۂ علیہ مشروح ساختہ اند و بہ نکات لطیفہ و لطائفِ شریفہ مشحون گردانیدہ بمطالعۂ آں حظہا فراگرفت، ہر چند ایں گرفتارِ نفس امارہ را بوجہ من الوجوہ لیاقتِ استماع ایں غوامض دقیقہ و اسرار غریبہ نیست چہ جاءِ آنکہ دستِ تحقیق بدامانِ آں کشاید۔ ہیہات۔ در رشحات مذکور است از شیخ ابو سعید قُدِّسَ سِرُّہٗ پرسیدند کہ سخن در طریقت گفتن کرا شاید، فرمود کسے را کہ اگر ظاہر

بر ہمہ اہلِ زمین عرضہ کنند بر ظاہر او ہیچ عیب شرعی نباشد، و اگر باطنِ او را بر ہمہ اہلِ آسمان عرضہ کنند در باطن او ہیچ نقصانے نباشد۔ اما چوں عنایتِ عزیزاں کہ دریچہ لطفِ الٰہی ست جَلَّ و عَلا ایں مسکین مطرودے را از حضیضِ ذلّت باوجِ رفعتِ قبول برداشتہ است، و توجہ ایشاں اعزّہ وثقتے ہمت ساختہ بدو کلمہ نامربوط پرداخت۔ امیدوار عفو است۔ مخدوما! اطلاق نام و نشان سالک دو احتمال دارد نام و نشان کونی و امکانی و زوالِ آں در سطوات انوارِ قدم ظاہر و لامع است، اما کہ مراد قطب المحققین خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ از نفی ذات و صفاتِ سالک دریں مقام بایں معنی بود۔ احتمال دیگر عینِ ثابتۂ او کہ سالک مظہر اوست و زوال آں دریں مقام لازم نیست، و حصول ترقی از عینِ ثابتہ کہ مبدءِ تعین او باشد ممکن است بل واقع، چنانکہ در کلام حضرت سجۃ العارفین حضرتِ ایشاں قُدِّسَ سِرُّہٗ مبسوط است و در رشحات در میان فرق میان ملک و انسان نیز مذکور است۔ و متبادر چناں است کہ نام عبارت از ذاتِ عارف است استغناء آں بداں معنیٰ ست کہ عارف را ذات نیست داِنَّ اَلْعَالَمَ اَعْرَاضٌ مُّجْتَمِعَةٌ فِیْ عَیْنٍ وَّاحِدٍ عَلٰی مَا تَقَرَّرَ عِنْدَ هُمْ۔ اما نفی نشان کنایہ از آثار است و آں آثارِ حضرتِ وجود است عِنْدَ هُمْ، عینیت جز بطریقِ تجوز و نفی انتساب محل گنجائش ندارد کہ انقلابِ علمِ واجبی جَلَّ شَانُہٗ مستحیل است۔ دیگر اتحادِ مقام بقاء و فناء خلاف مقرر است و موہم آنکہ حصول فناء بر انکشاف و حضورِ مذکور موقوف است، بلکہ فناء ہماں استغراق است در شہودِ ذاتِ حق سُبْحَانَہٗ بے آنکہ او را وقوفے بود بشہودِ او جَلَّ ذِکْرُہٗ، بل شہودے کہ وصفِ شاہدی و مشہودی در دیدۂ دل نیاید و ہمگی در بحرِ ہستی گم گردد۔ و نفی نام و نشان کہ مرقوم فرمودہ اند ہم در ہمیں مقام راست آید کہ عبارت از فناء ست۔ و نیز از حصول مقام بقاء مجرد تعین باآنکہ ایں حضور و شہود نیز صفت اوست کفایت نیست تا بوجود موہوبِ حقانی مشرف نشود از بقاء شربے ارزانی نیست۔ ہر چند ایں تعین ثمرۂ آں وجود موہوب است اما عمدہ را رعایت کردن لازم است۔ دریں وقت صاحب ایں حضور و شہود جز او سُبْحَانَہٗ نخواہد بود و فانی آوارہ از خلوت خانۂ عدم بخلوت گاہ وجود رخت نخواہد کشید تا حقیقتِ اَشْتَهِیْ عَدَمًا لَا وُجُوْدَ بَعْدَهٗ صورت پذیرد۔ بداں است اشارۂ حضرت خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ آنجا کہ فرمودہ اند اگر حق سُبْحَانَہٗ او را ازیں مقام ترقی

بخشد و بیقاء رساند، و را از نزد خود نورے بخشد کہ باں نور تواند دید کہ مشاہدۂ او جَلَّ ذِکْرُہٗ جز او نیست۔ و نیز مقام تکمیل معبر بسیر عَنِ اللّٰہِ بِاللّٰہِ است سیر فِی اللّٰہ را باآں متحد ساختن، ہرچند از کلام بعض مشائخ متوہم است، مخالفِ مقرراست۔ و آنچہ حضرت خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ کہ سیر عَنِ اللّٰہِ بِاللّٰہِ برائے تکمیل ناقصاں ایں جا صورت بندد منافی آں نیست، بلکہ مؤید آں است چُنانچہ سیاق دلالت دارد۔ ہویداست کہ فرق میانِ اولیاء و مستہلکین و غیر ایشاں باعتبار ہمیں سیر است، و الّا ہر فناء را بقاء لازم است و تحقق ولایت را ایں دو جناح در کار۔ و نیز استہلاک را بسیر اوّل خصوصیتے نیست بلکہ در سیر ثانی باعتبار تفصیل شیون از توارد بقاؤ فنا چارہ نبود، چُنانچہ حضرت خواجہ قُدِّسَ سِرُّہٗ باں ایماء کردہ آنجا کہ فرمودہ اگر بحیاتِ ابدی در انقطاع اصل از تعلقاتِ صوریہ کوشی بنہایتِ ایں طریق نتوانی رسید، چہ ہر نفی را اثبات لازم است و ہر اثبات را نفی الخ۔ آنچہ مرقوم فرمودہ اند کہ وجوہ محبوب را غایت نے باشد و شہود ذات بے وجہے از وجوہ مستحیل، مانا کہ عبارت جمعے از عرفاء موہم ایں معنی شدہ باشد۔ قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ۔

فکرِ ہر کس بقدرِ ہمتِ اوست   تو و طوبےٰ و ما و قامتِ یار

ظاہراست کہ کلام مشائخ بیشتر موافق استعدادِ مستمعان است و مطابقِ حالِ طلاب۔ سالکے کہ سیرِ او بتفصیل شیون افتادہ باشد، و استعدادِ او بہ قاب قوسین مناسب، در حق او انحصار سیرِ ثانی، اِذْ فِی الْاِتِّصَافِ بِالْاَوْصَافِ الْاِلٰہِیَّۃِ اَلتَّخَلُّقُ بِاَخْلَاقٍ غَیْرِ الْمُتَنَاہِیَۃِ مَعَ عَدَمِ اِنْقِطَاعِہٖ مُسَلَّمٌ۔ و ایں حال محبّین غیر محمدیین را است، بخلاف محمدی المشرب کہ معاملۂ او بہ اَوْ اَدْنٰی قرار یافتہ باشد۔ بعد از سیر صفات و شیون و قطع آں بطریق اجمال از راہ محبوبی منجذب اصل الاصول، و از عین الاعیان کہ مرکز طبعی اوست بر آمدہ محفوف سُرادقاتِ ذات شدہ باشد، اگر از ذاتِ صرف حظّے فراگیرد و سیرش بیروں از وجوہ اعتبارات واقع شود چہ مستحیل۔ و اگر شہود تجلی را دراں حضرتِ علیا بار نبود انحصار سیر در شیون و اعتبارات لازم نیاید، بلکہ حظّے ست مجہول الکیفیت کہ محاط عبارات و مشمول اشارات نشود کہ تنگنائے عبارت جز وجوہ را نتواں اداء کرد، اَلْمَجَازُ قَنْطَرَۃُ الْحَقِیْقَۃِ۔ در عالم مجاز آنچہ از شاہد در حیطۂ شہود آید و محاط نظر گردد معبّر الفاظ شود و غالب جز عوارض

معشوقہ محبوب نخواہد بود، والّا ذاتِ معشوق ازاں یک سُوست، کہ گرفتار ذات است و مُعرض از عوارض و صفات ۔ و چوں ذوات را باہم نسبتے ست بیروں از ادراک ازاں رُو از ذوات نصیبے دارد، و بہر حال اگر عمرِ نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ یابد ازاں حظِ وافر و ازاں نسیم متواتر لعوارض نخواہد خرامید و از قبلۂ توجہ احدیت بسیل واحدیت نخواہد پیوست، مگر در وقت رُجوع کہ عبُورے دریں گلشن نماید و از گلہاء ایں موطن حظے گیرد ۔ اما چوں عروج موافق نزول است و مقابل نقطۂ علیا نقطۂ سفلےٰ ست ناچار باسفل تنزلات محقق خواہد شد و در مقامِ تسلیم بمرادِ محبُوب قیام نمودہ بمہاجرت قرار خواہد داد، حدیث کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دَآئِمَ الْحُزْنِ گویا رمزے ست باں ۔ بذوقِ رفیقِ اعلیٰ عازم دیارِ محبُوب شدہ رجعت قہقری باصل خواہد کرد تا وصول مدت موت دریں معاملہ خواہد گذرانید ۔ چُوں بنداء اَلْمَوْتُ جَسْرٌ یُّوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ مستعد گردد از کشاکش ہجراں خلاصی یابد ۔ ہر چند دامن کبریاءِ محبُوب علی الاطلاق ازاں بلند تر است کہ کوتاہ دستے باں حضرت علیا تواند آویخت و بہم آغوشیِ آں منزہ تواند رفت، اما اگر بے چارہ مشتاق گردِ حریمِ محترمِ او نگردد کجا رود و بکجہ رُو آورد ؎

ذاتِ من نیست جُز محبتِ ذات ذات بر من زدہ است راہِ صفات

عَرَفْتُ رَبِّیْ بِجَمْعِ الْاَضْدَادِ ۔ و بذوق درمے یابد کہ ہر چہ مشہود و منظور گردیدہ، و آنچہ متعلق علم و فہم گشتہ و یا بوجہے مجہول الکیفیتے ازاں حضرتِ علیا فرا گرفتہ، و ہر چہ متعلق طلب و محبت شدہ و آنچہ اتحاد پیدا کردہ و نسبتے بہم رساندہ، دامن عز حضرتِ کبیر ازاں متعالی ست، و آں جز متخیل و منحوت و نہ و شایانِ نفی و اعراض، بحقیقتِ کلمۂ لا نفی آں واجب است، لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ گویاں تبرّی ازاں لازم، کہ محدث را با قدیم راہے نیست، او تعالیٰ وَرَآءُ الْوَرَآءِ ثُمَّ وَرَآءُ الْوَرَآءِ ست

اے شدہ ام در جوالِ خویشتن مے پرستی ہم خیالِ خویشتن

ہمچنیں صفاتِ واجبی جَلَّ وَعَلَا و شیونِ ذاتیۂ تَعَالٰی کہ بقِدم موصوف اند و ہمچو موصوف خود ببقاءِ ذاتی متصف ۔ محدث بے چارہ را رہ باں نیست و سیر او را باں تماشا گاہ گذر نہ، با وجود آنکہ اگر جویاں است او را جویاں است و اگر پویاں است ببارگاہِ او پویاں، و اگر معنی دارد ہم با و دارد و اگر وصل دارد با و، از صفات جُز ذات نخواہد و از تعینات جُز حضرتِ اطلاق نہ، در نزہت گاہ غیب ہویّت ہمدوش

تنزیہ صرف است و درخلوت خانۂ احدیت ہم آغوش مطلق محض۔ وآنکہ جمع اضداد گفتم صواب است زیراکہ محدث باآثار خود رخت بملک عدم کشیدہ است بوجہے کہ اورا بازگشتے نیست، ہرچہ ہست خود بخود ہست خود طالب وخود مطلوب خود شاہد ومشہود خود محب وخود محبوب است، ہم اورا واجد است وہم موجود وہم ناظر است وہم منظور، وایں آوارہ ترجمانے ملبش نیست چوں الفاظ بررو معانی وچوں کالبد براشباح۔ ونیز کارخانۂ عارف لشہود وابستہ است و درمیان شہودات و وجدانیات مدافع نیست بموجب أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ باو مناسب یافت احکام ومعاملات است۔ گفتہ نشود کہ چوں معاملہ بذاتِ بحت وغیب ہویت پیوست ترقی راچہ معنی بود وتفاوتِ اقدامِ اَھْلُ اللہ راچہ گنجائش۔ زیراکہ وسعت کہ درمقام تفصیل صفات است ظلے ست ازاں وسعتے کہ دراں ساحت گاہ مقدس است ورشحہ الیست ازاں بحرِ محیط فَهُوَ الْبَسِيطُ الْوَاسِعُ، اگرچہ عقلِ عقیل درادراکِ آں وسعتِ بیچونی عاجز باشد وازتصور آں ترساں۔ آنجا دیدۂ دیگر درکار است کہ عقل دریں موطن معطّل خردرگل است، ولہٰذا رؤیتِ بصری بذاتِ اقدس متعلق خواہد شد باوجود آنکہ ہرکدام راباندازۂ قرب خصوصیتے جدا خواہد بود وترقی علیحدہ۔ وحل ایں رؤیت بررؤیت تمثلے ازتمثلاتِ ذات نہ رؤیتِ عینِ ذاتِ اوست تَعَالٰی وَتَقَدَّسَ، وموجبِ نفیِ خصوصیتِ رؤیت است بدارِ ثواب وخروج ازقوانین شریعتِ غراء واعتزال است ازمذہبِ اہلِ حق شَکَرَ اللہُ سَعْیَہُمْ۔ وہرگاہ رؤیتِ بصری ممکن باشد، مشاہدۂ بصیرتی چرا مستحیل بود وطلاب چرا مایوس باشند، ہرچند سواء مشہود مراتب باشند کہ شیفتۂ مشتاق والہ آں بود وجز تمنا ازاں بدستش نیاید۔ وآنچہ بعض محققین براستحالۂ تعلقِ علم بذاتِ واجبی استدلال اقامہ کردہ اند کہ علم موجبِ احاطہ است برتقدیر تمام دلالت برنفی حصولی دارد نہ حضوری۔ حضرت قطب العرفاء درفقرات فرمودہ اند چوں دل ازمزاحمت تصرف غیرحق سُبْحَانَہٗ آزاد شدہ، الوہیت دیگرے ازپیش بصیرت او برخاست، دریں مقام لشہودِ تجلیاتِ صفاتِ حق سُبْحَانَہٗ ازشہود اوصاف خود وغیر خود نجات یافتہ ازتجلیِ ذات درپسِ پردۂ تجلیاتِ صفاتی بہرہ مند شود، وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ۔ تواند کہ اشارہ بایں معنی باشد وحقیقتِ احسان میسر شود، چنانکہ لفظ کَانَ اشارہ باں میکند۔ عبور ازیں مقام ہیچ کس رامسلم نیست بے اتباعِ کمال مرحضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ

فَضْلِهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ أَتَمَّهَا در مقاماتِ فنا و نیستی چنانکہ نیل مقاماتِ پیشیں میسّر نیست بے متابعتِ او صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ چہ متابعت ہر مقام بحسب آں مقام است، کسے بمتابعتِ آں عالی مقام میسّر شود کمتر از کمتر است لیکن کسے را محض عنایت شاید کہ آسان گردانند۔ رسیدن باں دولت کہ بشہود و انکشافِ ذات از تفاصیل اسماء و صفات زائل شدہ غیر ذات مشہود او نباشد بسیار متعذر است مگر کسے کہ از ذات و صفاتِ خود نیست شدہ باشد و بخلعتِ خاص کہ تعبیر ازاں بوجود موہوب حقانی کردہ اند مشرف شدہ باشد اِنْتَهٰى كَلَامُهٗ قُدِّسَ سِرُّهٗ۔ و در رشحات آوردہ فرمودند کہ معنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پیش بعضے کہ اَللّٰهُ اسم ذات است مِنْ حَيْثُ هُوَ آں تواند کہ نیست اِلٰہ کہ عبارت از مرتبۂ الوہیت یعنی ذات مع الصفات اِلَّا اللّٰهُ یعنی ذات بحت معرّٰی عن الکل ایں معنی را در خود روانمے باید داشت، زیرا کہ در زمان خلوت دل از اغیار شہود صرف جز ذاتِ مقدس ہیچ نیست۔ و ایں نسبت مبتدیاں خواجہ عبد الخالق را قُدِّسَ اَسْرَارُهُمْ میسّر است۔ فَهِمَ مَنْ فَهِمَ۔ ع

بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

در ہمیں معنی مے فرمودند کہ مبتدیاں طریقۂ خواجہ بہاؤ الدین را قُدِّسَ سِرُّهٗ چاشنی از غیب ہویّت حاصل است انتہی۔ مقرر است کہ غیب ہویت عبارت از مرتبۂ لاتعیّن است بلکہ شہود بر زخیت کبرٰی ثانیٔ آں است۔ چنانچہ صرائح و لوائح اکابر براں ناطق است۔ مقصود ازیں ہمہ گستاخی و اطالتِ کلام انکشاف حقیقتِ حال است، تا برجودت و کساد مخزون فہم قاصر خود اطلاع یابد، والا

من ہماں احمد پارینہ کہ ہستم ہستم   بل ہیچم و کم ز ہیچ ہم بسیارے

مکرمِ من! محقق است کہ تجلی ذات نصیبِ آں سرور است عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَ اَكْمَلُ التَّحِيَّاتِ، و شک نیست کہ آں بیروں از دائرۂ تفصیلِ اسماء و صفات است و خارج از حیطۂ وجوہ و اعتبارات۔ و کمل تابعان او را عَلَيْهِ السَّلَامُ در مقاماتِ او عَلَيْهِ السَّلَامُ حظے ست تا حقیقت وراثت راست آید، و بشارت اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ بحصول پیوندد۔ و ایں معرفت من حیث الکشف والعیان والاثبات والبیان محل ریب نمے نماید۔ و اگر در عبارت عزیزے خلاف آں ظاہر شود، حمل بر استعداد مستمعان باید نمود، یا تفاوتِ اقدام اَهْلُ اللّٰهِ

باختلافِ ازمنہ واوقات ۔ حضرت شیخ ابن العربی قُدِّسَ سِرُّہٗ باصحابِ خود مے فرمودند کہ ہرچہ
بیارید تازہ بیارید نہ قدیمہ ۔ در ابتداء و توسط و نہایت عَلٰی تَفَاوُتِ دَرَجَاتِهِمْ ، احوال مختلف
است و مواجید متلونہ ، مَنِ اسْتَوٰی یَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ ، بلکہ بعد حصولِ اقصےٰ درجاتِ کمال ۔
چوں ایں دار دارِ تقلب است و احکامِ شریعت ہمیشہ دامنگیر است و حرمان و یاس از دولتِ حصول
بمطلب نقد حالش ، اگر در وقتِ نزول و تلبس آں احکام ، کہ اَلنِّهَايَةُ هِيَ الرُّجُوْعُ إِلَى
الْبِدَايَةِ اشارہ بداں است ، از یاس خبر دہد و از داغِ حرماں بنالد و حصول سعادت و وصول محال
گوید دلیل بر امتناع آں نمے شود ، قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰی قَلْبِي الخ ۔ فرمودہ اند
ہم دریں مقام شہودِ احدیت در کثرت کہ بعض از کمل راکہ وَرَثَۂ محمدیہ اند بعد از رجوع میسر است مکرما!
ایں از حِکَمِ الٰہی ست کہ اولیاءِ خود را ، کہ باطن ہاءِ ایشاں بحقیقتِ تنزیہ گرفتار است و تمام و کمال
بامحبوبِ خدا در بارگاہِ انس مخصوص است از برائے افادۂ طلاب و افاضۂ انوارِ ہدایت برخلاف بازگشتے
برازیں خلوت گاہ میدہند و بوئے از مطلوب در ریاحین ایں تماشا گاہ بمشامِ جانِ شاں مے رسانند
تا وجوہِ مناسبت بہم آید ، کہ فتحِ ابوابِ فیض بے آں متصور نیست چنانچہ در حدیث حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ
دُنْيَاكُمْ ثَلَاثٌ رمزے ست بداں ، نہ آنکہ مطلق را محبوسِ قید سازند و مقید گردانند و آفتاب را
در طشتِ آب بینند ۔ جمعے کہ باستیلاءِ قہرمانِ مطلوب بحقیقتِ فناء رسیدہ بتشریفِ مَا زَاغَ الْبَصَرُ
مکرم شدہ باشند از آفاتِ تقییدات محفوظ اند و از اغلالِ علائق آزاد ۔ و ایں شہودِ وحدت در پردۂ
کثرت ایشاں را مانع شہود صفتِ اطلاق نباشد ، چراکہ حقیقتِ گرفتاری آنہا ہماں است ، و
ایں برائے رعایت حکمتے ست و اظہار جزئیت رحمتے ۔ پس ازیں تحقیق لائح شد کہ شہودِ احدیت در
کثرت متمم کمالِ ایں جماعتِ علیا نباشد و موجبِ فضلِ ذاتیہ نہ ، بلکہ فی الحقیقت ایں شہود حجابے
است بر بدرِ کمالِ ایشاں و کلفے ست بر چہرۂ جمالِ ایشاں ۔ و از انبیاءِ مرسل عَلَيْهِمُ الصَّلَوٰتُ
وَالتَّحِيَّاتُ أَتَمُّهَا وَأَكْمَلُهَا و صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ از کمل وَرَثَہ از اہلِ عرفان
برازیں ترانہ ترنم ننمودہ اند و محبوسِ حضیضِ ایں تنگنا نگشتہ ۔ و ایں جماعت اصحابِ ذوق و وجدان
راکہ در غلباتِ سکر و حال محکوم ایں تجلی شدہ اند و مغلوبِ ایں شہود گشتہ فضل بریں فرقۂ کبریٰ نبود و مرتبۂ
کبریٰ در قربِ الٰہی جَلَّ وَعَلَا نباشد ۔ آنچہ در حصولِ فناء مشروط است آں است کہ ایں

کثرت مانع حضور وحدت نباشد و مزاحم شہود احدیت نگردد، وظاہر است کہ دریں فرقہ اتم است
وآنچہ مرقوم فرمودہ اند کہ شیخ محمد لاہجی قسم اول را اکمل مے گوید، مکرما! کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ
فَرِحُوْنَ جائے کہ سخن در انبیاء و کمل ورثہ باشد بکلام ہر کس استشہاد نتواں آورد۔ ونیز مرقوم فرمودہ اند
بالجملہ اینجا عروجے است و رجوعے دراں عروج، بعضے را ازیں مشرب پیش مے آید و بعض را نہ، واحوط
آں است کہ بایں راہ نبرند چہ مے تواند کہ بعضے از مراتب ظلال مقید شود۔ مخدوما! ایں مشرب کہ
شہودِ احدیت در کثرت باشد حصول آں اصحاب عروج را کہ در صدد قطع منازلِ امکانیہ اند و بسیر
الی اللہ مشغول، محال است چراکہ طلوعِ آفتابِ احدیت را اضمحلال ظلماتِ امکانیہ لازم است
و حصولِ فناء درکار، کہ صاحبِ عروج ازاں بے نصیب است وآنچہ دارد صورت ایں مشرب است
نہ حقیقتِ آں کہ مشہود او کثرت است بکمالِ وحدت بخلاف فانی کہ مشہود او جز وحدت نیست و
کثرت جز وہم وخیال نہ، شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا، اگر الحاقِ صورت بمعنی نمودہ اند خداوند عروج را اصحاب
ایں مشرب نامند پس آنچہ درفہم قاصر درآمدہ و از طریق تسلیک اکابر اطلاع یافتہ، اولویت حصول
آں است در اوانِ سلوک کہ بمعاونتِ آں در مفاوز غیب الغیب عبور نماید، ولذا آں را فتح الباب
مے نامند۔ بدیہی ست کہ ایں محبوس اغلال مباعدت را اقتباس انوار فیوض حضرتِ مقدس ومنزہ
بے توسط مبارق ظلال درکمال عسر است، و رعایت وجوہِ مناسب مقتضاء حکمت است کہ ایں
دار تدبیر مقتضی آں است لیکن بتوجہ پیر مقتدیٰ از تقید بمراتب ظلال محفوظ خواہد بود۔ آرے در نسبت
سابقاں کہ انبیاء کرام باشند عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وکمل وَرَثۂ ایشاں در طریق ارشاد رعایت وجوہ مناسبت
درکار نیست، کہ بقلاب اصطفاء ومحبوبی وانجذاب اجتباء ومرادی از اول کار قبلۂ توجہ ایشاں جز
غیب، ہویت نیامدہ است و بہ زیغ البصر گرفتار نشدہ اند و از شاہراہ تنزیہ مطلق بکوچہا تشبیہ نیفتادہ
اند، بخلاف نسبت لاحقاں کہ غالباً از اصطفاء یکسو ماندہ بطریق امانت پیوستہ اند و از محبوبی بہ محبی
قناعت نمودہ۔

مرقوم فرمودہ اند کہ بعد از رجوع اگر استعداد مساعد افتد بوراثت تامہ کہ شہود اکمل است وآں
را کوثر نامیدہ اند مشرف گردد بلکہ غالباً ہمیں است۔ امید گاہا! چوں حقیقتِ توحید کہ عبارت از
إِفْرَادُ الْحُدُثِ عَنِ الْقِدَمِ است میسر شد وکمالے کہ وصول بحضرت احد است بحصول

پیوست، بتشبیہ چرا گراید واز قبلۂ طلب کہ ذات منزہ است بظلالِ کونیہ چوں آید۔ چگونہ ازاں وراثت تامہ وشہود اکمل باشد واز شہودِ احدیت بے مزاحمت کثرت شہود وحدت در کثرت چساں اتم بود، بآنکہ استغناءِ ذاتی واحد علی الاطلاق بزرگتر ازاں است کہ در ہیچ آئینہ اورا گنجائشے بود، ومورد خطاب اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ۔ چوں گردد۔

سوال۔ از تقریر تو لائح گشت کہ بعض کُمّل را بجہت ابقاءِ مناسبت بایں عالم شہود دست مے دہد۔ وآں منافیٔ کمال ایشاں نیست والحال چنیں مے نماید۔

جواب۔ درصُورتے ست کہ باطنِ عارف تنزیہ صرف وواحد مطلق باشد بحسب ظاہر گونہ تعلق بایں کثرتگاہ داشتہ باشد وحظے از مشاہدہ در جلوۂ آں تماشاگاہ گیرد، نہ آنکہ وقتِ رجوع معاملۂ او ہمیں رجوع وحدت در کثرت بود وہماں را وراثتِ تامّہ شہود اکمل داند چنانکہ عبارت عالیہ مشعر برآں است۔ شَتَّانَ مَا بَیْنَهُمَا۔ پس ازیں تحقیق لائح شد کہ مقصود فریقین یعنی جمعے کہ بشہود واحدیت بے مزاحمت کثرت مستعد شدہ اند وجماعۂ کہ بشہودِ وحدت در کثرت آرام یافتہ، حضرت احد حقیقی ست جَلَّ وَعَلَا کہ بکمال تقدس واطلاق موصوف است، لیکن فرقۂ اُولٰے را کثرت از نظر ساقط شدہ ومضمحل وہلاک گشتہ مشہود ومنظور ومطلوب ومحبوب جز ذاتِ صمدیت نیست، وفرقۂ ثانیہ را مطلوب ومشہود جز آنحضرت فرد حقیقی نیست۔ وایں کثرت موہومہ تعیّنے ست از تعیّناتِ او وتقیدے ست از تقیدات او، در پردۂ آں نیز منظور جز آں بسیط حقیقی نیست وملحوظ نظر غیر مطلق رانہ۔ اما چوں در مرایاءِ کونیہ ومجالی امکانیہ جلوہ گر گشتہ است واز صرافت بیرنگی برنگ آمدہ عنانِ توجہ باطن اذکیاء ونظرِ بصیرتِ اصفیاء ازاں تافتہ گرفتار برنگ آمدہ وگر اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ گویاں وذرہ وار پویاں باقی احد گردیدہ است۔ یقین کہ طریقۂ فرقۂ اُولٰی احکم و اَوثق است وشایانِ کبریائی حضرتِ اعلیٰ، وازادعاءِ عینیت باشیاءِ حسیسہ، کہ در کمالِ اشکال است وغایتِ استحالہ، وعذر خواہِ آں جز عفوِ الٰہی جَلَّ وَعَلَا واستیلاءِ سکر وغلبۂ حال نیست، مبراست۔ ولہٰذا شاہراہِ انبیاء عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَالتَّحِیَّاتُ وکمل ورثۂ ایشاں ناموافقِ آں افتادہ، مکشوف اعظم اولیاء وائمۂ ہدیٰ جز آں نیامدہ۔ حضرت غوث صمدانی شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّهٗ وشیخ شیوخ کلابادی قُدِّسَ سِرُّهٗ باوجود کثرتِ توالیف

تحقیق رمزے باں ماجرا نفرمودہ اند بلکہ موافق جمہور رفتہ۔ وحضرات خواجگانِ بزرگوار قُدِّسَ اَسْرَارُہُمْ
برگزیدگانِ حق تعالیٰ بودہ اند وطریقہ پسندیدۂ ایشاں افضلِ طرق است، صرفِ ہمّت جز
تحقیق توحید شہودی وتحصیل یاد داشت واستہلاک در لجۂ غیب ہویّت در ضمنِ اصلاحِ ظاہر
بسنت وعمل بعزیمت مرضیّہ وتجلّی باطن بعقیدۂ حقّہ اہل سنت وجماعت شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَہُمْ
نفرمودہ اند، ومہمِ اعظم غیر آں را نہ پنداشتہ وشہودِ مذکور را ہم در وجہِ کمال یا اکمال نہ انگاشتہ،
گرچہ در عباراتِ بعض متاخرانِ ایشاں ایمائے باں رفتہ باشد۔ کَمَا لَا یَخْفٰی عَلَی النَّاظِرِ
فِیْ کَلَامِہِمِ الْمُتَّفِقِ فِیْ مَرَامِہِمْ۔ صاحب رشحات از حضرت خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ
نقل کردہ کہ قول بعینیت در کمال شناعت است واگر مقصودِ آفرینش ہمیں شہودے بود،
یعنی عینیت اشیاء حق تعالیٰ را، ایں بزرگاں کہ در وضع احسن طرق وتسلیک وارشاد اہتمام
مرعی داشتہ اند چرا خلق اللہ را بر مقصودِ آفرینش دلالت نمی کردند، ومجتہدانِ کرام، کہ آراستہ
بحق بودہ اند وبیشک فرقۂ ناجیہ اند، چوں از دراثتِ اتم ومقصودِ آفرینش غافل مے رفتند،
وبر تقدیر آگاہی ازاں با وجود اہمّ در ابلاغ غیر اہم چوں مے کوشیدند۔ بانیکہ گویم کہ ایں سرِّ توحید
است، وحضرت خواجۂ بزرگ فرمودہ کہ راہ بسرِّ توحید آسان است اما بسرِّ معرفت مشکل۔
ویا آنکہ ایں در مراتب شہود است ویافت غیر شہود است کَمَا تَقَرَّرَ۔ چرا یافت مقصودِ
آفرینش نباشد کہ در عالم مجاز مشاہدۂ محبوب دریچۂ وصالِ اوست، وائے اگر اکتفاء بمشاہدہ شود
واز گوش باغوش نیاید۔

رسید آوازۂ ما گوش در گوش   زبختِ بد نیامد دوش بر دوش

دیگرے گوید

بخدمت پیشِ اوئیم ایستادہ   ولے بے خدمتی را داد دادہ

ولہذا محققاں از شہود ومشاہدہ تحاشی نمودہ اند وعنانِ ہمت را بماوراء آں تافتہ۔ عجب تر آنکہ
آنحضرت نوشتہ کہ حضرات خواجگان تربیت نسبت یادداشت کہ طریق اجمال است می نمایند
وطریق تفصیل کہ مقصودِ آفرینش است شہود خاص است در مجموع بصفت یکے۔ مخدوما! ازاں
ملاذ ترویج ایں نسبتِ علیّہ کہ اشرف نسبت است مامول است واحتراز از آنچہ موہم بہ توہینِ

آں باشد، ہرگاہ ایشاں چنیں گویند از بیگانگاں چساں گلہ نماید و بچہ حجّت پیش آید۔ بازبایں احقر امرے فرمایند کہ در تربیّتِ طلاب ایں طریقہ را نیز مرعی مے نمودہ باشند، ہرگاہ بزرگانِ ما کہ ایں گدائے کمترین ریزہ چینِ خوانِ انعامِ ایشاں است رعایتِ امرے نفرمودہ باشند ایں قلیل البضاعۃ را چہ تصرف و اختیار مخالفت است، باآنکہ بوجوہ معقول و مکشوف خلاف آں شدہ باشد وبذوق و وجدان طورِ دیگر دریافتہ۔ مَعَ ذٰلِكَ ہر کرا از طلاب موافقتِ استعداد است وایں وارد بروطلوع مے فرماید، بُشْرٰی لَكَ گویاں تقویت آں مے نماید کہ از احوال جلیۂ ایں طریق است و مبشّرِ فتح باب، و چوں از مقاصد اصلیہ نیست بر راہِ ترقی ازاں دلالت مے نماید۔ و آنچہ از رشحات نقل فرمودہ کہ عارف در ہر آن یابندۂ اسمے باشد از اسماءِ ذاتیہ کہ آں را در خارج مظاہر نمے باشد الخ، و شرحِ آں را استدعاء نمودہ۔ مکرما! ہرگاہ باطنِ عارف مُجلاّءِ اسماءِ ذاتیہ شود چہ استحالت است، و ایں معاملات ذوقی و وجدانی ست نہ بیانی پس اشکال ساقط است۔ و آنچہ اولیاء بنفیِ آں قائل شدہ اند و عقل بامتناعِ آں حاکم است انقلابِ حقائق است و تبدلِ امکان است بوجوب بحسب واقع نہ باعتبارِ شہود۔ فَاِنَّهٗ لَا يَبْعُدُ فِيْ سَطْوَاتِ ظُهُوْرِ الْاَسْمَآءِ الذَّاتِيَّةِ عَلٰى بَاطِنِ الْعَارِفِ وَفَنَآئِهٖ فِيْهَا وَالْبَقَآءِ بِهَا اَنْ يَّتَخَيَّلَ التَّحَقُّقَ بِهَا وَظُهُوْرَ اٰثَارِهَا فِيْهِ ذَوْقًا وَّوِجْدَانًا لَا عِلْمًا وَّاَدَبًا۔ وَهُوَ فِيْ غَلَبَةِ الْحَالِ وَقُوَّةِ اسْتِيْلَآءِ اَنْوَارِ الْجَلَالِ وَاضْمِحْلَالِ الْاٰثَارِ الْاِمْكَانِيَّةِ فِيْ تَلَأْلُئِ الْاَشِعَّاتِ الْوُجُوْبِيَّةِ مَعْذُوْرٌ بِشَرْطِ اَنْ تُدْرِكَهُ الْعِنَايَةُ بِالْمُحَافَظَةِ عَلٰى وَظَآئِفِ الْعُبُوْدِيَّةِ بِاَصْنَافِ الْعِبَادَةِ وَالتَّحَلِّيْ بِالْاِسْتِقَامَةِ عَلٰى مُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلَوٰتُ وَالْبَرَكَاتُ عِلْمًا وَّاعْتِقَادًا۔ وَبِدُوْنِهٖ خَرْطُ الْقَتَادِ۔ وَهُوَ الْمِحَكُّ الْاَسْنٰى وَالْمِعْيَارُ الْاَوْفٰى فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ الْبَدِيْعَةِ وَالْمَقَامَاتِ الرَّفِيْعَةِ وَهُوَ الْفَارِقُ بَيْنَ الْكَرَامَةِ وَالْاِسْتِدْرَاجِ۔ رَزَقَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِحُرْمَتِهٖ مِنْ ذَوْقِ هٰذِهِ السَّعَادَةِ الْقُصْوٰى وَالْعِنَايَةِ الْعُلْيَا۔ دیگر در باب بیانِ روحِ لطائفِ انسانی طلبِ تحقیق و مزید تفصیل فرمودہ اند، امیدگاہا! کریمۂ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ الخ مشعر آں است کہ کشیدِ عنانِ بیان دریں امور محمود است، و لہٰذا علماءِ راسخین و عرفاءِ محققین جز باجمال سخن نہ گفتہ اند و

گر کشفِ ایں دقیقہ نگشتہ اند، احقر قلیل البضاعۃ راچہ یاراءِ آں۔ اگر رسائل حضرت قبلہ گاہی قُدِّسَ سِرُّہٗ را بتفصیل مطالعہ فرمایند، اجمالے کہ حکمِ تفصیل دارد بدست آید و اکثر عقدہاءِ اغلاق منحل گردد۔ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ۔

فصل بالخیر۔ آنحضرت در اکثر مکاتیب برمز واشارہ بل بصریح وکنایہ ایں احقر راو سائر دوستاں را دلالت بمشرب وحدت وجود بمعنی عینیتِ اشیاء مرحق راسُبْحَانَہٗ مے فرمایند وباہتمام بلیغ کمال رامنحصر دراں میدارند، وجمعے راکہ بایں مذاق ندارند باوجود مشرب وحدت وجود بمنقصت منسوب مے سازند، وجہِ آں ظاہر نمے شود۔ ولائح است کہ ایں مقدمات ذوقی ست حالی نہ جدلی وقالی۔ اگر حق سُبْحَانَہٗ آں مکرم را بحقیقتِ آں حال رسانیدہ است وباستیلاءِ آں مغلوب ساختہ، چوں وجدان یکے بردیگرے حجت نیست مقتضاءِ حُسنِ ارشاد کہ ناشی از کمال رحم وودادست تصرف است درباطن ہاءِ مستمنداں تا بحقیقتِ آں راہ یابند واز مذاق آں باخبر باشند، قیل وقال جز جدال ثمرہ ندارد، باحتمال آنکہ مخاطبان نیز دریں باب ذوقے داشتہ باشند واز حال بہرہ۔ مقدمات منقولہ ومعقولہ چنداں فائدہ ندارد، وتصحیح مراتب واستدلال برقوانین جدال درغایتِ صعوبت۔ باآنکہ عمدہ دریں باب حضرتِ وجود است وَمَا يَتْبَعُهٗ درحضرت حق سُبْحَانَہٗ، وایں کثرت منبسطہ جز درمرتبۂ اراءت نیست وکَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ست، در خارج مطلق ذات مقدسہ حضرت واجب الوجود وصفاتِ حقیقیۂ او۔ اماچوں مرتبۂ اراءت کہ بعلم خداوندی وابستہ است وبقدرتِ کاملہ برپا از زوال محفوظ است ومناطِ احکام شدہ۔ وایں تقرر مصادم تقرر واجبی نمے شود وموجب تحدیدِ او نہ، لِاَنَّ الْمُخَيَّلَ لَا يُصَادِمُ الْمَوْجُوْدَ وَالْمَوْهُوْمَ لَا يُحَدِّدُ الْمُحَقَّقَ۔ فَلَمَّا انْحَصَرَ الْوُجُوْدُ وَمَا يَتْبَعُهٗ فِي الْوَاجِبِ تَعَالٰى وَالْعَدَمُ فِيْمَا سِوَاهُ، ظَهَرَ كَمَالُ كِبْرِيَائِهٖ تَعَالٰى وَعَظَمَتُهٗ وَحَقِيْقَةُ كَمَالِ قَهْرِهٖ وَوَحْدَتِهٖ۔ وَحِيْنَئِذٍ لَاحَ سِرُّ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ وَكُنْهُ اِفْرَادِ الْقِدَمِ عَنِ الْحُدُوْثِ، وَمَا قَالَهُ الْاَكَابِرُ فِيْ بَيَانِهٖ يَعْنِيْ نَفْيَ الْحُدُوْثِ وَاِقَامَةَ الْقِدَمِ، وَحِيْنَئِذٍ اِمْتَازَ الْعُبُوْدِيَّةُ عَنِ الرُّبُوْبِيَّةِ وَالْحَقُّ عَنِ الْخَلْقِ بِحَمْدِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ۔ ایں طریقۂ پسندیدہ نصیب ایں فقراء شدہ، مابہ الاختلاف جز قول بعینیت نماند کہ موجب اتحادِ اجسامِ کثیفہ است باحق سُبْحَانَہٗ

و عینیت آنکہ در غایتِ رکاکت است چنانچہ حضرت قطب العرفاء خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ بآں تصریح فرمودہ اند کَمَا فِی الرَّشْحَاتِ۔ و کلام حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی و حضرت شیخ روزبہان بقلی وَغَیْرُھُمَا تنبیہ برآں است و اضح ایں قول مستلزم اعتزال است از مذہب اہلِ سنت و جماعت در بابِ صفاتِ واجبی جَلَّ وَعَلَا و قول ایشاں بر زیادتی بر ذاتِ مقدسہ، باآنکہ صاحبِ تعرف در عقیدۂ مقررۂ صوفیۂ علیّہ گفتہ لَاھُوَ وَلَا غَیْرُہٗ موافقِ علمأ۔ و آنچہ در بیانِ آں بعضے گفتہ اند لَاھُوَ مِنْ حَیْثُ التَّعَقُّلِ وَلَاغَیْرُہٗ مِنْ حَیْثُ الْوُجُوْدِ مردود است، کہ در صفات محمول صادق است نفقط کَمَا صَرَّحُوْا۔ تَیَمُّنًا بِذِکْرِہٖ ختم رسالت بمکتوب حضرت قطب المحققین خواجۂ احرار قُدِّسَ سِرُّہٗ کہ بمولانا قاضی محمد مرقوم فرمودہ نمایم، و از حضرت حق مسئلت کنم کہ عمل بموجب آں ایں مسکین و سائرِ دوستاں را میسّر کند۔ مکتوب ایں است حقیقتِ عبادت عبارت از خضوع و خشوع و شکستگی و نیاز است کہ شہود و عظمتِ حق سُبْحَانَہٗ بر دل ظاہر شود ایں چنیں سعادت موقوف بر محبت است، و ظہورِ محبّت موقوف بر متابعتِ سرورِ اولین و آخرین است عَلَیْہِ مِنَ الصَّلَوٰتِ اَتَمُّھَا وَالتَّحِیَّاتِ اَکْمَلُھَا، و متابعت موقوف بر دانستنِ طریقِ متابعت است پس بضرورت ملازمتِ علماء کہ وارثانِ علومِ دینی اند برائے ایں غرض شریف باید کرد، و از ملازمتِ علماء کہ علم را وسیلۂ معاش دنیوی و سببِ حصولِ جاہ گردانیدہ دُور باید بود۔ و از صحبت درویشاں کہ سماع و رقص کنند و ہرچہ یابند بے تحاشی گیرند و خورند پرہیز باید کرد۔ و از شنیدن توحید و معارفے کہ سببِ نقصانِ عقیدۂ مذہبِ اہلِ سنت و جماعت شود دُور باید بود۔ تحصیل برائے ظہورِ معارفِ حقیقت کہ بازبستہ است بمتابعتِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ باید کرد۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ۳۲ سی و دوم بنام مولانا محمد ہاشم کشمی در حقیقتِ فقر و رفع تناقضِ احادیثِ فقر۔

الحمد للّٰہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ صحیفۂ مکرمت بہجت افزاء دُور افتادہ ہا گردید۔ مدت ہا مدید برآمدہ کہ از خدمتِ علیّہ چیزے نرسیدہ است، ہموارہ نگرانی دامنگیر است۔ مکتوب شریف چوں متضمن بعض اسولہ بود، ہرچند محافظت کرد کہ در وقتِ نوشتنِ جواب منظورِ نظر باشد تا باندازۂ آں چیزے نویسد، دراں وقت یافتہ نشد۔ آنچہ مجمل یاد ماندہ برآں ابتداءِ سخن کرد۔ ظاہراً پرسیدہ اند فقرے

کہ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ نشان ازاں است کدام است وَالْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْہِ فِی الدَّارَیْنِ عبارت از کدام فقر۔ مکرّما! آنچہ معقولِ ایں احقر است آں است کہ فقر در حدِ شیں متحد است، چہ سَوَادُ الْوَجْہِ کنایہ از عدم ذاتی اوست کہ انفکاک او از ممکن از جملہ محالات است، چہ قلبِ حقائق از ممتنعات است و ذل و افتقار و عجز و انکسار از آثار آں عدم است، و فاقۂ ابدی و احتیاج سرمدی از خصائص آں، و کریمۂ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ الْاٰیَۃ و نص اِنَّكَ مَیِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ و آیۂ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ شواہد بیّنۂ آں۔ ہویدا است کہ در عرصہ گاہِ ہستی و نیستی جز وجود و عدم چیز دیگر نیست۔ چوں وجود نصیب واجب شد لاجرم عدم حظ ممکن گشت و حقائق ممکنات جز عدمات نیامدہ و جود و توابع آں مخصوص بواجب تعالیٰ گردید۔ و چوں وجود را حُسن لازم آمد و حُسن استتار را بر نتافت ناچار مظہر خواست تا خود را جلوہ دہد، آئینہ در کار شد مقابل شئے، اِذْ بِضِدِّهَا تَتَبَیَّنُ الْاَشْیَاءُ مقابلِ وجود جز عدم نیست، افتقارِ ممکن باعثِ افتخارِ او گردید و فقر او موجبِ غناءِ او شد، و روسیاہیش سببِ سُرخروئیش گشت۔

غلام خویشتنم خواند لالہ رُخسارے سیاہ رُوئی من کرد عاقبت کارے

ہر چند عدمِ ممکن تمام تر ظہور آثار وجود در وے کمال تر۔ پس تنزیہِ وجود از آثارِ تقیدات کہ بے مزجِ عدم صورت نہ پذیرد در اثبات غنائش واجب آمد و تفردِ عدم از لوازم وجود در تحقیق فناءِ او لازم شد۔ تا عدم بحقیقتِ اطلاقِ خود نرسد مظہرِ حقیقت وجودِ مطلق نگردد۔ ازیں تحقیق کنہِ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ كَلَّ لِسَانُهٗ ہویدا گردید، چہ عارف دریں وقت از حضرتِ وجود و حقیقتِ عدمیۂ خود کلّ اللّسان است، زیرا کہ حکم در مرتبۂ تقید است کہ از امتزاج وجود و عدم پیدا شدہ، چرا کہ وجود مطلق تا بحضیض تنزل نیاید محاط تعبیر نشود و تنزل بے تقید صورت نہ پذیرد و تقید بے مزج عدم ممکن نبود۔ ہمچنیں عدم مطلق تا متلبس بوجود نگردد محکوم نشود، لِاَنَّ الْوُجُوْدَ لَازِمٌ لِلْمَحْكُوْمِ عَلَیْهِ وَلَوْ مِنْ وَّجْهٍ پس محقق شد کہ مرتبۂ حکم و تعبیر ہم در جانبِ وجود و ہم در جانبِ عدم منافی مرتبۂ اطلاق آں است۔ فَكَمَا اَنَّ الْوُجُوْدَ الْمُطْلَقَ مِنْ حَیْثُ هُوَ لَا یُعَبَّرُ بِعِبَارَةٍ وَّلَا یُشَارُ بِاِشَارَةٍ وَّلَا یَتَعَلَّقُ بِهٖ عِلْمٌ وَّلَا یَصِلُ اِلَیْهِ وَهْمٌ، كَذٰلِكَ حَالُ الْعَارِفِ الْفَانِیْ بِالْفَنَاءِ الْمُطْلَقِ الْوَاصِلِ اِلَی الْعَدَمِ الْمُطْلَقِ مِنْ حَیْثُ هُوَ كَذٰلِكَ خَارِجٌ عَنْ حِیْطَةِ التَّعْبِیْرِ۔ فَلْیَتَأَمَّلْ فَاِنَّ

هٰذِهِ الْمَعْرِفَةُ مِنْ نَفَائِسِ الْمَعَارِفِ۔ واز تحقیق سابق معنے إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ بظهور پیوست، یعنی چوں فقر کہ عبارت از حقیقتِ عدمیۂ اوست تمام شود ولائح گردد کہ کمالاتِ وجودیہ جُز مستعار نیست و امانت باہلِ آں سپارد، بعد ازاں جُز عدم مقید نماند، و تقیید عدم چوں در مرتبۂ اعتبار است آں رانیز از دیدۂ بصیرتش برداشتہ باطلاق عدم پیوندد، و در سالک از وجود و عدم اثرے نماند و فناءِ مطلق رو دہد۔ دریں وقت عارف مظہر ذات با جمیع کمالات خواہد بود، لِأَنَّ الْأُلُوْهِيَّةَ عِبَارَةٌ عَنْ مَرْتَبَةِ الذَّاتِ مَعَ جَمِيْعِ الْكَمَالَاتِ۔ و آنچہ از استفاضہ از فقر استفسار رفتہ، معلوم شریف بودہ باشد عدم کہ حقیقت ممکن است مبدءِ شر و نقصان است۔ و چوں بر عارف حقیقتِ کسادِ ذاتی او ہویدا گردد دناءت و خساست جبلّی بر منصۂ ظہور آید و کمال حضرتِ واجبی جَلَّ سُلْطَانُهٗ متجلی شود، ناچار از خود بسوءِ او تعالیٰ گریزاں شدہ آغاز از عدم طبیعی و فقرِ ذاتی خویش خواہد نمود۔ وُجُوْدُكَ ذَنْبٌ لَا يُقَاسُ بِهٖ ذَنْبٌ گفتہ عدم خود را کہ معبّر بفقر است عدیلِ کفر داشتہ و پناہ بحضرتِ وجود بردہ بنداءِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ خواہد پرداخت۔ و انخلاع از آثار فقریہ و لوازم عدمیہ مسئلت خواہد نمود و أَغْنِنَا بِغِنَاءِكَ وردِ جانش خواہد گردید۔ و آنچہ استفسار فرمودہ کہ مسئلت و تمناءِ دین در حدیثِ مصطفوی عَلٰى مَصْدَرِهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّحِيَّاتُ بچہ معنی بود، پوشیدہ نماند کہ اقوالِ پیغمبر عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ جوامع الکلم است محمل آں در مقامِ شریعت بر اداءِ وظائفِ عبودیت و در طریقت نفی محبت موہوم و در حقیقت بر تبختر در بارگاہ حضرتِ حقیقت الحقائق بموہبت و فضل ممکن است۔

دراثناءِ تحریر رقیمہ طاہر صحیفۂ گرامی رسانید بمطالعۂ آں حظ ہا فراگرفت، خصوص از شرح آں غفلت کہ موطن اخص الخواص است و طائفان کعبۂ اصل الاصول و مستعدانِ دولتِ ایمان بغیب و مناط سعادتِ ارشاد و اکمال و مفتح بابِ وراثت

هَنِيْئًا لِأَرْبَابِ النَّعِيْمِ نَعِيْمُهُمْ ... وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْكِيْنِ مَا يَتَجَرَّعُ

وایں شعر کہ در ضمنِ آں فرمودند بغایت دلپذیر افتاد

ما نغنودیم لیکن چشم پنداری غنود ... ننگِ غفلت بود بیداری بخواب انداختیم

دیگر خاطر از جانب اخوی اعزّی خواجہ محمد فاروق نگران است کہ بر مہم صعب تعین نمودہ اند۔

مجملاً توجہے بحال برادر رفت، بِحَمدِ اللہِ سُبحَانَہٗ بالیدہ وسربلند بنظر درآمد۔ ہر چند رفعت رفعت آخری ست، امّا حضرت کریم قادر است کہ جمع سازد و مسکین را از خاکِ مذلت برداشتہ بدرجات کونین رساند۔ والسلام

مکتوب ۳۳ سی وسوم۔ بنام شیخ محمد عُبَیدُ اللہ ابن عُروۃ الوثقی

الحمد للہ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ گرامی نامۂ آں محبِ مشفق بہجت افزاء دُور افتادگاں گردید۔ حَمدًا للہِ سُبحَانَہٗ کہ باستقامت اندو از تذکرۂ احبہ فارغ نہ۔ اَللہ تعالٰی دوستان خود را بمعیتے کہ از حضیضِ مباعدت باوجِ قُرب رساند از وجود موہوم برہاند و از طریقت بحقیقت و از حقیقت بحقیقت الحقائق دلالت نماید و مکرم دارد، و از سرچشمۂ محبت کہ مبشّرِ آں دولتِ قصوٰی ست، و حدیثِ مخبرِ صادق عَلَیہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ شاہد عدل بریں معنٰی ست سیراب دارد، تا در استیلاءِ آں جز آفتابِ احدیت در دیدۂ بصیرت نماند۔ وچوں مصداق آں حسن اتباع سید المرسلین است عَلَیہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَفضَلُ الصَّلَوٰاتِ وَ اَکمَلُ التَّحِیَّاتِ وآں را درجاتِ مختلفہ و مراتبِ متنوعہ است بکرمِ خویش بحصول آں مستعد وچوں ظاہر عنوان باطن است حلیۂ سُنَنِ سنیہ و طاعاتِ مرضیہ زینت بخش معنٰی وصورت کناد۔ والسلام

مکتوب ۳۴ سی وچہارم۔ بنام بعض اربابِ طریقت۔ دربعض اصطلاحاتِ طریقت۔

نَحْمَدُہٗ عَلٰی نَعمَآئِہٖ، وَنَشکُرُہٗ عَلٰی اٰلَآئِہٖ، وَنُصَلِّی عَلٰی سَیِّدِ اَنبِیَآئِہٖ، وَعَلٰی اٰلِہِ الاَطھَارِ وَصَحبِہِ الاَبرَارِ اِلٰی یَومِ القَرَارِ۔ حضرت حق سُبحَانَہٗ ذات بابرکاتِ ایشاں را شمول الطاف و عنایاتِ خویش داشتہ بحضورے مسرور دارد کہ غیبت در قفاء نہ بود، و شہود احدیت بنوعے ارزانی فرماید کہ کثرتِ موہومہ مزاحم آں نباشد۔ ایں حضور چوں بکیفیتے واقع شود کہ وجود غیر مزاحم او نشود۔ و در طریقۂ حضراتِ خواجگان قُدِّسَ اَسرَارُھُم در مبادی جذبہ رُو دہد و دراں نحوے از استہلاک واضمحلال نصیبِ سالک شود، وگاہ سبب آں حصول بے تعلقی اجزاءِ عالمِ امر او از اجزاءِ عالمِ خلق او باشد پیش ازانکہ رسوخ پیدا کند و ملکہ گردد، دریں طریقۂ علیہ بعدم معتبر است کہ حضرت خواجۂ بزرگ قُدِّسَ سِرُّہٗ درشان آں فرمودہ اند کہ وجودِ عدم بوجود بشریت عود کند، امّا وجود فناء بوجود بشریت عود نکند۔ مشائخ دیگر مناسب ایں مقام تجلی

صوری گویند و در ہماں مقام توحید صوری ست کہ مشہودِ سالک کثرت است بتخیّل وحدت۔ و وجود کونی و امکانی او ہنوز برجاست، ہرچند دریں موطن بہ اَنَا الْحَقُّ و سُبْحَانِیْ تکلم نماید و لَیْسَ فِی الدَّارِ غَیْرُہٗ دَیَّارٌ نقد حالش بود، اما چوں بفناء مشرف نشدہ است و از حقیقتِ وحدت آگاہی ندارد و از دائرۂ نقص نہ برآمدہ است و شربے از معرفت بکام جانِ او نچشانیدہ اند، اگر عنایت بے غایت مدد نہ نماید و بمرشد کامل کہ نظرِ او دواء ست و توجہ او شفاء نرساند خسارت نقدِ وقتِ اوست کہ در گردابِ صورت گرفتار ماندہ بساحلِ معنی نرسیدہ جمِ غفیر را از مبتدیاں مے بینیم کہ بہمیں توحید آسودہ اند و اکابر را بمیزانِ خود سنجیدہ بکمال انگاشتہ اند۔ و ایں تجلی صوری کہ مشاہدۂ جمالِ لایزال است در کثرتِ صور و اشکال، عام تر است ازانکہ در کسوتِ صورِ حسّی باشد یا غیبی و در پردۂ الوان ظاہر شود و یا بانوار، پس تجلی نوری داخل آں بود و از سہ مرتبۂ یقین کہ علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین است صاحبِ ایں حال را نصیب از اول بود، و سیرِ او داخل سیرِ آفاقی ست کہ آں را البعد در بُعد گفتہ اند و سیرِ مستطیل نیز نامند۔ و آنکہ گفتہ شد مناسبِ ایں مقام یعنی وجود و عدم تجلی صوری ست نہ عینِ آں، زیرا کہ در طریقہ حضراتِ خواجگان قُدِّسَ اَسْرَارُھُمْ چوں اندراج النہایت فے البدایت است و از اوّلِ کار نظرِ ایشاں بر احدیت ذات است، اوّل قدم ایں بزرگاں کہ بوجود و عدم معبّر است نہایت النہایتِ دیگراں را متضمن است، و چاشنی از تجلی معنوی کہ تجلی صفات باشد و از تجلی ذات کہ آخرینِ تجلیات است اوّلِ کار در کامِ جانِ طلاب می نہند و تربیت می فرمایند۔

ع قیاس کن زگلستانِ من بہار مرا

فرمودہ اند کہ ہماں حضور چوں رسوخ پیدا کند و ملکہ گردد مشاہدہ نامند۔ و چوں الفاظ کہ دیگراں اطلاق می دارند موہم حلول و اتحاد است و مشعر تنزل و تقید و حسب ظاہر مخالف شریعتِ بیضاء، مشاہدہ را برسوخِ نسبتِ مذکورہ تعبیر فرمودہ اند۔ و ہمچنیں در بیانِ مقاماتِ دیگر متابعتِ محبوبِ ربّ العزۃ را عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلَوٰتُ صورۃً و معنیً رعایت مے نمایند۔ فرمودہ اند کہ ہماں حضور چوں از صفتِ شاہدی و مشہودی مبرّا شد فناء حقیقی نام یافت۔ و ایں وقت بسرِ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ مشرف گشتہ و حیرت و جہل و اضمحلال و استہلاک نصیبِ او آمدہ و کفرِ حقیقی۔ مقامِ جمع حاصل کارِ او شد، و از علم الیقین بعین الیقین پیوست، و از تمیز میانِ حُسنِ اسلام و قبحِ کفر باز ماند و میگوید

~ بکفر و باسلام یکساں نگر ~ کہ سالک ز دیوان او دفترے ست

واز سیر آفاقی بانفس آمد واز سلوک بجذبہ رسید ودائرۂ کونی وامکانی قطع نمود وباسم الٰہی جَلَّ وَعَلَا کہ مبدءِ تعینِ اوست واصل شد، واز مزاحمت تفرقہ خلاصی یافت واز خلل کثرت نجاتے حاصل کرد وکار وبارش بحضرت وجود پیوستہ از رد محفوظ گشت واز رجوع بہ بشریت مامون گردید۔ در طریقۂ علیہ حضراتِ خواجگان قُدِّسَ اَسْرَارُهُمْ حصول ایں نسبت مر طالب را حکم اخذِ الف بأ دارد وحکم اخذ از کار از پیر مقتدائے تا قدم در سلوک نہ نہد، لہٰذا پیش گاہِ ایں اکابر بلند افتاد وابتداءِ ایشاں متضمن نہایت گشت۔ ازیں بیان کسے گمان نبرد کہ از عدمِ تمییز بین حُسنِ اسلام وقبحِ کفر لازم مے آید کہ پا از دائرہ شرع بیروں نہادہ باشد، ومشائخ فرمودہ اند کُلُّ حَقِيْقَةٍ رَدَّتْهَا الشَّرِيْعَةُ فَهِيَ زَنْدَقَةٌ۔ زیرا کہ در کفر دو اعتبار است اعتبارِ خلق او کہ تعلق بخالق دارد واعتبارِ کسب او کہ بہ بندہ متعلق است، وشک نیست کہ خلقِ کفر قبیح نیست۔ وصاحبِ فناء کہ از مزاحمتِ کثرت خلاصی یافت بجمع حقیقت رسیدہ است، تبعین کہ شہود دراں حال ہماں اعتبار اوّل است، پس حکم بقبحِ آں چساں نماید واعتبارے کہ ملحوظ نیست چگونہ بر و حکم قبح کند ومتمیّز سازد۔ بعد ازاں باز اگر بہوش آید وحضورے کہ از خود زائل نمودہ بود بحق سُبْحَانَهٗ منسوب داشت ویافت کہ او تَعَالٰی خود بخود حاضر است، ببقاءِ حقیقی مستسعد گردید واز حیرت وجہل بعلم آمد واز جمع بفرق بعد الجمع مکرم گشت وفنائش ببقاء ثمرہ بخشید واز مضیق علم الیقین وسکر عین الیقین بفضاءِ حق الیقین تجنتر نمودہ بحقیقتِ اسلام متحلی گشت وگفت ع ~ دلم بکعبۂ اسلام مائل افتاد است

بعد ازاں جمعے را بشہودِ احدیت در کثرت مے رسانند وبتوحیدِ وجودی محظوظ میدارند، ایں جماعت می فرمایند کہ ہر چہ در عرصۂ وجود است، ہستیِ او عین ذات اوست وآں ذات واجب است جَلَّ وَعَلَا، زیرا کہ اگر ہستیِ او تَعَالٰی زائد بر ذات او باشد آں زائد البتہ غیر خواہد بود، لِاَنَّ الْاِثْنَيْنِ مُتَغَائِرَانِ، پس ذاتِ الٰہی جَلَّ شَانُهٗ محتاج بغیر باشد واحتیاج علامتِ امکان است و آں محال است ومستلزم ابطالِ واجب الوجود، پس ناچار، ہستیِ او عینِ ذاتِ او خواہد بود۔ و ممکن چوں وجود او از ذات او نیست البتہ ہستیِ او زائد باشد بر حقیقتِ او، وآں زائد یا عارض است ممکن را یا معروض او۔ اصحابِ ذوق از راہِ وجدان یافتہ کہ حقائق عارض اند و وجود کہ ہستی باشد

معروض است کہ قائم بالذات است وماسواءِ او قائم باو، وازیں جاست کہ فرمودہ اند اَلعَالَمُ اَعْرَاضٌ مُجْتَمِعَۃٌ فِی عَیْنٍ وَّاحِدٍ۔ ہویداست کہ وجود چوں مبدءِ آثار است البتہ موجود باشد، ودر ممکن اگر عارض بود البتہ موجود خواہد بود بوجودے کہ عارض وجود است وہمچنیں وجود الوجود را وجودے دیگر باشد وتسلسل لازم خواہد آمد وآں باطل است، پس عارضیت وجود باطل شد پس البتہ معروض باشد۔ ونیز برتقدیر عروض جعل جاعل یا در نفس وجود است یا در اتصاف وہر دو باطل است۔ پس چنانچہ در کتب معقول مشروح است مَعَ مَافِیْہِ وَعَلَیْہِ چوں وجود معروض شد متحقق گشت کہ در عرصۂ کائنات ذاتِ موجود حضرتِ حق سُبْحَانَہٗ ست، وماسوا را وجود نیست جز باعتبار اینکہ اموراند کہ منسوب اند بحضرتِ وجود کہ موجودِ حقیقی ست ووجودِ او از ذاتِ اوست۔ زیراکہ اگر موجودِ حقیقی باشند وجود شاں عین ذاتِ شاں باشد یا عارضِ ذاتِ شاں، وچوں ہر دو شق ممتنع است پس وجودِ شاں جز انتساب شاں بحضرتِ وجود نباشد کہ فِی حَدِّ ذَاتِہَا معدومات اند، وازیں جا گفتہ اند اَلْاَعْیَانُ مَاشَمَّتْ رَائِحَۃَ الْوُجُوْدِ۔ ایں عوارض باید کہ از آں ہستی مطلق ناشی باشد زیرا کہ جز او تحقق ندارد، پس ناچار کمالات مندرجۂ او بود کہ در مرتبۂ تنزل علمی متمیز شدہ حقائق ممکنات آمدہ۔ وایں حقائق متمیزہ علمیہ بحضرتِ وجود کہ ذات واجبی ست جَلَّ وَعَلَا نسبت مجہول الکیفیت پیدا کردہ ودر مرآتِ ظاہر وجود منعکس گشتہ رنگ مرآت گرفتہ است ہست نما شدہ اند۔ وچوں آں کمالات کہ حقائق ممکنات اند در مرتبۂ اطلاق عین مطلق اند وآں مطلق در مرتبۂ تقیید عین آنہا، ناچار حکم بعینیت نمودند وگفتند ؎

در شکلِ بتاں رہزنِ عشاق حق است	لابلکہ عیاں در ہمہ آفاق حق است
چیزے کہ بود روزے بتقییدِ جہاں	وَاللہِ کہ ہماں زوجۂ اطلاق حق است
غیرتش غیر در جہاں نگذاشت	لاجرم عینِ جملہ اشیا شد

ازیں بیان کسے توہم نکند کہ کثرت با وحدت متحد گشت یا وحدت در کثرت حلول نمود کہ آں باتفاق کفر است، زیراکہ حلول واتحاد برتقدیرے متصور بود کہ وجودات متکثرہ باشد ودر وحدتِ وجود ایں اوہام مرفوع است۔ قدوۂ احرار شیخ فریدالدین عطار قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ ؎

اینجا حلولِ کفر بود اتحادِ وہم	کایں وحدتے ست لیک بتکرار آمدہ

چنانچہ صورتِ زید در مرایاءِ مختلفہ ظہور نماید و اختلافِ الوان و اشکال مرایا بہیأت متکثرہ ظاہر شود، چنیں جا موجود خارجی یک ذات زید است کہ در اراءت و تخییل در مرایاءِ متعددہ متکثر نمودہ است و نیں کثرت وہمیۂ صورتِ زید تکثر در ذات لازم نیامد و شائبۂ حلول و اتحاد پیدا نشد۔ وَلِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی۔ در ما نحن فیہ موجود خارجی ذاتِ واحدِ حقیقی ست کہ تکثر را دراں راہ نیست و تعدد را دراں گنجائش نہ غایۃ الامر از انعکاس کمالات در مرآتِ ذات و ظہور آں در مرآتِ صفات شعبدۂ کثرت از بطون بظہور آمدہ۔ عارفِ جامی قُدِّسَ سِرُّہٗ گوید ؎

ممکن ز تنگنایءِ عدم ناکشیدہ رخت ۔۔۔ واجب بجلوہ گاہ عیاں نانہادہ گام

در حیرتم کہ ایں ہمہ نقش بدیع چیست ۔۔۔ بر لوحِ منظر آمدہ منظور خاص و عام

بادہ نہان و جام نہاں آمدہ پدید ۔۔۔ در جام عکسِ بادہ و در بادہ رنگِ جام

جامی معاد و مبدءِ ما وحدت است و بس ۔۔۔ ما در میانِ کثرتِ موہومہ والسلام

یعنی ذاتِ احد جَلَّ سُلْطَانُہٗ آئینہ داری ذات و ممکنات کردہ و حقائق ممکنہ مرآتیتِ آثارِ ذات واحد قہار جَلَّ شَانُہٗ نمودہ۔

سوال۔ چوں کثرت موہومہ بود شریعت کہ مبناءِ آں بکثرت است چگونہ باشد۔

جواب۔ کثرتِ موہومہ نہ بایں معنٰی ست کہ بمجرد اختراع وہم باشد و تخت خیال، وہم مرتفع شود بلکہ بایں معنٰی ست کہ در مرتبۂ اطلاق ازاں نام و نشان نیست۔ مراتبِ تقییدات ہر چند در مرتبۂ اطلاق تحقق ندارد، اما چوں در مراتب تنزلیہ بصُنع خداوندی متقن شدہ و متعلق علوم الٰہی جَلَّ وَعَلَا گشتہ، از زوال بارتفاع خیال محفوظ است، و بداں اعتبار موطن تکلیفِ ایں نشاۂ و مناطِ ثواب و عقاب و دار القرار گشتہ۔ و بالجملہ نزد ایں بزرگواراں اوست سُبْحَانَہٗ کہ در مراتبِ مختلفہ و احکامِ متضادہ ظاہر شدہ۔ اطلاق احکامے دارد کہ در مرتبۂ تقیید کاذبہ است، و ہمچنیں تقیید احکامے دارد کہ در حضرت اطلاق صادق نیست ؎

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد ۔۔۔ گر حفظِ مراتب نکنی زندیقی

مثلاً حقیقتِ انسان کہ آں را در مرتبۂ اطلاق دو احکام است بلکہ فی ذاتہا مبرا از احکام است، و در مراتبِ تقیید و تعیین بقیود شخصیہ احکامِ مختلفہ متضادہ دارد ہر چند فی الحقیقت وجود ہماں حقیقت است

بدناءتِ طبعی موسوم، او چگونہ عین سلطان ذی شان باشد پس حکم بعینیت چساں وجیہ بود و قصۂ
وحدت و اتحاد چگونہ پسندیدہ باشد، مگر در حالت سکر و غلبۂ حال کہ اَلسُّکَارٰی مَعْذُوْرُوْنَ۔
والا اہل صحو و تمیز اتحادِ قاذورات و فضلات را بآں فَاطِرُ الْاَرْضِیْنَ وَالسَّمٰوٰتِ کہ قدوسی صفتِ
ذاتی اوست و سُبّوحی اظہر صفاتِ او ہرگز تجویز نہ نمایند، و بفرقِ اعتباری درمیانِ مراتبِ تنزیہ و
مقالاتِ تشبیہ اکتفاء نکنند، و عبودیت را با ربوبیت درہم نسازند و بداہتِ عقل را از دست ندہند
و آنچہ منتسبانِ وحدتِ وجود کہ بعینیت قائل اند گفتہ اند کہ حقیقتِ واجب تعالیٰ ہستی مطلق و وجود
بحت است و براں بناءِ مسئلۂ وحدتِ وجود داشتہ کَمَا مَرَّ مُجْمَلًا مدخول فیہ است، زیرا
کہ آں بر تقدیرے مسلّم باشد کہ ذاتِ باری تعالیٰ بوجود موجود بود و ہستی کائن بود تا گفتہ شود کہ ہستی
او عین ذاتِ او باشد۔ قطب العرفاء شیخ علاء الدولہ سمنانی گفتہ کہ فَوْقَ عَالَمِ الْوُجُوْدِ عَالَمُ
الْمَلِكِ الْوَدُوْدِ یعنی در مقامِ اطلاق چنانکہ سائرِ اعتبارات را گنجائش نیست، وجود را نیز کہ از
جملہ کمالاتِ ذاتیہ اعتباریہ است در آنحضرتِ علیا بار نبود لَا عَیْنِیَّةً وَّلَا زِیَادَةً۔ ہرگاہ نزد ایں
اکابر حیات و علم و سمع و بصر و قدرت و ارادہ و تکوین کہ صفاتِ حقیقیہ اند و وجودِ شاں زائد بر وجود
ذاتِ مقدس نیست، با وجود آں نمے تواں گفت کہ حقیقتِ واجب تعالیٰ علم است یا قدرت
است مثلاً، ہمچناں وجودِ او تعالیٰ چوں زائد بر ذات نباشد چرا حقیقت واجبی باشد۔ بدیہی ست
کہ کنہ ذات واجب تعالیٰ مجہول مطلق است و قول بانیکہ حقیقتِ او تعالیٰ وجود است و ہستی
مطلق منافیِ آں است ما آنکہ تعقلِ موضوع در حکم درکار است۔ و چوں مقرر شد کہ حقیقتِ واجبی
جَلَّ وَعَلَا وراءِ وجود است پس وجود بر تقدیر وجود صادرے باشد از مصنوعات تعالیٰ پس بر تقدیر
معروضیتِ او مر حقائقِ ممکنات را و عارضیت او، و بر فرض عینیتِ او مقیدات کونیہ او با غیریت
او مر آنہا را حکم عینیت درمیان واجب و ممکن متصور نبود و ایں قدر ہست کہ آنچہ در عرصۂ ظہور آمد چوں
پرتوے ست از انوار کمالِ او و ظلے ست از ظلالِ شیون و اعتباراتِ او و دائرۂ ممکنات جز مظاہرِ جمال
و کمالِ او نیست، ناچار والہانِ جمال لایزال را نظر بداں ظلالِ نور الانوار نیست و مرایاءِ مظاہر از
ساحتِ شہودِ شاں ساقط است۔ و آں انوارِ مقدس مقتبس ازاں نور است کہ لَا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ
نشان ازاں است پس مشہود و منظور در پردۂ کثرت جز واحد علی الاطلاق نیست۔ و فرقۂ را ایں اختفاء

مرآت وگمانِ اتحادِ ظل باصل بحکم عینیت دلیر ساخت و بر وحدت واتحاد آورد، گفتند ؎

مجموعۂ کون را بقانون سبق کردیم تصفح ورقاً بعد ورق
حقا کہ ندیدیم و نخواندیم درو جز ذاتِ حق وشیونِ ذاتیۂ حق

ماناکہ ایں اکابر از مزج تشبیہ مطلق خلاصی نیافتہ اند و بحضرتِ اطلاق تبختر نفرمودہ ولذا گفتہ اند ؎

باگل رُخِ خویش گفتم اے غنچہ دہاں ہر لحظہ مپوش چہرہ چوں عشوہ دہاں
زد خندہ کہ من بعکسِ خوبانِ جہاں در پردہ عیاں باشم و بے پردہ نہاں

واگر در ریاض قدس تنزیہ حقیقی عبور میکردند، عنانِ توجہ از ہرچہ بداغِ چونی وچندی متسم است تافتہ بہ بیچون مے شتافتند وتشبیہ را بہ تنزیہ مختلط نمے داشتند وبحقیقت کلمۂ لاہمہ را منتفی مے ساختند۔ ہویدا است کہ مطلق ازاوجِ اطلاق تنزل نفرمودہ است ومقید را در حضیضِ تقیید عروج محال، ہرچہ تنزل است وبتقیید آمدہ از اطلاق بمراحل دُور است، مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْاَرْبَابِ، اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ۔ غناءِ ذاتی حضرتِ کبیرِ متعال آئینہ بر نتابد وآئینہ را تابِ مقابلۂ آں نبود وَاِنَّ الْحَادِثَ اِذَا قُوْرِنَ بِالْقَدِيْمِ لَمْ يَبْقَ لَهٗ اَثَرٌ۔ آرے چوں وجود از اخصِ کمالاتِ واجبی ست ومبدءِ خیر، بممکن کہ حکم عدم ذاتی او دارد کہ ماوراءِ شر است اثبات نمودن جز بطریقِ تجوز واستعارہ مشکل است پس عالم را جز وجودِ ارائتے وخیالے نصیب نبود چنانچہ صُورتِ منعکسہ در مرآت۔ فرق درمیان ہردو ثبوت آں است کہ ثبوتِ عالم ہرچند در مرتبہ حس وارائت است اما صنع قادر مختار در ہمہ مرتبہ بآں متعلق شدہ تقررے پیدا کردہ متقن گردیدہ است واز اول بزوال حس وخیال محفوظ ماندہ ومورد احکام صادقہ گشتہ۔ وچوں وجود واجبی جَلَّ وَعَلَا در مرتبۂ خارج بود وتحقق عالم در مرتبۂ حس وارائت، از وجود عالم تحدید واجب تَعَالٰی لازم نیاید کہ تحدید اتحادِ مرتبہ را خواہان است۔ بدیہی ست کہ صورت مرآتیت مصادم وجود وجود زید کہ در خارج وجود ثبوت دارد نمے شود۔ ازیں بیان وحدتِ وجود بمعنی اثبات قدم ورفع حدوث بحصول پیوست وحقیقت توحید لائح گشت کہ نفی ماسواءِ او تَعَالٰی بودہ باشد، وکنہِ فناء کہ از سالک نام ونشانے از ذات وفعل او نماند ونفی انتساب کہ بطورِ مشربِ اول بحصول آید کہ آں صُورتِ فناء ست۔

سوال - اہلِ وحدتِ وجود چوں قائل بجمع بین التشبیہ والتنزیہ اند باید کہ شہودِ ایشاں اتم بود و ایمان ثنا اکمل، زیرا کہ ایں جماعت مرتبۂ تنزیہِ حقیقی را مسلم داشتہ، تشبیہ چوں از مراتبِ تعین اوست بآن تنزیہ ایمان داشتہ مرآتِ کمال مطلق میدانند۔

جواب - لانسلم دریں مشربے کہ ما در مقامِ تحقیق آنیم از تشبیہ انکار و از مشاہدۂ کمال لایزال در ظلال آں اعراض است، اما مابہ الاختلاف اطلاقِ لفظِ عینیت و اتحاد است در میان تنزیہ و تشبیہ بر تحقیقِ ما عالم مظہرِ کمالات است اما مظہرِ عینِ ظاہر نیست و بمشربِ اہلِ وحدتِ وجود کائن آنست و ایں مزج تشبیہ و تنزیہ دامنِ ہمت را از اطلاقِ حقیقی باز داشت و کارخانۂ سلوک را بمراتبِ تعینات معطل ساخت - مانند تحقیقِ اعیانِ ممکنات، چوں سخن بتطویل انجامید از خوفِ ملالتِ طبعِ مستمعان بوقتِ دیگر موقوف داشت - اگر مشیئت موافقت نمود شمۂ ازاں تحریر آید - والسلام

مکتوب ۳۵ سی و پنجم - بنام مولانا محمد صدیق کشمی در کلمۂ الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی - حضرتِ حق سبحانہٗ ذات بابرکات مخدومی مکرمی را شمول عنایاتِ خویش بدولت سرفراز سازد کہ حوصلۂ امانی آں برنتابد و در ساحتِ استعداد نگنجد - چہ آنچہ در فضاءِ حوصلہ ممکن آید و موافقِ قابلیت او بود دامنِ عزِ مطلوب ازاں بزرگ است و سرادقاتِ کبریائی او ازاں متعالی، حصولِ آں جز بفضل راست نیاید و جز عنایتِ صرف راہ بآں نبود کہ پاءِ علم ازاں مرتبۂ مقدسہ لنگے دارد و چشمِ عرفان و سلوک دراں بے نشان خیرہ - نامۂ مکرمت کہ مصحوبِ اخوی اعزی میاں محمد یحیٰے مرسل بود مشرف ساخت، مرقوم بود کہ اَلْخَیْرُ فِیْمَا صَنَعَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ درباب کفار چگونہ راست آید بکرما! ممکن است کہ مراد بخیر اصلح نظامِ عالم باشد و اوفق بحکمتِ عام، و ظاہر است کہ ضلالِ جماعت ہرچند نسبت بذاتِ شاں شر است اما نسبت بحکمِ عام خیر است چنانکہ کلمۂ معروفہ لَوْلَا الْحَمْقٰی لَخَرِبَتِ الدُّنْیَا ایماء بداں دارد، و حضرت خلیل الرحمٰن علٰی نبینا و عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ در مناجات گفت وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ بکلمۂ التَّبْعِیْضِ رِعَایَۃً لِقَضِیَّۃِ الْحِکْمَۃِ عَلٰی مَا قَالُوْا - چنانچہ در عالمِ صغیر کہ انسان باشد ظہورِ فضل عالمِ اصغر کہ قلب بود بطغیانِ ہوا ہاءِ نفسانی ست، ہمچناں فضلِ ایشاں در عالمِ کبیر باستیلاءِ شیاطین نفسی و آفاقی ست، اگر نہ ظہورِ شر در اہلِ کفر و طغیان مے بود طلوعِ نورِ خیر در اہلِ فلاح و ایمان ممکن

نمی بود۔ آنچہ مرقوم فرمودہ اند کہ از خیر محض ہر چہ بظہور رسد محض خیر است ولیکن بمقتضاء محل خیر صورت شر پیدا کرد، باز سخن درانجامے رود کہ آں محل نیز بصنع خداوندی ست جلّ وعلاء، اگر کفر شود کہ در اصل اقتضاء اسم المضل است کہ جمعے را علاج سلوک آں طریق باید نمود و سخن دراں مرتبہ نیز میرود الخ۔

مکرما! حل ایں اشکال بطور صوفیہ وجودیہ ظاہر است بطور ایں اکابر شر مطلق گریز نیست ہر چہ ہست نسبت است و فی ذاتہ ہمہ خیر است، چنانچہ در کتب سلوک تفصیل مشروح است و ہمچنیں مشرب قطب المحققین حضرت ایشان ما قدس سرہٗ زیرا کہ حقائق ممکنات عدمات است کہ بالذات شر دارد و خیر مستعار و مستفاد از حضرت ذات واجب الوجود است پس در ظہور کمالات ذاتیہ در مرایاء اعدام شرارت نیست و ہر شر از مرآت کہ عدم است کہ موطن نقص و فساد است شر شدہ است، کریمہ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ایماء بداں دارد۔ مناسب ایں مقدمہ است آنچہ متکلمین فرمودہ اند کہ خَلْقُ الْكُفْرِ لَيْسَ بِقَبِيْحٍ بَلْ هُوَ حَسَنٌ وَّجَمِيْلٌ وَّاِنَّمَا قُبْحُ الْكُفْرِ فِيْ كَسْبِهٖ پس ما در مَا صَنَعَ اللّٰهُ اگر مصدریہ است و معنے خیر فی صُنْعِ اللّٰهِ وَفِعْلِهٖ است وآں موجہ است۔ واگر موصولہ است پس محصول او آن است کہ اَلْخَيْرُ فِيْ شَيْءٍ صَنَعَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ۔ وآں نیز محقق است زیرا کہ مفعول و مصنوع الٰہی ست جلّ وعلاء، مثلاً کفر فی ذاتہ حسن باشد مِنْ حَيْثُ كَوْنِهٖ مَنْسُوْبًا اِلَى الصَّانِعِ، وقبیح باشد مِنْ جِهَةِ كَوْنِهٖ مَنْسُوْبًا اِلَى الْعَبْدِ وَكَسْبِهٖ، وَلَا مَحْذُوْرَ فِيْهِ۔ والسلام

مکتوب ۳۶ سی و ششم۔ بنام شیخ عبد الاحد پسر خود در شرح بیت حافظ۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔

ماجرا کم کن و باز آ کہ مرا مردم چشم خرقہ از سر بدر آورد و بشکرانہ بسوخت

خطاب بمعشوقے کہ بناز معشوقی و استغناء محبوبی موصوف است و جز حرف عز و سخن کبریاء بر صفحہ روزگارش نگذشتہ نمودہ مے گوید، کہ ماجراء کبر و قصہ غنا کوتاہ کن و طریقہ مہربانی و لطف پیشہ گیر و بساط مہاجرت را در پیچیدہ بدولت خانہ و موانست دہ باز آ یعنی روح را پیش از تعلق بایں بدن ہیولائی و ہیکل ظلمانی در بارگاہ قدس وحدت حقیقت بار بود و بمحرمیت آں حریم محترم شرف احترام داشت۔ باز بعد از قطع تعلق کثرت موہومہ بسعادت قرب و وصال۔ خود را سرفرازی بخش،

مراد از چشم کہ محلِ بصارت است دل است کہ موطنِ بصیرت است، و مراد از مردمِ چشم فؤاد است کہ مرکزِ قلب است کہ محلِ مشاہدۂ الٰہی ست۔ خرقہ یعنی لباسِ تعین وتقید کہ حجابِ حضرتِ اطلاق بود وغمامہ بر آفتابِ احدیت، از سر یعنی خیال کہ محلِ آں دماغ است و وجودِ قیود جز دراں نیست زیراکہ در مقامِ خارج وحقیقت جز اطلاقِ واحدیت را وجود نیست، چنانچہ شیخ محی الدین ابن عربی قُدِّسَ سِرُّہٗ بیان فرمودہ اَلْاَعْیَانُ مَاشَمَّتْ رَائِحَۃَ الْوُجُوْدِ بدر آوردہ از دیدۂ خیال بیروں کشیدہ بشکرانہ بسوخت۔ شکر عبارت است از صرفِ عبد جَمِیْعَ مَا اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِیْمَا خُلِقَ لِاَجَلِہٖ۔ پس حکمت در آفرینشِ دل آں است کہ تفکر در کمالاتِ حقیقت نمودہ ہرچہ بداغِ عدم موسوم است از نظرِ اعتبار ساقط کردہ واز کثرتِ وہمیہ خیالیہ گریختہ باحدیتِ مطلقہ آویزد، واز ہمہ تافتہ بکعبۂ مراد توجہ نماید۔ پس افناءِ ماسوا واہلاکِ تعیناتِ وہمیہ جزءِ شکر باشد۔ پس حصول بریں نمط باشد کہ ماجراءِ جفاءِ ہجر کم کن کہ موجبِ ہجر تعلقِ باطن بود بایں کثرتِ موہومہ وتعیناتِ کونیہ امکانیہ۔ وچوں لباسِ دوئی وخرقۂ دوبینی دریدہ شد ومطلق از پسِ غمامِ تعلقات متجلی گشت قصۂ فراق کوتاہ باید وحدیثِ ہجراں باتمام رسد، اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ بظہور آید ومعاد حکمِ مبدء پیدا کند ؎

جامی معاد ومبدءِ ما وحدت است وبس ما درمیانِ کثرتِ موہومہ والسلام

سوال۔ ہرگاہ مانعِ وصال لباسِ دوئی بود وآں دریدہ شد وبعد ارتفاعِ مانع جز حصولِ مطلوب چارہ نبود پس چرا گفت ماجرا کم کن وباز آنگفت دور کن زیراکہ کم ساختنِ ماجراءِ فراق مقتضی بقاءِ اصلِ فراق است۔

جواب۔ دریدنِ لباسِ دوئی چوں در شہودِ عارف است ودر وجود محال از فراق چارہ نبود واز ہجراں گذر نہ۔ ؎

آں وہم بود کز تو دوئی برخیزد امکان وحدت براہِ روی برخیزد

سوال۔ ہرگاہ تعیناتِ علمیہ باشد پس بارتفاعِ شہودِ کثرت ارتفاعِ تعیناتِ علمیہ لازم آید، زیراکہ درخارج مطلق ازاں نام ونشاں نیست۔

جواب۔ تعیناتِ علمیہ است اما چوں معلوم است ودر مرتبۂ اراءتِ ایقان یافتہ، بارتفاع

خیال ووہم مرتفع نشود کہ اِنْقِلَابُ عِلْمِ اللّٰہِ محال است ۔

جواب دیگر آنکہ ارتفاع کثرت از علم بالکلیہ ممنوع است ووصول باطلاق حقیقی محال است

؎ عنقاء شکارِ کس نشود دام باز چین کاینجا ہمیشہ باد بدست است دام را

گرز معشوقت خیالے در سر است نیست معشوق آں خیالِ دیگر است

تحقیق آن است کہ اِنَّ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ سَبْعِیْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُوْرٍ وَّظُلْمَۃٍ لَّوْ رُفِعَتْ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْھِہٖ مَا انْتَھٰی اِلَیْہِ بَصَرُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ، ہر چند حجب ظلمانی کہ حجب امکانیہ است مرتفع شود اما حجب نورانیہ کہ عبارت از اسبال کبریاست واز استار عزت برجاست

؎ حُسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی

؎ با گل رخ خویش گفتم اے غنچہ دہاں ہر لحظہ مپوش چہرہ چوں عشوہ دہاں

زد خندہ کہ من بعکس خوبانِ جہاں در پردہ عیاں باشم و بے پردہ نہاں

عزیزے گوید ؎

غرض وراء امکاں چہ خیالِ فاسد است ایں ہوس جمال سلطاں بدل گدا نشستہ

شیخ عبداللہ انصاری گوید ؎

الٰہی یافت تو آرزوء ماست اما دریافتِ تو نہ بازوء ماست

دست بگریبانِ او نیست بباز وء کس بوالہوساں فضول سر بگریباں برند

نے پاء آنکہ از کرۂ خاک بگذرم نے دست آنکہ پردۂ افلاک بردرم

ع لَا مِنْکَ الْفِرَارُ وَلَا عَنْکَ الْقَرَارُ

؎ چہ من سرمایۂ جز غم ندارم چرا ہر لحظہ صد ماتم بدارم

و مے تواند کہ ایں بیت خطاب باشد از خداوند عین الیقین بصاحب علم الیقین ۔یعنی ما جراء استدلال و بحث و قیل وقال کوتاہ کن وازیں تنگناء جدال باز آ و بساحت دل در آ کہ مرا مردم چشم یعنی دیدۂ شہود خرقۂ علم را کہ حجاب اکبر است از سر برداشتہ است ، واز دماغ کہ محل عقل است بدر آوردہ بشکرانہ بسوخت ونام ونشان ازاں نگذاشت ، چرا کہ در فضاء عین حجاب علم را گنجائش نیست ۔ وایں رفع حجاب موہبتے ست از حضرت وہاب و مورد شکر محمدت وتعالیٰ ۔

ونیز مے تواند خطاب صاحب علم باشد مر جاہلاں را۔ یعنی ماجراء جہل مرکب یا بسیط کہ ناشی از فساد نظر است یا تعطیل آں کوتاہ کردہ عقل و دانش را کار فرما کہ مرا مردم چشم یعنی عقل مستقیم وفہم قویم خرقہ یعنی لباس غباوت و ضلالت از سر من بدرآوردہ بنظر صحیح دلالت فرمودہ بشکرانہ بسوخت۔ ونیز مے تواند کہ ایں شعر خطاب صاحب تجلی صوری باشد مر مبتدی را کہ بمجاہدہ شروع وسلوک نمودہ باشد و بدولت تجلیات نرسیدہ۔ یعنی ماجراء فراق از محبوب کہ نصیب تست بمن مگو و کوتاہ کن کہ مرا مردم چشم یعنی دیدۂ باطن من یا مرشد کامل من خرقۂ غفلت از سر من بدرآوردہ بشرف تجلی رساندہ بسوخت تا در صور واشکال بجمال محبوب ذوالجلال خود متلذذ ام۔ ؎

در و دیوار چو آئینہ شد از کثرت شوق　　　　ہر کجا می نگرم روۓ ترا می بینم

ویحتمل کہ ایں بیت خطاب صاحب تجلی معنوی باشد بصاحب تجلی صوری۔ یعنی اے آنکہ از پردۂ صور مشاہدۂ جمال بیکیف مے نمائی واز کثرت موہومہ ظاہرہ بالکل خلاصی نیافتی واحدیت را در کثرت من حیث الکثرۃ مطالعہ مے نمائی واز صورت بمعنی پے نبردۂ ماجراء خود کوتاہ کن و بمن تلبیس حق بباطل مکن کہ مرا مردم چشم یعنی دیدۂ معنی بین من یا مرشد کامل من خرقۂ شہود صورت را بدرآوردہ بدولت شہود معنی رساندہ بشکرانہ بسوخت ؎

صورت پرست غافل معنی چہ داند آخر　　　　کو با جمال جاناں پنہاں چہ کار دارد

چنانکہ در محلے بایں اشعار نمودہ مے گوید ؎

چشم آلودہ نظر از رخ جاناں دور است　　　　بر رخ او نظر از آئینۂ پاک انداز

ونیز مے تواند خطاب باشد از صاحب تجلی ذات بصاحب تجلی صفات۔ یعنی ماجراء تعلق بشیون و صفات کوتاہ کن و با وجود طلوع احدیت ذات بعیون علمیۂ کمالات نگراء کہ مرا مردم چشم یعنی ذات احد کہ چشم کنایہ از عین ثابتہ است و مردم چشم ذات مطلقہ کہ اَلْحَقُّ یَتَعَیَّنُ فِیْ کُلِّ مُتَعَیَّنٍ خرقہ یعنی حجاب نورانیت صفات از سر یعنی مبدء تعینات کہ مرتبۂ اطلاق باشد از دیدۂ شہود من برداشتہ بشکرانہ یعنی جزاء ہمت من کہ در حب ذاتی نمودہ ام بسوخت واثرے ازاں شہود نگذاشت۔ ونیز مے تواند کہ خطاب باشد از سالکے کہ از مجاہدہ پا در مشاہدہ مے نہد بخود۔ یعنی اے نفس بعد ازانکہ مجاہدۂ شدیدہ نمودی وسلوک طریق پرستی شریعت کردی ماجراء یأس بوصول بارگاہ مشاہدہ ولحوق بپیشگاہ

حقیقت کوتاہ کن کہ مردم چشم یعنی محبوبِ من کہ در من مجاہدات و ریاضات منظور نظر طلب و مشہود دیدۂ حُبِ من اوست و کرمی صفتِ جمیلۂ او و شاکری سمتِ جلیلۂ او خرقہ از سر یعنی حجابِ تعینات از دوشِ غنائے ذاتی خود کہ بر رُوئے اطلاق کشیدہ بدر آوردہ و از پیشِ نظر والہ جمالِ ذاتی خود بر داشتہ بشکرانہ یعنی بجزائے مجاہدہ کہ در راہِ طلب او رفتہ بسوخت و اثرے از آثارِ آں در دیدۂ شہود نگذاشت۔ و نیز می تواند کہ ایں خطاب باشد از عاشق شوریدہ کہ از تنگنائے عقل بمراحل رفتہ بقضائے جنوں رسید بعاقلے کہ در بندِ عقل گرفتار است۔ کہ اے محبوبِ عقیلۂ عقل ماجرائے ہوشیاری کوتاہ کن و قصۂ فکرِ دور اندیش بگذار کہ مرا مردم چشم یعنی دل دانائے من خرقۂ عقل معاش کہ مجبول است بر مزاولتِ ارادۂ باطلہ و اعراض از مطلبِ اعلیٰ و مقصدِ اسنیٰ از سرِ طبیعتِ کونیہ کہ مزاجش از آب دو بینی سیراب گشتہ برآوردہ بسوخت و خلعتِ عقلِ معاد و علمِ اعلیٰ پوشانیدہ از ماسوا غفلت و در حضرتِ مولائے علی الاطلاق حضور بخشید چنانکہ خود باں اشعار نمودہ میگوید ؎

خرقۂ زہد مرا آبِ خرابات ببرد   خانۂ عقل مرا آتشِ خمخانہ بسوخت

و نیز گفتہ ؎

چُوں شدم مجنونِ رُوئے عشقِ لیلٰے در جہاں   عاقلا پندے مدہ ہمچوں منِ دیوانہ را

و نیز مے تواند کہ خطاب باشد از عارفِ آزاد بزاہدے کہ در بندِ طاعتِ خود گرفتار است یعنی ماجرائے غرور و پندارِ حضورِ خود کوتاہ کن و از صولتِ زہد و عباداتِ خود درگذر کہ مرا مردمِ چشم یعنی مُرشدِ کاملِ من خرقۂ غرور و سرورِ مجاہدہ از سرِ من کشیدہ بشکرانہ بسوخت۔ و نامے از اں نگذاشت۔ چُنانچہ اشعارے بداں نمودہ مے گوید ؎

تو و تسبیح و مصلّٰے و رہ زہد و صلاح   من و میخانہ و زنار و رہِ دیر و کنشت
یک جواز خرمنِ ہستی نتواند برداشت   ہر کہ در دارِ فناء در رہِ حق دانہ نکشت

و ایں تربیت چُوں ادائے واجب است از شیخ جزائے آں را بشکرانہ بجا آورد۔ و نیز مے تواند خطاب عاشقِ والہ بودہ باشد بملامت گرِ خود۔ یعنی ماجرائے ملامت و قصۂ جفا کوتاہ کن کہ مرا مردمِ چشم یعنی محبوبِ من خرقۂ حجاب از پیشِ آفتابِ جمالِ خود برداشتہ مرا بدولتِ عشق نواختہ است و بزندانِ محبتِ خود مبتلا ساختہ چنانچہ طاقتِ من طاق شدہ و خرمنِ صبرِ من بباد رفتہ، و ایں رفع

حجاب ونقاب اداءِ آں شکرِ جمال است کہ حسن را ظہور در کار است وعشق را در پاءِ آں سرِ نیاز

ہر کجا حسن می نماید رو می نہد سر بسجدہ عشق آں سو

یا لائمی فی لھوی اعذرنی معذرۃ منی الیک ولو انصفت لم تلم

بدیہی ست کہ کفران کہ ضدِ شکران است عبارت از سترِ نعمت است، پس اظہار ناچار شکرانہ آمد، مقرراست مِنْ شُکْرِ النِّعْمَۃِ اِظْھَارُھَا۔ وَھُوَ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ۔ والسلام

مکتوب ۳۷ سی وہفتم۔ بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان الہند در ترغیب وترویج احکام شرعیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْمُقَرَّبِیْنَ الْاَخْیَارِ، وَاٰلِہِ الْاَطْھَارِ وَصَحْبِہِ الْاَبْرَارِ۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَرْضٰی لَکُمْ ثَلَاثًا وَّیَکْرَہُ لَکُمْ ثَلَاثًا۔ یَرْضٰی لَکُمْ اَنْ تَعْبُدُوْہُ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا، وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا، وَاَنْ تُنَاصِحُوْا مَنْ وَّلَاہُ اللّٰہُ اَمْرَکُمْ۔ وَیَکْرَہُ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَۃَ السُّوَالِ وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مُّھْلِکَاتٌ وَثَلَاثٌ مُّنْجِیَاتٌ وَثَلَاثٌ کَفَّارَاتٌ وَّثَلَاثٌ دَرَجَاتٌ۔ فَاَمَّا الْمُھْلِکَاتُ فَشُحٌّ مُّطَاعٌ، وَھَوًی مُّتَّبَعٌ، وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہٖ۔ وَاَمَّا الْمُنْجِیَاتُ فَالْعَدْلُ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضٰی، وَالْقَصْدُ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی، وَخَشْیَۃُ اللّٰہِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ۔ وَاَمَّا الْکَفَّارَاتُ فَانْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْکَرِیْھَاتِ، وَنَقْلُ الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ۔ وَاَمَّا الدَّرَجَاتُ فَاِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَاِفْشَاءُ السَّلَامِ، وَالصَّلٰوۃُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ۔ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ۔ وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ ابْنِ عُبَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا تَرٰی اَعْیُنُھُمُ النَّارَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ، وَعَیْنٌ حَرَسَتْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، وَعَیْنٌ غَضَّتْ مِنْ مَّحَارِمِ اللّٰہِ۔ اما بعد ذرہ خاکسار بیمقدار بعرض اشرف ارفع بندگان حضرت امیر المومنین ظِلُّ اللّٰہِ فِی الْاَرَضِیْنَ، رَافِعُ اَعْلَامِ

واین اختلاف اشخاص جز بعوارض که جزء حقیقت او نیست نه - اما همان یک حقیقتِ واحده را مِنْ
حَیْثُ اِطْلَاقِ الْحَقِیْقِیِّ وَالتَّقْیِیْدَاتِ الذِّهْنِیَّةِ وَالْخَارِجِیَّةِ آثار واحکامِ متکثره است
که ظاهر بینان را سببِ توہّم اختلاف آن اشخاص گردیده است - وشک نیست که چنانکه اشخاص
حقیقتِ انسانیه باہم تمیزِ عارضی دارند فی الحقیقت اتحاد دارند ہمچنین افراد حیوان که در حیوانیت
شرکت دارند فی الحقیقت وجود ہمان حقیقتِ حیوانیه راست وانواعِ مندرجه تحتِ آن بعوارضِ اعتبارات
است، زیرا که وجود مطلق راست وقید جز باعتبار نیست - کذالک افراد جسم که در آنها وجود حقیقتِ
جسمیه راست واختلاف جز باعتبار نه، ومَسْئَلَةُ الْجَوْهَرِ ثُمَّ الْوُجُوْدِ که وجود ہمان حقیقت بسیط
راست در مراتبِ متنزله که جوہر باشد وجسم وحیوان وانسان واختلافِ اجناس وانواع واصناف و
اشخاص جز بہ پندار نه، وتزاحم آثار واحکامِ آن باختلافِ مراتب ہمه صادق وہیچ اشکالے لازم
نه، وشاہد آنکه موجود ہمان حقیقتِ مطلقه جنس الاجناس است که در جمیع موجودات ساری ست و
باسماءِ متعدده ظهور فرموده وتقییداتش جز باعتبار نیست، آن است اَنَّ الْاِنْسَانَ جِسْمٌ قَضِیَّةٌ
صَادِقَةٌ، ومعنیٔ او آن است که دو صورتِ مختلفۂ ذہنیه که صورتِ انسان وصورتِ جسم باشد
در وجودِ خارجی باہم متحد اند - وچون جسم با انسان متحد شد ومحتاج امرِ زائد گشت، پس موجود فی الحقیقت
ہمان جسم بود وتقییدِ انسانیه اعتبار بیش نباشد - ونیز چون جسم را درین قضیه با انسان اتحاد شده، قضیۂ
اَلْحَجَرُ جِسْمٌ با حجر نسبت اتحاد بود پس انسان را با حجر نیز در مرتبۂ جسم اتحاد است بَدَاهَةً،
پس جمیع مقیّدات با مطلق متحد شدند وہمچنین باہم در مرتبۂ مطلق، ووجودِ حقیقت ہمان مطلق را مقرر شد
ومقیداتش اعتباراتِ اوست که در مراتبِ تنزل تکثر وتعدد پیدا کرده در عرصه گاہِ ظهور آمده است -
این است بیانِ مجمل مسئله وحدت الوجود بنہجے که متاخرینِ صوفیه تقریر نموده اند، ومتمسکِ آنها
فی الحقیقت کشف ووجدان است، وادلّه وبراہینے که بر آن ایراد نموده اند از قبیل تنبیہات است
بر بدیہیات قطب المحققین حضرتِ ایشان مالہ درین باب مقالاتِ مفرده است در ضمن تحقیقاتِ فائقه
وتدقیقاتِ رائقه که مؤید است بکتاب وسنت وقرین است باعتقادِ اہل سنت وجماعت میفرمایند
که مقصود از سیر وسلوک تحصیلِ لوازمِ بندگی ست نه حصولِ ربوبیتِ خداوندی، وتحقیقِ معرفتِ نفس است
بذل وافتقار وعرفانِ مولیٰ جَلَّ وَعَلَا بکمالِ غنا واقتدار - کنا سے که بخبثِ ذاتی موصوف است

الشَّرِیْعَةِ الْغَرَّاءِ قَامِعُ بُنْیَانِ الْبِدْعَةِ الْغَبْرَاءِ، مَالِكُ السَّلْطَنَةِ الْقَاهِرَةِ کَاسِرُ أَعْنَاقِ الْکَفَرَةِ الْأَکَابِرَةِ، مُحْیِ السُّنَّةِ وَالْإِسْلَامِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَی الْأَنَامِ، می رساند کہ بحمد اللّٰہ تعالیٰ از متاعب سفر نجات یافتہ بتاریخ پنجم شہر حال بزاویۂ سکنت رسید، وبفراغ خاطر و جمع ہمت بوظیفۂ دعاء کہ شیوۂ فقراست مشتغل گردید۔ وچوں ایں دعاء ظہر الغیب متضمن صلاح عام وانتظام نظام است واز صمیم قلب وخلوص نیت، مثمر عزّۂ اجابت وشرف قبولیت است۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہ بطلوعِ آفتاب ہدایت ظلمات کفر وضلالت رُو بانعدام آورد وبیخ الحاد وبدعت از پا اُفتاد، ورایاتِ عدل وانصاف باُفقِ اعلیٰ رسید وآثار قُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ بظہور پیوست۔ معہذا اگر راہ عنایت ودین پروری درباب رفع مَا بَقِیَ مِنَ الْفَوَاحِشِ وَ الْمُنْکَرَاتِ ومنع برخے از منہیات ومسکرات بمقتدایان خدمات اسلام تاکید اہتمام رود نُوْرٌ عَلٰی نُوْر است، ودرباب تعمیر مساجد مندرسہ ومدارس معطلہ وترفیہ علماء وفضلاء وتکریم زہاد وصلحاء احکام واجب الاستعلام شرف صدور یابد موجب اعلاء ارکان شریعت بیضاء وتمکین دولتِ عظمےٰ بطریق اتم باشد۔ زیادہ براں جرأت از حدِ ادب دُور است۔ کامل بیگ کہ بحکم اشرف رفیق سفر بود در رعایت حکم جہاں مطاع واداء حقوق اخوت فروگذاشت دقیقہ نکردہ، رحمت خدا بر مسلمانے وحلال نمکے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ أَوَّلًا وَّآخِرًا وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ۳۸ سی وہشتم۔ بنام شیخ ابراہیم مدرس مدینہ منورہ۔ درمعرفت الٰہی و در افضلیت طریقۂ نقشبندیہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ أَمَّا بَعْدَ حَمْدِ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ السَّلَامِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰی رَسُوْلِهٖ خَیْرِ الْأَنَامِ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ دُعَاةِ النَّاسِ إِلٰی دَارِ السَّلَامِ، فَیُبَلِّغُ الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ مُحَمَّدٌ سَعِیْدُ الْعُمَرِیُّ النَّقْشَبَنْدِیُّ الْأَحْمَدِیُّ إِلَی الْأَخِ الْکَامِلِ الْحَبْرِ الْمُحَقِّقِ الْفَاضِلِ الْمُدَقِّقِ الشَّیْخِ إِبْرَاهِیْمَ الْجِیَارِیِّ الْمَدَنِیِّ سَلَّمَهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَأَبْقَاهُ وَأَوْصَلَهٗ إِلٰی غَایَةِ مَا یَتَمَنَّاهُ هَدِیَّةَ التَّحِیَّةِ وَالسَّلَامِ، وَیَدْعُوْ لَهٗ مِنْ صَمِیْمِ قَلْبِهٖ بِالسَّلَامَةِ وَالْاِسْتِقَامَةِ وَالْعَافِیَةِ وَالْکَرَامَةِ، وَیَرْجُوْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ الْکَرِیْمِ أَنْ یَّجْعَلَهٗ مَقْرُوْنًا بِالْإِجَابَةِ وَالْقَبُوْلِ۔ وَنَسْأَلُ مِنْ فَضْلِهٖ أَنْ یَّرْزُقَهٗ عِلْمَ الْوِرَاثَةِ، فَإِنَّ

بحر الظاهر اذا اقترن بالعمل وقورن بالاخلاص اورث معرفة الاسرار التى هى المقصد الاعلى والمطلب الاسنى من الافعال الظاهرة والاعمال الصالحة كما اشير اليه فى قوله تعالى هو الذى انزل عليك الكتب منه آيات محكمات هن ام الكتب واخر متشابهات ط الآية ـ ولا شك ان المقصود من الام ظهور النتائج فكذا المقصود من المحكمات اسرار المتشابهات التى للراسخين الذين هم اهل الوراثة الواصلين فى درجات متابعة سيد المرسلين عليه وعلى آله افضل الصلوة واكمل التحية حظ وافر منها ـ وليعلم ان الطريقة النقشبندية التى شرفتم باخذها واحرازها اقرب طريق الى تحصيل هذه الدرجة العليا، وفيها تقدم الجذبة على السلوك ـ فالسالك لهذه الطريقة العلية مجذوب سالك وهو المسمى بالمراد والمحبوب ـ وفى سائر الطرق شروع السير من عالم الخلق وفى هذه الطريقة من القلب الذى هو محل الجذبة ـ وهذا الحضور والالتذاذ الذى نجده فى اول القدم من آثار الجذبة ـ وايضا فى هذه الطريقة التزام والاجتناب عن البدعة رأسا والعمل بالعزيمة والاحتراز عن الرخصة مطلقا ـ وايضا فيه اندراج النهاية فى البداية ـ واول القدم منها استيلاء سلطان الذكر على الباطن بحيث يصير غافلا عن نفسه وعما سواه، ثم الفناء فى الذكر، ثم فناء الذكر والذاكر فى المذكور الذى هو خلاصة مقام الشكر، ثم التشرف بمقام الصحو والبقاء والتخلق باخلاق الله والتحقق بما اشير اليه فى قوله تعالى اولئك يبدل الله سيأتهم حسنات، وهو مقام بى يسمع وبى يبصر، وبعده مقام جمع الجمع ـ رزقنا الله واياكم قطرة من بحار اذواقهم ومواجيدهم ـ والسلام

مکتوب ۳۹ سی ونہم ـ بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان الهند ـ در سفارش شیخ شہاب الدین برہانپوری ـ

عن انس رضى الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال من كانت نيته طلب الدنيا، شتت الله عليه امره وجعل فقره بين عينيه ولم

یاتِہٖ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا مَا کُتِبَ لَہٗ۔ وَمَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الْاٰخِرَۃِ جَمَعَ اللّٰہُ شَمْلَہٗ وَجَعَلَ غِنَاہُ فِیْ قَلْبِہٖ وَاَتَتْہُ الدُّنْیَا وَھِیَ رَاغِمَۃٌ۔ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ۔ اَمَّا بَعْدَ حَمْدِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالصَّلٰوۃِ عَلٰی نَبِیِّہِ الْکَرِیْمِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الَّذِیْنَ فَازُوْا مِنْہُ بِحَظٍّ جَسِیْمٍ، ذرۂ خاک بے مقدار معروض خادمانِ عتبۂ علیہ مے گرداند کہ ایں احقر چوں بشہر مجاز رسید، مطلع شد کہ حقائق آگاہ شیخ محمد برہانپوری کہ بحج رفتہ بود رحلت نمود و فرزندانِ ایشاں صلاح آثار شیخ شہاب الدین وغیرہ دریں شہر رسیدند و بانتظار موسم نشستہ اند تا بوطن مراجعت نمودہ بزاویۂ سکنت اقامت نمایند۔ بر پریشانی احوال آں جماعہ چوں واقف شد ترحم بخاطر فاتر راہ یافت، و حل ایں عقدہ در عالم اسباب وابستہ بعنایت و توجہ ایشاں یافت، ناچار بدو کلمہ مصدع خدمت آں سُدۂ سنیہ گشت۔ چناں کرم فرمایند کہ بحلاوت در گوشہ بیادِ حضرتِ حق سُبحانہٗ مشغول باشند و ہموارہ بدعاء سلامتی آں حضرتِ عالی رطب اللسان گردانند۔ شیخ شہاب الدین باوجود طریقۂ بزرگانِ خود از طریقۂ ایں فقراء نیز حظے گرفت۔ بالجملہ بوجوہ محل کرم و ترحم است، زیادہ براں گستاخی نرفت۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ۴۰ چہلم۔ بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان الہند۔ در ترغیب بر تائید ارکانِ شریعتِ غرّاء۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْکَبِیْرِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ، وَعَلٰی اٰلِہِ الْاَطْھَارِ وَصَحْبِہِ الْاَبْرَارِ۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یَا بَنِیْ اٰدَمَ کُلُّکُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ غَفَرْتُ فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ۔ وَکُلُّکُمْ فَقِیْرٌ اِلَّا مَنْ اَعْطَیْتُ فَاسْئَلُوْنِیْ اُعْطِکُمْ۔ وَکُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُ فَاسْئَلُوْنِی الْھُدٰی اَھْدِکُمْ۔ وَمَنِ اسْتَغْفَرَنِیْ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَۃٍ عَلٰی اَنْ اَغْفِرَ لَہٗ، غَفَرْتُ لَہٗ وَلَا اُبَالِیْ۔ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰی قَلْبِ اَشْقٰی رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ سُلْطَانِیْ مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَۃٍ۔ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰی قَلْبِ اَتْقٰی رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا زَادَ ذٰلِکَ

فی سُلطانی مِثلَ جناحِ بعُوضۃٍ۔ ولَوْاَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وحَیَّکُمْ ومَیِّتَکُمْ ورَطْبَکُمْ ویَابِسَکُمْ سَأَلُوْنِیْ حَتّٰی یَنْتَهِیَ مَسْئَلَةُ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ، فَاَعْطَیْتُهُمْ مَاسَأَلُوْنِیْ، مَانَقَصَ مِمَّا عِنْدِیْ مَغْرَزَ اِبْرَةٍ لَوْغَمَسَهَا اَحَدُکُمْ فِی الْبَحْرِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَهُ۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ وَّلَا اَمَةٍ یَّسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِیْ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّةً اِلَّا غَفَرَلَهٗ سَبْعَمِائَةِ ذَنْبٍ۔ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ۔ امابعد ذرۂ خاکسار بے مقدار بعرضِ اشرفِ انور مے رساند کہ ایں مسکین مقصّر چیاں شکرانۂ احسان وعنایتِ بے غایتِ حضرتِ صمدیت جَلَّتْ عَظَمَتُهٗ نماید کہ بموہبت وفضلِ خویش فتح وظفر لشکرِ اسلام کرامت فرمود ورفع وہدمِ ارکانِ کفر وبدعت وقمعِ رسومِ الحاد وزندقہ نمود۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَضْعَافَ مَاحَمِدَهٗ جَمِیْعُ خَلْقِهٖ۔ چہ عرض نماید کہ از استماعِ ایں بشارتِ عظمٰے بریں شکستہ زاویۂ خمول چہ قدر شادی روداد، نہ از روۓ مصالحِ ظاہرہ کہ بموجبِ کریمہ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ از حیزِ اعتبار ساقط است بلکہ بجہتِ اعلاءِ کَلِمَةُ اللّٰهِ الْعُلْیَا، کَمَا اَشَارَ اِلَیْهِ تَعَالٰی وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ۔ ایں ہواخواہِ حقیقی امیدوار است کہ ہمتِ عُلیا مصروفِ تائیدِ ارکانِ شریعتِ غرّاء فرمودہ فرمان اہتمام بحکام ومتصدیان اطراف واکناف صادر شود تاسعیِ بلیغ واجتہادِ تمام دریں باب مصروف دارند، وتعظیمِ علماءِ باللہ وابرارِ صالحین بوجہِ اتم واکمل نمایند، واز احوالِ رعایا ومساکین ومظلوماں بواقعی خبردار باشند۔ از اشتیاقِ دریافتِ سعادتِ حضور چہ شرح دہد لیکن تاحال از توارُدِ ضعف وبے اعتدالئ مزاجِ طبع بر صرافتِ اصلی نرسیدہ است۔ بہرحال در ہیچ حال از خدمتِ اداءِ وظائفِ دُعاء کہ شیوۂ فقراء است فارغ نیست، زیادہ براں جُرأت وگستاخی نرفت۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا۔

مکتوب ۴۱ چہل ویکم۔ بنام شیخ محمد فرخ پسرِ خود۔ در نسبتِ میانہ ونسبتِ عالمِ خلق وتعبیرِ رؤیتِ ذات جل سلطانہ۔

الحمد للّٰہ وسلامٌ علٰی عبادہِ الذین اصطفٰی۔ بِحَمْدِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ یَوْمَ الْخَمِیْسِ قَبْلَ الْغُرُوْبِ بَعْدَ اِتْحَافِ الصَّلَوٰاتِ الْمُبَارَکَاتِ النَّامِیَاتِ اِلٰی حَضْرَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلَوٰاتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ لِلثَّالِثِ وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ رَبِیْعِ الثَّانِیْ فِی الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

چند عقدۂ انغلاق شرف انحلال یافت۔

اَوّلاً۔ ظہور نسبتے کہ بمیانہ تعلق دارد کہ از زمین و یسار بیگانہ است۔

دُوُم۔ طلوعِ نسبت خاصۂ اصلیہ کہ بعالمِ خلق تعلق دار دخصوص جُزءِ ارضی کہ آں ظہور از شوب ظلیت مبرّا است، بخلاف ظہور عالمِ امر کہ از شوبِ ظلیت جُدا نیست، چنانکہ تحقیق ہر کدام در مکاتیب عالیہ بتفصیل ثبت یافتہ است۔

سوم۔ حل آں معنی کہ در مکتوبِ عالی مذکور است ہر چند رؤیت نیست اما بے رؤیت ہم نیست۔ بِعِنَایَةِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَبِصَدَقَةِ حَبِیْبِہٖ حالتے بزرگ رو داد کہ بعالمِ خلق خصوص بجزءِ ارضی تعلق داشت۔ ہویدا شت کہ چوں معاملہ از ظلیت وا رہد از حیطۂ تصورِ عقلی و تعقل ذہنی مبرا خواہد بود و نصیب از عیاں کہ منزہ از بیان است خواہد داشت۔ چوں اصل الاصول بمنصہ گاہِ عیاں آید و گوش بآغوش رخت کشد چہ نویسد کہ تعبیر از آں بچہ صیغہ نماید۔ ہر گاہ کلام او سُبْحَانَہٗ منزہ از حرف و صوت و مبرا از آلتِ سامعہ و جہت در عرصہ گاہِ سماع آید، ذاتِ مقدس جَلَّ سُلْطَانُہٗ اگر بے کیف و بے جہت و بے مدخلیتِ آلت بحیثیتے کہ ہیچ فتور در تنزیہ و تقدیس راہ نیابد متجلی شود، چرا محل ریب و مظنہ عیب بود۔ مَنْ لَّمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَّھَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۔ غایۃ الامر دریں دار ہر چہ رُو دہد تمثالے ست لذاں معنی کہ بفردا موعود است، تا علو ہمت و سمو فطرت بہر خس و خاشاک نہ آویزد و بہ تہیئ دار اللقاء تمامی جہد نماید و باداء وظائفِ عبودیت تمسک بِحَبْلُ الْمَتِیْن کند، لہٰذا حقیقتِ رؤیت خاصۂ آخرت گشت۔ زنہار بدید و دانشِ خود پا از دائرۂ اجماع نہ برآرد بلکہ مکشوفِ خود را تابع آں سازد۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً ط اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔ والسلام

مکتوب ۴۲ چہل و دوم۔ بنام شیخ عبد الاحد پسر خود۔ در آنکہ مقرب ترین اشیاء بحضرتِ حق سُبحانہٗ برابر کلام مجید نیست۔

بحمد اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ سِرِّ سخن کہ حضرتِ ایشان قُدِّسَ سِرُّہٗ در آخر کار می فرمودند، مقرّب ترینِ اشیاء بحضرتِ حق سُبْحَانَہٗ چیزے برابر کلام مجید نیست کہ صفت او تعالیٰ بے پردہ ظاہر شدہ و حسب حال میخوانند ع اندر سخن دوست نہاں خواہم گشت

معلوم گشت و منکشف گردید کہ مبدء ایں گنجینۂ ذاتِ منزہ است و مبلغ و منتہاء او عباد، اگر قتہائے بواسطہ یتامنع پیش آید و بعجز و انکسار خرابۂ ہستیِ خود را پیشکش نماید دستش گرفتہ بار در حضرتِ اقدس دہد و رفعِ حجاب نماید، چنانچہ قولِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مؤید ایں معرفت است۔ عَنْ جِبْرَائِيلَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ طَرَفُهٗ بِيَدِ اللهِ وَ طَرَفُهٗ بِاَيْدِيْكُمْ، فَتَمَسَّكُوْا بِهٖ فَاِنَّكُمْ لَنْ تَهْلِكُوْا وَلَنْ تُقْتَلُوْا اَبَدًا۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ۔ غورے دریں باب در عشرۂ ماہِ رمضان ۱۰۷۰ھ میسر شد، نداء در دادند کہ نسبت تو مرکزی ست۔ توجہے بحال یارے کہ از متاخرانِ اصحاب حضرتِ ایشانِ ما بود افتاد، نمودند کہ از راہے بما سرِ نیازی دارد، بعد ازاں صحیفۂ احوالش را بتفصیل ہویدا ساختند و بر بعض مقامات کہ عبورش ارزانی داشتہ اند اطلاع دادند۔ بہر حال تا مبادیِ تنزیہ گذرش معلوم شد، اما راہ در پیش دارد تا بحضرتِ مطلوب بے سد۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب (۴۳) چہل و سوم۔ بنام شیخ سعد الدین محمد صالح پسر خود۔ در شرح کلمہ "ہرچہ مقصودِ تست معبودِ تست"

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ مشائخ قُدِّسَ سِرُّهُمْ فرمودہ اند ہرچہ مقصودِ تست معبودِ تست، تنبیہ است مر عابد را کہ در وقت عبادت باید کہ مطمحِ نظر جز ذاتِ حضرتِ معبود نباشد کہ عابد او تعالیٰ بود زیرا کہ اگر علتِ غائیہ کہ پیش نظر داشتہ باشد فی الحقیقت عبادت است راجع بآں غایت خواہد بود کہ مقصود است۔ بدیہی ست کہ خضوع و تذلل شئی بجہت تحصیل امرے خضوع بآں امر است پس تا مطالب بتمامہا رخت از ساحتِ مراد نکشد، شایانِ عبادتِ ذاتِ بے ہمتا نبود۔ مانا کہ در عبارت اکابر اولیاء قُدِّسَ اَسْرَارُهُمْ تعبیر از فناءِ حقیقی بفناءِ ارادت بجہت آں بودہ باشد کہ مستلزم آں است، و گویا نفس عبارت از ارادہ است و بآں سبب امارہ نام یافتہ است کہ امارگی عبارت از حصول ارادت است کہ امر تابع آں است، و چوں صفتِ ارادہ فانی شد فناءِ نفس محقق شد۔ شیخ اجل قُدِّسَ سِرُّهٗ اشارہ باں در فتوحاتِ مکیہ نمودہ است لکن مذاقِ حضرتِ ایشانِ ما رَضِيَ اللهُ عَنْهُ آبی ازیں معنی ست، زیرا کہ فناءِ ارادت فناءِ صفتے ست از صفات، ہر چند مستلزم نحوے از فناءِ آں است، ہمچنیں فناءِ صفتے مستلزم فناء نیست نفس را فناءِ اتم وقتے بحصول آید کہ نفس از

ذات و آثارِ خود فانی گردد و از دشمن لعین کہ بمعادات مولاءِ مولیٰ نعم منتصب شدہ است نامے و نشانے نماند، مغلوب و مقہور دیگر است و فانی و متلاشی دیگر۔

سوال۔ اکابر سلف از صحابہ و تابعین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ طلب جنّت و استعاذہ از نار نمودہ اند و نصوص مؤید ایں معنیٰ ست و کریمہ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا نیز صریح است دریں کہ مطمح عابد تواند بود کہ خوف و طمع باشد۔

جواب۔ طلبِ جنّت نہ بآں جہت است کہ تماشا گاہ است و استعاذہ از نار نہ برائے اینکہ محنت گاہ است، بلکہ برائے موضعِ وصل و ہجرِ محبوب است، باآنکہ خوف و طمع عبارت از جلال و جمالِ ذاتی می تواند بود۔ فَافْھَمْ۔ وَھُوَ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ۔

مکتوب ۴۴ چہل و چہارم۔ بنام نصیر خان۔ در آنکہ دنیا مزرعۂ آخرت است۔

نَحْمَدُہٗ عَلٰی اٰلَآئِہٖ وَنُصَلِّیْ عَلٰی اَکْرَمِ اَنْبِیَآئِہٖ۔ حضرتِ حق سُبْحَانَہٗ سرگرمِ محبت خود داشتہ بمتابعت سید الکونین سربلند دارد۔ بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَحُسْنِ اَفْضَالِہٖ احوالِ شکستہ بال ایں ذرۂ حقیر بعافیت مقرون است۔ ہموارہ سلامتیِ ذات بابرکات باحصولِ مرادات و ترقیِ درجات از واہب العطایا مسئلت مے نمایم، چوں دعاءِ ظہر الغیب اسرع باجابت است امیدِ شرفِ قبول است۔ مدتے ست کہ خبرے از اخبارِ ایشاں نرسیدہ است، چشمِ انتظار در راہ است۔ انتظار ہم از حد گذشتہ، ناچار قاصدِ مخصوص را روانۂ خدمت ساخت تا بزودی بر اخبارِ فرخندہ آثار اطلاع دہد و از کشاکش نگرانی رہاند۔ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ۔ سعی نماید کہ دریں دارِ فناء کہ متاعِ غرور است سرانجام دار الخلود حاصل شود، تا بعدِ انقطاعِ اختیار و انقضاءِ مدتِ حیات ندامت نقدِ وقت نباشد و یَاحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُ فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ زبانِ حال و قال نشود۔ باید کہ طلبِ مطلبِ اعلیٰ و شوقِ وصولِ مقصدِ اسنیٰ ہمیشہ دامنگیر بود ؎

درجہاں شاہدے و ما فارغ	در قدح جرعہ و ما ہشیار
زیں سپس دستِ ما و دامن دوست	زاں سپس گوشِ ما و حلقۂ یار

اگر دنیا مزرعۂ آخرت و وسیلۂ وصولِ درجاتِ نعیم نبودے بیش از بازیچۂ اطفال نبودے۔ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ۔ اِنَّ

الشیطٰن لکم عدوٌّ فاتخذوہ عدوًّا۔ انما یدعوا حزبہٗ لیکونوا من اصحٰب السعیر۔ ہر چند حرف نصیحت ازیں مذنب سراپا تقصیر باآں زبدۂ خاندان استقامت فی المعنی تحصیل حاصل است، لیکن فرطِ محبت و ہوا خواہی برآں مے دارد، امید عفو است۔ فضائل و کمالات دستگاہ میاں شرف الدین بخدمت مستعد شدہ باشد۔ چوں مشارٌ الیہ از مغتنماتِ روزگار است یقین است کہ قدرِ صحبتِ ایشاں شناختہ باشد۔ والسلام

مکتوب ۴۵ چہل و پنجم۔ بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان الہند۔ در خوف خاتمہ و در تعظیم و توقیر علماء۔

الحمد للّٰہ الذی اعلی معالم الاسلام، ورفع قواعد الدین ومھد ھا للانام، والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی من ارسلہٗ ھادیا سبل السلام وعلی اٰلہ الاطہار وصحبہ الاخیار۔ اما بعد ذرۂ خاکسار بے مقدار محمد سعید بعرض بندگان شاہزادۂ دیندار عالیقدر مجمع السعادات والکمالات البہیۃ الانوار مورد الاسرار مربی العلماء ملجاء الفقراء مدّ اللّٰہ تعالٰی ظلال اقبالہ واحسانہٖ، مے رساند کہ ہمتِ سامیۂ آں عالیحضرت چوں بترویج ملتِ بیضاء و تائید شریعت زہراء تمام و کمال مصروف است و دریں آخر الزمان کہ اوان تراکم ظلمات و توارد محدثات و مبتدعات است شاہسوارِ مضمار استقامت ذاتِ اشرف است، برما فقراء زاویہ نشینانِ غربت و مسکنت لازم است کہ بدعاءِ سلامتی و فتح و نصرتِ ایشاں در اوقاتِ حسنہ مشغول باشیم۔ و چوں ایں دعا متضمن خیریت عام است و بظہر الغیب صادر است، امید شرف قبول و اجابت دارد، ویرحم اللّٰہ عبدًا قال اٰمینا۔ نشانِ سعادت عنوان کہ بایں ذرۂ حقیر صادر شدہ بود بورود آں مشرف گردید و دریوزۂ دعاءِ سلامتی خاتمہ رفتہ بود، بمطالعۂ آں خوشحالی عظیم رو داد۔ حمدًا للّٰہ سبحانہٗ کہ حضرت غنی علی الاطلاق ذاتِ انور را دریں جاہ و جلال سلطنت کہ مثمر انواع سکر و غفلت است بسعادتِ خوفِ خاتمہ کہ مبناءِ خشیۃ اللّٰہ است ہادم اللذات ممتاز گردانیدہ۔ در حدیثِ نبوی علٰی مصدرہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ آمدہ است کہ دو خوف جمع نشود نہ دو امن، آیۂ کریمہ یخشون ربھم ویخافون سوء الحساب مشعر ایں معنی ست۔ امام شیخ عبد العظیم رحمۃ اللّٰہ علیہ در ترغیب و ترہیب آوردہ است

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِیْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ - اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُتَعَلِّقٌ بِالْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللهِ اجْتَمَعَا عَلٰى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَءَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ - وَعَنْهُ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ اَبَدًا، عَيْنٌ بَاتَتْ تَكْلَاءُ فِیْ سَبِيْلِ اللهِ، وَعَيْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ ذُبَابٍ مِّنْ خَشْيَةِ اللهِ - رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیُّ - وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ بَاكِيًا فِیْ اُمَّةٍ مِّنَ الْاُمَمِ رُحِمُوْا - وَمَا مِنْ شَیْءٍ اِلَّا لَهٗ مِقْدَارٌ وَّمِيْزَانٌ اِلَّا الدَّمْعَةَ فَاِنَّهٗ يُطْفَأُ بِهَا بِحَارٌ مِّنْ نَّارٍ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ مُرْسَلًا - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْشَعَرَّ جِلْدُ الْعَبْدِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَهَافَتَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا يَتَهَافَتُ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ وَرَقُهَا - رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخِ وَابْنُ حِبَّانَ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُؤْمِنِ اَفْضَلُ، قَالَ اَفْضَلُهُمْ اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا - قَالَ اَیُّ الْمُؤْمِنِ اَكْيَسُ، قَالَ اَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، وَاَكْثَرُهُمْ مِمَّا يَعُدُّهٗ اسْتِعْدَادًا اُولٰٓئِكَ الْاَكْيَاسُ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ - حسب الاشارت ایں احقر در اوقات حسنہ بعد دعاء سلامتی و مزید توفیق و ازدیاد اقبال بدعاء سلامتی خاتمہ ایشاں مشتغل شدہ، امید است کہ میسر خواہد شد بمشیتہٖ سُبْحَانَهٗ - و از جملہ امور معینہ حسن خاتمہ التزام قراءت سید الاستغفار است لَيْلًا وَّنَهَارًا - در مشکوٰۃ مذکور است عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ - قَالَ، مَنْ قَالَ مِنَ النَّهَارِ وَهُوَ

مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ و نیز در صحیفۂ سعادت مثلت علم با عمل رفته، هر چند مے داند که حضرتِ حق سُبْحَانَهٗ حضرتِ ایشاں را ملکۂ هر دو دولت عطا فرموده، مَعَ ذٰلِكَ از حضرتِ وهاب سوال مزید بر مزید مے نماید، بخیر و اجابت مقرون باد۔ از جملہ امورِ معینۂ سعادتِ علم و عمل تعظیم و توقیر علماء ست و اهتمام بشانِ ایں طبقۂ علیا۔ اگر بدرجۂ آنها نتواند رسید بموجب اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ که حدیثِ صحیح است بدولتِ معیت مستسعد خواهد شد و شریکِ مراتبِ ایشاں خواهد گشت که علماءِ راسخین شموسِ هدیٰ و نجومِ اهتداء اند۔ در ترغیب و ترهیب مذکور است عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَاَنْ اَجْلِسَ سَاعَةً فَاَتَفَقَّهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اِحْيَاءِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ۔ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ، ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ، لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَّا يَسْتَخِفُّ بِهِمْ، الْمُنَافِقُ ذُو الشَّيْبَةِ فِي الْاِسْلَامِ، وَذُو الْعِلْمِ، وَاِمَامٌ مُّقْسِطٌ۔ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ۔ ایں مقصّر نیز دریوزه گر است که در اوقاتِ شریفہ ایں مسکین را بدعاءِ سلامتیِ ایمان و نجات از کیدِ نفس و شیطان یاد آوری مے فرموده باشند۔ منذری از ابن عباس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا از رسول الله صلی الله علیه وسلم آورده که دو دعاء ست درمیانِ آنها و میانِ حق تعالیٰ حجاب نیست دعاءِ مظلوم و دعاءِ مردم برادر خود را بظهر الغیب۔ و در روایتِ ابی هریره رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وارد شده که سه شخص است که دعاءِ ایشاں ردّ نیست صائم و امام عادل و مظلوم۔ همشیره زادۂ فقیر خواجه محی الدین چوں بارادۂ ملازمتِ عالیه که متضمّن تربیتِ صوری و معنوی ست و مثمر ثمراتِ دارین، محرم بارگاه سلطنت گردید، ایں فقیر نیز بدو کلمۂ نامربوط مصدّعِ خادمانِ عتبۂ علیه گشت۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

وَعَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْبَرَکَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب ۴۶ چہل و ششم۔ بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان ہند۔ در نسبت محبت و فضائل طریقۂ نقشبندیہ و در معنی مریدی و مرادی و احادیث در فضیلت بعضے اعمال۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ مَرَایَا کَمَالِهٖ، وَصَیَّرَ اَرْوَاحَ الْکَامِلِیْنَ مَشَاهِدَ جَلَالِهٖ وَجَمَالِهٖ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَرْسَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ سَیِّدًا وَّاِمَامًا لِّلْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْمُتَاَدِّبِیْنَ بِاٰدَابِهٖ۔ اما بعد بندۂ خاکسار ذرۂ بے مقدار محمد سعید بخدمت شاہزادۂ دیندار عالیقدر نَاصِرُ الْمِلَّةِ الْبَیْضَاءِ وَمُرَوِّجُ الشَّرِیْعَةِ الْغَرَّاءِ، مُؤَیِّدُ الدِّیْنِ الْقَوِیْمِ، مُشَیِّدُ اَحْکَامِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ، رَفَعَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ قَدْرَهٗ وَشَرَحَ صَدْرَهٗ مے رساند، کہ ہر چند بُعدِ ابدان مانع لقاءِ صوری ست و موجب ہجران و دوری، اما چوں عروۂ وثقی محبت قوی ست، قرب و معیت معنوی کہ لازمۂ حب است نقد وقت است، قَالَ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ مقصود از سیر و سلوک و دوام ذکر و حضور تحصیل نسبت محبت است کہ متمم جمیع نعم جلیلہ است۔ سرآمد صنوف محبت آن است کہ از آں طرف باشد، و ہر چہ با آنحضرت عالی منسوب است اعلیٰ و اکمل است۔ و شک نیست کہ آں موہبت است۔ و اقرب طرق وصول ایں موہبت تحصیل و تکمیل مراتب متابعت حضرت حبیب رب العزت است عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُهَا۔ کریمۂ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ مشعر بر آں است وسیلۂ دولت اتباع کہ منتج محبت است بمعنی محبوبیت طریق حصول محبت دوام کہ در میان ذکر و محبت ملازمت است و لہٰذا گفتہ اند مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَهٗ۔ و بدیہی ست کہ دوام ذکر بمجرد لسان متعذر است۔ سعی باید نمود کہ دل ہموارہ بیادِ الٰہی باشد و حضور بیکیف دائمی نصیب وقت گردد بحدے کہ غفلت را ہرگز گنجائش نباشد۔ فرضاً اگر ظاہر بہزار مشغلہ گرفتار شود باطن متلون نشود و از حضور بغیبت نیاید، و رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ نقد حالش بود۔ ایں نسبت شریفہ ہر چند نصیب منتہیان است کہ بحقیقت فناء و نیستی رسیدہ اند و از شر

معادات اماره وارسته، اما مبتدیان طریقۂ نقشبندیہ علیہم التحیۃ والرضوان من حضرۃ المنان کہ شربے از اندراج النہایت فی البدایت، کہ خاصۂ ایں طریقۂ علیہ است واز انجا حضرت خواجۂ نقشبند قدس سرہٗ فرمودہ اند کہ ما نہایت را در بدایت درج کردہ ایم، چشیدہ اند، ازاں دولت عظمیٰ حظ وافر فرا گرفتہ اند ونصیب از خلوت در انجمن دارند ؎

از بروں درمیان بازارم | وزدروں خلوتےست بایارم

واشارہ بایں نسبت شریفہ است آنچہ فرمودہ اند ؎

ازدروں شو آشنا وزبروں بیگانہ وش | ایں چنیں زیبا روش کم می بود اندر جہاں

؎ نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند | کہ برند از رہ پنہاں بحرم قافلہ را
ازدل سالک رہ جاذبۂ صحبت شاں | می برد وسوسۂ خلوت وفکر چلہ را

وایں ذکر قلبی کہ دریں طریق معروف است مثمر جذبہ است۔ ولہٰذا دریں طریق جذبہ مقدم آمد بر سلوک، ومجذوب سالک روندۂ ایں راہ نام یافت۔ مقرر است کہ مجذوب سالک افضل از سالک مجذوب است، زیرا کہ مجذوب نصیبے از معنی مرادی ومحبوبی دارد ومخلصی نشان حال او، بخلاف سالک مجذوب کہ نصیب از مریدی ومحبی یافتہ ومخلصی راہ حال او۔ از مریدی تا مرادی واز محبی تا محبوبی فرق بسیار است، کہ مریدی رفتن است بپاءِ خود ومرادی بُردن است کشاں کشاں، ولذا گفتہ اند اَلْمُرِیْدُ یَطْلُبُ الْمُرَادَ وَالْمُرَادُ یَهْرِبُ تحقیق ایں سخن آن است کہ دریں طریقۂ علیہ شروع سیر از قلب است کہ مورد جذبہ است، بخلاف اکثر طرق کہ شروع سیر از عالم خلق است ومجاہدۂ ظاہر کہ بسلوک تعلق دارد، بعد تحصیل مجاہدہ وسلوک بجذب می آید وبمرتبۂ معرفت مشرف میگردد بخلاف ایں طریقۂ سنیہ کہ شروع از جذبہ مے فرمایند ودر ضمن آں مراتب سلوک مسلوک میگردد وکار بنہایت النہایت می رسد۔ وازیں بیان حقیقت اندراج نہایت فی البدایت ہویدا گردید، چہ نہایت دیگراں وصول بدولت جذبہ است کہ جَذْبَةٌ مِنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ تُوَازِیْ عَمَلَ الثَّقَلَیْنِ، وآں دریں طریق اول درپیش وایں نسبت جذبہ را سیر انفسی نامند وسیر مستدیر ونیز آں را اقرب در اقرب فرمودہ اند، بخلاف سیر ثانی کہ شروع آں از آفاقی ست وآں را سیر مستطیل نامند۔ ونشان شروع جذبہ یافتن انجذاب وکشش است

دل را مبرّا از شش جہت، و گاہ است کہ جہت فوقانی متوہم گردد۔ و در ضمن آں غیبت از حواس و اضمحلال و استہلاک و فرورفتگی و خلاصی از اغیار اگریابد نعمتے ست عظمیٰ و مبشرِ سعادتِ ترقیات۔ حضرت خواجہ نقشبند قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ اند کہ نسبت ما انعکاسی ست، یعنی دریں طریقہ ترقیات بیشتر منوط بانعکاس فیض است از باطنِ شیخ۔ ہر چند مسترشد آئینۂ باطن را بمحبتِ شیخ مقتدا و تحصیل راہ مناسبت و متابعتِ او منور سازد فیوض از باطنِ شیخ منعکس شود و بمجرد صحبت و محبت از حضیض نقص باوج کمال برد، قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ وَلْنَخْتِمِ الْكَلَامَ بِخَاتِمَةٍ حَسَنَةٍ فِيْ فَضَائِلِ الصَّالِحَةِ۔ عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلٰى يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ يَّعْمَلَ بِهِنَّ فَكَاَنَّهٗ اَبْطَاَ بِهِنَّ۔ فَاَتَاهُ عِيْسٰى فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ تَعْمَلَ بِهِنَّ وَتَاْمُرَ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِهِنَّ، فَاِمَّا اَنْ تُخْبِرَهُمْ وَ اِمَّا اَنْ اُخْبِرَهُمْ۔ فَقَالَ يَا اَخِيْ لَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ اَخَافُ اِنْ سَبَقْتَنِيْ بِهِنَّ اَنْ اُخْسَفَ اَوْ اُعَذَّبَ۔ قَالَ فَجَمَعَ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ حَتّٰى امْتَلَاَ الْمَسْجِدُ وَقَعَدُوْا عَلَى الشُّرُفَاتِ ثُمَّ خَطَبَهُمْ۔ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ اَعْمَلَ بِهِنَّ وَاٰمُرَ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِهِنَّ۔ اَوَّلُهُنَّ اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا، فَاِنَّ مَثَلَ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا مِّنْ خَالِصِ مَالِهٖ بِذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ ثُمَّ اَسْكَنَهٗ دَارًا فَقَالَ اعْمَلْ وَادْفَعْ اِلَيَّ، فَهُوَ يَعْمَلُ وَيَدْفَعُ اِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهٖ۔ فَاَيُّكُمْ يَرْضٰى اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدُهٗ كَذٰلِكَ، فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَكُمْ وَرَزَقَكُمْ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا۔ وَاِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا تَلْتَفِتُوْا، فَاِنَّ اللّٰهَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ اِلٰى وَجْهِ عَبْدِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ۔ وَاَمَرَكُمْ بِالصِّيَامِ وَمَثَلُ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِيْ عِصَابَةٍ مَعَ صُرَّةٍ مِّنْ مِّسْكٍ كُلُّهُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّجِدَ رِيْحَهٗ، وَاِنَّ الصَّائِمَ عِنْدَهٗ اَطْيَبُ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ۔ وَاَمَرَكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔ وَمَثَلُ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَاَوْثَقُوْا يَدَهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ وَقَرَّبُوْهُ لِيَضْرِبُوْا عُنُقَهٗ۔ فَجَعَلَ يَقُوْلُ هَلْ لَكُمْ اَنْ اَفْدِيَ نَفْسِيْ مِنْكُمْ وَجَعَلَ يُعْطِي الْقَلِيْلَ وَالْكَثِيْرَ حَتّٰى فَدٰى نَفْسَهٗ۔ وَاَمَرَكُمْ

ذکروا اللّٰه کثیراً. ومثل ذالک کمثل رجل طلبه العدو سراعاً فی اثره حتی اتی حصناً حصیناً فاحرز نفسه فیه. وکذا العبد لا یحرز من الشیطان الا بذکر اللّٰه. رواه الترمذی والنسائی بعضه، وابن خزیمة فی صحیحه وابن حبان فی صحیحه والحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری ومسلم وقال الترمذی حسن صحیح. وعن ابن عباس رضی اللّٰه تعالی عنهما ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال اربع من اعطیهن فقد اعطی خیر الدنیا والاخرة، قلباً شاکراً ولساناً ذاکراً وبدناً علی البلاء صابراً وزوجة لا تبغیه حوباً فی نفسها وماله. رواه الطبرانی باسناد جید. وعن ابی سعید رضی اللّٰه تعالی عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، ایما مؤمن اطعم مؤمناً علی الجوع اطعمه اللّٰه یوم القیامة من ثمار الجنة. وایما مؤمن سقی مؤمناً علی ظمأ، سقاه اللّٰه یوم القیامة من رحیق مختوم. وایما مؤمن کسی مؤمناً علی عری، کساه اللّٰه من حلل الجنة. رواه الترمذی. وعن الحسن بن علی رضی اللّٰه تعالی عنهما عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال، لان اطعم اخاً لی فی اللّٰه لقمة، احب الی من ان اتصدق علی مسکین بدرهم، ولان اعطی اخاً لی فی اللّٰه درهماً احب الی من ان اتصدق علی مسکین بمائة درهم. رواه ابو الشیخ. وعن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالی عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، اکثروا من شهادة ان لا اله الا اللّٰه قبل ان یحال بینکم وبینها. رواه ابو یعلی باسناد جید علی ما حکاه الحافظ عبد العظیم المنذری. والسلام علیکم وعلی سائر من اتبع الهدی والتزم متابعة المصطفی علیه وعلی اله وصحبه الصلوات والبرکات العلی.

مکتوب چہل و ہفتم بنام خواجہ محمد صدیق کشمی، در حقیقت امکان و دعا برائے استقامت بر عقیدۂ اہل سنت و طریقۂ مجدد الف ثانی و در کیفیت احباب بعد ارتحال حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ۔

الحمد للّٰه وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ نیازمندیٔ ایں ذرۂ احقر بخدمت مشفقی مکرمی خواجہ محمد صدیق سلمہ اللہ سبحانہ مقبول باد۔ امید کہ ایں مقصرِ را از حاشیۂ خاطرِ عاطر محو نفرمایند و متوجہ و صرفِ ہمت معاونِ حالِ ایں فسردہ ماندہ باشند، کہ تمامیٔ ہمت و ہمگی نہمت مصروف مراضی مولائے حقیقی گردیدہ از رقیب ماسواء او بالکلیہ آزاد گردد و عابد منحوتِ وہم و خیالِ خود نباشد، و ایں علائقِ متکثرہ و

عوائقِ متعددہ مانع مطلوب حقیقی، کہ غیر او جز سَرَابٌ بِقِیْعَۃٍ یَّحْسَبُہُ الظَّمْاٰنُ مَآءً نیست چگونہ مانع باشد کہ ہرچہ بداغ امکان متسم است از خلوت خانۂ عدم ببارگاہ وجود قدم نہ نہادہ است واز کون بہ بروز نیامدہ۔ عدم صرف حجاب وجود بحت چساں گردد، ونیت محض کجا روپوشِ ہست مطلق باشد ویا مرآتیت آں جمیل بے مثال ہویدا گردد، در کدام آئینہ در آید او۔ اتحاد وعینیت را چہ گنجد رذیل ذاتی کہ بجمیع خسائس موسوم است اورا با حضرتِ کبیر متعال چہ دعوئ ہمسری وہم آغوشی۔ درین جزوِ آخر الزمان کہ بوقتِ تراکم ظلمات است وغلوِ جنودِ ہوا وشیاطین، بہترین امورِ جز ایں نمے داند کہ بہرۂ از نیاز از حضرت بے نیاز مسئلت نمودہ آید کہ بر عقیدۂ حقۂ اہل سنت وجماعت شکر اللہ سعیہم وطریقۂ مرضیۂ حضرت امام الواصلین غوث الوارثین صاحب سر رحمانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ استقامت نصیب شود۔ واز محدثاتے کہ بوالہوسانِ ایں وقت تخیلاتِ واہیۂ خود احداث نمودہ اند دُور دارد، اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔ وجود اشرف حضرت مجدد خزینۂ رحمت ہاء آلہیہ بود بعد ارتحال آں مفتح ابوابِ فیض ظلمتے خاص بر اہل روزگار کہ خود را از محرمان واے نمودند طاری شد و براہ افتادند کہ بازگشت از اں امکان ندارد واز نامحرماں چہ نویسد اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب چہل وہشتم بنام سید محمد نعمان در آنکہ چون را بہ بیچون ہیچ مناسبت نیست۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ شَرَّفَکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ بِتَشْرِیْفَاتِ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ ذرۂ احقر مشہود ضمیر انور مے گرداند کہ احوالِ ایں مقصر حسبِ ظاہر بہیچ سداد معترف بعافیت است۔ از الطافِ عزیزان امید میدارد کہ رحمے بحالِ ایں درماندہ فرمایند تا ظاہر او عنوانِ باطنش باشد و باطنش بے نشان، تا مظہرِ فیضِ بے نشان گردد کہ نشان مند را بہ بے نشان راہ نیست وچون را بہ بیچون، وجوہِ مناسبت مفقود، اِذْ لَا یُدْرِکُ الشَّیْءُ مَا یُضَادُّہٗ۔ بدیہی ست کہ وجوہ واعتبارات بعد سقوطِ آثارِ عدمیہ کہ ذاتی او گشتہ، چوں از دائرۂ شیون اند وچوں را در آں مدخلے ست کامل، بحضرتِ ذاتِ معرا کہ شان را آنجا گنجائش نیست وچونی را مجال نہ، راہِ مواصلت مفقود است ومعنی رابعین طریق مرافقت معدوم۔ ہیہات خلاصی ازیں کرا میسر است کہ نجات شیئے از ذاتِ خود محال است، مگر عنایتِ بے غایت دستگیری مے فرمودہ از ذات حظے کرامت فرماید وبداں دولت قصوی مستسعد گرداند، یا ضمنی ایں قسم بندہ مجتبائے خود سازد، ہر چند معنے ضمنیت متیسر وصول بکمالات صاحب ضمن متیسر، کَمَا تَقَدَّمَ فِی الصِّدِّیْقِ الْاَکْبَرِ۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب چہل ونہم بنام سید ابو الخیر شاہ آبادی۔ در تحریص فناءِ اتم۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ

علیٰ عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مکتوبِ مرغوب برادر سعادتمند سید ابوالخیر رسید و موجبِ فرحت خوشحال گردید۔ حضرتِ حق سبحانہٗ آں برادر را موردِ عنایتِ خویش دارو بمتابعتِ حبیبِ خود عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ مزین دارد کہ جمیع کمالات در ضمنِ آں مندرج است۔ آنچہ از رباعی شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہٗ کہ جسم ہمہ اشک گشت و چشمم بگریست الخ مرقوم نمودہ اند کہ حسبِ حال است بسیار اصیل و عالی ست۔ اللہ تعالیٰ بحقیقتِ آں متحقق داشتہ بغناءِ اتم بعد زوالِ عین و اثر لوازم آن است رسانیدہ شربے از بقاء باللہ ارزانی دارد۔ اِنَّهٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب پنجاہم بنام خواجہ ابوالخیر ابن حضرت مولانا خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ۔ در آنکہ بناءِ طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ بر اتباعِ سید الوریٰ است صلی اللہ علیہ وسلم۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حضرت حق جل وعلا ذاتِ بابرکات حضرت مخدوم زادہ عالی قدر را ہموارہ بر مفارق نیاز مندان فیض بخش انوار و برکاتِ صوری و معنوی دارد۔ امید کہ ایں ذرۂ احقر را از حاشیۂ خاطر محو و نسی نفرمایند، تا ایں مخمول زاویۂ عدم و نیستی کہ ذاتی افتقار ذاتی اوست و فنا و انکسار جزءِ حقیقتِ او، بوجودے مشرف گردد کہ عدم عدیلِ او نبود و نیستی را در آنحضرتِ علیا بار نہ، مگر بحضورے مکرم شود کہ غیبت در فقاءِ او نیست و بشہودے کہ استتار و نبال او نہ۔ ہرچند ازیں مطلب اعلےٰ جز تمناءِ نقدِ وقت نباشد و از حصول جز آرزو بدستش نیاید، کہ زوال امکان محال است و تبدل حدوث بقدم ممتنع، و دجوہِ مناسبت کہ مستدعی حصولِ مرام است مفقود هَیْهَاتَ

کَیْفَ الْوُصُوْلُ اِلٰی سُعَادَ وَدُوْنَهَا ۔ قُلَلُ الْجِبَالِ وَدُوْنَهُنَّ خُیُوْتٌ

مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْاَرْبَابِ ۔ غَایَةُ مَا فِی الْبَابِ

آں است کہ تراب کہ سرشتِ او از دایۂ نیستی ست و کشتِ او در مزرعۂ پستی، و بمصاحبتِ انوارِ آفتابِ ہویت در عرصۂ ہستی جلوہ گر شدہ و بآثارِ تربیتِ او صورتِ سربلندی یافتہ از ہمسری آنحضرت عظمےٰ خود را باز دارد و خیانت در امانت نہ نماید، و لباس عاریتی کہ در بر پوشیدہ است از خود نداند و موجبِ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَهْلِهَا ہمہ کمال را باہلِ آں حوالہ نمودہ بلسانِ حال و قال ترانۂ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ ناطق گردد و اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِیْ وردش بود۔ و حصول ایں نعمتِ عظمےٰ و دولتِ قصوےٰ منوط بمتابعت سید الوریٰ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلَوَاتُ الْعُلٰی کہ بناءِ طریقۂ مرضیۂ حضرات خواجگان عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ بر آں است و مدارِ کارِ شاں براں، احوال و مواجید ہمہ را تابع ایں سعادتِ کبریٰ داشتہ اند۔ لہٰذا ایں طریقۂ علیا افضلِ

طرق آمد و نہایتِ دیگراں در بدایتِ ایشاں مندرج گشت کہ طریق اصحاب کرام است عَلَیْھِمُ الرِّضْوَانُ۔ رَزَقَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی اِتِّبَاعَ حَقِیْقَۃِ ھٰؤُلَاۤءِ الْاَکَابِرِ وَاقْتِدَاۤءَ اٰثَارِھِمْ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب پنجاہ ویکم بنام شیخ محمد عبد اللہ پسرِ خود، در علو وعظمت واجب تعالیٰ وفقد وحرمانِ ممکن، و در عظمت شانِ نماز وعجز مصلی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ؎

بآبِ زمزم وکوثر سفید نتواں کرد　　گلیم بختے کسے راکہ بافتند سیاہ

بیچارہ اگر ہزار سال جاں بکاہد و در مبادیٔ تعینات خود بپوید وتحقق بآں پیدا کند ونام ونشان از حقیقتِ عدمیہ نگذارد و در رفع قیود نمودہ در صرافتِ اطلاقی تجنز نماید، از دائرہ خیال نہ برآمدہ باشد و ہرچند جمال تقییدات مرتفع سازد وکبریٔ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ متحلی شود، اما از زنجیر صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ خلاصی یافتن از جملۂ محالات است۔ باآنکہ عدم عدم است وآں لاشئے محض است و وجود وجود است واورا با تقیید چہ کار، لیکن چوں صنع قادر مختار ایں است عدم راہست نماکردہ مطلق راعین مقید ساخت، ارتفاع آں جز از شہود حقیقت ممتنع کہ متعلق علم آلہی ست جلاوعلا، در وقتِ استیلاء وغلبۂ شہودِ حقیقت الحقائق آثارِ عدمیہ را غیرِ استتار چہ چارہ، و در شعشعانِ آفتابِ جمال ظلمات را جز اضمحلال کدام نصیب، اما در ورودِ صحو وظہورِ درجات امور کَمَا هِيَ در عین زوال ثبوت است و در کمال محویت تحقق، پس غیر مہجوری و دوری نصیب آں نخواہد شد و وراءِ حرمان کارش نہ آں وہم بود کز تو دوئی برخیزد، امکان وحدت

آں وہم بود کز تو دوئی برخیزد　　امکان وحدت براہ روی برخیزد

ازیں جا تواند بود کہ کمل عرفاء دائم الحزن متواصل الفکر بودند، وامن عز مطلوب ازاں بزرگ تر است کہ در حریم محترم آں ایں بیچارہ را جائے باشد ؎

سرپیوند ما ندارد یار　　چوں تواں شد ز بخت برخوردار

ہر قدر قرب پیدا کند ہماں قدر مباعدت نصیب خواہد شد ولوازم فقر ومسکنت ونیستی وعجز وپستی را مطالعہ خواہد نمود، بدیہی ست کہ کمال عبارت از ردٔیت اشیاء ست کَمَا هِيَ، پس آناً فاناً مشاہدۂ ذمائم در خود مے نماید ویأس مطلق از وصول جمیل علی الاطلاق پیدا مے کند کہ رفع وجوہِ مناسبت باعثِ آں است، وایں مقام عبدیت است روسر آمد اکنہ عبودیت نماز است وظہور وقائق آں

ہمارا بیشتر ما ماکہ کریمہ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا
ربھم الابدا اشارہ است بدیں تراکم آثار بندگی کہ موجب رؤیت دناءت وخساست عابد است
ونفی انانیت طبیعت او کہ بغایت شاق است وآں درحق اہل صحو است دو اصل اصل نہ آنکہ از اذواق
ومشارب تجلیات ظلال شاداب است وبہ پندار لقاء محبوب ملتذ، اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا
رَبِّهِمْ رمزے ست محال شاں۔ وبہذا از بعض اکابر منقول است کہ در وقت قصد نماز رنگ ایشاں
متغیر مے شد از ہیبت کبریائی ذات معبود جل وعلا بکمال خوف ورعبت، ولیکن چوں معنی دریں
تخریب دشمن محبوب است واثبات علو محبوب ہر چند بصورت تلخ است اما بغایت شیریں ومحبوب،
کریمۂ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا وکریمۂ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
رمزے ست بداں۔ ونیز ایں تخریب متضمن آن است کہ بجاء آں ظل منعکس اصل نشیند ھٰكَذَا اِلَى
الْاُصُوْلِ۔ حضرت قطب الاقطاب قدس سرہٗ در آخر کار برایشاں عظمت شان نماز وعجز مصلی آنقدر
مستولی شدہ بود کہ نزدیک بود کہ ایں کارخانۂ بزرگ از ایشاں معطل شود۔ مہما امکن بعد از اداء فرائض
وسنن مؤکدہ اشتغال بنوافل نمے کردند وچنداں زیر بار ایں امر جلیل القدر بودند کہ چہ شرح دہد
بعنایت اللّٰہ سُبْحَانَہٗ آخر چند روز قلیل قبل ارتحال عنایات آلٰہی باصنوف بشارات دستگیری نمود
وتسلیۂ معموماں حضرت قدس خود فرمودہ چنانچہ تفصیل آں در کاغذ دیگر بمشیئۃ اللّٰہ سُبْحَانَہٗ
مے نویسد۔ مے فرمودند کہ فلانے چوں بامامت تو ایں کرامات وبشارات حاصل شد، ترا ہم از
جمیع کمالات بہرہ است تام، حَمْدًا لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ فَحَصَلَ كَيْفِيَّةٌ مَّجْهُوْلٌ شَانُهَا۔ وَالْكُلُّ
وَاِنْ كَانَ بِاعْتِبَارِ الشُّهُوْدِ لٰكِنْ بِمُوْجَبِ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ يُعَامَلُ مَعَهٗ مُعَامَلَاتٌ
وَيَخْتَفِيْ اَسْرَارٌ۔ عَرَفَ مَنْ عَرَفَ حَقِيْقَتَهَا، وَمَنْ لَّمْ يَذُقْ لَمْ يَدْرِ، وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا
يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب پنجاہ ودوم۔ بنام شیخ محمد لطف اللّٰہ پسر خود۔ در تعبیر شعر حافظ۔ نَحْمَدُہٗ
وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ع عکس روئے تو چو در آئینہ جام افتاد یعنی چوں پرتوے
از جمال بے کیف تو کہ عبارت از متجلی شدن ذات منزہ است در پردۂ اسماء وشیون خویش بر دل
عارف بتافت داورا مغلوب ومدہوش خود ساخت، عارف از خندۂ مے واستیلاء مسکر مستی
کہ بود وعساکر جنود آلٰہی جل وعلا بر خرابۂ ہستی ضعیف، ولپست شدن قوت تمیز کہ ناشی از تفرقہ
وتکثر بود در طمع خام افتادہ دانست کہ محبوب بے پردۂ عکوس وبغیر حجب ظلال در غیر مشہود من خواہد

درآمد ومطلوب بے حیلولت ازیں شئون بآغوش خواہد آمد، و فی الحقیقت ایں طمع است خام
تمنی است نا فرجام ؎

باگلرخ خویش گفتم اے غنچہ دہاں | ہر لحظہ مپوش رو چو عشوہ دہاں
زو خندہ کہ من بعکس خوبانِ جہاں | در پردہ عیاں باشم و بے پردہ نہاں

حقیقت آن است کہ چوں عالم صور بر اسماء واجبی مجبول گشتہ وہر جزوے ازاں مظہرے ست مراسمے را
غایت الامر بجہت کسوت کونیہ وتعینات مختلفہ، در نظر عوام کالانعام از ظاہر دور افتادہ است
وراہِ ورود بآں حقائق مسدود، بعنایت اللہ سبحانہ چوں لطف بے غایت مدد فرماید و دلالت
باصل کند، نہایت عروج تا باصل خود کہ رب اوست واین مظہر اوست خواہد نمود، وراءِ آں پوشیدہ
نزد اکثر متاخرین صوفیہ در عدمِ خود کوشیدن است از وراءِ اصل عدمیہ و یحذرکم اللہ نفسہ
رمزے ست بداں فافہم۔

مکتوب پنجاہ وسوم بنام شیخ محمد لطف اللہ پسر خود، در تاویل کریمۂ ویسئلونک عن الجبال

الحمد للہ وسلام على عباده الذين اصطفى۔ ويسئلونك تاويله يسئل اهل السلوك
الشيخ عن الجبال النواشى البدنية والقيود المشخصة الحاجبة عن الوصول الى المطلب
الاقصى والفوز بالسعادة القصوى هل لها ارتفاع من البين وهل يكاشف وراءها
بالعين، فقل يايها الكامل الفاني من نفسه الباقي بربه ينسفها ربي نسفا كالرمل
السائل ثم يطيرها وانما اضافها الى ربي وان كان مبدء فيض كل احد اسمه
الذي يربيه بكون مربوبيته ومظهريته واسطة بينه وبين اسمه مع انه
قد يقع الاشتراك في كلي الاسم بل هو الجاذب للفيوض غالبا۔ نسفا تاما
يعدمه رأسا بحيث لا يبقى منه شيء۔ فيذرها اى ارض استعداده وهي
الفطرة التي فطر الناس عليها، قاعا منبتا قابلا للنبات بالموهبة الالهية،
صفصفا مستويا بالاستهلاك ما عليها من معالم التعينات، لا ترى فيها عوجا
يقتضيه الجزء الارضي ولا امتا يقتضيه الجزء النارى۔ يومئذ اى حين نسفها
كذلك يتبعون اى اهل السلوك الداعي الالهي اى اصله وهو حقيقة من الوجود
الذي هو الاسم الالهي لا عوج له لارتفاع الموانع۔ فلما وصل اليه ثم
منه الى ما لا يمكن التعبير عنه بعبارة ولا يشار اليه باشارة، كلت العقول

بیانہ واستغرق الواصل فی لجّۃ الحیرۃ۔ وخشعت الاصوات للرحمٰن فلا تسمع الا ھمسا رمزا خفیا دقیقا کما یرمز الی الوجد انی۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ وچہارم۔ بنام شیخ محمد تقی پسر خود در سِرِّ کریمۂ الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب

الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب چہ درصورت غفلت از مطلوب حقیقی و توجہ بوراءِ آں ہر چند بظاہر آرمیدہ است اما فی الحقیقت در اضطراب است، چہ قلب بالذات از والہانِ جمالِ جمیل علی الاطلاق است و مشغوفِ حضور و مشاہدۂ آں پس در غیب ازاں غیر از اضطراب نصیبے نخواہد بود۔ و چوں بیادِ او تعالےٰ مشغول باشد و باطمینان پیوندد لعینِ رجیم ہموارہ درسعی آن است کہ تسویل و تزیین حدیث بہواجس مشغول وارد و محرومی و مطرودی نقد و تفتیش کند، خصوص در وقتِ داءِ صلوٰۃ کہ کمال محل قرب است صرفِ طاقتِ خود مے نماید، اما جمعے کہ بعنایاتِ الٰہی بذکر حق جل وعلا مشغول اندازد و ازیں وادئ ہلاکت مے برآئیند و متنبہ مے گردند۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا اِذَا مَسَّہُمۡ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیۡطٰنِ تَذَکَّرُوۡا فَاِذَا ہُمۡ مُّبۡصِرُوۡنَ وَ اِخۡوَانُہُمۡ یَمُدُّوۡنَہُمۡ فِی الۡغَیِّ ثُمَّ لَا یُقۡصِرُوۡنَ ۔ اشارتے ست بدیں۔ واللّٰہ سبحانہٗ اعلم۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ وپنجم بنام شیخ محمد عبداللّٰہ پسر خود۔

در توجیہ کلمہ عارف را ہمت نیست۔ الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ بزرگاں فرمودہ اند کہ عارف را ہمت نیست، تحقیق آں چنانکہ بریں مسکین ظاہر ساختہ اند آن است کہ ہمت تابع قدرت وارادت است، ہرگاہ عارف از جمیع اوصاف خود برآمدہ باشد بلکہ از ذاتِ خویش فانی شدہ جمادِ محض و میتِ بے حس گردیدہ باشد ہمت کہ منافی آن است کجا داشتہ باشد۔ از مکوم اَلَہُمۡ اَرۡجُلٌ یَّمۡشُوۡنَ بِہَاۤ اَمۡ لَہُمۡ اَیۡدٍ یَّبۡطِشُوۡنَ بِہَا ہمت چہ گنجائش دارد۔ وھو سبحانہٗ اعلم۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ وششم بنام شیخ محمد یعقوب پسر خود۔ در تفسیر و یحبون ان یحمدوا الآیۃ۔ الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ و یُحِبُّوۡنَ اَنۡ یُّحۡمَدُوۡا بِمَا لَمۡ یَفۡعَلُوۡا اشارہ بداں است کہ آنچہ از فاعل مجازی بظہور مے آید مثل ذات او ہالک و متلاشی ست، و فی الحقیقت چنانکہ عینِ او را ثبوتے نیست جز در مرتبۂ ارادت و حس و ہمچناں احکامِ او را بودے نیست جز دراں مرتبہ، و در نفس الامر ذات و فعل و صفت مر حق را جل وعلا متحقق است۔

تحصیل ایں امرا ہم مصروف دارد، بہ کتب فقہ رجوع نمودہ، و مولفات صوفیہ را کہ بحلیۂ اتباع و
مقتدر دین علیہ الصلوٰة والسلام محلّٰی اند، منظور داشتہ ایں کارخانۂ بزرگ را برپا دارند، و چوں مدار
طریقۂ مرضیۂ حضرت خواجگان قدس اسرارہم بر متابعت سنت است و اجتناب از بدعت نامرضیہ و
عمل بہ عزیمت مہما امکن از محدثاتے کہ دریں زمان شیوع یافتہ وجہت تراکم ظلمات بدعت کہ بسبب بُعد
عہد نبوت استیلاء گرفتہ، بطلان آن از نظر عوام بلکہ بسیارے از خواص برخاستہ محترز باشند۔
احوال و مواجید کہ بر وفق شریعت غراء بود و بر طبق قوانین ملت بیضاء آں را بجاں و دل پسندیدہ
بحصول آں شکر الٰہی بجا آرند و زیر بار امتنان باشند، و آنچہ نہ بر نہج مستقیم بود و سر مو مخالف بکتاب و
سنت و اجماع سلف و اعتقاد فرقہ ناجیہ داشتہ باشد اگرچہ مثل فلق صبح منکشف گردد معرض از و
باشند، بر تقدیر استیلا و حال عروہ وثقیٰ اہل سنت و جماعت بدست داشتہ از آں ہراساں و
مستغفر بوند۔ بالجملہ میزان دین قویم اعتقاداً و عملاً در دست دارند و جملہ اعمال صوری و واردات
معنوی باں سنجند۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کسیکہ چنگ زند بسنّتِ من نزد فساد اُمتِ من پس
مر او را اجر صد شہید است، و نیز پیغمبر خدا علیہ الصلوٰة والسلام فرمودند کسیکہ زندہ کند سنت مرا کہ
میراندہ شدہ است بعد من پس مراد راست از اجر مثل اجور کسانیکہ عمل کردہ اند باں سنت کم نکند
از اجور آں چیزے و کسے کہ نو پیدا کند بدعت ضلالت را کہ راضی نیست خدا تعالےٰ باں و نہ رسولِ
او باشد بر او از گناہاں مثل کسانے کہ کردہ اند بدعت را، کم نکند از آں چیزے۔ دو واقعہ کہ قلمی فرمودہ
اند ہر دو روشن است۔ واقعۂ اولیٰ و نتیجۂ آں استقامت است کہ از شما بظہور آمدہ و نوشتہ اید۔
و واقعۂ ثانی کہ مرقوم نمودہ اند در تعبیر آں آنچہ بر فقیر لائح شدہ آن است کہ آں جانور صاحب حسن
و مدار عبارت از دل شما است کہ بجذب الٰہی جَلَّ وَعَلَا متوجہ عروج است و در طے منازل سلوک۔
و فی الحقیقۃ دل از عالم امر است و از لطائف انسانی کہ از صورت منزہ است و از شکل مبرا، امّا
چوں بمضغہ کہ صورت صنوبری دارد و در سینۂ آدمی معلق است، تعلق دارد و آں حقیقت جامعہ لطیفہ
گاہ بصورت جانور دُمدار کہ بشکل صنوبری مشابہت دارد و گاہ بساں ستارۂ دُمدار ہویدا گردد،
و چوں ایں حقیقت را برزخ گفتہ اند میان لطائف عالم امر و جزاء عناصر عالم خلق کہ آں را سرکشی
و درشتی لازم است، لاجرم پرہاءِ دُم کہ کنایہ از تعلق بعالم خلق است درشت ظاہر شدہ و
چوں اجزاء عنصریۂ عالم خلق خصوصیات مختلفہ دارد، بنا برآں پرہاء کج بر سر دم نمودہ، چوں دل
مورد اذکار الٰہی ست، و مطلع انوار تجلیات نامتناہی، روشن و تاباں بظہور پیوست و از روشنی

پس گرفتاران پندار کہ ایں ذواتِ ہالکہ را مصدرِ احکامِ خارجہ تصور نمایند و خود را مورد حمدِ مقتضی فاعل است از جہلِ حقیقت دانند، ہمیشہ بداغ طرد و مہجوری از حضرتِ حقیقت الحقائق متسم باشند، و باآنکہ خودہا را منعم و بظواہر نعم متلبس میدانند فی الحقیقت گرفتار عذاب آلہی اند و بآں اشارہ فرمودہ فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ، اصحابِ توحید وجودی ازیں کریمہ چناں فہم نمایند کہ باآنکہ فاعلِ افعالِ متکثرہ کہ کثرتِ آنہا نیز جز در وہم نیست حضرتِ وجود است، ذاتِ شاں نیز جز در وہم نیست، گرفتارانِ کثرتِ موہومہ کہ نظرِ بصیرتِ شاں نفوذ بحقیقتِ وحدت نکردہ است ہمیشہ گرفتارِ عذابِ دُوری اند۔ وَهُوَ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب پنجاہ و ہفتم بنام مولانا شیخ محمد فرخ پسر خود۔ در بشارتِ حصولِ منصبِ خلت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ مکرم اللہ سُبْحَانَهٗ آں موعود کہ در مکتوبے نوشتہ اند کہ ایں خلعتِ خلت انتسابی خواہم داد، در حضرتِ اجمیر مفتخر بودند و نسبتِ خلت بایں احقر عنایت کردہ فرمودند کہ ایں سفر گویا محض از برائے فلانے بود، حَمْدًا لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ حَمْدًا كَثِيْرًا۔ و چوں خلعتِ نسبتِ قیومیت باخوی مرحمت فرمودند، گفتند دیدم اشیاء بشوق تمام ملصق بشارۃ الیہ شدند و ہمہ قبول ایں معنی نمودند، الحال بمن کارے ندارند۔ و چوں بسبب بودنِ من دریں کارخانہ ایں علاقہ بود الحال چنیں شدہ باید کہ زود ارتحال من واقع شود چناں شد۔ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب پنجاہ و ہشتم۔ بنام جان جاناں بیگم بنت عبد الرحیم خان خاناں در اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔

صحیفہ شریفہ رسید، چوں متضمن توفیقِ اعمالِ صالحہ بود بہجت بر بہجت افزود۔ اللہ تعالیٰ استقامت کرامت فرمودہ از صورت بحقیقت و از حقیقت بحقیقت الحقائق رہنمونی کند، تا ایں خیالِ ہوا و ہوس سدِ راہِ مقصد اسنے و مطلب ابہے نگردد و اشتغالِ عادات و رسوم کہ سببِ حرمان است باعثِ مباعدت از رفیقِ اعلیٰ نباشد۔ و چوں نشاءِ دنیوی مضاد نشاءِ اخروی آمدہ است غالباً اسبابِ عزِ ایں موجباتِ ذلتِ آں است و تلذذاتِ ایں متاعِ غرور مولماتِ آں دار سرور است، جہد تمام در ترتیب و تعمیرِ سراءِ پایندہ نماید کہ تحصیلِ اسبابِ رضاءِ مولیٰ علی الاطلاق کہ فیاضِ سحائبِ نعمِ صوری و معنوی ست عقلاً و شرعاً واجب است۔ و چوں اتباعِ شریعتِ مطہرہ دو جزء است، اتیانِ مراضی و اجتناب از معاصی، و جزءِ ثانی کہ بورع معبر است و متضمن احتراز از محرمات و مشتبہات و مکروہات، مہم اولیٰ مدارِ اعظمِ اسلام دانستہ عنانِ ہمت

آں تمام خانہ کہ عبارت از معمورۂ بدن است منوّر شد۔ قلعہ کہ بنظر در آمدہ است وآں جانور پریدہ وبآں رسیدہ عبارت از دائرۂ مقام جمع است، ومنتہاء سیر الی اللہ کہ بعد از قطع منازل وطے مراتب کونی از اجزاء عشرۂ عالم صغیر واصول آنہا در عالم کبیر ووصول بآں متحقق مے گردد وآں دائرۂ ظلال اسماء الٰہی است جلّ وعلا ومتضمن مبادی تعینات اولیاء ومبدء سیر فی اللہ ومفتح ولایت صغریٰ۔ وآنکہ کرتا مشہود گردیدہ داعیٔ الٰہی ست کہ دعوت بحضرت مبدء مے فرماید وآنچہ مرقوم فرمودہ اند کہ آں جانور وقت پریدن بازو ہائیش چسپیدہ بود، چوں بآں قلعہ رسید فربہ شد ووہاں باز کرد وتمام بازو ہائش شعلۂ زیادہ مے زد، چناں مے درخشید کہ بہ آفتاب باشد مثل آں ونہ غیر آں، معلوم شریف بودہ باشد کہ در وقت عروج تا بحضرت جمع نہ رسیدہ بود وبلوامع الانوار منور نشدہ واز سیر سیراب نگشتہ، ناچار تابندگی وروشنی در روے لائح نمے شد وکمالات استعدادیۂ او از استعداد بفعل نیامدہ، وچراغ قابلیتش بنور فیضان تاباں نگردیدہ بود۔ وچوں قطع مسالک نمودہ وبمقام واحدیت رسید وبانوار قدم مجلّے گردید جمیع انوار والوان در جنب او متلاشی نمودہ۔ وچوں ایں حقیقت جامعۂ سائر لطائف است بوجہ انجلاء مرآت او رنگ سائر لطائف نیز در او متجلی گردید، بنا برآں در آں رنگ سرخ وسبز وسفید درہم نمودہ است۔ سبحان اللہ گفتن شما در آں وقت کہ اوان انقطاع از کثرت موہومہ است وظہور مبادی تنزیہ حضرت واحد علی الاطلاق برجاست کہ وحدت را از تلویث احکام کثرت تنزیہ نمودہ اید وقدیم را از حادثات جدا کردہ۔ وآنچہ نوشتہ بودند کہ نزدیک بود کہ از ہوش روم اشعار بداں است کہ ایں از راہ اندراج النہایۃ فی البدایت است کہ لازمۂ ایں طریقۂ عالیہ است کہ میسر آمدہ است والا وصول مقام جمع را بے ہوشی لازم است وفناء واجب وباز آمدن جانور از آں قلعہ عبارت از سیر فی تفاصیل اسماء الٰہیہ است کہ آں را نہایت نیست، ہرچند بحضرت ذات نزدیک تر مے شود حیرانی زیادہ تر مے شود، زیرا کہ از آں مقام عالی جز حیرت وجہل نصیب نیست مرقوم فرمودہ اند کہ در آں ساعت دیدم کہ آمدہ بر کتف چپ من نشست الخ چوں سیر اول عروج بود، ناچار عروج را نزول درکار است۔ وچوں آں مضغہ کہ متعلق آں لطیفہ است بجانب چپ آدمی است نزول آں لطیفہ برآں جانب لائح گشت۔ در ورود ایں قسم واقعات را مبشرات عظمےٰ تصور نمودہ اہتمام نمایند کہ ثمرات آں حد بیداری محصل گردد ونسیہ بنقد آید وگوش بآغوش برآید۔ اگر در حل بعضے عبارات ازیں رقیمہ وقفتے دریابند کہ با صطلاح تعلق دارد، بحضرت سیدی میر محمد نعمان

[خر]اسان رجوع نمودہ تفصیل دارسند، وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

مکتوب پنجاہ ونہم بنام خواجہ محمد فاروق در شرح احوال ایشاں وتجویز تعلیم طریقہ قادریہ

[در]قبلۂ توجہ مضطرب نباید ساخت معہ نصائح ضروریہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ

[ا]صْطَفٰی، حضرت حق سبحانہ آں برادر اعزّ ارشد را بحصول کلّی مطالب سربلند دارد، چہ نویسید کہ خاطر

[حز]یں باستماع اخبار استقامت آں اعزّ چہ قدر حظ مے گیرد وچساں مفرّح ومسرور مے شود، حَمْدًا

[لَ]هٗ سُبْحَانَهٗ حَمْدًا كَثِيْرًا۔ ایں حقیر ہر چند نسخۂ حال خود را مطالعہ مے کند غیر از آنکہ خط طرد و لعن

[بر] نسخۂ آں کشد امر دیگر نمے داند ہموارہ از دوستاں دریوزۂ امداد دعا دارد، رقیمۂ مکرمت کہ دریں

[ول]ا مصدر شدہ بود بورود آں مسرور گشت آنچہ از زبان حضرت مخدومی علیہ الرحمۃ درباب آں

برادر شنیدہ بود، وعلم اجمالی باندازۂ آں داشت وانتظار تفصیل دامت گیر بود، اَلْمِنَّةُ لِلّٰهِ

سُبْحَانَهٗ کہ متوقع بحصول پیوست، اللہ تعالیٰ مزید کرامت فرماید، اِنَّهٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ، آنچہ

مرقوم فرمودہ اند کہ اکنوں بقلم حقیقت رقم در آمد کہ محال است کہ خاطر از آں تمناء محال ہمیں تمناء

[ا]کتفا گیرد، مخدوما! پوشیدہ نیست کہ موطن نسبت بحضور باطن سالک است کہ توحید واستہلاک نصیب

[ا]وست، نسبتے کہ باطن او فرو گرفت وبنوعے غلبہ کرد کہ ظاہر بتبع باطن نیز غرق نسبت شدہ و مدتے

[ب]رآں مستقر گشت، اگر ظاہر باز بسیرت قدیمہ گرفتار کثرت گشت واثرے از آں جمعیت وحضور در

آں نماند، اگر باطن کہ عبارت از لطائف عارف است برہماں صرافت واستہلاک است وہماں

حضور بے غیبت، پس جاء گلہ نیست کہ ظاہر بصفت دو بینی مخلوق شدہ است واز حقیقت توحید محجوب،

از دوام ایں قسم نسبت غیر ازیاس چہ چارہ، کہ نصیب کمل است، واگر فتور نسبت بباطن سرایت

مے کند، باز دو نوع است، یا مقصور بر قلب است کہ برزخ است بَیْنَ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ

وَالْطَفُ اللَّطَائِفِ گرفتار نسبت آمدند، فی الجملہ محل دلگیری وآزردگی ہست کہ نسبت الطف

لطائف برتمام لطائف استیلاء یابد، اما دریں صورت فقدان نسبت نیست بلکہ عدم شمول

است ذاتاً وحقیقتہً ویا شامل تمام لطائف است، یعنی ظاہراً وباطناً کلیتہً نسبت زائل مے شود

واثرے از آں نمے ماند، گاہے حصول نسبت بر باطن وگاہے زوال آں نسبت مطلقاً، دریں وجہ

صاحب ایں معنی صاحب حال است نہ مقال سعی نماید کہ بمقام رسد، آنچہ در نظر قاصر حقیر مے در

آید از وقت مطالعۂ شما حالت ثانیہ بود، بنا برآں موافق آں جواب نوشتہ بود، والاّ حقیقت

تفصیل ایں است، واضح شریف باشد کہ ایں تفصیل در مقام ولایت است، در قرب نبوت

معاملہ طرح دیگر است و تفرقۂ ظاہر و باطن بر نہج مذکور مفقود چنانکہ از کلام قطب المحققین حضرت
مجدد رضی اللہ عنہ استفادہ فرمودہ باشند، و آنچہ در باب معیت در معنی اقربیت قلمی فرمودہ اند
معلوم شریف بودہ باشد کہ نسبت اقربیت از ایں نسبت معیت بسیار بلند است، در ایں نسبت
معیت شائبۂ اثنینیت باقی ست بخلاف اقربیت کہ بے زوال است و محویت کلیہ طلوع نمے نماید
کما لا یخفی علی اربابہا۔ و معنی اقربیت آں است کہ بندہ بخود نزدیک است و قریب، پس تا از
قرب نگذرد باقرب نرسد، یعنی تا از خود نگذرد و بہ او نرسد الخ زیرا کہ بندہ بخود متہم است، قرب چہ محل
دارد۔ بلکہ قریب چیزے است کہ از بندہ بہ بندہ قریب باشد اللہ تعالیٰ از آں قریب بہ بندہ اقرب
باشد، چنانچہ در ما نحن فیہ اسماء واجبی جل و علا و کمالات او تعالیٰ از ما با قریب است و او تعالیٰ
از کمالات و از افعال بما نزدیک است پس اقرب باشد، صاحب ایں حال تفاوت مراتب قرب
واحداً واحداً ملاحظہ مے نماید، اتحاد درآنجا چہ گنجائش دارد مگر تجوزاً و تسامحاً۔ حمد اللہ سبحانہ کہ بآں
عزیز اطلاعت آں نسبت علیہ و مقدمات آں بمعرض ظہور شدہ است کہ بایں عبارت تعبیر فرمودہ اند
اللہ تعالیٰ متمم و مکمل کناد۔ و آنچہ از مراقبہ و ودیعۂ امانت و انخلاع تام نوشتہ اند و اِنَّ الحَادِثَ
اِذَا قُوْرِنَ بِالقَدِیْمِ لَمْ یَبْقَ لَہٗ اَثَرٌ مرقوم فرمودہ اند ہم صحیح است۔ مقارنت حادث بقدیم
بطریق تجوز است از قبیل مقارنت عدم با وجود، آنجا کہ وجود است عدم را نامے و نشانے نیست،
اللہ تعالیٰ بتحقیق ایں مراقبہ و تفصیل آں رساند مرقوم فرمودہ اند کہ باز چوں بحالت اصلی مے آید
استغفار مے نماید کہ ایہام خلاف شرع باشد، چہ خوب گفتہ اند کہ ایہام خلاف مشروع، و الّا
ایں امور ثمرات شرع اند و لب آں، خلاف بر تقدیرے باشد کہ نفی مراتب اراءت نمودہ آید مرتبۂ
تحقیق را با مرتبۂ اراءت جز نسبت تقابل وجود و عدم نیست و مع ذالک اراءت در مرتبۂ حس ثبوت
دارد کہ آثار آں در آں مرتبہ کہ بصنع قادر مختار اتقان یافتہ نیز تحقق و تقرر دارند، فَاَظْہَرَتِ الْحَقِیْقَۃُ
وَالشَّرِیْعَۃُ کَمَا لَا یَخْفٰی۔ و از وقائع حسنہ کہ از عنایت اکابر مشاہدہ فرمودہ اند و مے فرمایند ہمہ
لطیف و مستحسن است، حَمْدًا لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلٰی ذَالِکَ۔ از قراءت اوراد تحیہ استفسار نمودہ اند
ذکر اللہ سبحانہ ہمہ مستحسن و جمیل است، اگر خواہند گاہ گاہے گنجائش دارد، اما جزو طریقت ساختن ممنوع
است و محل غیرت حضرات خواجگان قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَہُمْ چوں مدار طریقۂ حضرات خواجگان قُدِّسَ
اَسْرَارُہُمْ بر اتباع سنت سنیہ است، اگر حصن حصین را کہ متضمن اوراد مصطفویہ است عَلَیْہِ وَ
عَلٰی آلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَ اَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ، پیش نظر داشتہ باوراد و وظائف آں بیشتر

اشتغال دارند بسیار خوب است، که متضمن صنوف برکات وانوار است ومثمر انواع خیرات واسرار
وفراغ وظائف نبویه عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام با مردگیر توان پرداخت. کدام امر خیر است که
وسائل وظائف اندراج نیافته. بالجمله از معجزات ظاهره همین کلمات قدسیه است که در ضمن ادعیه و
... اندراج یافته، وآنچه از عنایات حضرت غوث الثقلین رضی اللّٰه عنه قلمی فرموده اند نیز مبارک
است، چوں پیران شما را ازیں سلسله علیه بهره تام است شما نیز داخل ایں حکم اید، اگر طالبے طلب
ارادت ازیں سلسله شریفه ظاهر سازد، شما را اذن است که مرید بگیرید ونقل شجره را از اخوی اعزی
وحنیف خواهید گرفت، اما در وقت وصول فیوض از ارواح جلیله مشائخ ایں قدر بدانید که چوں نسبت
حضرت مجدد جامع نسبت مشائخ است قُدِّسَ سِرُّہٗ هر چه هست از باطن عالی شان ایشان است
تمام وکمال خود را تسلیم بزرگان خود که قبلهٔ توجه اند، باید نمود تا کعبهٔ مقصود مضطرب نشود. وآنچه مرقوم
فرموده اید که بعضے از مخلصان مرحومی میاں شیخ کریم الدین شیخ خود را در خواب دید که من مے فرمایم
وشما نیز مے گوید که پیش فلانے بروید الخ مخدوما ایں معامله از واردات حق تصور نموده در دل
جوئی طالبان که باخلاص تمام رجوع آرند توجه بلیغ نمایند، خدمت مخدومی مرحومی علیه الرحمة چوں
شما را اجازت داده اند، همان اجازت محقق ومقرر است، وآنچه درباب شما فرموده اند مشعر دانسته
استقامت ورزند ودر مطاعم وملابس دائرهٔ مباح را از دست ندهند که اَلظَّاهِرُ عُنْوَانُ الْبَاطِنِ۔
باوجود کثرت واردات وبشارات طریقهٔ خوف ورجا را نیز از دست ندهند. بندهٔ خاشع وخاضع
بصورت بوند ومعنی نمودیے بود باشند، تا حقیقت مقام عبدیت که سر آمد مقامات قرب است متجلی
شود، زیاده براں مخل نشد. وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب شصتم بنام خواجه محمد فاروق در تحریض صرف اوقات بر طاعت، وآنکه کیفیت مهم
تر است در اعمال نسبت جمعیت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی صحیفهٔ شریفه برادر اعز ارشد رسید
وباعث بهجت فراواں گردید. اللّٰه تعالٰے بحقیقت استقامت محلّٰی داشته در مدارج قرب ترقیات
بے اندازه کرامت فرماید. از فرط اشتیاق مرقوم بود بموجب وَاَنَا اِلَیْهِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا شوق
ایں جانب باید نمود. چه توان کرد دنیا دار لقا نیست، حضرت حق سبحانهٗ اسباب محصلهٔ لقاء دائمی میسر
گرداند. در ایں کهنه سرا هر چند ساعتے بیاد مولاءِ حقیقی بگذرد وصرف اوقات در اداءِ وظائف طاعت
نموده آید مغتنم است. بزرگان فرموده اند اِیَّاكَ وَصُحْبَةَ الْاَشْرَارِ وَلَا تَقْطَعْ عَنِ اللّٰهِ بِصُحْبَةِ

الْاَخْیَارِ۔ ودر اداءِ عبادات رعایتِ کیفیات بیشتر مہم است نسبت بکمیات کہ کریمۂ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً مشعر برآن است سعی باید نمود تا از صورت بحقیقت بندگی آید و از پوست بمغز گراید۔ دیگر در باب آمدن خود فرستادن جماعۂ متعلقہ فقیر را مختار ساختہ بودند، الحال بمقتضاء وقت صلاح برآں افتاد کہ چندگاہ بہماں زاویہ بسر آید و جماعت متعلقہ ہمانجا برسد۔ ہرگاہ خواستِ الٰہی تعالیٰ ملاقات یکدیگر خواہد بود بحصول خواہد پیوست چنانچہ یار شفیق شیخ فتح اللہ اظہار خواہد نمود۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَکَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب شصت ویکم بنام نصیر خاں در اظہار دعا و بشارت باستقامت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حق سبحانہ بر جادۂ آباء کرام عَلَیْھِمُ التَّحِیَّۃُ وَالرِّضْوَانُ استقامت کرامت فرماید بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَحُسْنِ عِنَایَتِہٖ۔ احوال فقراء ایں حدود موجب وستلزم شکر است ہموارہ خاطر فاتر منتظر اخبار فرخندہ آثار سلامتی ذات شریف مے باشد و در اوقات حسنہ کہ محال اجابت دعاء است از دعاء خیر غافل نیست۔ اللہ تعالیٰ بحسن قبول مقرون گرداند و ظاہر ایشاں را بظاہر شریعت غرا و باطن ایشاں را بحقیقت محلّٰے داشتہ در جمیع اوقات دائمات مقبل جناب مقدس دارد و ہرچہ مانع مطلب اعلےٰ باشد از آں دور تر دارد ؎

ہرچہ جز ذکر خدائے احسن است　　　گر شکر خوردن بود جاں کندن است

فقیر زادہ شمہ از سداد احوال نوشتہ بود، موجب محمدت و ثناء مولےٰ علی الاطلاق شد۔ اللہ تعالیٰ مزید بر مزید کرامت فرماید۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی، عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَکَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب شصت ودوم ظاہراً بنام میر محمد باقر در آنکہ دنیا دار لقاء نیست و در آنکہ عنان ہمت بجز جناب مقدس مصروف نباید داشت۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہٖ صحیفۂ شریفہ برادر اعز امجد رسید باعث بہجت و مسرت گردید۔ اللہ تعالیٰ بعنایت خواص مشمول داشتہ باعلاء مراتب ساند۔ از کثرت اشتیاق دریافت لقاء صوری مرقوم میگردد، چہ نویسد کہ ازیں جانب نیز در کدام درجہ است۔ اللہ باحسن وجوہ میسر گرداند۔ ہرچند دنیا دار لقاء نیست، مزرعہ بیش نیست مر آخرت را ہرچہ از اعمال صالحہ بوقوع آید، نقد سعادت است۔ نشاید کہ عنان ہمت مصروف بجز جناب مقدس باشد کہ آنچہ مسمےٰ بما سوا است، گوشۂ نظر بجانب بآں دادہ شود۔ وَلَنِعْمَ مَا قَالَ لَبِیْدٌ، اَلَا کُلُّ شَیْءٍ

مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ، وَکُلُّ نَعِیْمٍ لَّا مَحَالَۃَ زَائِلٌ۔ صحیفۂ احوال شما چوں مطالعہ نمودہ مے آید بہ تیج سداد است۔ امید از مکارم اخلاق چناں است کہ معاون حال ایں مقصر باشند کہ کارخانۂ صوری و معنوی از مکائد آفاقی و انفسی محفوظ باشد۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی، عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُھَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَکْمَلُھَا۔

مکتوب شصت و سوم بنام مخدوم زادہ سعد الدین محمد صالح در نصائح ضروریہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ فرزند سعادت مند سعد الدین محمد صالح از ایں دُور افتادہ سلام عافیت انجام مطالعہ نماید۔ احوال فقرا ایں حدود مستوجب حمد است، اَلْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰہِ سَلَامَتُکُمْ وَاسْتِقَامَتُکُمْ۔ مدت مدیدہ برآمدہ کہ از جانب آں فرزند خطے و پیامے نرسیدہ، خاطر فاتر بغایت نگراں و مخاطر انتظار است۔ ایں ہمہ قاصدان آمد و رفت دارند۔ بخاطر نمے رسد کہ بدو کلمہ یاد آوری نماید و از بار انتظار برآرد، مطلوب عافیت است، اللہ تعالٰی ہر جا دارد بعافیت بیاد خود دارد

ہر چہ جز ذکر خدائے احسن است　　گر شکر خوردن بود جاں کندن است

عاقل آن است کہ در جمیع احوال از مقلب احوال غافل نباشد، و ہر چہ در عرصۂ ظہور آید آئینہ دار جمال و جلال لایزال باشد، و ایں مراتب متکثرہ را جز اثر واحد علی الاطلاق نیابد، بلکہ جملہ را در مقابل وجود مطلق فانی و مستہلک یابد، بغیر از ذات احد کہ بسیط حقیقی و واحد بے عدد است در دیدۂ بصیرت نماند، و بحقیقت اَلَآ اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ متحقق شود و بہ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ متحلی گردد تا از ہستی ضعیف خود نامے و نشانے و عینے و اثرے نگذارد، تا جمال کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَّعَہٗ شَیْءٌ، وَالْاٰنَ کَمَا کَانَ بر دیدۂ باطن متجلی گردد۔ ایں کار دولت است کنوں تا کرا رسد۔ بالجملہ نماز پنجگانہ را بحضور ملتزم باشند، نماز کہ بے حضور و عبادت کہ بتفرقۂ دل بود کَسَرَابٍ بِقِیْعَۃٍ یَّحْسَبُہُ الظَّمْاٰنُ مَآءً است از صحبت اہل بطالت کہ مجالست آنہا سم قاتل است محترز باشند، و وقت شریف بلہو و لعب نگذارند، کریمۂ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا نصب عین دارند و موجب مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ در ادائے حقوق منعم مجازی کہ بصنوف الطاف تربیت مے نماید، تقصیر نورزند و در تحصیل اسباب رضائش مقصر نباشند و بر زیر دستاں و ضعیفاں خصوصاً جمعے کہ ہمراہ دارند مشفق باشند، قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ، اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُھُمُ الرَّحْمٰنُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی، اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ۔ و نماز تہجد و چاشت را از وظائف اہم

تصور نمودہ اہتمام بداں نمایند، وصلوٰۃ الاوّابین را ونماز فی الزوال را مغتنم دانند ودر افعال و اقوال سید الکونین عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ بجاں کوشند تا بمقام محبوبیت برسند۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَکَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب شصت وچہارم بنام میر محمد فضل اللہ در آنکہ جمیع سعادات در اتباع خیر البشر است وہر چہ بخلاف آنست استدراج است واستدراج ہر قوم موافق حال ہماں قوم است۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حضرت حق سبحانہٗ برادر اعز کمالات ورفعت دستگاہ میر محمد فضل اللہ را ہموارہ بحصول سعادت کونین سر بلند داشتہ بحضور بے غیبت خود مسرور دارد۔ حَمْدًا لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ کہ احوال دور افتادہ بعافیت مقرون است۔ خاطر فاتر نگران اخبار سلامت واستقامت آں اعز اکرم مے باشد، امید کہ گاہ گاہے برشحۂ قلم یاد آوری میکردہ باشند برعایت نسبت قدیمہ کہ از شرعیہ وعقلیہ است از دست ندہند۔ ہر چند ایں مقصر ہر گاہ مطالعہ نسخہ احوال خود مے نماید، ہر گز شایان آں نمے یابد کہ متخلقان باخلاقِ کرام بنظر توجہ منظور دارند۔ چہ کند کہ طینت ازلی ضلالت شدہ وغفلت جزء لاینفک، اما بہر خرابی عروۂ امید را از دست نمے دہد رسالت مے نماید کہ بعنایت بے غایت خویش ایں ذرۂ احقر وسائر دوستاں را ہمیشہ بسعادت متابعت خیر البشر الْمُنَزَّہِ عَنْ زَیْغِ الْبَصَرِ مکرّم دارد کہ جمیع سعادات در ضمن آں مندرج است۔ ودر ایں جزء زمان کہ عالم در گرداب بدعت فرو رفتہ سر مو از متابعت حبیب ربّ العٰلمین عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ تجاوز نکنند، احوال ومواجید ومقامات کہ بر وفق سنت سنیہ نباشد، اگر چہ مثل فلق روشن وتاباں بود سراپا ضلالت وغوایت است از آں نگاہ دارد۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ ہر گاہ جمیع انبیاء ومرسلین خوشہ چیناں خرمن او عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ باشند از اولیاء چہ گوید سعادتِ جنید وشبلی ومنصور وخراز عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ قبول درگاہ مقدس اوست عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالْبَرَکَۃُ۔ جوگیۂ ہند وفلاسفۂ یونان کہ مجاہدات شدیدہ و ریاضات شاقہ کشیدہ اند وتہذیب اخلاق وتحقیق از دقائق نمودہ اند، چوں از دولت اتباع محروم اند از ساحت قرب مہجور ومطرود۔ ایں صورت کمالات در حق ایشاں استدراج بیش نیست۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی سَنَسْتَدْرِجُھُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ استدراج ہر قومے موافق حال ہماں قوم است، چنانچہ طالبان دنیاء دنیہ را استدراج با مداد اموال واولاد است وہم چنیں اہل عرفان

با عطاء معارف و مقامات ۔ محک درایں میان کتاب و سنت است و حصول دولتِ حقیقت متابعت محبوب رب العزت است علیہ السلام کہ بنص قاطع حاکم است، قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ۔ رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِيَّاكُمْ وَسَائِرَ الْإِخْوَانِ وَالْخُلَّانِ حَظًّا وَّافِرًا مِّنْ هٰذِهِ السَّعَادَةِ الْقُصْوٰى وَالدَّوْلَةِ الْعُلْيَا ۔ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ اٰمِيْنًا ۔ چوں مخلص حقیقی ملا ابراہیم از احوال صوریہ واقف تر بود بناءً علیہ بزوائد مصدع نشد وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعُلٰى ۔

مکتوب شصت و پنجم بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان ہند، در فضائل ذکر اللہ تعالےٰ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَالِ ذِي الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالْجُوْدِ وَالنَّوَالِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى حَبِيْبِهِ الْمُصْطَفٰى وَصَفِيِّهِ الْمُجْتَبٰى، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ شُمُوْسِ الْفَضْلِ وَنُجُوْمِ الْهُدٰى ۔ امابعد بندہ خاکسار و ذرہ بے مقدار العرض بندگان شاہزادہ دین دار عالی مقدار مُؤَيِّدِ الدِّيْنِ الْمُحَمَّدِيِّ وَمُرَوِّجِ الشَّرْعِ الْأَحْمَدِيِّ، لَا زَالَ مُوَفَّقًا فِيْ مَدَارِجِ الْكَمَالِ وَالْإِقْبَالِ مے رساند کہ چوں درایں اوان غربت اسلام، ذات اشرف ایشاں مُحْيِيْ شَوَائِرِ دِيْنٍ قَوِيْمٍ است، بر ما فقراء گوشہ نشینان دعاء سلامت و استقامت ایشاں از اہم مہام است در زوایاء خمول ہموارہ باں اشتغال میدارد، وچوں ایں دعاء متضمن خیر عام و اصلاح اہل اسلام است، رجاء است کہ بشرف اجابت و قبول رسیدہ باشد ۔ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ اٰمِيْنًا مکرما، شکر منعم حقیقی تعالےٰ چوں باندازۂ انعام اوست، اداء آں بر منعماں از دیگراں بیشتر لازم است ۔ وچوں درمیان اعمال صالحہ ذکر باری تعالےٰ شانہٗ در تحصیل سعادت عظمیٰ ادخل است در فضائل آں حدیث چند از کتب معتبرہ نوشتہ، وچوں دعاء گوزادہ محمد لطف اللہ محرم سدہ علیا بود مصحوب او مرسول داشت ۔ امیداست کہ باتمام تمام مطالعہ فرماید قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاذْكُرُوْنِيْ أَذْكُرْكُمْ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى، أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَأَنَا مَعَهٗ إِذَا ذَكَرَنِيْ، فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَإٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَإٍ خَيْرٍ مِّنْهُ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ عَجَزَ مِنْكُمْ عَنِ اللَّيْلِ أَنْ يُّكَابِدَهٗ،

وَبَخِلَ بِالْمَالِ اَنْ یُّنْفِقَهٗ وَجَبُنَ بِالْعَدُوِّ اَنْ یُّجَاهِدَهٗ فَلْیُکْثِرْ ذِکْرَ اللّٰهِ ـ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ
وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ اٰدَمِیٌّ اَنْجٰی
مِنَ الْعَذَابِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ ـ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
اِلَّا اَنْ تَضْرِبَ بِسَیْفِهٖ حَتّٰی یَنْقَطِعَ ـ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ ـ وَعَنْ مَالِکٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ کَلَامٍ فَارَقْتُ عَلَیْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ
قُلْتُ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ؟ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰهِ ـ رَوَاهُ ابْنُ
اَبِی الدُّنْیَا وَالطَّبْرَانِیُّ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَرْبَعٌ مَّنْ اُعْطِیَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِیَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ، قَلْبًا شَاکِرًا، وَلِسَانًا ذَاکِرًا،
وَبَدَنًا صَابِرًا، وَزَوْجَةً لَّا تَبْغِیْهِ حُوْبًا فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ ـ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ
جَیِّدٍ ـ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰهِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ ـ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ یَعْلٰی وَابْنُ حِبَّانَ
فِیْ صَحِیْحِهٖ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ ـ وَعَنْ اُمِّ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَوْصِنِیْ قَالَ اهْجُرِی الْمَعَاصِیَ فَاِنَّهَا اَفْضَلُ الْجِهَادِ، وَاَکْثِرِیْ مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ فَاِنَّکِ لَا تَأْتِیْ
بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ کَثْرَةِ ذِکْرِهٖ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ ـ وَعَنْ اَنَسٍ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ
الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا ـ قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ ـ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ـ

مکتوب شصت و ششم نیز بخلیفۂ زمان نصرہ اللّٰه تعالیٰ اورنگ زیب سلطان ہند در فضائل صحابہ و اہل بیت نبوت علیہم الرضوان ـ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ هُدَاةِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ الدُّعَاةِ اِلٰی دَارِ النَّعِیْمِ ـ اَمَّا بَعْدُ ذرہ خاکسار بے مقدار بعز عرض نیاز و انکسار مے رساند کہ احوال شکستہ بال بر نہج خیر و صلاح است ہموارہ سلامتی ذات انور و استقامت کہ فوق الکرامۃ است مسئلت مے نماید وچوں دعاء ظہر الغیب اقرب باجابت است امیداست کہ آثار آں منصۂ ظہور آید ـ اِنَّهٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ـ چوں حرف جہاد با اہل بدعت و ضلال درمیان است، احادیث چند در فضائل صحابۂ خیر الْبَشَرِ الْمُنَزَّهِ عَنْ زَیْغِ الْبَصَرِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُهَا کریمۂ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وکریمۂ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ

اشداء على الكفار رحماء بينهم الى قوله ليغيظ بهم الكفار مشيرة الى ان غائظي
صحابة رضي الله عنهم اجمعين از جرگهٔ اسلام خارج اند و قوم شکسته آمد که هویدا گردد که
یده با جماعه که نه راه صفا پای برگزیده ما برگزیده اند و طریقهٔ لعن و طعن پای نجوم هدایت و کواکب
اهتداء اختیار نموده اند بلکه شعار دین خود ساخته، از مهمات اسلام است و پرداخت پای فاضل تر
بسیاری از عبادات تا جهد و اجتهاد بیش از پیش مرعی دارند و بشارت گاه والذين جاهدوا
فينا لنهدينهم سبلنا بشتابند. روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال
اذا ظهرت الفتن والبدع وسب اصحابي، فليظهر العالم علمه. ومن لم يفعل ذالك
فعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين، لا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا.
رواه الخطيب في الجامع وغيره. عن عويم ابن ساعدة رضي الله تعالى عنه قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم، ان الله اختارني واختار لي اصحابا، فجعل لي منهم
وزراء وانصارا واصهارا. فمن سبهم فعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين
لا يقبل الله منه يوم القيامة صرفا ولا عدلا. رواه الطبراني والحاكم. عن انس
رضي الله عنه مرفوعا قال اذا اراد الله برجل من امتي خيرا، القى حب اصحابي
في قلبه. رواه الديلمي. وعن عائشة رضي الله عنها قالت، قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان شرار امتي اجرؤهم على اصحابي رواه ابن عدي. عن ابي
سعيد رضي الله عنه قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا اصحابي،
فوالذي نفسي بيده لو ان احدكم انفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد احدهم ولا
نصيفه. رواه الشيخان. وعن عمرو بن العاص رضي الله عنه انه سأل النبي صلى
الله عليه وسلم، اي الناس احب اليك، قال عائشة، فقلت من الرجال؟ قال ابوها
فقلت ثم، فقال عمر بن الخطاب. رواه الشيخان وعن ابي الدرداء رضي الله عنه
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما طلعت الشمس ولا غربت على افضل من
ابي بكر، الا ان يكون نبي. رواه عبد ابن حميد وابو نعيم. وعن سلمة بن الاكوع
رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر خير الناس الا ان
يكون نبي. رواه الطبراني وابن عدي. وعن اسعد بن زرارة قال، قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم، ان روح القدس جبريل اخبرني ان خير امتك

بعدك ابو بكر رضي الله عنه. رواه الطبراني. وعن ابي سعيد رضي الله عنه قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من نبي الا وله وزيران من اهل السماء ووزيران من اهل الارض. فاما وزيراي من اهل السماء فجبريل وميكائيل. واما وزيراي من اهل الارض فابو بكر وعمر. رواه الترمذي. وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انك يا ابا بكر اول من يدخل الجنة من امتي. رواه ابو داؤد والحاكم. وعن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قدمت ابا بكر وعمر ولكن الله قدمهما. رواه البخاري. وعنه ان رسول الله، صلى الله عليه وسلم قال، اربعة لا يجتمع حبهم في قلب منافق ولا يحبهم الا مؤمن، ابو بكر وعمر وعثمان وعلي. وعن علي رضي الله عنه، ان رسول الله، صلى الله عليه وسلم قال، رحم الله ابا بكر زوجني بنته، وحملني الى دار الهجرة واعتق بلالا من ماله، وما نفعني مال في الاسلام ما نفعني مال ابي بكر. رحم الله عمر يقول الحق وان كان مرا. رحم الله عثمان تستحييه الملائكة، وجهز جيش العسرة وزاد في مسجدنا حتى وسعنا. رحم الله عليا، اللهم ادر الحق معه حيث دار. وعن انس رضي الله عنه مرفوعا، اني لارجو لامتي في حبهم لابي بكر وعمر ما ارجو لهم في قول لا اله الا الله. رواه عبد الله وابن احمد. وعن عمار رضي الله عنه، قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، اتاني جبرئيل، فقلت يا جبرئيل حدثني بفضائل عمر بن الخطاب فقال لو حدثتك بفضائل عمر ما لبث نوح في قومه ما نفدت فضائله، وان عمر حسنة من حسنات ابي بكر. رواه ابو يعلى. وعن بسطام بن اسلم رضي الله عنه قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لابي بكر وعمر لا يؤمر عليكما احد من بعدي. رواه ابن سعد. وعن انس رضي الله عنه مرفوعا حب ابي بكر وعمر ايمان وبغضهما كفر. رواه ابن عساكر. وعن جابر رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال عثمان بن عفان ولي في الدنيا وولي في الاخرة. رواه ابو يعلى. وعن سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه قال، لما نزلت هذه الاية ندع ابناءنا وابناءكم. دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا وفاطمة وحسنا وحسينا فقال اللهم هؤلاء اهلي. رواه

مُسْلِمٌ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلنَّظَرُ اِلٰى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ - عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ اَحَبَّنِيْ، وَمَنْ
اَحَبَّنِيْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰهَ - وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ وَمَنْ اَبْغَضَنِيْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰهَ -
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ - وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهَا مَرْفُوْعًا مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ - رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ
الْحَاكِمُ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، خَيْرُ
اِخْوَتِيْ عَلِيٌّ وَخَيْرُ اَعْمَامِيْ حَمْزَةُ وَذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ - رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ
اللّٰهُ مَرْفُوْعًا قَالَ عَلِيٌّ اِمَامُ الْبَرَرَةِ وَقَاتِلُ الْفَجَرَةِ، مَنْصُوْرٌ مَنْ نَصَرَهُ، مَخْذُوْلٌ مَنْ
خَذَلَهُ - رَوَاهُ الْحَاكِمُ - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَحَبُّ اَهْلِ بَيْتِيْ اِلَيَّ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اَمَا رَاَيْتَ الْعَارِضَ الَّذِيْ عَرَضَ لِيْ قَبْلَ
ذَالِكَ، هُوَ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ لَمْ يَهْبِطْ اِلَى الْاَرْضِ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، اِسْتَاْذَنَ
رَبَّهُ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَبَشَّرَنِيْ اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ فَاطِمَةَ
سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ - رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَعَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاَلْتُ رَبِّيْ اَلَّا اُزَوِّجَ
فَاطِمَةَ اِلَّا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ - رَوَاهُ الشِّيْرَازِيُّ، وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَعْطَانِيْ ذَالِكَ - وَعَنْ
اَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا عَائِشُ! هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ، قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، قَالَتْ
تَرٰى مَا لَا اَرٰى - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ
خُوَيْلِدٍ - رَوَاهُ الشَّيْخَانِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ اَشَارَ اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ - وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ
قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا عِلْمًا مِّنْهُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - وَعَنْ حَفْصَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا يَدْخُلَ
النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ

اَلْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَأَلْتُ رَبِّیْ مِنْ اِخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ۔ فَاَوْحٰی اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ بَعْضُھَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ وَلِکُلٍّ نُوْرٌ۔ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِمَّا ھُمْ عَلَیْہِ مِنْ اخْتِلَافِھِمْ فَھُوَ عِنْدِیْ عَلٰی ھُدًی۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّھِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ۔ رَوَاہُ رَزِیْنٌ۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

مکتوب شصت و ہفتم بنام نصیرخاں در تحقیق صفت کلام ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حضرت حق سبحانہ ذات شریف را بمحبت ذاتیہ خویش سربلند دارد۔ صحائفِ شفقت متواتر رسید، و انواع مہربانی و الطاف کہ در ضمن آں اندراج یافتہ موجب کمال مسرت گردید، فقیرزادہ ہا بالعافیت رسیدند، و انواع اشفاق شریفہ کہ درباب آنہا مبذول فرمودہ اند بابلغ عبارت بیان کردند حضرت حق سبحانہ بدل آں را در دارین کرامت فرماید۔ اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔ مرقوم فرمودہ بودند کہ در تفسیر واقع شدہ است کہ حضرت موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ السَّلَامُ فرمودند کہ کلام حق سبحانہ را بہ پنج نشان ساختیم یکے از آں آن است کہ آں کلام انقطاع و انفصال نداشت از تحقیق آں چیست؛ معلوم شریف باد کہ کلام صفت حق است سبحانہ قدیم چراکہ ذات تعالےٰ محل حوادث نیست، و چوں قدیم باشد طریان عدم نیز براو محال است کہ اَلْقِدَمُ یُنَافِی الْعَدَمَ۔ چوں بحضرت موسیٰ علیہ السلام بآں متکلم شود، ناچار ہماں صفت متجلی شدہ باشد بہماں طریق و شک نیست کہ از انفصال و انقطاع کہ مشعر طریان عدم است منزہ و مبرا خواہد بود۔ و انقطاع و انفصال تعلق بصوت دارد کہ حادث و سریع الزوال است و لہذا از جمیع جہات و بکلیہ خود اصغا فرمودہ چنانکہ مقرر است۔ و چوں کلام البشر حادث است و محل زوال و فناء، ناچار محل انفصال و انقطاع باشد معلوم شریف باد کہ مقتضی تقدم و تاخر کہ زمان است و موجب انقطاع و انفصال در آں حضرت مسلوب است۔ از ازل تا ابد آں یک است و بیک کلام متکلم است و سکوت در آں حضرت محال است، ہرچہ تفصیل شدہ در عالم تعلقات است۔ ایں مسئلہ از جملہ غوامض مسائل است کہ بسیارے از علماء متحیر رفتہ اند و بحل آں نرسیدہ اند حضرت حق سبحانہ فراست باطنیہ کہ کریمہ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ مشعر آن است کہ ثمرۂ متابعت انبیاء است عَلَیْھِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ و نتیجۂ تزکیۂ نفس از لوث ہوا و ہوس، کرامت فرماید

[بـ]ـنذدق وحال ایں چیزہا را در یابد۔ والسلام علی من اتبع الهدیٰ والتزم متابعة المصطفیٰ علیه وعلیٰ اٰله وصحبه الصلوات والبرکات العلیٰ۔

مکتوب شصت و ششم بنام علماء الحرمین الشریفین در حل بعض کلام مجدد

الحمد لله العلي الاعلیٰ والصلوٰة علیٰ رسوله محمد صلی الله علیه وسلم کما یحب ربنا ویرضیٰ، وعلیٰ اٰله وصحبه کما یلیق بعلو شانهم ویجریٰ۔ اما بعد فقد توهم بعض الناس من کلام شیخنا وامامنا امام المحققین الشیخ احمد رضی الله عنه الواقع في بعض مصنفاته ان حقیقة الکعبة الربانیة فوق الحقیقة المحمدیة لان الکعبة المعظمة افضل من نبینا سید المرسلین حبیب رب العلمین صلی الله علیه وسلم والحال انه علیه السلام والصلوٰة افضل المخلوقات واشرف البریات. قلت وبالله العصمة والتوفیق وبیده ازمة التحقیق ان ذلک التوهم انما نشأ من حمل لفظ الحقیقة علیٰ ذات الشيء وتشخصه۔ وهو مبني علی الجهل عن اصطلاح هذه الطائفة العلیة وعدم الاطلاع علیٰ حقیقة کلام سیدنا رضي الله عنه ؎

وکم من عائب قولا صحیحا   وآفته من الفهم السقیم

فان حقیقة الشيء عندهم اسم الهي وهو مبدء تعین ذلک الشيء ووجوده وذلک الشيء کالظل والعکس لذلک الاسم وواسطة الفیوض من الحضرة القدسیة الیٰ ذلک الشيء۔ کما ان الشان الذاتي واسطة بین ذلک الاسم المقدس وبین ذاته المنزه العلي جل شانه وعز برهانه، علیٰ ما جرت علیه العادة الالهیة من توسط الوسائط ورعایات المناسبات بین المفیض والمستفیض قال الشیخ ابن العربي في رسالة القدس ان الاکوان ظلال الاسماء الالهیة والاسماء ظلال الشیون الذاتیة۔ فلما تمهد هذا فاعلم ان لنبینا صلی الله علیه وسلم بحسب تقلبه في اطواره وانواره کمالات لا تحصیٰ ومقامات لا تستقصیٰ۔ فله علیه السلام، باعتبار هذا الوجود العنصري وارشاده لهذا العالم الظلماني اسم مبارک محمد ناش من حقیقته واسم الهي یناسب تربیة هذا العالم السفلي المسمیٰ بحقیقة المحمدیة۔ وله صلی الله علیه وسلم باعتبار وجود الروحاني المربي

لعالم الملكوت. لنوراني إسمه أحمد مكرم وهو أحمد ناش عن شان إلهي هو مب
وأصل الحقيقة المحمدية يناسب تربية ذالك العالم العلوي المسمى بالحقيقة الأحمـ
المعتبر بحقيقة الكعبة الربانية. وله عليه أفضل الصلوات والتسليمات وراء هذين
التعينين اللذين هما كالأجساد الطبعية له عليه السلام عروجات لا تحد و
لا تعد. وإليها يشير قوله عليه السلام لي مع الله وقت لا يسعني فيه ملك مقرب
ولا نبي مرسل. وبها يومي قوله تعالى فكان قاب قوسين أو أدنى. وهي ثمرة
السر الإسطفائي والمحبوبية الصرفة وهي مناط الفضل ومدار التفوق. فثبت
أن التفوق إنما هو لبعض كمالاته عليه السلام على بعض وأن حقيقة الكعبة الحسناء
بعض من حقائقه السامية العالية وجزء من الحقيقة الجامعة المباركة. فبطل
توهم التفوق واضمحل حديث الأفضلية. وهذا الذي ذكرناه نبذ مما حققه
شيخنا وإمامنا في جواب سائل سأل عنه هذا السؤال في المكتوب التاسع بعد
المائتين من الجلد الأول من مجلدات مكاتيبه الشريفة. وينبغي أن تعلم أن
فضل الحقيقة على الحقيقة لا يوجب فضل الصورة على الصورة، لجواز أن تحصل
للصورة مع حقيقتها التي هي ربها قرب واتصال لم يحصل ذالك القرب والاتصال
لصورة أخرى مع حقيقتها التي هي ربها. وهذا فيما نحن فيه أظهر من أن يخفى.
لأن كمال القرب إنما هو بالفناء والبقاء والعروج المخصوص بالبشر. وغير الإنسان
الكامل له مقام معلوم. ثم اعلم أن لفظة الحقيقة المحمدية في عبارات شيخنا
وإمامنا الواقع في تصانيفه الشريفة على معان مختلفة وأنحاء شتى. فمتى قوبلت
بالحقيقة الأحمدية والكعبة الربانية يراد بها الإسم الإلهي الجامع الذي
يناسب تربية العالم السفلي. ومتى قوبلت بالحقيقة الإلهية يراد بها الشأن
الذاتي الجامع الذي يتولى تربية العالم العلوي وهو حاو على جميع الشيونات
الذاتية وأصل ومبدء للإسم الجامع المتضمن لجميع الأسماء، فيكون هذا الشأن
كلا لسائر الحقائق وهي أبعاضه وأجزاءه وهي المعتبرة بحقيقة الحقائق وهي حقيقته
التي لا واسطة بينها وبين الذات المقدس كما ذكره رضي الله عنه في آخر مكتوب به
له قبل وفاته بأيام قليلة أن الحقيقة المحمدية فوق جميع الحقائق وذكر

فِي الْمَكْتُوبِ الْآخَرِ اَنَّ الْحَقِيقَةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ كَمَا تَفُوقُ وَتَفْضُلُ عَلَى كُلِّ الْحَقَائِقِ مِنْ حَيْثُ كُلٌّ. تَفْضُلُ عَلَى كُلِّ الْحَقَائِقِ مِنْ حَيْثُ هُوَ كُلٌّ. تَذْيِيلٌ كُتُبُ شَيْخِنَا وَاِمَامِنَا بَعْدَ تَحْقِيقِ هٰذَا الْمَقَامِ فِي ذَالِكَ الْمَكْتُوبِ كَلَامًا تَزِيدُ لَكَ كَمَالَ طَمَانِيَّةٍ فِي هٰذَا الْمَقَامِ وَهُوَ هٰذَا. حقیقت محمدی نهایت مقامات نزول محمدی است صلی اللہ علیہ وسلم از واج تنزیہ و تقدس وحقیقت کعبہ نہایت مقامات عروج کعبہ است، زینۂ اول مرعروج حقیقت محمدی را بر مرتبہ تنزیہ حقیقت کعبہ است ونہایت عروجات او را علیہ السلام غیر از حق سبحانہ اطلاع ندارد، وچوں کمال اولیاء امت آں سرور علیہ السلام را از عروجات او علیہ السلام نصیب تام است اگر کعبہ از برکات ایں بزرگواراں دریوزہ نماید چہ عجب

زمیں زادہ بر آسماں تاختہ زمین وزماں را پس انداختہ

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي مَوْضِعٍ اٰخَرَ مِنْ ذَالِكَ الْمَكْتُوبِ الشَّرِيفِ اگر کمل اولیاء را سیر بالا از حقیقت کعبہ واقع شود وانوار بالا را گرفتہ بمراتب حقائق خود کہ شبیہ با حیاز طبعی ایشان است فرود آیند، کعبہ از برکات ایشاں توقع خواہد نمود تَمَّ كَلَامُهُ الْعَالِي. تَذْيِيلٌ. نہ پنداری کہ کعبہ عبارت ازیں سنگ وکلوخ است کَلَّا بل کعبہ اینجا عبارت از روحانیت اوست کہ از عالم امر و ملکوت است نہ احجار واخشاب کہ آں از عالم خلق وناسوت است، وچنانکہ انسان را بدن مرکب است از لحم وعظم وجزء آں، بدن کعبہ نیز مرکب از احجار واخشاب او است، از آنجاست کہ برا ولیاء بصورت ظلیہ ظاہر مے شود وباستقبال بعضے از اولیاء کہ بطواف او مے آیند مے رود، ہیچ مے بینی کہ احجار واخشاب ایں قدر قدرت دارند بلکہ روحانیت او مثل ارواح دیگر کہ قدرت بر تشکل در صور مختلفہ دارند ایں کار مے کند، ببیں شیخ کبیر ابن عربی قدس سرہٗ کہ ترجیح مے داد نشأۂ انسانی را بر کعبۂ مکرمہ چہ طور بر صورت جمیلہ ظاہر شدہ وچہ صفت ہا وسرزنش نمودہ تا اینکہ شیخ از ایں اعتقاد خود تائب ونادم گشتہ است، چنانچہ تفصیل آں در کتاب جِلَاءُ الْقَذَاءِ عَنْ مِرْاٰةِ الْكَعْبَةِ الْحَسْنَاءِ نقل کردہ اند، اکنوں معلوم تو باد کہ آنچہ نوشتہ اند کہ اگر کعبہ از برکات ایں بزرگواراں دریوزہ نماید چہ عجب، مراد از ایں کعبہ نہ اسم الٰہی ست کہ حقیقت احمدی ہم ہماں است تا مخالفت بما سبق لازم آید، بلکہ مراد روحانیت کعبہ است نہ احجار واخشاب کہ بدن کعبہ است. تَاَمَّلْ فَقِفْ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

مکتوب شصت ونہم بنام نصیر خاں در حل مسئلۂ وحدت الوجود اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی . حضرت حق سبحانہ در مدارج قرب خویش ترقیات بے اندازہ کرامت فرماید. ذرۂ حقیر بعد تبلیغ دعوات فقیرانہ مے رساند کہ احوال فقرائے ایں حدود مستوجب حمد است ۔ اَلْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اِسْتِقَامَتُکُمْ. بحمد اللّٰہ وحسن عنایت فقیرزادہ سعدالدین محمد صالح بتاریخ دہم شہر ربیع الاول بصحت و عافیت بوطن مالوف رسید و اظہار صنوف الطاف و عنایات ایشاں کہ درباب او بظہور پیوستہ بابلغ عبارات والطف اشارات مبین ساخت و اسمت وصفات محبت ایشاں کہ بفقرائے باب اللّٰہ دارند بتمام وکمال مشروح نمود و رشتۂ محبت و دعاء را تحریک داد، وچوں دعاء ظہرالغیب خصوصاً کہ در اوقات حسنہ واقع شود شرف قبول دارد، امید وار است کہ آثار اجابت بظہور آید. ونیز اظہار نمودہ کہ دریں ولا مجلسِ مکتب پرحوز دار سعادت آثار میر محمد حسن بخیر وخوبی میتر شد، سبب مزید خوشحالی گردید، مقرون برکات باد. ونیز ظاہر ساخت کہ از کمن عنایت فرزند نرینہ بایشاں کرامت شدہ مسرت بر مسرت افزود، مبارک باد. ونیز فقیرزادہ گفت کہ درحل مسئلۂ وحدت وجود کہ صوفیۂ علیہ ہمہ اوست مے گویند دو کلمہ بنویس ہرچند ایں امور از غوامض اسرار است وبحال تعلق دارد، بمجرد مقال کشف استار آں محال است۔ وبرطالبان راہ لازم است کہ سعی در تحصیل آں نمایند لیکن بجہت اجابت مسئول دو کلمہ مرقوم شد وبطریق تمثیل بیان رفت تا از غرابت برآید مثلاً محبوبے است کہ بانواع حسن وجمال آراستہ است وبا صناف غنج ودلال پیراستہ، از خلوت خانۂ تفرد بجلوہ گاہ جلوہ فرماید کہ از آئینہ ہائے گوناگوں ومرایائے مختلفہ پرفنون مشحون است، وہر آئینۂ ازیں ہا رنگے از رنگ ہا محبوب برانگاشت وحسنے از حسن ہاء او را ہویدا ساخت عکوس آں محبوب در جمیع آئینہ ہا متجلی شد. بازار راہ ایں شعیدہ فرق مختلف آمدند۔ جمعے غافل از وجود آئینہ گفتند ایں حسن کہ دریں تماشا گاہ نمودار است لمعہ ایست از آفتاب جمال معشوق وپرتوے است از انوار کمال او، ناچار گرفتار صور آمدند واز مشاہدہ معنی بے نصیب چنانچہ عارف جامی قدس سرہ اشارہ بایں نمودہ آنجا کہ فرمودہ ؎

زلیخا از زلیخائے رمیدہ	از آں معنی بصورت آرمیدہ
از آں معنی اگر آگاہ بودے	یکے از واصلان راہ بودے

وجمیع دیگر از راہ عنایت ازلی بوسیلۂ شیخ مقتدائے باصل بردند وشناختند کہ ایں مظاہر مختلفہ ومرایا متعددہ آئینۂ یک ذات اند کہ از سرروء بطون کبریائے تفرد اوست واز روء ظہور مقدد وتکثر صنعت اوست، وچوں صورت منعکسہ مرآئینہ اوست کہ بلباس ہا رنگا رنگ ازیں مظاہر شدہ،

در سکر حال ہمہ اوست تکلم نمودند و گفتند کہ ؎

در انجمنِ فرق و نہاں خانۂ جمع — باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

اعیان را اگرچہ اعدام محض اند در وجود نصیبے نیست ، در آنچہ موجود است احدیت ذات است و نمودار کمالات او، لَیْسَ فِی الدَّارِ غَیْرُہٗ دَیَّارٌ واز ہماں جہت بہ سُبْحَانِیْ و اَنَا الْحَقّ تکلم نمودند آئینہ انا الشمس نگوید چہ کند۔ بسیارے از سالکان را ہمیں تجلیات کہ در پردۂ مکنونات ظاہر شود خورسند گشتہ و محبوب را در لباس قیود در آغوش کشیدند، از کشاکش ہجر خلاصی یافتند و بوصل و اتصال مستلذ شدند چنانکہ گفتند ؎

امروز چوں جمالِ تو بے پردہ ظاہر است — در حیرتم کہ وعدۂ فردا برائے چیست

در سکرِ حال ظل از اصل تمیز نشد و مطلق از مقید جدا نگشت۔ جمع دیگر کہ بدولت اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ سوئے باطن اتصال یافت، وحدتِ باصرۂ آنہا ورا مظاہر سرایت نمود و دانستند کہ ؎

عنقا شکار کس نشود دام باز چیں — کانجا ہمیشہ باد بدست است دام را

مرغ ہمت ایشاں بما ورای وراء پرواز نمودہ در بحر وحدت غوطہ خورد و از خود و غیریت نام و نشانے نگذاشت و نائرۂ محبت ذاتیہ ہمہ را بر باد دادہ در دریاء حقیقت مضمحل و مستہلک گردید۔ آغاز سلوک ایں طریقہ علیہ بحمد اللہ سبحانہ ازیں نعمت عظمے است و دولت قصوی، از آنہا جائز آنچہ گویند کہ بے نشان است۔ رَزَقَنَا اللہُ تَعَالٰی وَاِیَّاکُمْ جُرْعَۃً مِّنْ ہٰذَا الْبَحْرِ الْمُحِیْطِ وَقَطْرَۃً مِّنْ ذَالِکَ الْیَمِّ الْعَمِیْقِ وَیَرْحَمُ اللہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا و جمعے از نا رسیدگان راہ در ایں بادیہ گمراہ شدند۔ گمان بردند کہ آں مطلق از ازواج اطلاق برآمدہ بحضیض تقید برآمد بروجہے کہ از مطلق اثرے نماند و تنزیہ بتشبیہ شد و خالق خلق گشت و آں جماعت فی الحقیقت نفی صانع تعالے نمودند ضَلُّوْا فَاَضَلُّوْا۔ از آں رو از تکالیف شرعیہ و اوامر و نواہی دینیہ برآمدند۔ اَعَاذَنَا اللہُ تَعَالٰی مِنْہَا بِصَدَقَۃِ حَبِیْبِہٖ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّاتِ۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ہفتادم بنام میر محمد باقر در تحسین احوال او و آنکہ توجہ بطالبان داخل غفلت نیست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ صحیفہ شریفہ برادر اعز امجد رسیدہ باعث بہجت و مسرت گردید۔ چوں مدت مدید گذشتہ کہ از اخبار خیر اطلاع نداشت زیر بار انتظار بود برسیدن گرامی نامہ اطمینان خاطر حاصل شد، آنچہ از استیلاء نسبت استہلاک در غیب ہویت و ظہور معنی کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ مرقوم بود خوش حالی بر خوش حالی افزود۔ حضرت حق سبحانہ بحقیقت

فا مشرف ساخته بقاء که مناسب آن است مستعد دارد باید که ظاهر را باحکام ظاهرهٔ شریعت غرا و باطن بدوام افتقار و تخلی از اغیار محلی داشته منتظر ترقیات بے اندازه باشند، چه نوشته که خواب این فقیر چه قدر متفقد احوال شریف است بعض وقائع که اندراج یافته بود تعبیر آنها در بادی نیک زیبا در آمد. هَنِيْئًا لِاَرْبَابِ النَّعِيْمِ نَعِيْمُهُمْ دیگر از اشتیاق ملاقات اظهار نموده بودند در این امر مستحسن نجے باید بعد از آن بحکم استخاره آنچه بعمل آرند برجاست. دیگر توجه بحال طالب نمودن داخل غفلت نیست بموجب اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا بعض اوقات صرف حاجت طالب نمودن داخل اداء حقوق عباد است که از جملهٔ اهم مهم است. وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ الصَّلَوٰاتُ وَالْبَرَكَاتُ اَحَق

مکتوب هفتاد و دوم بنام میرزا شهاب الدین در ترغیب بر اتیان مامورات شرعیه و رعایت حقوق قرابت و ترهیب از صحبت متصوفه که از شریعت غراء منحرف اند اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى. حضرت حق سبحانه فرزند سعادت مند اقبال آثار مرزا شهاب الدین سلمه را بدولت صوری و معنوی سربلند داشته بعافیت دارد. احوال فقراء این حدود مستوجب حمد است همواره خاطر فاتر منتظر اخبار فرخنده آثار مے باشد. توقع آنکه مصحوب قاصدان این صوب بارسال صحائف خیر مسرت مے داشته باشند که اَلْمُكَاتَبَةُ نِصْفُ الْمُلَاقَاتِ. مکرر در باب کمالات آثار میان شرف الدین نوشته اند انشاء الله درین ولا بتاکید نوشته خواهد شد که اجابت مامول نمایند دیگر نصیحت همین است که در اتیان مامورات شرعیه و انتهاء از امور منهیه که دین متین بآن ناطق است سعی بلیغ نماید مبادا دشمن لعین دلالت بشهوات نموده از صراطِ مستقیم منحنی سازد. حیات چند روزهٔ دنیا را هم اعتبار نماید که بسیار بے مدار و بے وفاء ست با هیچ کس وفاء نکرده است. و طریقهٔ ترحم بر مساکین و ضعفاء و رعایت حقوق قرابت و صلهٔ رحم از دست ندهند که سبب درجات دارین و نجات از مهالک نشأتین است خصوصاً تحصیل اسباب رضامندی والده ماجده را از اهم امور تصور نمایند و بموجب اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ آن را لازم دانند و از صحبت جماعهٔ که از یاد حق سبحانه بیگانه اند مهما امکن محترز باشند و از صوفیهٔ خام که از شریعت غرا یکسو شده عالمے را بضلالت برده اند گریزاں باشند که شر آنها از شر اعداء ظاهری زیاده است. وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلَوٰاتِ وَالْبَرَكَاتِ الْعُلٰى.

مکتوب ہفتاد و دوم بنام شیخ شرف الدین سلطان پوری در شرح احوال و یاران

حضرت حق سبحانہ آں فرزند ارجمند را بترقیات بے پایاں سر بلند داشتہ بعافیت دارد مکتوب مرغوب کہ بمصحوب برخورداری میاں شمس الدین مرسول بود رسیدہ موجب بہجت فراواں گردید۔ چساں شکر آں خداوند جل شانہ را بجا آورد کہ آں سعادت مند بعافیت است کہ مایۂ اعمال صالحہ است و بدولت استقامت بہرہ مند۔ اللہ تعالے بکمال فضل خویش مزید بر مزید کرامت فرماید آنچہ از احوال بعض مسترشدان مرقوم نمودہ اند نیز سبب مسرت گشت، اللہ تعالے استقامت عطا فرمودہ ترقی بخشد، طریقۂ افادہ و توجہ طلاب از اہم مہام تصور نمودہ در آں سرگرم باشند کہ نفع متعدی است۔ و آنچہ از احوال میاں خالد نوشتہ اند کہ حیرت در حیرت دارو بغایت اصیل است کہ منتہائے تجلیات و مکاشفات استغراق در بحر حیرت است۔ چہ آنچہ در حیطۂ کشف و شہود آمدہ او تعالے از او منزہ است و او را وراء الوراء باید جست و بیرون مرایاء آفاق و انفس باید طلبید و آنچہ بدست آمدہ بکلمۂ لا نفی آں باید نمود ؎

درافگندہ دف ایں آوازہ ز دوست   کزو بر دست دف کوباں بود پوست

الحمد للہ کہ نسبت شما گرئے مے یابد کہ شاہ راہ است بحضرت غیب ہویت، و گردے از شان و صفت بداماں او نرسیدہ و نصیب محمدی المشربان است بذات۔ اللہ تعالے بمراتب متابعت آں خیر البشر مشرف کردہ از کمالات ہر موطن بہرہ مند گرداند۔ اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔ و دیگر مکرر برخورداری میرزا شہاب الدین در باب شما نوشتہ کہ سیر بایں جانب واقع شود چوں در کمال اشتیاق است ظاہراً گونہ وعدہ نیز در ایں باب رفتہ اگر اجابت مسئول نماید گنجائش دارد و بیشتر مختار اند۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی، وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَکَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب ہفتاد و سوم بنام میرزا شہاب الدین قلی در ترغیب صحبت اہل جمعیت و بعض نصائح ضروریہ۔ حضرت حق سبحانہ بحصول اعلا مطالب مکرم دارد۔ حَمْدًا لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ احوال فقراء بعافیت مقرون است، ہموارہ خاطر فاتر زیر بار انتظار فرخندہ آثار مے باشد۔ امید کہ مصحوب قاصدان ایں صوب از احوال خیر مآل قلمی مے نمودہ باشند کہ سبب جمعیت خاطر ہاست و موجب مزید دعاء۔ مکرر در باب آمدن کمالات دستگاہ میاں شرف الدین نوشتہ بودند اظہار اشتیاق ملاقات ایشاں نمودہ، بناءً علیہ با وجود موانع کہ از جملۂ آں رسیدن ماہ مبارک رمضان باشد وداع

نمودہ شد، اللہ تعالےٰ بسلامت برساند صحبت ایشاں راغنیمت شمردہ منتظر فوائد ثمرات باشند
ایں طائفہ واقع شدہ است کہ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ ۔ بالجملہ برابر صحبت اہل جمعیت
نیست بمشاہدۂ انوار غیبیہ را برابر باطن اہل اللہ کہ مرآت اتم است ہیچ نیست امانظر بنیا در کار
بموجب اَلظَّاهِرُ عُنْوَانُ الْبَاطِنِ ظاہر را باحکام شرعیہ مزین دارند علی الخصوص اداء صلوٰۃ باجماعت
بحضور وجمعیت واداء زکوٰۃ راہم از اہم امور تصور نمودہ سعی نمایند کہ دقیقۂ از آں فروگذاشت نشود
وماہ مبارک رمضان را مغتنم عزیز داشتہ در اداء حقوق آں قیام نماید کہ برکات ایں ماہ بتمام سال
سرایت کند۔ وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا
وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۔ وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا۔

مکتوب ہفتاد و چہارم در آنکہ دردنا یافت نتیجۂ یافت است و مرتبۂ اطلاق عالیست

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَاٰلِهٖ صحیفۂ گرامی کہ از روء شفقت و مہربانی نامزد فقراء گردیدہ
بود رسیدہ باعث بہجت فراواں گردید۔ اللہ تعالےٰ ظاہر ایشاں را بظاہر شریعت غرا و باطن
را بحقیقت آں متحلی داشتہ بمراتب قرب خویش ممتاز دارد و حرف کہ بزبانی محمد مراد فرمودہ بودند
رسانید سبب عظیم خوش حالی گردید۔ اللہ تعالےٰ در دایں طلب زیادہ تر گرداند۔ و بزرگاں فرمودہ اند کہ
نخواستی دادندادے خواست۔ خود دست طلب خود را گرفتہ در طلب خود میتازاند تا جمال حقیقی
بردل متجلی نشود و شیفتۂ عشق خود نگرداند طلب و بے آرامی محال است ؎

ہر کجا حسن مے نماید رو ۔ مے نہد سر بسجدہ عشق آنسو

ایں دردنا یافت کہ از سرچشمۂ یافت است از گنجینۂ عنایت بے غایت تصور نمودہ شکرانۂ آں باید
آورد، بموجب لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ امیدوار مزید باشند۔ ہر چند در فضاء اطلاق
و در سرادقات وحدت ذات ہیچ کس راگذرگاہ نیست واز آں بحر بے کراں جز سراب بدست نہ ؎

عنقا شکار کس نشود دام باز چیں ۔ کایں جا ہمیشہ باد بدست است دام را

؎ سپر پیوند ما ندارد یار ۔ چوں تواں شد زبخت برخوردار

ولیکن

اگر ندہی بکف داماں یارم ۔ گرفتاری کس دیگر ندارم

حضرت حق سبحانہٗ از آنچہ مسمیٰ بما سوا است آزاد مطلق ساختہ گرفتار مطلبے دارد کہ از حیطۂ افہام و اوہام
بیرون است كُلُّ مَا يُحِسُّ فِيْ بَالِكَ اَوْ خَطَرَ فِيْ خَيَالِكَ فَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَرَآءَ ذٰلِكَ ۔ رَزَقَنَا

اللہ سُبحانہٗ وَ اِیّاکُمُ الاِستقامۃَ علیٰ مُتابعۃِ سیّدِ المُرسلین وَ خاتمِ النّبیّین علیہ وَ علیٰ اٰلِہٖ وَ صَحبِہٖ مِنَ الصَّلوٰاتِ اَفضَلُھا وَ مِنَ التَّحیّاتِ اَکمَلُھا۔

مکتوب ہفتاد و پنجم بنام فتح محمد خاں در آنکہ دنیاء دنیہ لیاقت آں ندارد کہ در طلب آں از مطلب اعلیٰ باز مانند۔ اَلحمدُ للہِ وَ سَلامٌ علیٰ عِبادِہِ الَّذینَ اصطَفیٰ۔ برادر اعزّ ارشد رفعت و سعادت آثار میاں فتح خاں را از ایں فقراء سلام عافیت انجام بر سد چہ نویسد کہ خاطر فقراء از جانب آں برادر مشفق چساں زیر بار تعلق انتظار است۔ اللہ تعالیٰ جمیع مشکلات صوریہ و معنویہ را آساں گرداند اِنّہٗ قریبٌ مُجیبٌ۔ باید کہ خلاصۂ اوقات بیاد الٰہی جل شانہٗ مصروف گرود کہ دنیائے فانی لائق آں نیست کہ در طلب آں از مطلب اعلا باز ماند کہ اقبال و ادبار آں از حیز اعتبار ساقط است امور اخرویہ شایان اہتمام اند کہ معاملۂ ابدی بآں مربوط است و رضاء مولاء حقیقی برعایت آں منوط۔ و دریں ولا چوں فرزند معنوی میاں شرف الدین کہ از سرآمد اصحاب طریقت است روانۂ آں جانب بود دو کلمہ نوشتہ آمد کہ صحبت و ملاقات مشار الیہ مغتنم خواہند دانست۔ توجہ دعاء ایشاں را در امور صوریہ و معنویہ تا ثر تام تصور خواہند نمود۔ و چوں خاطر ہموارہ در انتظار اخبار فرخندہ آثار است ہموارہ بارسال صحائف خیر سر درمے داشتہ باشند۔ وَالسَّلامُ

مکتوب ہفتاد و ششم بنام میر محمد باقر در بیان تنزیہ و تشبیہ۔ نَحمَدُہٗ وَ نُصَلّی علیٰ حَبیبِہٖ وَ اٰلِہٖ۔ برادر اعزّ ارشد محمد باقر ہموارہ بعافیت و استقامت باشد۔ احوال فقراء ایں حدود مستوجب حمد است۔ امید از کرم حق سبحانہٗ چناں است کہ آں برادر امجد نیز بعافیت باشد و آنچہ مسمّٰی بما سواست منقطع و معرض ع اَلا کُلُّ شَیئٍ مَا خَلَا اللہَ بَاطِلٌ۔ عاقل بباطل محض و لا شیئ چہ رو آرد۔ مع ذالک آنچہ در آں نمودار است جز کمالات او تعالیٰ نہ۔ پس ہر کہ بہر چہ متوجہ است بکمالات ذاتیہ متوجہ است، فرق بجز پندار نیست سُبحانَ اللہِ، عَرَفتُ رَبّی بِجَمعِ الاَضدادِ۔ او در جانب تنزیہ بشابہ الیست کہ ہر چہ معبّر بعبارت است و مشار باشارت و باخاطر افہام و مؤدّاء اوہام ذات اقدس، از آں منزہ و مبرا است ؎

عنقا شکار کس نشود دام باز چیں کانجا ہمیشہ باد بدست است دام را

و در جانب تشبیہ چناں است کہ بموجب مَا مِن دَآبّۃٍ اِلّا ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا آنچہ در عرصہ گاہ ظہور آمدہ و ہر چہ در تماشا گاہ نمود جلوہ گر گشتہ جز شیون ذاتیہ و کمالات صفاتیہ و افعالیہ نیست لیکن ظل چوں عین اصل نیست و انوار تجلیات جز پردہ دار صرافت اطلاق نہ، عینیت و حکم باتحاد مفقود است

صاحب ایں ذوق ہمیشہ بداغ عبودیت متسم است۔ مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْاَرْبَابِ گویان ہمواره دامن محبوب را از آلائش دنس ممکنات مبرا خواہد داشت۔ رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۔ رَزَقَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ مُتَابَعَةَ حَبِيْبِهِ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعُلٰى۔

مکتوب ہفتاد و ہفتم بنام عصمت پناه بی بی خانمی بنت تربیت خاں مرحوم در اَنکہ فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْ عَنِ الْحِكْمَةِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔

فرزند معنوی عصمت پناہی بی بی خانمی بعافیت باشد، چہ نویسد کہ از استماع خبر وحشت اثر اختلال حال برخورداری میر محمد اسحاق چہ قدر کلفت حاصل شد فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْ عَنِ الْحِكْمَةِ۔ چوں فعل قادر مختار حکیم علی الاطلاق تمام حکمت و مصلحت است، دل تنگ نہ باشند و منتظر عنایت بے غایت بودہ بموجب اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا امیدوار کشائش باشند۔ بسا فعل است کہ در عالم اسباب کلیدش پیدا نمے شود و در مقصود مے کشاید۔ بالجملہ بحضرت کریم علی الاطلاق متوجہ باشند و توبہ و استغفار رو بدرگاہ اعلیٰ دارند کہ آنچہ بما میرسد البتہ اثر معاصی ما است و جناب مقدس تعالےٰ غنی است از عذاب وجفاء ما۔ و ایں فقراء را غافل ندانند کہ اللہ تعالےٰ دعاء ظہر الغیب را اثر اجابت دہد۔ چوں برادر سعادتمند میاں شرف الدین کہ بجا فرزندان است و در و پسندیدہ احوال، متوجہ آں صوب بودند، دو کلمہ نوشت۔ دعاء و توجہ مشار الیہ را مغتنم دانستہ دریوزہ خواہد نمود۔ چوں خاطر نگران است، بزودی اخبار بنویسند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

مکتوب ہفتاد و ہشتم بنام نصیر خاں در وجوب شکر نعمت و انقسام شکر بدو جزء امتثال اوامر و انتہاء از نواہی۔

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا۔ حضرت حق سبحانہ، متابعت سید الکونین عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ اَكْمَلُهَا محلّٰی داشتہ بترقیات دارین سربلند داراد۔ چہ نویسد کہ خاطر فاتر چساں زیر بار اخبار فرخندہ آثار است، مدتے است کہ نامہ کہ متضمن احوال خیر مآل باشد نرسیدہ۔ موانع بخیر باد! زیادہ از چہار ماہ است کہ مخلص حقیقی ملا محمد یار عازم خدمت است، معلوم نشد کہ بخدمت شریف رسیدہ است یا نہ۔ وچوں انتظار بکمال رسیدہ ناچار قاصد مخصوص فرستاد۔ مخدوما سعادت آثارا وقت کشت و کار است۔ اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ، سعی نمایند کہ اوقات شریفہ بیاد رب معبود معمور باشد شکر منعم شرعاً و عقلاً واجب است۔ ہرچند نعم بسیار شکر باندازۂ آں زیادہ تر اِعْمَلُوْٓا

آلَ دَاؤدَ شُکْراً وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ ۝ شکر را دو جزء است انتہاء از مناہی، چنانکہ عزیزے مے فرماید اَلشُّکْرُ اَنْ لَّا تَسْتَعِیْنَ بِنِعَمِہٖ عَلٰی مَعَاصِیْہِ ۔ وجزء ثانی امتثال اوامر۔ حدیث صحیح بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ حَجِّ الْبَیْتِ لِمَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا متضمن آن است و ہر کدام را از آں صورتے است وحقیقتے ۔ اہتمام باید نمود کہ بعد تتمیم صورت نصیبے از حقیقت یابد چنانکہ از صورت تلفظ بکلمۂ شہادت بحقیقت آں پے برد ۔ کریمۂ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا اشارے است بداں ، جہد نماید تا نفی ماسوا بالکل برسد ۔ وباطن را آزادی بلکہ نسیان غیر بتمام حاصل آید۔ آں چناں متمسک ومستغرق حال لایزال گردد کہ اگر فرضاً یادِ ماسوا دہد ہرگز یاد نیاید ؎

از باد صبا دلم چو بوئے تو گرفت	بگذاشت مرا و جستجوئے تو گرفت
اکنوں ز من خستہ نمے آید یاد	بوئے تو گرفت بود خوئے تو گرفت

بالجملہ بجاء محبت کہ بخود داشت وہمہ را الجبت خود دوست میداشت، محبت مولاء حقیقی جاگیرد واز خود وغیرِ خود کہ بوصف غیریت متصف است نام ونشانے نگذارد۔ نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ ؎

جسمم ہمہ اشک گشت وچشمم بگریست	در عشق تو بے جسم ہمے باید زیست
از من اثرے نماند ایں عشق از چیست	چوں من ہمہ لاشیٔ شدہ ام عاشق کیست

ع گر گویم شرح آں بے حد شود

ہم چنیں بعد رعایت صورت نماز کہ عبارت از اداء واجبات وسنن ومستحبات است باترک محرمات، سعی نماید کہ نصیبے از حضور بے کیف کہ حدیث اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ رَبَّکَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ الحدیث رمزے بداں است حاصل سازد وشربے از دولت اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ بدست آرد۔ کریمۂ وَاِنَّہَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّہُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّہِمْ وَاَنَّہُمْ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ اشارہ بداں است ۔ وہمچنیں اداءِ زکوٰۃ کہ عبارت از تطہیر مال است باداءِ قدر معین پے بحقیقت آں برد۔ وآنچہ از جنس وجود و مَا یَتْبَعُہٗ مِنَ الْکَمَالَاتِ است چوں مستعار ومستفاد از حضرت وجوب است، باں حضرت بسپارد و خیانت در ملک وملک او ننماید وبحقیقت یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ متحقق شدہ پے بہ اِسْتَغْنُوْا بِغِنَآءِ اللّٰہِ برد۔ وہم چنیں در صوم رعایت صورت ترک اکل وشرب نمودہ سعی کند تا از مفطرات باطنیہ محترز باشد،

و معدۂ دل باغذیۂ فاسدہ کہ توجہات پراگندہ و تعلقات شتّیٰ است پراگندہ نگردد۔ و توفیق آں را برسیدن ماہ رمضان کہ متضمن جمیع فیوض و برکات است و بمنزلۂ مرکز دائرہ سال است مغتنم شمارند، چنانکہ قرآن مجید حاوی جمیع کمالات آلہی است ہمچناں ماہ رمضان حاوی جمیع فیوض و برکات است و بہماں مناسبت نزول قرآن مجید است دریں ماہ، چنانکہ آیۂ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ اشارت بداں است جمعیت ایں ماہ مبارک جمعیت تمام سال است۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ خَلْقِهٖ وَ اِذَا نَظَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی عَبْدٍ لَمْ یُعَذِّبْهُ اَبَدًا۔ وَ لِلّٰهِ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ اَلْفُ اَلْفِ عَتِیْقٍ مِّنَ النَّارِ۔ فَاِذَا كَانَ لَیْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِیْنَ اَعْتَقَ اللّٰهُ فِیْهَا مِثْلَ جَمِیْعِ مَا اَعْتَقَ فِی الشَّهْرِ كُلِّهٖ۔ فَاِذَا كَانَ لَیْلَةُ الْفِطْرِ اِرْتَجَّتِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ تَجَلَّی الْجَبَّارُ تَعَالٰی بِنُوْرِهٖ مَعَ اَنَّهٗ لَا یَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ فَیَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ وَ هُمْ فِیْ عِیْدِهِمْ مِنَ الْغَدِ مَا جَزَآءُ الْاَجِیْرِ اِذَا وَفّٰی عَمَلَهٗ؟ یَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَنْ یُّوَفّٰی اُجْرَتَهٗ۔ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اُشْهِدُكُمْ اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ۔ رَوَاهُ الْاِصْبَهَانِیُّ۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب ہفتاد و نہم بنام یکے از ارباب طریقت کہ پریشانیٔ احوال ظاہرہ مرقوم نمودہ بود۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ رقیمۂ گرامی کہ از روئے شفقت و مہربانی مرسول داشتہ بودند رسیدہ موجب مزید مسرت گردید، از پریشانیٔ احوال ظاہرہ مرقوم بود اللہ تعالےٰ جمعیت نصیب کند، و از تشتت تعلقات کہ موجب بعد و حرمان است نجاتے ارزانی داشتہ مقبلِ بجناب مقدس گرداند ؎

ہرچہ جز عشق خداءِ احسن است   گر شکر خوردن بود جاں کندن است

و آنچہ از مضائق صوریہ مے رسید کہ الوالخیر مرقوم نمودہ بود، سبب مزید گرانیٔ خاطر فاتر گردید۔ امروز با دوست آں کنند کہ فردا با دشمناں کنند، حالِ خود را بحال سلف سنجیدۂ شکر و صبر باید ورزید، اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ۔ ہر قدر رو باسباب فانیہ مے آرند چوں سبب بعد از مولائے علی الاطلاق است، کشائش کمتر میسر مے شود۔ وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔ را پیش نظر داشتہ منتظر عنایت بے غایت باید بود و بموجب وَ مَآ اَصَابَكَ مِنْ سَیِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ۔ جمیع مشکلات را ثمرۂ تقصیرات دانستہ باستغفار باید پرداخت۔ وَ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

ثُمَّ تُوْبُوٓا اِلَیْہِ یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی نص قاطع است۔ مرقوم بود کہ
ببزرگانے کہ بآنہا اعتماد باشد دو کلمۂ سفارش بنویسند۔ مخدوما آنچہ بتجربہ معلوم شدہ آن است
کہ اعتماد آشنائی ہیچ آشنا نباید کرد ؎

ہر تازہ گلے کہ اندریں گلزار است گر بینی گل و اگر بچینی خار است

چوں صفت رحم دولت منداں برخاستہ است تحریک آنہا عبث است ھَیْھَاتَ تَضَرُّعٌ
فِیْ حَلَایِدٍ اَبَارِدٍ۔ بضرورت دو کلمہ باخوی میرزا محمد فاروق نوشتہ فرستادہ است و تاکید
بسیار نمودہ۔ اگر خدا تعالیٰ توفیق دہد شاید بکار آید۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ہشتادم بنام خان سعادت نشان در نصائح ضروریہ و مداحی طریقہ نقشبندیہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ رَفَعَ اللّٰہُ قَدْرَکُمْ وَشَرَحَ صَدْرَکُمْ
وَصَانَکُمْ عَمَّا شَانَکُمْ بِحُرْمَۃِ جَدِّکُمُ الْاَمْجَدِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ
اَفْضَلُھَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُھَا احقر فقراء بخدمت مخدوم زادہ عالی قدر متعالی منزلت مے
رساند کہ صحیفۂ گرامی بمصحوب مخلص حقیقی ملا یار محمد طالقانی ارسال داشتہ بودند و بانواع اشفاق و
مکارم یاد آوری فرمودہ بودند بورود اصناف بہجت و مسرت رسید۔ اللہ تعالیٰ حسب مامول
مخلصاں را بحصول اعلیٰ مطالب مکرم داراد چہ نویسد کہ از اخبار مزید استقامت ایشاں کہ از
مشار الیہ مستمع گردید چہ قسم فرح و خوش حالی رو داد حق سبحانہ مزید کرامت فرماید و از استماع
خبر فتح و نصرت بر اعداء دین کہ نصیب آں مکرم شدہ چہ قدر شکرانہ بجا آورد حضرت کریم ال ہمیشہ
مظفر و منصور دارد در اوقات کہ محال اجابت دعا است غافل نیست۔ امیدوار است کہ آثار
اجابت و قبول بظہور آید۔ اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ جزوی نیاز فقراء کہ مصحوب مشار الیہ بود بسیار
بر وقت رسید مثمر ثمرات کونین باد۔ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ۔ قَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ
بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ
لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۝ وَقَالَ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ وَاخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ
وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِہٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ ھُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِہٖ شَیْئًا وَقَالَ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ
وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ ۝ اِنَّ الشَّیْطَانَ
لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَہٗ لِیَکُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ وَکَفٰی
بِالْقُرْاٰنِ وَاعِظًا۔ بالجملہ وقت عزیز را بامور ضروریہ و مہمات اخرویہ مصروف باید داشت و دریں

فرصت قلیل سرانجام سفر طویل باید نمود کہ شیطان لعین درکمین گاہ است مبادا سرمایۂ عمر بامورِ لایعنی صرف شود و حسرت و ندامت نقد وقت گردد و بموجب حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا ہمیشہ مراقب احوال و اقوال و افعال باید بود و بدوام بذکر تصفیۂ مرآت باطن باید کرد، تا از لوث ما سوا پاک و مصفا گشتہ و از حب دنیا و جاہ و ریاست مزکی گشتہ مجلاء انوار الٰہیہ گردد، و مقصود آفرینش او کہ معرفت حق است سبحانہٗ بحصول آید۔ حَمْدًا لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ کہ در طریقۂ علیہ بسہل وجوہ میسر است و باقرب طرق محصل حضرت خواجۂ بزرگ قُدِّسَ سِرُّہٗ فرمودہ اند کہ ما از خداءِ تعالیٰ طریقے خواستیم کہ اقرب طرق است و البتہ موصل ؎

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار اند ۔۔۔ کہ برند از رہ پنہاں بحرم قافلہ را

از دل سالک رہ جاذبۂ صحبت شاں ۔۔۔ مے برد وسوسۂ خلوت و فکر چلہ را

ہمہ شیران جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند ۔۔۔ روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را

رَزَقَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ قَطْرَۃً مِّنْ بَحْرِ اَلْطَافِہِمْ وَرَشْحَۃً مِّنْ عِنَایَاتِہِمْ وَاَلْطَافِہِمْ

ع وَیَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنَا

مخدوم زادہ سعادت مند بکمالات دارین محلّٰی باشند۔ وَالسَّلَامُ

مکتوب ہشتادودوم بنام یکے از اصحاب طریقت در فضیلت محبت اہل اللہ

داد خال سرور بر برادر مسلم۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ۔ حضرت حق سبحانہٗ در مراتب کمال و اکمال ترقیات بے اندازہ کرامت فرماید۔ بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَحُسْنِ تَوْفِیْقِہٖ احوال بعافیت مقرون است ہموارہ سلامتی ذات بابرکات مسئلت مے نماید بعزِ اجابت مقرون باد ہر چند حسب صورت بعدا بدان است اما اوقات حسنہ کہ مظان استجابت دعا است، کم است کہ از یاد و دعاء خیر ایشاں فارغ باشد۔ ظاہر است کہ آں ثمرۂ وفورِ محبت ایشاں بفقراءِ باب اللہ است و بموجب حدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ امیدوار شرکت است بمقامات، ہر چند تقصیرے رود۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، مَا تَحَابَّ رَجُلَانِ فِی اللّٰہِ تَعَالٰی اِلَّا کَانَ اَحَبُّہُمَا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَشَدَّ ہُمَا حُبًّا لِصَاحِبِہٖ۔ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ۔ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ ظِلِّ الْعَرْشِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ، یَغْبِطُہُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّہَدَاءُ وَالصِّدِّیْقُوْنَ رَوَاہُ اِبْنُ حِبَّانَ فِیْ

صحیحه . وعن ابی ذرٍّ رضی الله عنه قال قال رجلٌ یا رسول الله الرجل
یحب القوم ولا یستطیع ان یعمل بعملهم، قال یا ابا ذرٍّ انت مع من احببت.
رواه ابو داؤد. عن ابن عباسٍ رضی الله عنهما ان رجلاً جاء الی رسول الله صلی الله
علیه وسلم فقال احبّ الاعمال الی الله بعد الفرائض ادخال السرور علی المسلم.
وعن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما ان رجلاً جاء الی النبی صلی الله علیه
وسلم وقال یا رسول الله ای الناس احب الی الله تعالی؟ قال احب الناس الی الله
تعالی انفعهم للناس واحب الاعمال الی الله تعالی سرورٌ تدخله علی المسلم
تکشف عنه کربته او تقضی عنه دیناً او تطرد عنه جوعاً ولان امشی مع اخی
فی حاجةٍ احب الیّ ان اعتکف فی هذا المسجد وفی مسجد المدینة شهراً، ومن
کظم غیظه ولو شاء ان یمضیه امضاه، ملأ الله تعالی قلبه رضیً، ومن مشی مع
اخیه فی حاجةٍ حتی یقضیها له، ثبّت الله قدمیه یوم تزل الاقدام رواه الاصبهانی
صدق الله وصدق الرسول. والسلام علی من اتبع الهدی.

مکتوب هشتاد و دوم بنام اورنگ زیب سلطان هند در ایراد احادیث شریفه در
فضائل اعمال صالحه از هر نوع. الحمد لله العلی العظیم والصلوٰة علی رسوله الکریم
وآله وصحبه الذین فازوا منه بحظٍ جسیمٍ. اما بعد فقد روی عن ابن عباسٍ
رضی الله عنهما قال قیل لرسول الله صلی الله علیه وسلم ای جلسائنا خیرٌ؟
قال من ذکّرکم الله رؤیته، وزاد فی علمکم منطقه، وذکّرکم بالاخرة عمله.
رواه ابو یعلی. وعنه قال، قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم ارحم
خلفائی. قلنا یا رسول الله وما خلفاءک؟ قال الذین یأتون من بعدی ویروون
احادیثی ویعلمونها الناس. رواه الطبرانی. وعن ابی هریرة رضی الله عنه
عن النبی صلی الله علیه وسلم فیما روی عن ربه جل وعلا انه قال وعزتی
لا یجتمع علی عبدٍ خوفان ولا امنان. رواه ابن حبان فی صحیحه. وعن کعبٍ رضی الله
عنه قال اذا کان یوم القیامة جمع الله الاولین والاخرین فی صعیدٍ واحدٍ،
فنزلت الملائکة فصاروا صفوفاً فیقول الله لجبریل ائت بجهنم فیأتی بها
تقاد بسبعین زماماً حتی اذا کانت من الخلائق علی قدر مائة عامٍ زفرت زفرةً

طَارَتْ بِهَا أَفْئِدَةُ الْخَلَائِقِ. ثُمَّ زَفَرَتْ ثَانِيَةً فَلَا يَبْقَى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ إِلَّا جَثَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ. ثُمَّ تَزْفِرُ ثَالِثًا فَتَبْلُغُ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَذْهَلُ الْعُقُولُ. فَيَفْزَعُ كُلُّ امْرِئٍ مَعَ عَمَلِهِ حَتَّى أَنَّ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ بِخُلَّتِي لَا أَسْأَلُكَ إِلَّا نَفْسِي. وَيَقُولُ عِيسَى بِمَا أَكْرَمْتَنِي لَا أَسْأَلُكَ إِلَّا نَفْسِي وَلَا أَسْأَلُكَ مَرْيَمَ الَّتِي وَلَدَتْنِي وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أُمَّتِي أُمَّتِي لَا أَسْأَلُكَ نَفْسِي. فَيُجِيبُهُ الْجَلِيلُ عَزَّ وَجَلَّ جَلَالُهُ إِنَّ أَوْلِيَائِي مِنْ أُمَّتِكَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ لَأُقِرَّنَّ عَيْنَكَ فِي أُمَّتِكَ. ثُمَّ تَقِفُ الْمَلَائِكَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ يَنْتَظِرُونَ مَا يُؤْمَرُونَ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ. وَعَنْ سَهْلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعَانَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ غَارِمًا فِي عُسْرَتِهِ أَوْ مُكَاتَبًا فِي رَقَبَتِهِ أَظَلَّهُ اللّٰهُ فِي يَوْمٍ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَعَنْ أَبِي بَكْرِنِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَلِيُّ الْعَادِلُ الْمُتَوَاضِعُ ظِلُّ اللّٰهِ وَرُمْحُهُ فِي الْأَرْضِ، فَمَنْ نَصَحَهُ فِي نَفْسِهِ وَفِي عِبَادِ اللّٰهِ أَظَلَّهُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ. رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ وَابْنُ شَاهِينٍ. وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ يَا رَبِّ أَخْبِرْنِي بِأَهْلِكَ الَّذِينَ تُؤْوِيهِمْ فِي ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ. قَالَ هُمُ الطَّاهِرَةُ قُلُوبُهُمْ الْبَرِيئَةُ أَيْدِيهِمْ، يَتَحَابُّونَ بِجَلَالِي الَّذِينَ إِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرُوا بِي، وَإِذَا ذُكِرُوا ذُكِرْتُ بِهِمْ، الَّذِينَ يُسْبِغُونَ الْوُضُوءَ فِي الْمَكَارِهِ وَيُنِيبُونَ إِلَى ذِكْرِي وَيَغْضَبُونَ لِمَحَارِمِي وَيَكْلَفُونَ بِحُبِّي كَمَا يَكْلَفُ الصَّبِيُّ بِحُبِّ النَّاسِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ. وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ. وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ قَالَ الْخَيْمَةُ مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا فَرْسَخٌ وَعَرْضُهَا فَرْسَخٌ وَلَهَا أَلْفُ بَابٍ مِنْ ذَهَبٍ

حَوْلَهَا سُرَادِقٌ وَدَوْدُهَا خَمْسُوْنَ نُوْرَتَحَابِيْ خَلٌ مِنْ كُلِّ بَابٍ مِنْهَا مَلَكٌ بِهَدِيَّةٍ مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ - رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا. وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا مِنْ ظَاهِرِهَا. فَقَالَ أَبُوْ مَالِكِ نِ الْأَشْعَرِيُّ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَبَاتَ قَائِمًا وَالنَّاسُ نِيَامٌ - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا. ذرۂ خاکسار بے مقدار بعد از اداء مَا يَجِبُ عَلَى الْفُقَرَاءِ بعرض باریافتگان محفل عالی مے رساند کہ دریں ایام ضعف مراسم اسلام چوں تائید ارکان ملت بیضاء وتقویت احکام شریعت غراء وابستہ بہ ذات اشرف است، بر کافۂ اہل اسلام عموماً وبرایں فقراء خصوصاً دعاء سلامت واستقامت ایشاں ازاہم مہام واعظم واجبات است ناچار ہنگام سحر واوقات حسنہ ازاں فارغ نیست ۔ چوں توجہ الله است امید شرف قبول است ۔ دریں ولا استماع یافت کہ چوں اہل گول کندہ سراز ربقۂ اطاعت واجبہ کشیدہ اند ونقض عہد نمودہ داخل جرگہ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهٖ أَنْ يُّوْصَلَ گشتہ اند وآں قبلہ گاہی از روئے حمیت دین وغیرت اسلام توجہ باں صوب تافتہ ہمت سامیہ را بر تخریب آں جماعۂ ناہنجار مگماشتہ ونور دیدہ سلطنت واقبال شاہزادہ بلند اقبال وفطرتٗ الا ہمت مقدمۂ لشکر ظفر قرین ساختہ ازایں ممرخاطر فاتر دعا گویاں زیر بار انتظار اخبار فتح ونصرت است ودر اوقات مبارکہ وامکنہ متبرکہ درخلا وملا واجتماع فقراء وصلحاء بدرگاہ حضرت مجیب الدعوات مبتہل ومتضرع است وختم خواجہ ہا قدس سرہم فاتحہ خوانٔ وچوں ایں نسبت دعاء متضمن تقویت اسلام واہل اسلام است وتخریب اہل بدع وہوائے کہ کریمۂ إِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ نشان حال ایشاں است، انشاء اللہ تعالٰی باجابت مقرون است ۔ جائے آں بود کہ ایں فقیر از سر قدم ساختہ شریک ایں مجاہدہ مے شد لیکن ضعف بدن کہ ہموارہ عارض است وقلت استعمال سفر بدعاء ظہر الغیب دلالت کرد وبموجب تَوَلَّوْا وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ بارسال نیاز اکتفاء نمود وزیادہ برآں گستاخی نرفت ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ أَوَّلًا وَّآخِرًا وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا۔

مکتوب ہشتاد ودوسوم

بنام سعادت نشاں خاں دربیان آنکہ وجود مفتاح ہر خیر وبرکت وعدم ما وراء ہر شر ونقصان است ۔ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَاٰلِهٖ ۔ حضرت

حق سبحانہ' ذات بابرکات جناب مخدوم زادہ عالی قدر متعالی منزلت شفق مکرمِ فقراء را مشمول عنایات بے غایات داشتہ باعلی مراتب کونین سربلند دارد۔ بِحَمْدِ اللهِ سُبْحَانَهٗ احوال فقراء ایں حدود مقرون بعافیت است ہموارہ خاطر فاتر زیر بارِ اشکار اخبار فرخندہ آثار مے باشد۔ در ایں وِلا کہ قاصد سرکار عالی رسید و نامۂ گرامی کہ متضمن خبر سلامتی فتح و فیروزی بود رسانید' انواع مسرت و بہجت رو داد۔ اللہ تعالیٰ بدیں منوال جمیع مشکلات آسان ساختہ مورد التفات و اعطاف خود دارد، بِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهِ الْاَمْجَادِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ اِلٰى يَوْمِ التَّنَادِ۔ وجود مفتح ہر خیر و برکت است' وچوں نصیب ممکن عدم است کہ ماواء ہر شر و نقصان است تمام خیر مستلزم بحضرت واجب الوجود است تعالیٰ و تقدس۔ غایۃ الامر چوں عدم مرآت وجود است و ثمرآئینہ دار کمال' اِذْ بِضِدِّهَا تَتَبَيَّنُ الْاَشْيَاءُ، ممکن مظہر خیر آمد و مجدد کمالات واجب تعالیٰ گشت، آنچہ از جنس حسن و کمال در او ہویدا گردد ہمہ را منسوب بحضرت جمیلی علی الاطلاق داشتہ آئینۂ عدم را خالی از خیر تصور نماید، بلکہ ماواء شر داند و امانت باہلِ امانت سپارد۔ قَالَ اللهُ تَعَالٰى اِنَّ اللهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا۔ دریں وقت بموجب مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللهُ بحقیقت فناء متحلی شدہ از دولت بقاء نصیب خواہد یافت و از راہ کمال بندگی و افگندگی بدولت آزادی و حریت مستسعد خواہد گشت۔ رَزَقَنَا اللهُ وَاِيَّاكُمْ شَرْبًا مِنْ هٰذِهِ الدَّوْلَةِ الْقُصْوٰى وَالسَّعَادَةِ الْكُبْرٰى

وَيَرْحَمُ اللهُ عَبْدًا قَالَ اٰمِيْنًا وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا وَالسَّلَامُ۔

مکتوب ہشتاد و چہارم بنام اورنگزیب سلطان ہند در اظہار داعیۂ زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ تعظیما و شرفا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلَّامِ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَنَامِ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ هُدَاةِ النَّاسِ اِلٰى دَارِ السَّلَامِ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ وَقَالَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِيَّاتِ حَاكِيًا عَنْ رَبِّهٖ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ۔ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً۔ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ

وَاذْکُرُوا اللّٰہَ عِنْدَ کُلِّ حَجَرٍ وَّ شَجَرٍ وَّ مَا عَمِلْتَ مِنْ سُوْءٍ فَاَحْدِثْ لِلّٰہِ بِہٖ تَوْبَۃً اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃُ بِالْعَلَانِیَۃِ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ۔ کمترین فقراء دعاء گو محمد سعید و محمد معصوم محمد یحییٰ بعرض خادمان عتبہ علیہ و عاکفان سدہ سنیہ، حضرت ناصر الملت والدین مَرْفَعُ الْاِسْلَامِ وَمُؤَیِّدُ الْمُسْلِمِیْنَ محی انوار السنۃ البیضاء، ماحی آثار البدعۃ الغبراء اَعَزَّ اللّٰہُ اَنْصَارَ سَلْطَنَتِہٖ وَاَعْوَانَ دَوْلَتِہٖ مے رساند کہ از مدت مدیدہ ایں فقراء باب اللہ را داعیہ زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و کرامۃً غالب بود ہموارہ منتظر دریافت سعادت عظمےٰ بودند بِعَوْنِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَحُسْنِ تَوْفِیْقِہٖ دریں سال آرزو بحصول پیوست واز راہ جنون اشتیاق ترک مقدمات عقلیہ و قطع نظر از حصول استطاعت شرعیہ نمودہ قدم دریں راہ بزرگ نہادیم و باجمعے از فقیر زادہ ہا و درویشاں روانۂ آں صوب معلےٰ شدیم و روز سہ شنبہ شانزدہم شہر ربیع الاول بہ سرونج رسیدیم۔ امیداست کہ بعد از وصول باں اماکن شریفہ وظیفۂ دعاء سلامتی و مزید اہتمام اقبال آں عالی حضرت کہ متضمن صلاح عام و تقویت اسلام است بجمیع ہمت و تمامی نہمت اشتغال نمایند۔ و چوں دعاء ظہر الغیب اقرب باجابت است علی الخصوص کہ مقرون چندیں امور عظام باشد غالباً شرف اجابت یابد زیادہ ازاں گستاخی نرفت۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَّالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ دَائِمًا وَّ سَرْمَدًا۔

مکتوب ہشتاد و پنجم بنام شیخ احمد تبری خطیب مدینہ منورہ در بیان آنکہ مدار طریقۂ ما برعمل بعزیمت و احتراز از رخصت است و بر متابعۂ صاحب شریعت است کہ آں بر ہفت مراتب است۔

اَمَّا بَعْدَ حَمْدِ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْمَنَّانِ، وَالصَّلٰوۃِ عَلٰی رَسُوْلِہٖ صَاحِبِ الْحُجَّۃِ وَالْبُرْهَانِ، وَعَلٰی اٰلِہِ الْاَخْیَارِ وَصَحْبِہِ الْاَطْهَارِ، اُولِی الْاَیْدِیْ وَالْاَبْصَارِ فَیُبَلِّغُ الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ مُحَمَّدٍ سَعِیْدِ ابْنِ النَّقْشَبَنْدِیِّ الْاَحْمَدِیِّ اِلَی الْمَوْلَی الْفَاضِلِ قُدْوَۃِ الْاَمَاجِدِ الْعِظَامِ، وَزُبْدَۃِ الْاَفَاضِلِ الْکِرَامِ الْاَلْمَعِیِّ الزَّکِیِّ خَطِیْبِ مَسْجِدِ النَّبِیِّ تُحَفَ التَّحِیَّۃِ وَهَدَایَا السَّلَامِ، وَاِنَّا بِعَوْنِ عِنَایَتِہٖ تَعَالٰی وَصَلْنَا بِالسَّلَامَۃِ وَالْعَافِیَۃِ اِلٰی بَنْدَرِ مَخَانِیْ اَوَاخِرِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَنَرْجُوْ مِنْ کَرَمِہٖ تَعَالَی الْاِنْتِقَالَ مِنْہُ اَوَاخِرَ ذِی الْقَعْدَۃِ اِلَی الْوَطَنِ الْمَاْلُوْفِ بِالْعَافِیَۃِ وَالْاِسْتِقَامَۃِ لٰکِنَّ اَلَمَ فِرَاقِکُمْ وَفِرَاقِ تِلْکَ الْاَمَاکِنِ الشَّرِیْفَۃِ مُحِیْطٌ بِنَا، وَحُزْنَ الْمُهَاجَرَۃِ وَالْمُبَاعَدَۃِ مِنْ تِلْکَ السَّعَادَۃِ الْعُظْمٰی وَارِدٌ عَلٰی قُلُوْبِنَا۔ رَزَقَنَا اللّٰہُ الْمُعَاوَدَۃَ اِلَیْهَا وَالتَّشَرُّفَ

بِالْوُصُوْلِ إِلَيْهَا۔

ثُمَّ الْمَأْمُوْلُ مِنْ إِخْوَانِ الطَّرِيْقَةِ الْمُدَاوَمَةُ عَلَى الذِّكْرِ الْمَأْخُوْذِ فَإِنَّهُ نِعْمَةٌ عَظِيْمَةٌ وَدَوْلَةٌ جَسِيْمَةٌ إِذْ ذِكْرُ الْقَلْبِ مِنْ أَعْلَى أَقْسَامِ الذِّكْرِ، إِذْ هُوَ يُنْتِجُ دَوَامَ الْحُضُوْرِ مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيُثْمِرُ الْجَذْبَ الْإِلٰهِيَّ الَّذِيْ هُوَ أَقْرَبُ طُرُقِ الْوُصُوْلِ إِلَى مَدَارِجِ الْعِرْفَانِ وَالْإِسْتِغْرَاقِ فِيْ أَحَدِيَّةِ الذَّاتِ۔ وَلْيُعْلَمْ أَنَّ مَدَارَ طَرِيْقَتِنَا عَلٰى رِعَايَةِ السُّنَّةِ وَالْإِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَةِ وَالْعَمَلِ بِالْعَزِيْمَةِ وَالْإِحْتِرَازِ مِنَ الرُّخْصَةِ مَهْمَا أَمْكَنَ، وَمُحَافَظَةِ الْبَاطِنِ عَنْ طَرَيَانِ الْغَفْلَةِ وَالذِّكْرِ وَالْمُرَاقَبَةِ عَلَى الدَّوَامِ حَتّٰى يَحْصُلَ الْمَلَكَةُ وَيَتَيَسَّرَ الْخَلْوَةُ بِالْجَلْوَةِ وَيَرْتَفِعَ خُطُوْرُ الْأَغْيَارِ عَنِ الْقَلْبِ وَلَوْ تَحَمَّلَ الْإِخْطَارَ۔ وَهٰذِهِ الدَّوْلَةُ مَخْصُوْصَةٌ بِهٰذِهِ الطَّرِيْقَةِ الْعَلِيَّةِ مِنْ بَيْنِ عَامَّةِ الطُّرُقِ۔ فَإِنَّ أَرْبَابَهَا لِالْتِزَامِ السُّنَّةِ عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالتَّحِيَّةُ صَارَتْ نِسْبَتُهُمْ كَنِسْبَةِ الْأَصْحَابِ الْكِرَامِ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ فَإِنَّهُمْ كَمَا نَالُوْا فِيْ أَوَّلِ صُحْبَةِ خَيْرِ الْبَشَرِ مَا نَالُوْا، كَذٰلِكَ أَصْحَابُ هٰذِهِ الطَّرِيْقَةِ نَالُوْا فِيْ أَوَّلِ ابْتِدَائِهِمْ مَا نَالَهُ غَيْرُهُمْ فِيْ سِنِيْنَ۔ لِكَوْنِ سَيْرِهِمْ مُرَادِيًّا وَسَيْرِ غَيْرِهِمْ مُرِيْدِيًّا، وَجَعْلِهِمُ الشُّرُوْعَ فِي السُّلُوْكِ مِنْ عَالَمِ الْأَمْرِ، وَهُوَ الْقَلْبُ وَغَيْرُهُ مِنَ اللَّطَائِفِ مِنَ الرُّوْحِ وَالسِّرِّ وَالْخَفِيِّ وَالْأَخْفٰى، وَشُرُوْعُ سَيْرِ غَيْرِهِمْ مِنْ عَالَمِ الْخَلْقِ وَبَعْدَ مُجَاهَدَاتٍ وَرِيَاضَاتٍ بِيْهِ فَيَصِلُوْنَ إِلٰى عَالَمِ الْأَمْرِ وَلِهٰذَا صَارَ انْدِرَاجُ النِّهَايَةِ فِي الْبِدَايَةِ خَاصَّةَ طَرِيْقَتِنَا، وَرِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ الْآيَةَ نَقْدُ حَالِ أَصْحَابِنَا۔

ثُمَّ لْيُعْلَمْ أَنَّ دَرَجَاتِ مُتَابَعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعٌ عَلٰى مَا حَقَّقَهُ شَيْخُنَا وَإِمَامُنَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

اَلدَّرَجَةُ الْأُوْلٰى اَلْإِتْيَانُ بِالْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَاتِّبَاعُ السُّنَّةِ السَّنِيَّةِ بَعْدَ تَصْدِيْقِ الْقَلْبِ وَقَبْلَ اطْمِيْنَانِ النَّفْسِ الْمَنُوْطِ بِالْوِلَايَةِ۔ فَكَافَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ مِنْ عُلَمَاءِ الظَّاهِرِ وَالْعُبَّادِ وَالزُّهَّادِ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوْا مَرْتَبَةَ الْإِطْمِيْنَانِ مُشْتَرِكُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الدَّرَجَةِ۔ وَكُلُّهُمْ فِيْ حُصُوْلِ هٰذِهِ الْمُتَابَعَةِ الصُّوْرِيَّةِ مُتَسَاوُوْنَ۔ لِأَنَّ النَّفْسَ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ لَمَّا لَمْ تَتَخَلَّصْ مِنَ الْكُفْرِ وَالْإِنْكَارِ، لَاجَرَمَ تَكُوْنُ هٰذِهِ الدَّرَجَةُ

مَخْصُوصَةٌ بِصُورَةِ الْمُتَابَعَةِ . وَهٰذِهِ الْمُتَابَعَةُ الصُّورِيَّةُ مَخْصُوصَةٌ مُوجِبَةٌ لِلْفَلَاحِ وَمُنْجِيَةٌ مِنَ النَّارِ . وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ بِكَمَالِ رَأْفَتِهِ لَمْ يُعَيِّنْ بِإِنْكَارِ النَّفْسِ وَاكْتَفٰى بِمُجَرَّدِ تَصْدِيقِ الْقَلْبِ .

وَالدَّرَجَةُ الثَّانِيَةُ مِنَ الْمُتَابَعَةِ اِتِّبَاعُ أَقْوَالِهِ وَأَفْعَالِهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْمُتَعَلِّقَةِ بِالْبَاطِنِ مِنْ تَهْذِيبِ الْأَخْلَاقِ وَدَفْعِ رَذَائِلِ الصِّفَاتِ وَإِزَالَةِ الْأَمْرَاضِ الْبَاطِنِيَّةِ وَالْعِلَلِ الْمَعْنَوِيَّةِ وَهٰذِهِ الدَّرَجَةُ مُتَعَلِّقَةٌ بِمَقَامِ الطَّرِيقَةِ مَخْصُوصَةٌ بِأَرْبَابِ السُّلُوكِ الَّذِينَ يَأْخُذُونَ الطَّرِيقَةَ الصُّوفِيَّةَ مِنَ الشَّيْخِ الْمُقْتَدٰى وَيَقْطَعُونَ مَفَاوِزَ السُّلُوكِ وَبَوَادِيَ السَّيْرِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى .

وَالدَّرَجَةُ الثَّالِثَةُ مِنَ الْمُتَابَعَةِ اِتِّبَاعُ أَذْوَاقِهِ وَمَوَاجِيدِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَنُوطِ بِالْوِلَايَةِ الْخَاصَّةِ . وَهٰذِهِ الدَّرَجَةُ خَاصَّةٌ مَخْصُوصَةٌ بِصَاحِبِ الْوِلَايَةِ مَجْذُوبًا سَالِكًا أَوْ سَالِكًا مَجْذُوبًا .

وَالدَّرَجَةُ الرَّابِعَةُ مَرْتَبَةُ اِطْمِينَانِ النَّفْسِ وَمَقَامُ الْإِسْلَامِ الْحَقِيقِيِّ . وَفِي هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ يَخْرُجُ عَنْ صُورَةِ الْمُتَابَعَةِ إِلٰى حَقِيقَةِ الْمُتَابَعَةِ ، وَهُوَ نَصِيبُ الْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِينَ وَفِي الْمَرْتَبَةِ الثَّانِيَةِ وَإِنْ تَحَقَّقَ حَظٌّ مِنْ اِطْمِئْنَانِ النَّفْسِ بَعْدَ تَمَكُّنِ الْقَلْبِ لٰكِنَّ كَمَالَ الْاِطْمِئْنَانِ يَحْصُلُ هٰهُنَا وَهِيَ ثَمَرَةُ كَمَالَاتِ النُّبُوَّةِ وَيَفُوزُ الْعَارِفُ فِي هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ بِفَهْمِ أَسْرَارِ الْمُقَطَّعَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ وَبِتَأْوِيلِ مُتَشَابِهَاتِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ . وَلَا يُتَخَيَّلَنَّ أَنَّ ذٰلِكَ مِثْلُ تَأْوِيلِ الْيَدِ بِالْقُدْرَةِ وَالْوَجْهِ بِالذَّاتِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا لِلْعِلْمِ الظَّاهِرِ فِيهِ مَدْخَلٌ بَلْ هُوَ مِنَ الْأَسْرَارِ الْخَاصَّةِ وَهُوَ بِالْأَصَالَةِ حَظُّ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَبِتَبَعِيَّتِهِمْ يَتَفَضَّلُ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ مِنْ كُمَّلِ تَابِعِيهِمْ وَالْأَوْلِيَاءِ . وَالْوُصُولُ إِلٰى هٰذِهِ الدَّوْلَةِ الْبَهِيَّةِ بِطَرِيقِ الْوِلَايَةِ أَقْرَبُ مِنْ طُرُقٍ أُخَرَ . وَهُوَ الْتِزَامُ السُّنَّةِ السَّنِيَّةِ وَالْاِجْتِنَابُ عَنِ الْبِدْعَةِ الْغَيْرِ الْمَرْضِيَّةِ وَلَوْ سَاوَتْ بِالْكُلِّيَّةِ . ذٰلِكَ فِي هٰذَا الزَّمَانِ عَسِيرٌ جِدًّا لِغُلُوِّ الْبِدْعَةِ وَشُيُوعِهَا وَمَحْوِ السُّنَّةِ وَنُدْرَتِهَا .

وَالدَّرَجَةُ الْخَامِسَةُ مِنَ الْمُتَابَعَةِ اِتِّبَاعُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَمَالَاتِ الَّتِي لَا مَدْخَلَ فِي حُصُولِهَا لِلْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بَلْ حُصُولُهَا مَنُوطٌ بِمُجَرَّدِ

الْفَضْلِ وَالْإِحْسَانِ الرَّبَّانِيِّ. وَهٰذِهِ الدَّرَجَةُ عَالِيَةٌ جِدًّا الْأَسَاسُ لِلْمَرَاتِبِ السَّابِقَةِ بِهَا. وَهِيَ بِالْإِصَالَةِ نَصِيبُ أُولِي الْعَزْمِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيمَاتُ وَبِطُفَيْلِهِمْ حَظٌّ لِبَعْضِ الْأَوْلِيَاءِ.

وَالدَّرَجَةُ السَّادِسَةُ مِنَ الْمُتَابَعَةِ إِتِّبَاعُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَمَالَاتِ الْمَخْصُوصَةِ بِمَقَامِ الْمَحْبُوبِيَّةِ الْخَاصَّةِ. وَإِفَاضَةُ الْكَمَالَاتِ فِي هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ مَنُوطٌ بِمُجَرَّدِ الْمَحَبَّةِ الَّتِي هِيَ فَوْقَ التَّفَضُّلِ وَالْإِحْسَانِ. كَمَا كَانَ فِي الدَّرَجَةِ الْخَامِسَةِ بِالْفَضْلِ وَالْإِحْسَانِ. وَهٰذِهِ الدَّرَجَةُ وَإِنْ كَانَتْ بِالْإِصَالَةِ مَخْصُوصَةً بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنَّ لِآحَادٍ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ وَأَقَلِّينَ مِنَ الصِّدِّيقِينَ حَظٌّ مِنْهَا بِطُفَيْلِهٖ وَتَبَعِيَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَالدَّرَجَةُ السَّابِعَةُ مِنَ الْمُتَابَعَةِ مَنُوطَةٌ بِالْهُبُوطِ وَالنُّزُولِ. وَالدَّرَجَاتُ السَّابِقَةُ كُلُّهَا سِوَى الْأُولٰى مَنُوطَةٌ بِالصُّعُودِ. وَهٰذِهِ الدَّرَجَةُ جَامِعَةٌ لِجَمِيعِ الدَّرَجَاتِ السَّابِقَةِ لِأَنَّ فِيهَا تَصْدِيقَ الْقَلْبِ مَعَ تَمْكِينٍ وَاطْمِينَانِ النَّفْسِ تَزْكِيَتَهَا وَاعْتِدَالِ أَجْزَاءِ الْقَالَبِ، كَأَنَّ الدَّرَجَاتِ السَّابِقَةَ بِمَنْزِلَةِ الْأَجْزَاءِ لَهَا وَهٰذِهِ كَالْكُلِّ لَهَا. وَفِي هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ يَشْتَبِهُ التَّابِعُ بِالْمَتْبُوعِ بِحَيْثُ يَتَخَيَّلُ النَّاظِرُ مِنْ بَعِيدٍ أَنَّهُمَا اتَّحَدَا وَزَالَ الْإِمْتِيَازُ بَيْنَهُمَا. وَالتَّابِعُ الْكَامِلُ مَنْ تَحَلّٰى بِهٰذِهِ الْمَرَاتِبِ السَّبْعِ. رَزَقَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ حَقِيقَةَ إِتِّبَاعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ أَكْمَلُهَا.

مکتوب ہشتاد و ششم بنام مخدوم زادہ شیخ عبد الاحد پسر خود در ترغیب بر حصول صلاح ومحبت و بیان آنکہ ہمہ اشیاء وسیلۂ خداوندی از اثر محبت اند۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفٰى. يَا بُنَيَّ اِسْئَلِ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْ يَجْعَلَكَ صَالِحًا وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ۝ وَاسْئَلْهُ أَنْ يَرْزُقَكَ الْمَحَبَّةَ بِحَيْثُ لَا يَبْقٰى لِحُبِّ غَيْرِهٖ تَعَالٰى مَجَالٌ حَتّٰى حُبِّ نَفْسِكَ، فَتَفْنٰى عَنْ مُرَادَاتِكَ وَتَقُومَ بِمُرَادَاتِهٖ تَعَالٰى. فَلَا يَكُنِ الْمَنْعُ وَالْعَطَاءُ وَالْعِزُّ وَالذِّمَاءُ إِلَّا تَبَعًا لِإِرَادَاتِهٖ تَعَالٰى فَتَنْظُرَ بِنُوْرِ ذَاتِهِ الْجَلَالِ فِي مِرْاٰةِ الْجَمَالِ وَالْكَمَالِ، وَتَتَلَذَّذَ بِالْإِيلَامِ كَمَا تَتَلَذَّذُ بِالْإِنْعَامِ.

وليكن ملاذ حالك وملجأ مقالك جناب قدسه تعالى وسرادقات كبرياء ذاته، وجميع الأشياء إنما هي وسيلة إلى حضرته تعالى من حيث أنها أثر من آثاره، وحينئذ تتحقق بحقيقة العبودية وتتحلى بكمال الحرية، والسلام على من اتبع الهدى.

مکتوب ہشتاد و ہفتم بنام امام اسماعیل والی یمن در بیان بعض فضائل اعمال و مناقب اہل بیت نبوت۔

الحمد لله العزيز الغفار، والصلوة والسلام على رسوله سيد الأبرار، وعلى آله الأطهار وصحبه الأخيار. نخص بالسلام والتحية الحضرة التي اتصل نسبها بالنبوة الطاهرة والإمامة الباهرة، والسفرة التي تمسكت بالعروة الوثقى من الولاية والخلافة القاهرة من شيخ أنف الزمان بأوامره النافذة، وارتفعت أعلام العدالة والإحسان بأحكامه الجارية ؎

خليفة ملك الآفاق سطوته   والحق كان مداه أينة سلكا

يحوم حول ذراه العالمون كما   ترى الحجيج ببيت الله معتركا

أعني أمير المؤمنين وإمام المسلمين ناصر الشريعة القويمة سالك الطريقة المستقيمة، نتيجة النبي الأمي سيد الأنام عليه الصلوة والسلام، صفوة أهل البيت الكرام، سيدنا ومولانا المتوكل على الله الجليل المبين الإمام إسماعيل بن أمير المؤمنين، لا زالت رايات معدلته منشورة، وعساكر سلطنته مظفرة منصورة. أما بعد فلما من الله تعالى علينا بإحراز السعادة العظمى والفوز بالنعمة القصوى من طواف الكعبة المعظمة المكرمة وزيارة الروضة المطهرة المنورة التي هي روضة من رياض الجنة، زادهما الله سبحانه تشريفا وتكريما وقضينا الوطر من أداء المناسك العظام في المشاعر الكرام مع اعتراف العجز والقصور عن إيفاء الحق المأمور، ورجعنا امتثالا للحديث المأثور برواية أم المؤمنين عائشة رضي الله عنها قالت قال صلى الله عليه وسلم إذا قضى أحدكم حجته فليعجل الرجوع إلى أهله فإنه أعظم لأجره. أخرجه الحاكم والبيهقي. ووصلنا إلى هذه الديار المعمورة المكرمة ببشارة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم على ما رواه أبو هريرة رضي الله عنه،

أتاكم أهل اليمن هم أضعف قلوبا وأرق أفئدة، الفقه يمان والحكمة يمانية
أخرجه الشيخان، مشمولة على أنواع أفضالكم وإكرامكم مصونة بحراسة
وحمايتكم. وألفينا أهلها بل كل عاكف وباد ومقيم ووارد فيها شاكرين على
إحسانكم وإنعامكم، وحامدين على مكارم أخلاقكم الحسنة الموروثة من جد
كم النبي صلى الله عليه وسلم مشغوفين بحبكم. إذ قد ورد في الحديث
المرفوع برواية ابن مسعود رضي الله عنه جبلت القلوب على حب من أحسن
الناس إليها. رواه ابن عدي وأبو نعيم والبيهقي. وكيف لا وقد أحرز تم مجامع
الكمالات بحذافيرها، وقد تم بمحاسن الأوصاف بشرا شرها. منها بذل
الندى وكف الأذى وتعجيل الثواب وتأخير العقاب وتقديم العدالة التي
يفوز صاحبها بالبشارة النبوية على ما رواه عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله
عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن المقسطين عند الله يوم القيامة
على منابر من نور عن يمين الرحمن وكلتا يديه يمين. رواه مسلم. وعن ابن عباس
رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، يوم من إمام عادل
أفضل من عبادة ستين سنة. رواه الطبراني وإسناده حسن. تشوقنا إلى زيارتكم
الشريفة، وتقبيل أياديكم المنيفة على أن محبتكم واجبة على المسلمين
عامة. لقوله عز من قائل قل لا أسئلكم عليه أجرا إلا المودة في القربى و
لما روى البزار عن ابن عباس والحاكم عن أبي ذر عنه صلى الله عليه وسلم أنه
قال مثل أهل بيتي كمثل سفينة نوح من ركبها نجى ومن تخلف عنها غرق
ونرجو من الله الكريم أن يحشرنا بفضله مع أهل بيت نبيه، عليه وعليهم
الصلوة. وذلك لقوله صلى الله عليه وسلم المرء مع من أحب. رواه الشيخان
وغيرهما والسلام على من اتبع الهدى.

مکتوب ہشتاد وہشتم بنام خواجہ محمد صلاح کابلی در نصائح۔ الحمد لله وسلام
على عباده الذين اصطفى. حضرت حق سبحانہ آں مقلوب را بحصول سعادت دارین مکرم دارد
احوال فقراء مستوجب حمد است ہموارہ خاطر فاتر منتظر اخبار سلامت آں فرزند اعزمے باشد. الله
تعالےٰ بر جادۂ شریعت استقامت کرامت فرماید، و از آنچہ نہ مرضی مولائے حقیقی است تعالیٰ شانہ

معروض دارد بمکتوب مرغوب شما کہ از نواحیِ لاہور مرسل بود رسید، باعث مسرت فراواں گردید
چوں چشم انتظار در راہ است ہمیشہ از احوال مطلع مے داشتہ باشند کہ موجب جمعیت است
باید کہ اوقات عزیزہ بامور لاطائل صرف نشود۔ وبیاد ربّ جلیل تعالیٰ شانہٗ بگذرد کہ حیات دنیاء
دنیہ بسیار بے اعتبار و دار الغرور است۔ بمتاع الغرور پرداختن واز مہمات آخر فارغ نشستن از
عقل دور اندیش دُور است سعی نمایند کہ نماز پنجگانہ بجماعت ادا یابد و بخشوع و خضوع مقرون بود
و وقت مستحب از دست نرود، وصدقات بمصارف صالحہ صرف شود۔ خدمت گاری و رضامندی
والدۂ خود از اہم مہمات تصور نمودہ در انصرام آں جہد تمام بجا آرند و دلجوئی ایشاں را افضل عبادات
دانند واز صحبت مخالف پرہیز نمایند کہ از رفیق سوء زود مے رسد و آئینۂ استعداد را فاسد مے
گردانند، وہموارہ تجدید توبہ واستغفار ملتجی بحضرت حق سبحانہٗ باشند کہ کثرت استغفار موجب نجات
بلیاتِ دارین است، ونماز تہجد را سعی نمایند کہ متعاد شود کہ دولتِ حقیقت وابستہ باحیاء آں
وقت است، وذکر باطنی را خصوصاً در آں وقت مداومت نمایند وبعد صبح وعصر بذکر معمور دارند کہ
ثمرات عظیم دارد، بالجملہ از امور مہمہ غافل و بے کار نباشند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْتَزَمَ
مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُهَا مِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُهَا۔

مکتوب ہشتاد و نہم بنام شیخ عبد المجید در فضائل سورۂ یاسین وسورۂ تبارک الملک۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مِنَ التَّرْغِیْبِ وَالتَّرْهِیْبِ۔ عَنْ اَنَسٍ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَّ
قَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ۔ وَمَنْ قَرَاَ یٰسٓ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ
وَزَادَ فِیْ رِوَایَةٍ دُوْنَ یٰسٓ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِیْثُ غَرِیْبٌ۔ وَعَنْ
جُنْدَبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ قَرَاَ یٰسٓ فِیْ لَیْلَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔
رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ السُّنِّیِّ وَابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ مَنْ قَرَاَ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ کُلَّ لَیْلَةٍ مَنَعَهُ اللّٰهُ بِهَا مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَکُنَّا فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، نُسَمِّیْهَا الْمَانِعَةَ، وَ
اِنَّهَا مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، سُوْرَةُ الْمُلْكِ، مَنْ قَرَاَ بِهَا فِیْ کُلِّ لَیْلَةٍ فَقَدْ اَکْثَرَ
وَاَطَابَ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب نودم بنام خواجہ محمد صلاح کابلی در موعظہ حسنہ وضروریات طریقت۔ اَلْحَمْدُ

لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ فرزند ارجمند خواجہ محمد صلاح بکمالات دارین سر بلند بودہ بعافیت باشد، احوال فقراء ایں حدود مستوجب حمداست مدتے ست کہ ازاں سعادت مند خبرے نرسیدہ، وکتابتے کہ مشعر کیفیت احوال باشد واصول نیافتہ، خاطر فاتر زیر بار انتظار است۔ اللہ تعالیٰ آں اعزرا جمعیت داشتہ بکسب مرضیات خویش موفق دارد، وبموجب لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ زنہار آں فرزند از عنایت بے غایت مایوس نشود۔ اگر بعض احوال ظاہر نشود، سبب بے دلی نگردد، کہ حصول احوال علم درکار نیست۔ بالجملہ کار بندگی افتقار است، ہمیشہ باذکار و افکار وطاعت حسنہ متوجہ مولائے حقیقی باشند، موہبت مدست ایں کس نیست، مَالِكُ الثَّوَابِ وَ رَبُّ الْاَرْبَابِ۔ فقراء را از نہار غافل ندانند ودراوقات حسنہ از توجہ ودعا فارغ نکنند، چوں محبت خان سر راہ بودند بدوکلمہ مصدع شد۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ اَكْمَلُهَا۔

مکتوب نود ویکم نیز بخواجہ محمد صلاح کابلی در آنکہ ایں نشاء را بے مزگی وبے حلاوتی لازم است وایلام محبوب بہ از انعام او تصور باید کرد۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ فرزند سعادت مند کمالات پناہ خواجہ محمد صلاح بعافیت باشد، مکتوب مرغوب رسید چوں مشعر سلامتی آں محب بود فرحت بخشید۔ اللہ تعالیٰ آں مخلص را بیاد خویش سرگرم داشتہ خوش وقت دارد۔ معلوم آں سعادت آثار باد کہ چوں حکیم علی الاطلاق بقسم مؤکد در کلام مجید فرمودہ است لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝ اگر سختی روزگار مشہود گردد تنگدل نباید بود کہ وضع شیٔ در مرتبۂ خود است، چہ لازم ایں نشاء بے مزگی وبے حلاوتی است ؎

غرض از عشق تو ام چاشنیٔ درد وغم است ورنہ زیر فلک اسباب تنعم چہ کم است

جمعے کہ بمحبت ذاتیہ شرف یافتہ اند ایلام محبوب را بہ از انعام تصور نمودہ باں خورسند اند ؎

فَاِنِّيْ فِي الْوِصَالِ عُبَيْدُ نَفْسِيْ وَفِي الْهِجْرَانِ مَوْلَى لِلْمَوَالِيْ

بندگی تنگدلی را بر نتابد، باید کہ بمراد محبوب قائم بودہ جمال وجلال را پردہ دار ذات بے چون باید دانست۔ زیادہ برآں اطناب نرفت۔ قاصد شما در وقت تنگ رسید فرصت تفصیل نشد۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

مکتوب نود ودوم بنام خان خاناں در حل حدیث كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ

وَالطِّيْنِ حضرت حق سبحانہٗ ذات بابرکات نواب مستطاب ملاذ و ملجاء اہل اسلام را در پیگاہ
بمفارق فقراء دعاء کیش بکمال عز و احتشام دارد۔ بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ وَاٰلِهِ الْاَمْجَادِ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِمُ التَّحِيَّاتُ اِلٰى يَوْمِ التَّنَادِ۔ امیدگاہا چوں خدمت معارف پناہ شیخ احمد دینی مکرر از شغف
ایشاں بسخنان ایں طائفہ نوشتہ اند و نمودہ کہ بنویسید بنا براں بچند کلمہ جرأت نمودہ۔ چوں دریں ایام
حدیث نبوی علیٰ مصلاہا الصلوٰۃ والتحیۃ كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ درمیان دائر بود
سطرے چند در حل آں نوشتہ شد۔ مگر ما وجود ارواح سابق است بر وجود اجساد۔ وگفتہ اند کہ حدوث
شاں مقارن فلک اعظم است کہ ابتداء خلق زمان است و قادر مختار روح محمدی را عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قطب ارواح و مبدء خاص آنہا گردانیدہ بود۔ و در آں نشاء ارواح
را وجودے بودہ است در عالم غیب نہ شہادت، و در ہماں عالم روح طیب محمدی را عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بدولت نبوت و ارشاد و تکمیل مشرف و مستعد ساخت۔ پس در عہد ہر نبی
حقیقتہ دعوت آں سرور بود و ایں امر جلیل القدر بباطن اقدس او مفوض و جمیع انبیاء عَلَيْهِمُ
الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ گویا نائباں و معبراں بودند از آں مہبط فیوض۔ در نص قرآنی وَجِئْنَا بِكَ
عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا اشارتے است بآں۔ چہ اداء شہادت را حضور شاہد در کار است۔
ونیز حدیث مشہور وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا لَمَا وَسِعَهُ اِلَّا اتِّبَاعِيْ رمزے است بآں۔
یعنی موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ بوجود عنصری اگر مسبوق وجود من مے بود ہر آئینہ متابعت مے کرد۔
مر شرائع را کہ مربوط بوجود عنصری من چنانکہ متبوع باطن من بود کریمۂ ثُمَّ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ
مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وکریمہ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ اَيِ اتَّبِعْ مِلَّتَكَ الَّتِيْ اَنْزَلْنَاهَا
عَلٰى لِسَانِ اِبْرَاهِيْمَ وَسَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ التَّسْلِيْمَاتُ وَلَمْ يَقُلْ اتَّبِعْ اِبْرَاهِيْمَ
وَبِهِمُ اقْتَدِهْ، كَمَا قَالَ نَبِيُّنَا عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ اَكْمَلُ الْبَرَكَاتِ فِي الْحَدِيْثِ
السَّابِقِ لَمَا وَسِعَهُ اِلَّا اتِّبَاعِيْ اشعارے است کہ جمیع انبیاء را نسبت متابعت است
بآں سرور بدون عکس و ازیں بیان حل حدیث مشہور کہ باغلاق معروف است، اِنَّ الزَّمَانَ
قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ شُدَّ وَاسْتِدَارَتُهٗ اِنْتِهَاءُ دَوْرَتِهٖ بِالْاِسْمِ
الْبَاطِنِ، وَابْتِدَاءُ دَوْرَةِ الْاُخْرٰى بِالْاِسْمِ الظَّاهِرِ الَّذِيْ بِهٖ صَارَ الْحُكْمُ لَهٗ عَلَيْهِ
السَّلَامُ ظَاهِرًا وَنَسَخَ مَا اَبْرَزَ الْاِسْمُ الْبَاطِنُ بِصِحَّةِ اخْتِلَافِ الْاِسْمَيْنِ۔ فَقَالَ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ اِسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ فِيْ نِسْبَةِ الْحُكْمِ لَنَا

ظَاهِرًا كَمَا كَانَ مَنْسُوْبًا اِلَيْنَا بَاطِنُهَا وَاِنْ كَانَ فِي الظَّاهِرِ مَنْسُوْبًا اِلٰى مَا نُسِبَ اِلَيْهِ كَاِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. وازیں تحقیق نیز حدیث وَعَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ، وَاَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ، اٰدَمُ وَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَائِيْ کہ حسب ظاہر اشکال است لائح گشت ومعنی محبوبیت او عَلَيْهِ اَكْمَلُ التَّسْلِيْمَاتِ واضح شدت وَمِنْ بَعْدِ هٰذَا اَمَا بَدِيْقُ صِفَاتُهٗ وَمَاكَتَمْتُهٗ اَحْظٰى لَدَيْهِ وَاَجْمَلُ

بقیۃ المرام آنکہ خدمت کمالات پناہ حقائق دستگاہ خواجہ محمد ہاشم کہ مربی انواع اشفاق بزرگان است ومقبول مقبولاں چنانکہ شمہ از آں بسمع شریف رسیدہ باشد چوں متعلقات دارد کہ ہر چند از ہمہ رو تافتہ بمطلب کہ در پیش دارد مشتغل است اما ناچار مزاحم مے شوند، وچوں دعا ایں قسم صلحا در تحصیل کمالات صوری ومعنوی دخل عظیم دارد بنا براں مصدع خدمت علیہ مے گردد کہ اگر وظیفہ از سرکار عالی مقرر فرمایند انتظام جم غفیر از درویشاں مے شود، زیادہ برایں مصدع نہ شد. وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى.

مکتوب نود وسوم بنام مرتضے خاں در علاج وازالۂ فکر ما دون اللہ تعالےٰ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ. ترقیات ظاہری وباطنی وعروجات صوری ومعنوی ایشاں را از حضرت واہب العطایا جل برہانہ مسئلت نمودہ مے آید باجابت قرین باد، بِحُرْمَتِهٖ جَلِّ كَمُهِ الْاُمِّيِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ ع از ہر چہ میرود سخن دوست خوشتر است.

آدمی تا زمان کہ گرفتار ما دون اوست تعالیٰ وساحت سینۂ وے بنقوش ماسوا منقش، بمرض باطن گرفتار است واز قرب او تعالےٰ دور ومہجور، فکر ازالۂ ایں مرض درایں فرصت یسیرہ از اہم مہمات است وعلاج دفع ایں علت معنوی در مدت قلیل از اعظم مقاصد۔ ازالۂ ایں مرض مربوط بذکر کثیر داشتہ اند وطہارت باطن را از لوث ماسوا منوط بیاد او تعالےٰ گردانیدہ. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ ذکر کثیر وقتے متحقق گردد کہ غفلت در قفاء آں نبود کہ درایں راہ سم قاتل است وممد مرض باطن. عزیزے فرماید لَوْ اَقْبَلَ مُقْبِلٌ عَلَى اللّٰهِ مُدَّةَ عُمْرِهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ لَحْظَةً، لَكَانَ مَا فَاتَهٗ اَكْثَرَ مِمَّا نَالَهٗ. وکمال ایں ذکر آن است کہ ماسواء مذکور از ساحت سینہ رخت بر بندد وکوس رحلت زند، از جمیع با ستینہا پاک ومصفا شود، نہ از شادیِ دنیا شادماں گردد ونہ از غمیِ آں غمگین، بحدیکہ اگر از تکلف احضار

ماسوا نماید میسّر نیاید، بواسطهٔ نسیانے که باطن را از ماسوا حاصل گشته است. وبدون این نسیان ذکر او سبحانهٗ، با یاد ماسوا مختلط است، هرچه درا و شرکت غیر است، شایانِ جناب قدس او تعالےٰ نیست. اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ وقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ اَیْ مَاسِوَاہُ تعَالٰی. ایں حالت معبّر بفناء وقدم اول است درایں راه سیر الی الله انجا بانجام مے رسد بعد از آں شروع در سیر فی الله وسیر در کمالاتِ اسماء وصفات اوست تعالےٰ. ایں سیر را سیر معشوق در عاشق نیز گویند، چه عاشق دریں موطن از سیر سیر گشته است. ؎

آئینہ صورت از سفر دُور ست کاں پذیراء صورت از نُور است

وکمال ایں سیر بنشاء اخروی ست. معاملات ایں نشاء فانیہ نسبت بمعاملات آں نشاء شبہے بیش نیست، حکم شبنمے دارد نسبت بدریاء محیط. پس نظر عالی ہمتاں مقصود بر نشا اخروی ست وبکمالات ایں نشاء مغتر وسیراب نمے گردند. لہٰذا از حال آں سرور انس وجاں خبر داده اند. کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَائِمَ الْحُزْنِ، مُتَوَاصِلَ الْفِکْرِ. باوجودیکہ ایں ہمہ کمالات که اورا عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ بودند خورسند نبود واز رفیق ایں نشاء اعراض نموده اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی گویاں رخت بآخرت برد. ودر آخرت ظاہر است که ایں حزن مرتفع خواہد شد اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی. چه آں موطن معرض حزن نیست، موطن حزن دنیا است. کریمه وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی مؤید ایں معنی است. وشروع معامله که بآخرت موعود است از موت است. اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُّوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ، کریمه فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ. ایمائے است از آں در مزے. از آں معامله اگر بعض کمل را در نماز که معراج مومن است واز دنیا گسستن وبآخرت پیوستن است، رو دہد گنجائش دارد. در حدیث آمده است که در وقت نماز حجابے که بین بنده وخدا است جَلَّ وَعَلَا مرتفع مے گردد، وَاَرِحْنِیْ یَا بِلَالُ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ نیز اشارت است بآں. بالجمله محل رضا وشادی آخرت است ومحل درد وفقدان دنیا. بہترین امتعۂ ایں موطن درد واندوه است وگوارا نعم ایں مائده سوز وگداز است وآرام اینجا در بے آرامی ست وساز در سوز. وصل ایں جا طلبیدن دریا را در کوزه جستن است وآفتاب را در طشت آب دیدن. ایں نشا بیش از مزرعه نیست مر آں نشاء را. ہر قدر افزونی که در زراعت نموده آید، توقع ثمرات بے اندازه است. ایں دار دارِ عمل است، دارِ اجر در پیش است. در وقت عمل جزا طلبیدن بے حاصل است. اِلَّا مَنْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ لِدُنْیَاہُ حُکْمَ اٰخِرَتِہٖ

فَیَجُوْزُ اَنْ یَتَرَشَّحَ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرِہِ الْعَمَلِ فِیْ ھٰذِہِ النَّشَاءَۃِ وَلَمْ یَنْقُصْ مِنْ اَجْرِہٖ فِی الْاٰخِرَۃِ، کَمَا قَالَ تَعَالٰی فِیْ شَاْنِ خَلِیْلِہٖ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ۔ وَاٰتَیْنَاہُ اَجْرَہٗ فِی الدُّنْیَا وَاِنَّہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝

اگرچہ ایں لحظہ مسکن کار شب نیست زبخت مقبلاں ایں ہم عجب نیست

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ فقراء پناہاں اخوی اعزّ معارف آگاہی خواجہ محمد ہاشم کہ از جملہ مغتنمان روزگار اند واز خوردی در خدمت وتربیت اہل اللہ کلاں شدہ وہموارہ اوقات شاں مصروف طاعات است، بواسطۂ قلت اسباب معیشت و کثرت متعلقان خیلگی مشوش باشند چوں احوال ایں قسم مردم بایشاں کہ مربی ومہربان تر باہیں جماعہ از ایشاں دیگرے ظاہر نمے شود، از جملہ ضروریات جرءت نمودہ گستاخی مے نماید کہ اگر از سرکار علیہ امدادے بمتعلقانش مے شدہ باشد موجب ترقی دُنیا وآخرت است۔ چہ نعمتے است کہ درویشے نان از ایشاں بخورد، وقوت آں را صرف عبادات وطاعات خداوندی نماید، وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا۔

مکتوب نود وچہارم بنام سعادت نشان خاں در ترغیب بر عدل واحسان در رعایا پروری ودیگر اعمال صالحہ۔ نَحْمَدُہٗ عَلٰی اٰلَائِہٖ وَنُصَلِّیْ عَلٰی اَکْرَمِ اَنْبِیَائِہٖ وَاٰلِہٖ ذرہ احقر بعد اداء مَا یَجِبُ عَلَی الْفُقَرَاءِ مِنْ اَدَاءِ وَظَائِفِ الدُّعَاءِ مے رساند کہ احوال شکستہ بال ایں منقصر بعافیت مقرون است حَمْدًا لِلّٰہِ اَضْعَافَ مَا حَمِدَہُ الْحَامِدُوْنَ ہموارہ خاطر فاتر زیر بار انتظار اخبار فرخندہ آثار است۔ مدتے ست کہ خبرے از آں قرہ باصرۂ خاندان کرامت بایں مشتاقان نرسیدہ است مواقع بخیر باد۔ از حضرت مجیب الدعوات تعالےٰ امسئلت مے نماید کہ ظاہر ایشاں را بظاہر شرع محلّٰی دارد وباطن را بحضور بے غیبت ودوام آگاہی کہ خاصۂ طریقہ علیہ است رسانیدہ بکمالات موروثہ بزرگان مستسعد گرداند۔ اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی الْاٰیَۃِ امید کہ بمتصدیان سرکار اہتمام فرمایند کہ در ترتیب لوازم عدالت وانصاف ورعایت احوال ضعفاء ومساکین جہد تمام نمایند کہ عَدْلُ سَاعَۃٍ یُوَازِیْ عَمَلَ الثَّقَلَیْنِ۔ وابواب احسان بر ارباب حاجات ومساکین مفتوح دارند کہ وعدۂ موکد از مؤسس قواعد حقہ عَلَیْہِ وَعَلَی الصَّلٰوۃُ رفتہ، وَاللّٰہِ مَا نَقَصَ مَالُ امْرِءٍ مِّنْ صَدَقَۃٍ قَطُّ۔ ہرچند دلالت بر خیرات ایشاں تحصیل حاصل است کہ ذاتی

وطبعی ایشاں است. وچوں نماز رکن اعظم اسلام است بعد الایمان باللہ، در محافظت آں نوعے
تاکید فرمایند کہ سرمو از آں تجاوز نشود کہ وارد شدہ اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَھَا اَقَامَ
الدِّیْنَ۔ وبالجملہ شکرِ منعم باندازۂ نعمت است، ہر چند نعم بیشتر وجلیل تر، شکرانہ آں زیادہ تر،
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔ ونیز سعی نمایند کہ صحبت باخیار وصلحاء وابرار
بیشتر شود بموجب کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ مصاحبت جمعے کہ معاملۂ ایشاں باحق سبحانہ راست
واست ودر زبان صدق ودل ہاء آنہا بے نفاق وشقاق، مغتنم دانستہ از صحبت آناں کہ از طریق
حق وصواب کہ شریعت غراء باں ناطق است منحرف اند، احتراز لازم شمرند کہ وارد شدہ دِیْنُ الْمَرْءِ
دِیْنُ خَلِیْلِہٖ۔ زیادہ بر آں جرأت اطناب نمودہ. مدت است کہ صلاح آثار ملا اسماعیل را بابعض
تبرکاتِ حرمین شریفین روانۂ خدمت ساختہ بودم معلوم نشد کہ رسیدہ یا نہ. فقیر زادہ سعد الدین
محمد صالح مشتاق خدمت است، لیکن چوں ضعف عظیم کشیدہ الحال صحت یافتہ وبرسات غلبہ
نمودہ. عازم است کہ عنقریب روانہ حضور شود وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی
وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَکَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب نود وپنجم. بنام خان سعادت نشاں خاں در آنکہ اداءِ شکر باندازۂ نعمت است
وفضائل نماز۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہٖ۔
حضرت حق سبحانہ' ذات بابرکات مخدوم زادۂ عالی قدر متعالی منزلت مکرم فقراء را بمحبت ذاتیۂ
خود سر بلند داشتہ بمتابعت سید الکونین عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ محلّٰی دارد بِحَمْدِ اللّٰہِ
وَحُسْنِ اَفْضَالِہٖ. احوال فقراء قرین عافیت وصلاح است، ہموارہ خاطر فاتر زیر بار انتظار
اخبار فرخندہ آثار است. مدتے است کہ بنامہ وپیام یاد آوری نفرمودہ اند. موانع بخیر باد چوں
انتظار از حد گذشت ونیز توجہ ایشاں بجانب گول کنڈہ سبب مزید تعلق خاطر فاتر شد. ناچار قاصد
مخصوص روانۂ خدمت ساخت تا بزودی از بہبودیٔ احوال خیر مال مطلع سازد. مخدوما مکرما چوں
حیات دنیا بے مقدار است وعیش آں بے اعتبار، وآخرت دار القرار، نشاید کہ عاقل مفتون
مزخرفات فانیہ گردد بر مرضیۂ او تعالے کہ منعم حقیقی است، مغضوبۂ آں را گزیند وچوں شکر منعم
باندازۂ نعم واجب است. ہر چند نعم زیادہ تر، اداءِ شکر زیادہ تر. اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا وَ
قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ۔ حضرت رب العالمین از روے کمال رأفتِ خویش دین متین در
کمال یسیر وآسانی ساخت واز اعسار واغلال کہ در امم سابقہ بود ایں امت مرحومہ را آزاد گردانید.

ومع ذالک بخطاب کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ سربلند ساخت امید آں دارد که بارکان خمسهٔ اسلام از عهدهٔ شکر برآیند. وچوں نماز متضمن جمیع ابواب خیراست، اہتمام نماید که حقِ آں بجا آید که وعدهٔ نبوی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ رفته که هر که حق آں ادا نماید بر خدا عهد است که او را بدولتِ مغفرت رساند و جمیع زلّاتِ او عفو فرماید. عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰہُ عَلَی الْعِبَادِ، مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَ هُنَّ وَصَلَّاهُنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَسُجُوْدَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَہٗ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ. وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قُرْطٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الصَّلٰوۃُ فَاِنْ صَلَحَتْ صَلَحَتْ سَائِرُ عَمَلِہٖ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَتْ سَائِرُ عَمَلِہٖ. رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ. وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ مَشٰی اِلٰی صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ فَصَلَّاهَا مَعَ الْاِمَامِ غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ. رَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ فِیْ صَحِیْحِہٖ. وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا.

مکتوب نود وششم بنام میرزا ابوالقاسم در آنکه ظاهر را تابع شریعت غرّاء نموده باطن را بدوام افتقار والتجاء بجناب قدس خداوندی متحلّی باید داشت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی حضرت حق سبحانهٗ ذات شریف برادر اعز رفعت وسعادت آثار میرزا ابوالقاسم را بحصول اعلی مقاصد سربلند داشته بعافیت واستقامت دارد. بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ احوالِ فقراء بعافیت مقرون است همواره خاطر فاتر نگران منتظر اخبار فرخنده آثار می باشد، توقع آن است که بارسال صحائف متضمن اخبار سلامت مسرور می داشته باشند باید که ظاهر را تابع شریعت غرّاء داشته وباطن را بدوامِ افتقار والتجاء که مثمر دولت تجلیه وتخلیه است، منوّر دارد. واز آنچه مسمّی بما سواست، دیدهٔ باطن را از آں معرض داشته بجلیه متوجه ذاتِ احدیت باشند، که آفتاب هویت از پس غمام ظلال اسماء وصفات متجلی فرموده از ماد وا رهاند. وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی.

مکتوب نود وهفتم بنام شیخ محمد خاله زاده خود در حل کلمهٔ مشهورهٔ امام اعظم ابوحنیفه کوفی

عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ مَعَ ذِکْرِ مَنَاقِبِہٖ وَکَمَالَاتِہٖ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی، اخوی عزی میاں شیخ محمد پرسیدہ بودند کہ جمعے بر قول اِمَامُ الْمُسْلِمِیْن امام ابوحنیفہ سُبْحَانَکَ عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ الخ اعتراض دارند کہ ایشاں ہر چند در معرفت قدم عالی داشتہ باشند بدرجہ حضرت خاتمیت عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلَوٰاتُ نخواہند رسید و آں سرور علیہ السلام فرمودہ سُبْحَانَکَ مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ معلوم آں برادر باد کہ ہر گاہ تذکر بآیات ربانی جَلَّ وَعَلَا مخصوص بدو قوت بودہ باشد چنانکہ کریمہ اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَھِیْدٌ ۝ اشعار بداں دارد و آثار سلف نیز بوجہ اولیٰ کسے کہ ازایں دو قوت خالی ست شایاں مخاطب نیست۔ بدیہی ست کہ معترض بکنہ مقال نارسیدہ بحث کردہ است و از حد مناظرہ برآمدہ است بمکابرہ پیش آمدہ۔ بدانند کہ بر تقدیر صحت حدیث سُبْحَانَکَ مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ وسلامتی از نسخ کہ ثبات ایں دو مقدمہ از محالات است گویم کہ مے تواند کہ مراد امام از حق معرفت حصول حیرت باشد و تحقق عجز از درک ادراک مطلوب لِاَنَّ کَمَالَ الْمَعْرِفَۃِ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ التَّحَیُّرُ فِیْہِ، کَمَا قَالَ وَاحِدٌ مِّنَ الْاَکَابِرِ اِنَّ اَکْمَلَھُمْ مَعْرِفَۃً فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ اَشَدُّھُمْ تَحَیُّرًا فِیْہِ ودریں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمودند اَلْعَجْزُ عَنْ دَرْکِ الْاِدْرَاکِ اِدْرَاکٌ پس معنے عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ عَرَفْنَاکَ بِاَنَّکَ لَا سَبِیْلَ لِلْمَعْرِفَۃِ اِلَیْکَ۔ ومناسب ایں معرفت ادراک بسیط است کہ اہل کمال تحقیق نمودہ اند وفرمودہ اند ؎

از حضرت ذات بہرہ استہلاک است استہلاک کہ مجرد ادراک است

ادراک است بسیط کانجا چہ محل دانش ادراک است

ومے تواند کہ مراد از نفی حق معرفت در حدیث نفی معرفت کنہ ذات است، ومراد از اثبات حق معرفت در قول امام اعظم غیر آں از معرفت کمالات وآثار فَلَا اِشْکَالَ۔ ونیز مے تواند کہ نفی در حدیث نبوی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ باعتبار انتساب باشد بمتکلم نہ نفی اصل معرفت، چنانکہ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ دلیل آن است۔ یعنی حق معرفت تو بنور تو دادہ باید وسالک را جز استہلاک نصیب نیست۔ فَھُوَ الْعَارِفُ وَالْمَعْرُوْفُ، کریمۂ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ، نیز ایماء بداں دارد۔ وایں مقام نزد اہل تحقیق بفنا معبر است وبجمع وجمع الجمع معروف، وتفصیل در کتب قوم مشروح۔ واثبات حق معرفت از امام المسلمین

باعتبار وجود موہوب حقانی ست نہ وجود فانی امکانی۔ ومحصول ایں دفع تناقض اختلاف مورد معرفت است۔ ونیز مے تواند کہ حق معرفت باعتبار اختلاف استعدادات مختلف باشد و باعتبار وسعتِ وعاءِ صدری متنوع ممکن است کہ اِمَامُ الْمُسْلِمِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بمنتہاءِ مقامات استعداد بخود در معرفت رسیدہ باشند، وچوں صدر مبارک سروری بخطاب اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ در انشراح وسعت بمرتبہ کمال رسیدہ است، ہموارہ بنداءِ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا مناجی ست وَھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ نقد وقت اشرف او۔ واز تمامی سیر استعدادی سدِ باب فیض لازم نیاید، زیرا کہ وراءِ حرکت طبعی حرکت قسری ہم دریں راہ ثابت است، واز راہ معیتے کہ محب را با محبوب است وحدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ دلیل آں است محب ہمیشہ شریک الدولۂ محبوب است کہ خادم را از خوشۂ مخدوم نصیب است وتابع را از الوش متبوع حظ وافر، کہ نصیب اصالتی آں پیش آں خط تبعی حکم قطرہ دارد نسبت بدریاءِ محیط، تفاوت اقدام اولیاء در قرب الٰہی جَلَّ وَعَلَا باندازۂ تفاوت محبت باں محبوب رب العزت است کہ علامت آں صحت اتباع است مر آں سرور دین ودنیا را عَلَیْہِ السَّلَامُ تصور باید نمود وکمال متابعت اورا از آں باید دانست کہ نماز بست سالہ بظہور ترک اولیٰ از آداب وضو اعادہ فرمود ودقیقہ را از دقائق متابعت فرو نگذاشت۔ ولہذا سواد اعظم امت مذہب او اختیار نمودند و اکابر اولیاء تلمذ و تقلید او را اختیار کردند از آں جملہ ابو یزید بسطامی وابراہیم ادہم وفضیل عیاض وعبد اللہ بن مبارک وبشر حافی وداؤد طائی وشقیق بلخی وحکیم ترمذی وحکیم ابوالقاسم سمرقندی وابو سلیمان دارانی و یحییٰ بن معاذ رازی وجم غفیر از اہل سلاسل مثل حضرات خواجہ ہا وحضرات چشت واکثر سہروردیہ وقادریہ وجمہور کبرویہ وعامہ کیسویہ وشطاریہ متابعت او را گزیدہ اند ومحققان اہل طریقت مثل مولاء رومی وشیخ فرید الدین عطار وحکیم سنائی غزنوی وشیخ علی ہجویری وشیخ زین الدین ابی تائبادی وامیر قوم سجستانی وامیر حسینی وغیر شاں مِمَّنْ تَیَتَعَذَّرُ تَعَدُّدُھُمْ راہ تقلید او مے نمودند، واعاظم از محدثین مثل وکیع بن الجراح ویحییٰ بن معین وطحاوی وبرقی ومطلے صغانی وغیرہم وجماہیر فقہاء ومتکلمین کہ شموس ہدایت اند وبدور درایت وتعداد شاں جز تطویل نیست ومعتمدین اہل نقد قدیماً وحدیثاً ہمہ بر مذہب او رفتہ اند، وشیوخ معتزلہ باں قوت جدلیہ واستدلالیہ در فروع دین تقلید او را گزیدہ اند واز خاکساران سرۂ افادۂ او گشتہ اند چنانکہ تو الیف حافظ وقار اللہ ومطرزی وغیرہ دلالت برآں دارد، شمۂ از مناقب شریفہ اش درخاتمہ

مکتوب ایراد خواہد یافت انشاء اللہ سبحانہ ۔ و دریں مقام اشتغال تحقیق مرام از اہم مہام
داشتہ عنان بیان بداں مصروف مے دارد ۔ بداند کہ علامہ ابن حجر شافعی کہ از اکابر محدثان
است در کتاب اَلْخَیْرَاتُ الْحِسَانُ فِیْ مَنَاقِبِ الْإِمَامِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ النُّعْمَانِ گفتہ
لَا یُنَافِیْ مَا نُقِلَ عَنْہُ اِنْ صَحَّ مِنْ قَوْلِہٖ عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ مَا قَالَ غَیْرُہٗ
سُبْحٰنَکَ مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ، لِاَنَّ مُرَادَ الْإِمَامِ عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ
اللَّائِقَ فِیْ وَ انْتَھٰی اِلَیْہِ عِلْمِیْ، فَفِیْہِ تَجَوُّزٌ ۔ وَ مُرَادُ غَیْرِہٖ اَنَّ حَقِیْقَۃَ الْمَعْرِفَۃِ
اللَّائِقَۃِ بِالْحَقِّ لَا یُمْکِنُ لِاَحَدٍ اَنْ یَّصِلَ اِلَیْھَا وَ ھُوَ الْحَقِیْقَۃُ اِنْتَھٰی ۔ ازیں عبارت
شریفہ استفادۂ چند معنی شد ۔ یکے آنکہ نقلے کہ از امام اعظم نمودہ اند یقینی الثبوت نیست ۔ دوم
آنکہ قول سُبْحَانَکَ مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ حدیث پیغمبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ نیست ، بلکہ
قول دیگران است وبِذٰلِکَ یَنْحَسِمُ مَادَّۃُ الْاِشْکَالِ ۔ سوم آنکہ اثبات حق معرفت در
قول امام اعظم باعتبار عارف است و نفی حق معرفت در آں قول باعتبار از حق معرفت است
پس اشکال مرتفع شد ، چہ حق معرفت باعتبار لحوق بشریت ممکن است بل واقع ۔ و نسبت حضرت
قدس خداوندی جَلَّ وَ عَلَا محال ۔ و نیز مے تواند کہ مراد از اثبات حق معرفت معرفت قطعیہ
استدلالیہ باشد کہ مصفا ست از کدورات و شکوک و اوہام و مؤید است بنور الٰہی جَلَّ وَ عَلَا
کہ کریمۂ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ رمزے ست
بداں ۔ و ایں معرفت اعلیٰ اقسام ایمان است کہ اہل تقلید از ظن بہ یقین نہ رسیدہ اند و بساحلِ
استدلال نبر آمدہ ۔ و عامۂ عوام داخل ایں جرگہ اند ۔ و اہل استدلال صرف کہ از تائیدات الٰہی
جَلَّ وَ عَلَا کہ نتیجۂ تہذیب اخلاق و تصفیۂ باطن است معری است و بہواجس نفسانی و
وساوس شیطانی کہ بجہت اہمال قوت عملیہ و تربیت قوت شہودیہ و غضبیہ استیلا یافتہ مشوب
و اکثر علماء ظواہر کہ اہل قیل و قال اند و خداوندان خصومت و جدال داخل ایں فرقہ اند ، ازیں
معرفت بے نصیب اند و ازیں سعادت محروم ۔ یعنی معرفت کہ بمعنے ادراک است از جملہ اقسام
آں قسم اعلا دارد و قسم ناقص آں رہم ۔ و نیز مے تواند کہ حق المعرفت عبارت از مرتبۂ حق الیقین باشد
چراکہ معرفت و یقین متساویانند بلکہ یقین اکمل است ۔ و چوں اہل تحقیق یقین را بسہ مرتبہ منقسم
ساختہ اند ، علم الیقین ، عین الیقین ، حق الیقین ، اول را نصیب مبتدیاں داشتہ اند و ثانی را متوسطان
بل کاملان نیز مقرر نمودہ اند و ثالث را نصیب اکملاں ساختہ اند ممکن است کہ امام المسلمین ازیں

مرتبۂ ثالثہ کہ نصیب اخص الخواص است خبر داده باشند و بموجب وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اظہار ایں نعمت کبری نموده. و دریں گفتن از سواد اعظم عرفاء بر آمده، فَلَا اِشْكَالَ. ونیز مے تواند کہ مراد از حق معرفت معرفت حقہ باشد یعنی خداوند بعقیدۂ حقہ در باب معرفت خود مکرم ساختہ بے آنکہ مزج باطل داشتہ باشد، وایں نیز نصیب کرام عباد اللہ است والا از خلط باطل و امتزاج ہوائیہ حق خلاص یافتن در کمال است کَمَا لَا يَخْفٰى. ونیز مے تواند کہ مراد از اثبات حق المعرفۃ اَلْمَعْرِفَةُ الْمُتَخَصِّصَةُ باشد و آں ایمان تفصیلی است با دلیل، و تحصیل آں نصیب خواص است زیرا کہ فرائض شرعی فہمیدن و شعب ایمانی بتفصیل دانستن جز عالم نحریر را میسر نباید. وَلِذَا امام بیہقی شعب ایمان را در مجلدات جمع نموده است و بذل مجہود در تحصیل و تحقیق آں فرموده. ونیز مے تواند کہ مراد از حق المعرفت تحقیق ایمان باشد بے قید استثناء و اشارت است بایں کہ اَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا چنانکہ تحقیق آں در کتب کلامیہ مفصل است و احتراز است از قول بعض علماء اَنَا مُؤْمِنٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ کہ موہم شک است در حصول دولت ایمان کہ آں در کمال استتباع است ذِكْرُ نُبْذَةٍ مِنْ فَضَائِلِهٖ وَمَآثِرِهٖ. رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. باید دانست کہ عمده در درک حقائق تخلیۂ وعاء باطن است از اثقال نفسانی و مکائد شیطانی کہ نتیجۂ آں سد منافذ بصیرت است بغشاوۂ عناد و عصبیت فساد بدیہی است کہ حصول مراتب عقل مُسْتَفَادٌ بِالْفِعْلِ موقوف بعقل ہیولانی ست کہ قابلیت بخش استعداد است بفیوض رحمانی. ہر کہ بعقل مستقیم و عقل قلب سلیم موصوف است، اگر مجملاً در اطوار و آثار آں مطلع انوار امام الابرار تامل نماید، داند کہ صاحب ایں قسم علم وافر و ورع کامل و فہم اوفی و ذکاء اسنے و خداوند چنیں شمائل نفیسہ و فضائل شریفہ و زہد و تقوی و صبر بنور الٰہی مؤید است و بتشریفات خداوندی مکرم. ناچار در جمیع احوال و اقوال او بجز ادب راه نخواہد رفت، و جز حسن ظن پیش نخواہد آمد. چہ معارض را مساوات معارض درکار است و کرا طاقت ہمسری است باں کوه معرفت و ولایت و باں علم نور و ہدایت. در مسند امام مذکور است کہ پانصد ہزار مسئلہ فقہیہ و بیک روایت ده صد ہزار استخراج نموده است و باں دقت و غموض و باں رعایت اصول بکنہ یک مسئلہ از آں رسیدن از مشکلات است. پس کسیکہ در تحقیق یک مسئلہ مستخرجہ او از میاں پانصد ہزار مسئلہ عاجز باشد و در رعایت یک ادبے از آداب صوریہ و معنویۂ او قاصر، دعواء معارضت و مکابرت و مرافعت از و بغایت مکابره است و نہایت مستنکر. اندیشۂ صائب را کار فرموده بہ عقل لازم است کہ شخصے کہ عموم خلائق و

جمہور انام از خواص وعوام باوجود سرکشی کہ در نہاد علماء وفضلاء است وباوجود تحکم وریاست کہ در جمیع سلاطین وامراء است سر از ربقۂ انقیاد تقلید او نمے کشند وگردن تسلیم در قید او نہادہ۔ ایں قسم شخص از کمل اولیاء است واز خلص عباد اللہ۔ بتعبیر قاصرانے کہ محکوم احکام نفس اندو مغلوب مکائد شیطان نقص بجناب اکرم او راہ نخواہد یافت۔ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ ○ پیغمبر خدا فرمودہ عَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ ظاہر آں است سواد اعظم ازیں امت بل نوع انسان بعد طبقۂ صحابہ وتابعین اتباع ابو حنیفہ اند رضی اللہ عنہ، رُوم باں کثرت وشوکت؛ وَمَا وَرَاءَ النَّهْرِ باں عظمت وہندوستان باں وسعت کہ اکثر جنود اللہ اند، وکاشغر وخوارزم وبلاد ترک باں صفاء اعتقاد وکثرت، وبدخشاں باں لطافت سیرت وبسیاری از دیار خراسان وعراق باں نباہت شان وجلالت برہان برخے از دیار عرب باں رفعت وابہت حنفی المذہب اند پس باشارۂ نبوی عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ اختیار ایں مذہب لازم باشد۔ در تذکرۃ الاولیاء مذکور است کہ یحییٰ بن معاذ قدس سرہٗ گفتہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را بخواب دیدم گفتم أَيْنَ أَطْلُبُكَ؟ قَالَ عِنْدَ عِلْمِ أَبِي حَنِيْفَةَ۔ ونیز گفتہ کہ آنگاہ بسر روضۂ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام آمد۔ آنحضرت فرمود اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ امام عدل ابو الفضل احمد بن خسرو بلخی در مسند خلف بن ایوب روایت کردہ کہ علم از خداء تعالےٰ بمحمد عَلَيْهِ السَّلَامُ آمد واز و باصحاب او عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ آمد پستر تابعین پستر با بو حنیفہ واصحاب او ہر کہ خواہد راضی شود وہر کہ خواہد ساخط گردد۔ ودر مسند امام علیہ الرضوان از علی بن میمون آوردہ اند کہ از امام شافعی شنیدہ ام کہ مے گفت بدرستی کہ من بابی حنیفہ برکت مے جویم وبقبر او مے آیم واز خدا تعالےٰ طلب حاجت خود مے کنم وبعز اجابت قرین مے گردد۔ علامہ سیوطی در کتاب تبییض الصحیفہ بمناقب الامام ابی حنیفۃ گفتہ، قَدْ ذَكَرَ الْأَئِمَّةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ بِالْإِمَامِ مَالِكٍ فِيْ حَدِيْثِ يُوْشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ، وَبَشَّرَ بِالْإِمَامِ الشَّافِعِيِّ فِيْ حَدِيْثِ لَا تَسُبُّوْا قُرَيْشًا فَإِنَّ عَالِمَهَا يَمْلَأُ الْأَرْضَ عِلْمًا۔ قُلْتُ وَقَدْ بَشَّرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِمَامِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ أَخْرَجَهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ كَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ

مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ. وَاَخْرَجَ الشِّيْرَازِيُّ فِي الْاَلْقَابِ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ كَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ قَوْمٌ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ. وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَصْلُهُ فِي صَحِيْحِ الْمُسْلِمِ وَالْبُخَارِيِّ، لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ قَوْمٌ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ. وَفِي مُعْجَمِ الطَّبْرَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا وَفِيْهِ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ الخ. وَقَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ حَجَرٍ نَقْلًا عَنْ بَعْضِ تَلَامِذَةِ السُّيُوْطِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مَا خَرَّجَ بِهِ الشَّيْخَانِ اَنَّ الْاِمَامَ اَبَا حَنِيْفَةَ هُوَ الْمُرَادُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لَاشَكَّ فِيْهِ، لِاَنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ اَحَدٌ زَمَنَهُ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ فِي الْعِلْمِ مَبْلَغَهُ وَلَا مَبْلَغَ اَصْحَابِهِ وَفِيْهِ مُعْجِزَةٌ ظَاهِرَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَخْبَرَ بِمَا سَيَقَعُ. ثُمَّ قَالَ وَمِمَّا يَصْلَحُ لِلْاِسْتِدْلَالِ بِهِ عَلٰى عِظَمِ شَانِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا رُوِيَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ تُرْفَعُ زِيْنَةُ الدُّنْيَا سَنَةَ خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ. قَالَ شَمْسُ الْاَئِمَّةِ الْكَرْدَرِيُّ (بِفَتْحِ الْكَافِ) هٰذَا الْحَدِيْثُ مَحْمُوْلٌ عَلٰى اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَنَّهُ مَاتَ تِلْكَ السَّنَةَ اِنْتَهٰى. واز دلائل مرجحہ مذہب او آن است کہ او از طبقۂ تابعین است کہ مخبر صادق عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ خبر بصدق وخیریت او دادہ است، وہیچ کس ازیں ائمۂ متبوعین را میسر نشدہ است، وانس بن مالک خادم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را دیدہ، وبیک روایت پنج صحابہ را دیدہ واز آنہا روایت کردہ. چنانکہ در مسانید بتفصیل ذکر یافتہ. وعلامۂ سیوطی وغیر او از محققان تحقیق تابعی بودنِ او نمودہ. واز دلائل مرجحہ است کہ علامہ ابن حجرؒ گفتہ کہ چوں امام شافعی داخل بغداد شد، نمازے کرد بے رفع یدین با آنکہ از سنن است نزد او رحمۃ اللہ علیہ، وقنوت فجر با وجود مسنونیت آن ترک کرد واو فرمود اَدَبًا مَعَ هٰذَا الْاِمَامِ اَنْ اُظْهِرَ خِلَافَهُ بِحَضْرَتِهِ. قَالَ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ وَنَاهِيْكَ بِهِ جَلَالَةً. ونیز از امام شافعی نقل کردہ کہ از امام مالک پرسیدم کہ ابو حنیفہ را دیدہ؟ فرمود مردے بود کہ اگر مے گفت ایں ستون از طلا است البتہ حجت آن اقامہ مے نمود واثبات مے کرد. ونیز امام شافعی نقل کردہ اند کہ فرمودہ کہ کسے کہ فقہ را مے خواہد ملازم ابو حنیفہ شود. خطیب بغدادی کہ از اکابر شافعیہ است واز مقدمان اہل حدیث است از امام شافعی باسناد روایت کردہ کہ اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالٌ عَلٰى اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْفِقْهِ. وَقَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ حَجَرٍ كَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يُحْيِيْ كُلَّ اللَّيْلِ بَعْدَ

أَنْ كَانَ يَحْيَى نِصْفَهُ، قَالَ أَنَا أَسْتَحْيِي مِنَ اللهِ سُبْحَانَهُ أَنْ أُوصَفَ بِعِبَادَةٍ لَيْسَ فِيَّ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا رَأَيْتُ أَصْبَرَ عَلَى الطَّوَافِ وَالصَّلَاةِ وَالْقِيَامِ بِمَكَّةَ مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ لِأَنَّهُ كَانَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي طَلَبِ الْآخِرَةِ. وَسَمِعَ هَاتِفًا فِي الْمَنَامِ وَهُوَ فِي الْكَعْبَةِ يَقُولُ يَا أَبَا حَنِيفَةَ أَخْلَصْتَ خِدْمَتِي وَأَحْسَنْتَ مَعْرِفَتِي فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ، أَيْ لِمَا كُنْتَ عَلَيْهِ مِنْ إِخْلَاصِ الْخِدْمَةِ بِإِحْيَاءِ كُلِّ اللَّيْلِ وَصِيَامِ أَكْثَرِ الدَّهْرِ وَبَذْلِ الْجُهْدِ فِي نَشْرِ الْعِلْمِ عَلَى الْوَجْهِ الْأَكْمَلِ وَإِحْسَانِ الْمَعْرِفَةِ وَإِتْقَانِ الْعُلُومِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ وَإِخْلَاصِ الْوُسْعِ فِيهَا وَدَفْعِ الدُّنْيَا وَالْإِعْرَاضِ عَنْهَا رَأْسًا وَالْإِقْبَالِ عَلَى الْآخِرَةِ وَبَذْلِ الْوُسْعِ فِي تَحْصِيلِ أَسْبَابِهَا وَلِمَنِ اتَّبَعَكَ بِبَرَكَةِ إِخْلَاصِكَ وَإِحْسَانِكَ الْمَذْكُورَيْنِ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ. وَفِي هٰذَا بُشْرَى لَهُ وَلِأَتْبَاعِهِ مَا يَحْمِلُ الْمُوَفَّقَ مِنْهُمْ عَلَى بَذْلِ طَاقَتِهِ فِي اقْتِفَاءِ آثَارِ إِمَامِهِ فِي مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْأَخْلَاقِ الْعَلِيَّةِ وَالصِّفَاتِ الظَّاهِرَةِ الزَّكِيَّةِ الَّتِي قَلَّمَا تَجْتَمِعُ إِلَّا لِلْعَارِفِينَ وَالْأَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِينَ. وَتَلَمَّذَ لَهُ كِبَارٌ مِنَ الْمَشَايِخِ وَالْأَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِينَ وَالْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِينَ كَالْإِمَامِ الْجَلِيلِ الْمُجْمَعِ عَلَى جَلَالَتِهِ وَبَرَاعَتِهِ وَتَقَدُّمِهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، وَكَالْإِمَامِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَكَالْإِمَامِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَنَاهِيكَ بِهٰؤُلَاءِ الْأَئِمَّةِ. وَكَالْإِمَامِ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ وَزُفَرَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَغَيْرِهِمْ. وَتَحَمَّلَ فِي تَقَلُّدِ الْقَضَاءِ وَكَذَا مَفَاتِيحِ خَزَائِنِ بَيْتِ الْمَالِ مَا تَحَمَّلَ مِنَ الْعُقُوبَةِ وَالضَّرْبِ الشَّدِيدِ وَإِيثَارِ عَذَابِ الدُّنْيَا عَلَى عَذَابِ الْآخِرَةِ. وَمِنْ ثَمَّ لَمَّا ذُكِرَ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ تَذْكُرُونَ رَجُلًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا فَأَعْرَضَ عَنْهَا، وَمَا خَالَطَ الظَّلَمَةَ وَمَا قَبِلَ مِنْهُمْ شَيْئًا. وَمِنْ ثَمَّ لَمَّا أَرْسَلَ إِلَيْهِ أَبُو مَنْصُورٍ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وَلَمْ يُمْكِنْهُ رَدُّهَا، أَوْصَى ابْنَهُ حَمَّادًا أَنَّهُ إِذَا مَاتَ يَرُدُّهَا، فَفَعَلَ. وَمَا اشْتَغَلَ بِدَعْوَةِ النَّاسِ إِلَى مَذْهَبِهِ إِلَّا بِالْإِشَارَةِ النَّبَوِيَّةِ فِي الْمَنَامِ لِيَدْعُوَهُمْ إِلَى مَذْهَبِهِ بَعْدَ مَا قَصَدَ الِانْزِوَاءَ تَوَاضُعًا وَاحْتِقَارًا لِنَفْسِهِ. فَلَمَّا جَاءَهُ الْإِذْنُ عَلَى أَنَّ ذَالِكَ حَتْمٌ، فَدَعَا النَّاسَ إِلَيْهِ حَتَّى ظَهَرَ مَذْهَبُهُ وَانْتَشَرَ وَكَثُرَتْ أَتْبَاعُهُ وَخُذِلَتْ حُسَّادُهُ شَرْقًا وَغَرْبًا عَجَمًا وَعَرَبًا، وَرُزِقَ حَظًّا وَافِرًا فِي

اَتْبَاعِهٖ. فَقَامُوْا بِتَحْرِيْرِ مَذْهَبِهٖ وَفُرُوْعِهٖ وَاَمْعَنُوا النَّظَرَ فِيْ مَعْقُوْلِهٖ حَتّٰى
صَارَ بِحَمْدِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ مُحْكَمَ الْقَوَاعِدِ، مَعْدِنَ الْفَوَائِدِ. وَيُؤَيِّدُ ذَالِكَ
مَاحَكَاهُ بَعْضُ اَصْحَابِ الْمَنَاقِبِ اَنَّ ثَابِتًا وَالِدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَتٰى بِهٖ وَهُوَ صَغِيْرٌ
اِلٰى عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ وَالذُّرِّيَّةِ فَكَانَ مَا اُوْتِيَ اَبُوْحَنِيْفَةَ
مِنْ بَرَكَةِ تِلْكَ الدَّعْوَةِ. وَمَا اسْتَظَلَّ بِحَائِطِ الْمَدْيُوْنِ حِيْنَ اَتَاهُ مُتَقَاضِيًا
وَتَصَدَّقَ مَالًا اَتٰى بِهٖ وَكِيْلُهٗ لَمَّا خَلَطَ ثَمَنَ ثَوْبٍ مَعِيْبٍ بِيْعَ حَالَ كَوْنِهٖ مَخْفِيًّا وَ
كَانَ الْمَالُ ثَلَاثِيْنَ اَلْفًا وَتَرَكَ لَحْمَ الْغَنَمِ لَمَّا فُقِدَتْ شَاةٌ بِالْكُوْفَةِ اِلٰى اَنْ
عَلِمَ مَوْتَهَا، لِاَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يَعِيْشُ فَقِيْلَ لَهٗ سَبْعُ سِنِيْنَ، تَوَرُّعًا، فَاِنَّ
اَهْلَ الْوَرَعِ مَا سَبَقُوْا بِهٖ غَيْرَهُمْ اِلَّا مِنْ نُوْرِ الْقُلُوْبِ وَتَاَهُّلِهِمْ بِشُهُوْدِ الْحَقِّ
وَقِيَامِهِمْ فِيْ خِدْمَتِهٖ بِحَسَبِ طَاقَتِهِمْ. وَلَيْسَ مَا ذُكِرَ فِيْ مَنَاقِبِ هٰذَا الْاِمَامِ
يَدْ يُلُ خُصُوْصِيَّةً فِيْهِ بَلْ هُوَ قَطْرَةٌ مِنْ بَحْرٍ لَا سَاحِلَ لَهٗ. وَمِنْ غَيْرِهَا اَنَّهٗ
صَلَّى الْفَجْرَ بِوُضُوْءِ الْعِشَاءِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً. فَقِيْلَ لَهٗ مَا الَّذِيْ قَوَّاكَ عَلٰى هٰذَا؟
فَقَالَ اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ بِاَسْمَائِهٖ عَلٰى حُرُوْفِ الْمُعْجَمِ. وَهِيَ مَجْمُوْعَةٌ فِيْ كُلٍّ مِنْ
هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِلٰى اٰخِرِ سُوْرَةِ الْفَتْحِ، وَالثَّانِيْ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ
مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ الْاٰيَةَ فِيْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ، وَاِنَّهٗ يَخْتِمُ فِيْ رَمَضَانَ سِتِّيْنَ خَتْمَةً
بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ. اِنْتَهٰى كَلَامُ الْعَلَّامَةِ ابْنِ حَجَرٍ. درکنز خفی از عبد العزیز ابن داؤد
روایت کرده که وے گفته، ابوحنیفه آزمائش است کسے که اورا دوست دارد، او سنّی ست و کسے
که با او کینه دارد مبتدع است. واز محدّث الرّجال یحیی بن معین حکایت کرده قرءت نزد من قرءت
حمزه است، وفقه فقه ابی حنیفه، مردم را بریں یافته ام. واز ابوعاصم نبیل نقل کرده که امید وارم
که هر شب برائے ابوحنیفه ثواب پیغمبری بردارند. واز امام احمد حنبل آورده از ابن المبارک
رَاَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عُمَارَةَ اٰخِذًا بِرِكَابِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَدْرَكْتُ
اَحَدًا تَكَلَّمَ فِي الْفِقْهِ اَبْلَغَ وَلَا اَصْبَرَ وَلَا اَحْضَرَ جَوَابًا مِنْكَ فَاِنَّكَ سَيِّدُ
لِمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فِيْ وَقْتِكَ غَيْرَ مُدَافَعٍ. قَالَ اَبُوالْحَسَنِ بْنُ عَلِيِّ الْوَرَّاقُ سَاَلْتُ
اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدَ بْنَ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيَّ سَنَةَ سِتَّةٍ وَسِتِّيْنَ وَمِائَتَيْنِ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
فَقَالَ هُوَ فِي الْفُقَهَاءِ كَقُطْبِ الرَّحٰى عَلَيْهِ يَدُوْرُ اَمْرُ الْفِقْهِ، وَهُوَ فِيْهِ بَارِعٌ اِلٰى

إلى يوم الدين. وقال أبو العباس أحمد بن عمرو بن شريح لو أن القيامة قامت ونادى منادٍ، ليقم أفقه الناس لا يقوم إلا أبو حنيفة وأصحابه. وقال أحمد بن حرب الزاهد النيشابوري كان أبو حنيفة في العلماء كالخليفة في الأمراء. وقال سفيان الثوري من وقع في أبي حنيفة فانتهوه في أبي بكر وعمر. وقال ابن المبارك ذكر أبو حنيفة بين يدي داود الطائي. فقال هو نور يهتدي به الساري، وعلم يقبله قلوب المؤمنين. وكل علم ليس من عليه فهو بلاء على حامله معه. وقال العلامة السيوطي وروى أبو عبد الله ابن خسرو البلخي في مقدمة مسنده قال وكيع والله كان أبو حنيفة عظيم الأمانة وكان يؤثر رضاء ربه على كل شيء ولو أخذته السيوف في الله لاحتمل. وروى عن الحسن عن النضر بن شميل كان الناس نياما في الفقه حتى أيقظهم أبو حنيفة. وعن عبد الله بن المبارك يقول، قال أبو حنيفة إذا جاء الحديث عن النبي، صلى الله عليه وسلم فعلى الرأس والعين، وإن كان من أصحاب النبي، صلى الله عليه وسلم، لم نخرج من قولهم، وإن كان من التابعين زاحمناهم. وعن إسحق بن بهلول سمعت سفيان بن عيينة أستاذ الشافعي ما مثلت عيني مثل أبي حنيفة. وعن عفان بن مسلم سمعت حماد بن سلمة وذكر أبا حنيفة فقال من أحسن الناس فتوى. وعن الأوزاعي أن أبا حنيفة أعلم الناس بمعضلات الفقه. وعن علي بن عاصم لو وزن عقل أبي حنيفة بعقل نصف أهل الأرض لرجح بهم. وقال نعيم سمعت أبا حنيفة يقول عجبا للناس يقولون إني أفتي بالرأي، ما أفتي إلا بالأثر. وقال ابن خسرو أنشدنا القاضي الأديب أبو سعيد محمد بن أحمد لنفسه ؎

حسبي من الخيرات ما أعددته	يوم القيامة من رضى الرحمن
دين النبي محمد خير الورى	ثم اعتقادي مذهب النعمان

وعن نوح قال قلت لأبي حنيفة ما تقول فيما أحدث الناس من الكلام في الأعراض والأجسام. فقال مقالات الفلاسفة عليك بالأثر وطريقة السلف وإياك وكل محدثة فإنها بدعة. وفي تاريخ ابن خلكان كان أبو حنيفة عالما عاملا

زاهدًا ورعًا تقيًا كثير الخشوع، دائم التضرع إلى الله تعالى. أراده المنصور ليوليه على القضاء فأبى فحلف عليه ليفعلن. فحلف أبو حنيفة أن لا يفعل فقال للربيع حاجب المنصور، أمير المؤمنين أقدر على كفارة يمينه مني. وقال جعفر بن ربيع أقمت على أبي حنيفة خمس سنين، فما رأيت أطول صمتًا منه، وإذا سئل عن الفقه سال كالوادي. وكان أبو حنيفة حسن الوجه ربعة وقيل كان حلوًا يعلوه السمرة. وكان ولادته سنة ثمانين للهجرة وتوفي في رجب وقيل في شعبان من خمسين ومائة. وقيل احد عشر ليلة خلت من جمادى الأولى. قيل توفي اليوم الذي ولد فيه الشافعي. وكانت وفاته ببغداد ودفن بمقبرة الخيزران. وقبره هناك شهير تزار. وصلي عليه ست مرات ولم يقدر على دفنه إلى العصر لكثرة الزحام. وعن سويد بن سعيد المروزي سمعت عبد الله بن المبارك يقول ؎

لقد زان البلاد ومن عليها ... إمام المسلمين أبو حنيفة
بآثار وفقه في حديث ... كآيات الزبور على الصحيفة
فما في المشرقين له نظير ... ولا بالمغربين ولا بكوفة
رأيت العائبين له سفاهًا ... خلاف الحق من حجج ضعيفة

قال أبو القاسم الغسان الشرقي ؎

وضع القياس أبو حنيفة كله ... فأتى بأوضح حجة وقياس
وبنى على الآثار أس بنائه ... فأبنت ما صنعوا على الأساس
والناس متبعون فيها قوله ... لما استبان ضياؤه للناس
أعني الإمام أبا حنيفة الذي ... هو عالم بالشرع والقياس
سبق الأئمة والجميع عياله ... فما تحراه بحسن قياس

وقال بعضهم إنه أول من دون علم الشريعة ورتبه أبوابًا، ثم تابعه مالك في ترتيب الموطا ولم يسبق أبا حنيفة أحد. انتهى كلام العلامة السيوطي. وقال العلامة ابن حجر الصفات التي تميز بها كثيرة. منها أنه رأى جماعة من الصحابة ومنها ما اتفق له من الأصحاب ما لم يتفق لأحد.

قال رجل عند وكيع اخطأ ابو حنيفة نزجره. فقال وكيع من يقول فهو كالانعام بل هم اضل سبيلا. كيف يخطئ وعنده ائمة الفقه كابي يوسف ومحمد وزفر وائمة الحديث وعددهم، وائمة اللغة وعددهم وائمة الزهد والورع كالفضيل وداود الطائي. ومنها انه اول من دون الفقه ورتبه على ما هو عليه اليوم وتبعه مالك، ومن قبله كانوا يعتمدون على حفظهم وهو اول واضع كتاب الفرائض وكتاب الشروط. ومنها انتشار مذهبه في الاقاليم ليس فيها غيره كالهند والسند والروم وما وراء النهر. ومنها انفاقه على نفسه وغيره من العلماء من كسب نفسه ولم يقبل جائزة. ومنها ما تواتر من كثرة عباداته وزهده وكثرة محنته واعتماده. ومنها انه مات مظلوما محبوسا وروى الخطيب عن بعض ائمة الزهد، يجب على اهل الاسلام ان يدعوا لابي حنيفة في صلاتهم لحفظه عليهم السنة والفقه. وقال مسعر بن كدام، من جعل ابا حنيفة بينه وبين الله ارجو ان لا يخاف. قيل له لم تركت رأى اصحابه واخذت برائه قال لصحته، فأتوا باصح منه لارغب منه اليه. قال ابن المبارك رأيت مسعرا في حلقة ابي حنيفة يسأله ويستفيد منه، وقال ما رأيت افقه منه. قال معمر. ما رأيت رجلا يحسن ان يتكلم في الفقه ويسعه ان يقيس ويشرح الحديث احسن معرفة من ابي حنيفة. وسأل يحيى بن معين هل حدث سفيان عنه، قال نعم كان ثقة صدوقا في الفقه والحديث مأمونا على دين الله. قال الذهبي قد تواتر قيامه بالليل وتهجده وتعبده، ومن ثم كان يسمى الوتد من كثرة قيامه بل احيائه القرآن في ركعة ثلثين سنة. قال ابو مطيع ما دخلت الطواف الا ورأيت ابا حنيفة وسفيان فيه. وقال الفضيل رأيت جماعة من التابعين وغيرهم فما رأيت احسن صلوة من ابي حنيفة. وقال الشريك كنت معه سنة، فما رأيته وضع جنبه على الفراش. وقال اسد بن عمر كان بكاء ابي حنيفة يسمع بالليل حتى يترحمه جيرانه. وقال غير واحد انه كان اكرم الناس مجالسة واكثرهم اكراما ومواساة لاصحابه ولمن جلس اليه قال ابو

يُوسُفَ كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَغْتَمُّ لِمَنْ شَكَرَهُ عَلَى شَيْءٍ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَيَقُولُ اشْكُرِ
اللّٰهَ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَاقَهُ اللّٰهُ إِلَيْكَ وَكَانَ يَعُولُنِي عِشْرِينَ سَنَةً، مَا رَأَيْتُ
أَجْمَعَ الْخِصَالِ الْمَحْمُودَةِ مِنْهُ. وَكَانُوا يَقُولُونَ أَبُو حَنِيفَةَ أُمْنِيَّةُ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ
وَالسَّخَاءِ وَالْبَذْلِ وَأَخْلَاقِ الْقُرْآنِ. قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ
عَنْ أَزْهَدِ أَهْلِهَا فَقَالُوا أَبُو حَنِيفَةَ. وَعَنْ هَارُونَ الرَّشِيدِ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ
يَوْمًا فَتَرَحَّمَ عَلَيْهِ وَقَالَ، كَانَ يَنْظُرُ بِعَيْنِ عَقْلِهِ مَا لَا يَنْظُرُ غَيْرُهُ بِعَيْنِ رَأْسِهِ.
وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَلَى قَبْرِهِ كُنْتَ لَنَا خَلَفًا مِمَّا مَضَى، وَمَا تَرَكْتَ خَلَفًا
بَعْدَ أَنْ خَلَفُوكَ فِي الْعِلْمِ الَّذِي عَلَّمْتَهُمْ، وَلَنْ يَخْلُفُوكَ فِي الْوَرَعِ إِلَّا بِتَوْفِيقِ اللّٰهِ
سُبْحَانَهُ. وَعَنْ فَضْلِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي عِلْمِ أَبِي حَنِيفَةَ فَقَالَ ذَالِكَ يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْهِ. وَعَنْ
مُسَدَّدٍ الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ نَامَ بِمَكَّةَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ قُبَيْلَ الْفَجْرِ، فَرَأَى رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي بِالْكُوفَةِ النُّعْمَانِ
بْنِ ثَابِتٍ أَخُذُ مِنْ عِلْمِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ عِلْمِهِ
وَاعْمَلْ بِعِلْمِهِ فَنِعْمَ الرَّجُلُ هُوَ. قَالَ فَقُمْتُ وَكُنْتُ أَكْثَرَ النَّاسِ لِلنُّعْمَانِ وَإِنِّي أَسْتَغْفِرُ
اللّٰهَ مِمَّا كَانَ مِنِّي. وَحُكِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَا حَاصِلُهُ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ لَمْ يَنْفَرِدْ بِالْقَوْلِ
بِالْقِيَاسِ بَلْ عَلَى ذَالِكَ فُقَهَاءُ الْأَمْصَارِ. انْتَهَى كَلَامُ الْعَلَّامَةِ ابْنِ حَجَرٍ. بعد از آں
گفتہ کہ جمعے امام ابوحنیفہ را از مرجیہ شمردہ اند و آں خلاف حق است، بلکہ غسان مرجی بجہت ترویج
مذہب باطل خود نسبت بایں چنیں امام جلیل شہیر نمودہ است۔ و نیز معتزلہ مخالفان خود را مرجیہ مے
نامند۔ و نیز ابو عمرو بن عبد البر کہ از اکابر محدثان است، گفتہ کہ ابوحنیفہ محسود بودہ است و باو
منسوب ساختند آنچہ لائق جناب او نبود۔ و ایں دلیل نباہت شان اوست کہ شرکت بزرگانِ
گذشتہ بہم ساند۔ و لہذا سرور دین عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الصَّلٰوةُ فرمودہ مر علی را کرم اللہ وجہہ کہ
در تو دو گروہ ہلاک گشتہ اند۔ اول محب مفرط، دوم حاسدان پس از طعن قاصران منقصت
باو عائد نشود و قصور در عدالت او نرود۔ امام علی بن المدینی فرمودہ کہ از ابوحنیفہ سفیان ثوری
و ابن مبارک و حماد بن زید و ہشیم و وکیع و عباد بن عوام و جعفر روایت کنند و او ثقہ است و شعبہ
درباب او حسن رائے بود۔ و آنچہ خطیب بغدادی در تاریخ خود بعض از موجبات قدح نقل کردہ

غرض خطیب آن است کہ اکابر از حسد حسّاد خلاص نیافتہ اند نہ جہت طعن در امام، با آنکہ اسانید آں مشتمل بر مجروحین ومناکیر است، و لہٰذا در مدحِ امام المسلمین فضائل جمیلہ و فضائل جلیلہ چنداں نقل کردہ است کہ دیگراں نکردہ، و در مسند آوردہ کہ بتواتر پیوستہ است از امام ابن شریح کہ از اکابر اصحاب شافعی است رضی اللہ عنہ کہ او شنید مردے را کہ عیب ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ مے کرد، ابن شریح گفت: عیب کسے مے کنی کہ سہ ربع علم او را مسلّم است۔ آں کس پرسید چگونہ باشد؟ گفت بجہت آنکہ علم سوال است وجواب، وابوحنیفہ اول کسے ست کہ وضع اسولہ را کردہ است پس نصف باو مسلّم شد، وجواب داد مخالفاں را در نصف جواب باو مخالفت کردند پس سہ ربع باو مسلّم شد، و ربع رابع متنازع فیہا است؛ مخالفاں دعوائے حقیقت در آں مے نمایند وابوحنیفہ مسلّم نمے دارد، ونیز در مسند از یزید بن ہارون حکایت نمودہ کہ گفت ہیچ کس را از ابوحنیفہ احلم نیافتہ ام۔ ونیز در مسند از شقیق بلخی حکایت کردہ کہ ہمراہ ابوحنیفہ در راہ بودم، مردے او را از دور دید خجل گشتہ ایستاد۔ چوں ابوحنیفہ بداں مطلع شد از حقیقت حال او پرسید، عرض کردہ کہ دہ ہزار درہم از تو قرض بر ذمۂ من است، و زمان امہال بتطویل انجامیدہ و قدرت اداء آں ندارم۔ ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرمود کہ تمام قرض خود را بتو بخشیدم و ترسے کہ در دل تو راہ یافتہ از من او را عفو کن۔ شقیق گوید کہ دانستم از اں کہ ابوحنیفہ زاہد حقیقی ست۔ ونیز صاحب مسند از صدر ریکے خوارزمی روایت نمودہ کہ وے چنیں انشاء کردہ است ؎

هٰذَا مَذْهَبُ النُّعْمَانِ خَيْرُ الْمَذَاهِبِ ۔ كَالْقَمَرِ الْوَضَّاحِ خَيْرِ الْكَوَاكِبِ
تَفَقَّهَ فِيْ خَيْرِ الْقُرُوْنِ مَعَ التُّقٰی ۔ فَمَذْهَبُهٗ لَا شَكَّ خَيْرُ الْمَذَاهِبِ

ونیز در جامع مسند گفتہ است کہ امام ابوحنیفہ را غسل دادم، بر جبہۂ مبارک او نوشتہ یافتم يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ و بر دستِ راست او نوشتہ یافتم، اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ و بر دستِ چپ او نوشتہ دیدم اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝ و بر شکم او نوشتہ دیدم يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وچوں بر جنازہ نہادم، آوازے شنیدند از ہاتف کہ گفت ؎

يَا قَائِمَ اللَّيْلِ طُوْلَ الْقِيَامِ ۔ يَا صَائِمَ الْيَوْمِ خَيْرَ الصِّيَامِ
اَبَاحَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَشْتَرِيْ ۔ مِنْ جَنَّةِ الْخُلْدِ دَارِ السَّلَامِ

و نیز آوردہ اند کہ ابوحنیفہ گفتہ است کہ رب العزۃ را نود و نہ بار در خواب دیدہ ام۔ چوں نوبت صدم دیدم، پرسیدم اے ربّ عَزَّ شَانُکَ وَعَظُمَ بُرْهَانُکَ بچہ چیز خلائق را از عذاب تو نجات حاصل شود در جواب فرمود، ہر کہ در پگاہ ایں کلمات بگوید، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْاَبَدِیِّ الْاَبَدِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَافِعِ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا، سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ در ابراہیم شاہی آوردہ است کہ قطب مظفر قُدِّسَ سِرُّہٗ گوید کہ از حضرت عَلَیْهِ السَّلَامُ شنیدم کہ چوں فرداء قیامت میان نفس و شیطان مخاصمت شود نفس گوید، خداوندا زمین استعداد من مصفا بود۔ شیطان در آں تخم معصیت کاشت، حکم حضرت جبار جل جلالہٗ وارد شود کہ مفتیان مرا ابوحنیفہ و شافعی طلب نمایند تا حکم کنند۔ ابوحنیفہ گوید اَلزَّرْعُ لِمَنْ زَرَعَ یعنی زراعت از زراعت کنندہ است بحکم کند کہ گناہ آدمی بر شیطان تحمیل نمایند۔ امام شافعی گوید وَلِرَبِّ الْاَرْضِ اُجْرَةُ الْمِثْلِ، یعنی خداوند زمین را اجرت المثل است، حکم حضرت قہار صدور یابد کہ حسنات شیطان را با آدمی عطا فرمایند۔ هٰذَا اٰخِرُ مَا اَوْرَدَ فِیْ مَنَاقِبِهٖ، وَمَا هُوَ اِلَّا قَطْرَةٌ مِّنْ بِحَارِ شَمَائِلِهٖ وَحِسَانِ خَصَائِلِهٖ۔ تَذْیِیْلٌ فِیْ ذِکْرِ بَعْضٍ مِّنْ اَسَاتِذَتِهٖ وَجَمْعٍ مِّنْ تَلَامِذَتِهٖ وَاَصْحَابِهٖ۔ جامع مسند از خطیب خوارزمی نقل مے کند کہ او از امام ابوحفص کبیر امام المحدثین روایت کردہ کہ اصحاب امام ابوحنیفہ و اصحاب امام شافعی در باب تفضیل مذاہب باہم مناظرہ کردند، امام ابوحفص فرمود کہ مشائخ امام شافعی را بشمارند، شمردند، ہشتاد شیخ برآمد گفت مشائخ امام ابوحنیفہ را بشمارند، شمردند، چہار ہزار شیخ بظہور پیوست، علامہ سیوطی گفتہ امام ابو معشر طبری شافعی جزوے تالیف نمودہ در روایت امام ابوحنیفہ از صحابہ، گفتہ کہ امام ابوحنیفہ فرمودہ است، ہفت کس از اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را ملاقات نمودم، انس بن مالک عبداللہ بن انیس عبداللہ بن جزء، جابر بن عبداللہ و معقل بن یسار و واثلہ بن الاسقع، و عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہم۔ و صاحب کنز خفی باسناد خود روایت کردہ از محمد بن سماعہ از ابو یوسف از ابوحنیفہ و در آں لقاء و سماع ست از عبداللہ بن جزء صحابی۔ و جمعے از اہل حدیث در صحت ایں روایت توقف دارند چنانچہ دارقطنی شافعی گفتہ کہ لَمْ یَلْقَ اَحَدًا مِّنَ الصَّحَابَةِ اِلَّا اَنَّهٗ رَاٰی اَنَسًا بِعَیْنِهٖ وَلَمْ یَسْمَعْ مِنْهُ۔ و امام ابن اثیر در جامع الاصول گفتہ کہ چہار کس

از صحابہ در زمانِ ابوحنیفہ بودہ اند کہ لقا و اخذ حدیث از آنہا بثبوت پیوستہ است را مّا ابن خسرو بلخی و قاضی مرسانی و حلوانی از حنفیہ و ابومعشر از شافعیہ و ابن نجار صاحب تاریخ وغیرہم روایت اخذ و لقاء از صحابہ ثبت ساختہ اند و جرحے در آں نیاوردہ اند و اللہ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ ۔ و تفقہ را از امام حماد بن سلیمان کہ از کبار فقہاء بودہ است، گرفتہ است۔ در جامع الاصول گفتہ است کہ کَانَ اَعْلَمَ النَّاسِ بِرَأْیِ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ وگفتہ سَمِعَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ وَسَعِیْدِ ابْنِ جُبَیْرٍ، رَوٰی عَنْہُ مَنْصُوْرٌ وَالْمُغِیْرَۃُ وَالْحَکَمُ وَشُعْبَۃُ وَالثَّوْرِیُّ وَمَاتَ سَنَۃَ عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ ۔ واستاد امام حماد در فقہ ابراہیم نخعی است ۔ در جامع الاصول گفتہ، هُوَ اَبُوْ عِمْرَانَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَزِیْدَ النَّخَعِیُّ، اَلْفَقِیْهُ الْکُوْفِیُّ، اَحَدُ الْاَئِمَّۃِ الْاَعْلَامِ الْمَشْهُوْرِیْنَ، تَابِعِیٌّ جَلِیْلُ الْقَدْرِ رَاٰی عَائِشَۃَ وَلَمْ یَثْبُتْ لَہٗ مِنْهَا سِمَاعٌ. وَسَمِعَ عَلْقَمَۃَ وَالْاَسْوَدَ، رَوٰی عَنْہُ الْحَکَمُ وَمَنْصُوْرٌ وَالْاَعْمَشُ، مَاتَ سَنَۃَ سِتٍّ وَتِسْعِیْنَ وَلَہٗ تِسْعٌ وَاَرْبَعُوْنَ وَقِیْلَ ثَمَانٌ وَخَمْسُوْنَ، وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ ۔ واستاد ابراہیم نخعی علقمہ است ۔ در جامع الاصول گفتہ هُوَ عَلْقَمَۃُ بْنُ قَیْسِ بْنِ مَالِکٍ النَّخَعِیُّ رَوٰی عَنْ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَوٰی عَنْہُ اِبْرَاهِیْمُ وَالشَّعْبِیُّ وَابْنُ سِیْرِیْنَ۔ وَهُوَ تَابِعِیٌّ کَبِیْرٌ، اِشْتَهَرَ بِحَدِیْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَصُحْبَتِہٖ، مَاتَ سَنَۃَ اِحْدٰی وَسِتِّیْنَ ۔ واستاد علقمہ عبداللہ بن مسعود است رضی اللہ عنہ، کہ از اکابر صحابہ است و از فحولِ علماء و فقہاء و نجباءِ معتبرین و صاحب فضائل جمیلہ و شمائل جزیلہ و مقامات علیہ و کرامات جلیلہ کہ در کتب احادیث و تواریخ مشروع است ۔ در جامع الاصول گفتہ کَانَ اِسْلَامُ عَبْدِ اللّٰہِ قَدِیْمًا قَبْلَ عُمَرَ، وَقِیْلَ کَانَ سَادِسًا وَضَمَّہُ النَّبِیُّ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اِلٰی عُمَرَ وَکَانَ مِنْ خَوَاصِّہٖ، وَقَالَ النَّبِیُّ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، رَضِیْتُ لِاُمَّتِیْ مَا رَضِیَ لَهَا ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ، یَعْنِی ابْنَ مَسْعُوْدٍ۔ شَهِدَ بَدْرًا وَالْمَشَاهِدَ، وَصَلّٰی اِلَی الْقِبْلَتَیْنِ، وَشَهِدَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّۃِ، مَاتَ بِالْمَدِیْنَۃِ سَنَۃَ اثْنَتَیْنِ وَثَلَاثِیْنَ وَلَہٗ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ سَنَۃً، رَوٰی عَنْہُ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ ۔ و نیز از اساتذہ امام ابوحنیفہ است عطاء بن ابی رباح کہ او را سَیِّدُ التَّابِعِیْنَ گفتہ اند، و ابواسحٰق سُبَیْعِی و محارب بن دثار و محمد بن المنکدر و نافع مولی ابن عمر و سماک بن حرب چنانکہ امام ابن الاثیر گفتہ است ۔ و قَالَ

العلامة السيوطي نقلا عن الحافظ جمال المزي، روى ابو حنيفة رضي الله عنه عن ابراهيم بن محمد المنتشر واسمعيل بن عبد الملك والحارث بن عبد الرحمن الهمداني والحسن بن عبد الله والحكم بن عيينة وخالد بن علقمة وربيعة بن ابي عبد الرحمن وزبيد اليماني وزياد بن علاقة وسعيد بن مسروق الثوري وسلمة بن كهيل وشداد بن عبد الرحمن وشيبة بن عبد الرحمن النحوي وهو من اقرانه وطاؤس بن كيسان كما قيل وطريف ابي سفيان السعدي وطلحة بن نافع وعاصم بن كليب وعامر الشعبي وعبد الله بن ابي حبيبة وعبد الله بن دينار وعبد الرحمن بن هرمز الاعرج وعبد العزيز بن رفيع وعبد الكريم بن ابي امية البصري وعبد الله بن عمير وعدي بن ثابت الانصاري وعطاء بن ابي رباح وعطاء بن السائب وعتبة بن سعد العوفي وعكرمة مولى ابن عباس وعلقمة بن مرثد وعلي بن الاقمر وعلي الرزاز وعمرو بن دينار وعون بن عبد الله وقابوس بن ابي ظبيان والقاسم بن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود وقتادة بن دعامة وقيس بن مسلم ومحمد بن زبير الحنظلي ومحمد بن السائب الكلبي وابي جعفر محمد بن علي بن حسين بن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنهم ومحمد بن قيس الهمداني والزهري ومحمد بن المنكدر ومحول بن راشد ومسلم البطين ومنصور وموسى بن ابي عائشة ويحيى بن سعيد الانصاري وكثيرسواهم۔ انتهى۔ وقد عد جامع المسانيد شيوخ ابي حنيفة رضي الله عنه على حروف المعجم من تطول ذكره۔ واذكر طائفة، منهم جعفر الصادق حسن بن حسن البصري وحسن بن حسن بن علي المرتضى وحسن بن محمد بن علي المرتضى وحسن بن سعدة مولى علي بن ابي طالب وحميد الطويل وداؤد بن زياد تلميذ علي المرتضى، وزيد بن علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب، وزيد بن اسلم مولى عمر بن الخطاب رضي الله عنه وزيد بن وليد وزياد بن مسيرة مولى ابن عباس وزر بن حبيش وزيد بن الذي ادرك ثمانية عشر صحابيا وسالم بن عبد الله بن عمر وسليمان بن مهران الاعمش وسعيد بن المقبري وسعيد مولى حذيفة وشريح بن هاني

الكوفي وشريح القاضي وطلحة بن مصرف وعبد الرحمن الاعرج وعدي
بن ثابت وعاصم بن كليب وعبد الله بن علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب
رضي الله وعمرو بن شعيب وعاصم امام القراء روى عنه الامام وروى هو
عن الامام واخذ بقوله وقال جزاك الله يا ابا حنيفة اتيتنا صغيرا واتيناك
كبيرا وعبد الله بن حسن بن علي بن ابي طالب وعمران مولى ابن مسعود وهشام
بن عروة . انتهى . وناهيك بهؤلاء الاكابر. من كان هؤلاء شيوخه مع ذالك
الاتقان والفهم والدراية كيف يخطئ . وما ذكرت الا شرذمة قليلة منهم
والله اعلم . وها انا اشرع في بيان حال جماعة من اصحابه وشرذمة من
علماء مذهبه . وقد مر ثنيا نقلت من كلام العلامة ابن حجر ان الامام مالكا
من تلامذته وكذا الليث بن سعد فقيه المصر . وقد قال العلامة ابن
الاثير عن يحيى بن بكير ما رايت اكمل من الليث بن سعد . وقال الشيخ ابن
حجر العسقلاني ثقة متثبت امام مشهور فقيه مات في شعبان سنة
خمس وسبعين ومائة ومولده سنة اربع وتسعين وكذالك مر ان مسعرا
من تلامذته . قال العسقلاني ثقة متثبت فاضل مات سنة ثمان او خمس
وخمسين بعد المائة قلت واكبر اصحاب الامام ابي حنيفة الامام ابو يوسف
القاضي . في جامع الاصول هو القاضي ابو يوسف يعقوب بن ابراهيم صاحب
الامام ابي حنيفة كوفي سمع ابا اسحق وسليمان بن تيمي ويحيى بن سعيد
الانصاري والاعمش وهشام بن عروة وعطاء بن محمد بن اسحاق وليث بن
سعد وابا حنيفة وروى عنه محمد بن الحسن الشيباني وبشير بن الوليد
الكندي وعلي بن جعد واحمد بن حنبل ويحيى بن معين واحمد بن منيع وغيرهم
سكن بغداد وولاه الهادي القضاة وبعده الرشيد وهو اول من دعي بقضاء
القضاة في الاسلام . كان اماما عالما حافظا كبير القدر فقيها فاضلا عظيم المحل
في الفقه والحديث وله سنة ثلاث وعشر ومائة ومات سنة اثنين وثمانين
ومائة . وفي تاريخ الامام اليافعي قال يحيى بن معين كان القاضي ابو يوسف
يصلي بعد ما ولي القضاء كل يوم مائتي ركعة . وولي القضاء لثلث من الخلفاء

المهدي والهادي والرشيد يكرمه. وقال يحيى بن معين سمعته يقول عند
الوفاة كل ما افتيت به فقد رجعت عنه الا ما وافق الكتاب والسنة سمع جمعا
من كبار الائمة وجالس محمد بن ابي ليلى ثم الامام الرباني محمد بن الحسن
الشيباني. قال الامام ابن اثير في جامع الاصول هو ابو عبد الله محمد بن الحسن
بن فرقد الشيباني مولاهم صاحب الامام ابي حنيفة وامام اهل الرأي. اصله
دمشقي من قرية تسمى حرستا سمع اباحنيفة ومسعرا والثوري ومالك
بن مغول وكتب عن مالك بن انس والاوزاعي وابي يوسف القاضي سكن بغداد
وحدث بها روى عنه الشافعي وهشام بن عبيد الله الرازي وابو عبيد القاسم
بن سلام واسمعيل بن توبة وعلي بن مسلم وغيرهم كان الرشيد ولاه
القضاء فخرج معه الى خراسان فمات بالري ودفن بها. ولد سنة اثنتين وثلاثين
ومائة ونظر في الرأي فغلب عليه وعرف به وتوفي سنة تسع وثمانين ومائة
وهو ابن ثمان وخمسين سنة. وقال محمد ترك ابي ثلاثين الف درهم فانفقت
خمسة عشر الفا على النحو والشعر وخمسة عشر الفا على الحديث والفقه واقمت
على باب مالك عشر سنين. وبالغ الشافعي في مدحه والثناء عليه. قال الامام
الشافعي لما توفي هو والكسائي اي في سنة واحدة، قال الرشيد دفنا الفقه والنحو
بالري. وقال ايضا لقي جماعة من اعلام الائمة وحضر مجلس ابي حنيفة رضي الله
عنه وتفقه على ابي يوسف ونشر علم ابي حنيفة. وذكر من الدين الجلدي. كان
محمد فقيها محققا في الفقه والزهد والتقوى. وله تصنيفات في انواع العلوم و
صحب الشورى. وقال العمل والعلم من علامات السعادة وبصحت ديانته. ومن
تلامذته الكرخي والطحاوي وابو حفص الكبير، كان الكسائي القاري النحوي ابن
خالته. انتهى. ومن تلامذته وخلص اصحابه الفاضل زفر بن الهذيل صاحب
الذكاء الوافر والفهم الظاهر، استاذ الشيخ الكبير الولي الشهير شقيق البلخي. قال
اليافعي مات سنة ثمان وخمسين ومائة، وهو احد المعتمدين المعول على قولهم
بعد الامام وصاحبيه. ومنهم فقيه الفقهاء الامام حسن بن زياد اللؤلؤي.
قال الامام ابن الاثير الحسن بن زياد احد اصحاب ابي حنيفة رضي الله عنه

حدث عن أبي حنيفة روى عنه محمد بن سماعة القاضي ومحمد بن شجاع
الكوفي نزل بغداد قال كتبت عن ابن جريج اثني عشر ألف حديث كلها
يحتاج إليها الفقهاء. مات سنة أربع ومائتين. قال الشافعي وهو سنة وفات
الشافعي رضي الله عنه. قال الذهبي كان رئيسا في الفقه. ومنهم إمام ابن الإمام
حماد بن أبي حنيفة روى عن أبيه. قال اليافعي كان من أهل الصلاح والخير
مات سنة ست وسبعين ومائة. قال العلامة السيوطي في ذكر من روى عن
أبي حنيفة رضي الله عنه، إبراهيم الطهمان قلت هو أبو سعيد الخراساني
سكن نيشابور. قال الشيخ ابن حجر ابن الإمام ثقة من السابعة مات سنة
ثمان وستين بعد المائة. وعده من شيوخ الستة. قال السيوطي هو الأبيض
بن الأغر بن الصباح المنقري، قلت هو التميمي مولاهم. قال العسقلاني ثقة
من السادسة وعده من شيوخ أبي داود والترمذي والنسائي. قال السيوطي
وأسباط بن محمد القرشي. قلت هو أبو محمد القرشي مولاهم. قال في تقريب
التهذيب ثقة ضعفه الثوري من التاسعة مات سنة مائتين وعده من
مشائخ الستة. قال السيوطي وإسحق بن يوسف الأزرق قلت هو إسحق
المخزومي الواسطي، قال العسقلاني من التاسعة مات سنة خمس وتسعين
بعد المائتين وله ثمان وسبعون سنة وعده من شيوخ الستة. قال
السيوطي وأسد بن عمرو النخلي. قال الذهبي صحب الإمام أبا حنيفة رضي
الله عنه وتفقه عليه، فقدم بغداد وولي قضاء الشرقية. قال النسائي ليس
بالقوي، قال الدارقطني يعتبر به. قال ابن عدي لم أر له منكرا وأرجو
أنه لا بأس به. وقال ابن عماد لا بأس به. وعن يحيى لا بأس به. قال أحمد
الصدوق، قال مرة صالح الحديث مات سنة تسعين ومائة. قال السيوطي
وإسمعيل بن يحيى الصيرفي، قلت كأنه إسمعيل الشيباني الذي عده الشيخ
ابن حجر في مرتبة الطبقة الثامنة وضعفه وعده من شيوخ الترمذي. والله
سبحانه أعلم. قال السيوطي وأيوب بن هاني الجعفي، قلت هو كوفي. قال
العسقلاني صدوق فيه لين من السادسة، وعده من شيوخ الترمذي. قال

السيوطي والجارود بن يزيد بن يزيد النيشابوري. قال الذهبي قيل كنية أبي الضحاك. قال أبو داود غير ثقة. مات سنة ثلاث ومائتين. وجعفر بن عون. قلت وهو المخزومي قال في تقريب التهذيب صدوق من التاسعة مات سنة ست أو سبع ومائتين ومولده عشرون وقيل ثلاثون بعد المائة. قال السيوطي وحبان بن علي، قلت هو العنزي بفتح العين والنون ثم الزاء أبو علي الكوفي، قال في تقريب التهذيب ضعيف وله فقه وفضل من الثامنة مات سنة إحدى واثنين وستين بعد المائة وله سبعون سنة وعده من شيوخ ابن ماجة. قال الذهبي قال محمد بن عبد الجبار ما رأيت فقيها بالكوفة أفضل من حبان. وقال ابن معين حبان صدوق مات سنة إحدى وسبعين. قال السيوطي والحسن بن زياد قلت قال الحسن بن فرات القزاز قلت هو التميمي الكوفي. قال في تقريب التهذيب صدوق يهم، وعده من شيوخ مسلم والترمذي. قال السيوطي والحسن بن الحسين بن عطية العوفي كان من رؤساء الشيعة. قال ابن عدي لا يشبه حديثه حديث الثقات، وحفص بن عبد الرحمن البلخي قلت هو الفقيه النيشابوري قاضيها قال الشيخ ابن حجر صدوق عابد رمي بالإرجاء من التاسعة، مات سنة تسع وتسعين ومائة، وعده من شيوخ أبي داود والنسائي وابن ماجة. قال الذهبي تفقه بأبي حنيفة وعنه محمد بن رافع وسلم بن شبيب وجماعة. قال النسائي صدوق. قيل كان ابن المبارك يزوره لدينه وتعبده. قال الحكم حفص أفقه أصحاب أبي حنيفة ولي القضاء ثم ندم وأقبل على العبادة، مات سنة تسع وتسعين ومائة. قال السليماني وفيه نظر. قال السيوطي وحكام بن سلم الرازي. قلت هو عبد الرحمن الكناني يكنون. قال العسقلاني ثقة له غرائب، مات سنة تسعين ومائة وعده من شيوخ الأربعة. وقال السيوطي وأبو مطيع الحكم بن عبد الله البلخي قلت هو من أكبر تلامذته، روى عنه الفقه الأكبر، مات سنة تسع وتسعين بعد المائة. كذا في بعض التواريخ. قال الذهبي أبو مطيع البلخي صاحب أبي حنيفة روى عن ابن عون وهشام وعنه أحمد بن منيع وخلاد الصفار وجماعة.

تفقّه به اهل تلك البلاد، وكان بصيرا بالرأي، علامة كبير الشان ولكنه
واهٍ في ضبط الأثر. انتهى ذكر ما يدل على كمال زهده واستقامته بحيث لا يخاف
في الله لومة لائم. قال السيوطي وحماد بن ابي حنيفة رضي الله عنه. قلت
تقدم ذكره. وحمزة بن حبيب الزيات قلت هو القاري المعروف احد القرّاء
السبعة المتواتر قراءتهما المجمع على جلالته وامامته وهو في القراءة تلميذ
عاصم استاذ الكسائي وشيخ سفيان الثوري. قيل كان يختم في كل شهر خمسا
وعشرين ختمة. قال في تقريب التهذيب مات سنة ست او ثمان وخمسين
بعد المائة. وكان مولده سنة ثمانين. قال الذهبي ولد هو وابو حنيفة
في سنة. قال ابن فضيل ما احسب ان الله يدفع البلاء الا بحمزة. وقد وثّقه
ابن معين. وقال النسائي لا بأس به. وقال الساجي صدوق ليس متقنا. وقد
تقدم ان عاصما القاري ايضا كان ممن استفاد من الامام ابي حنيفة. و
خارجة بن مصعب السرخسي، قلت كنيته ابو الحجاج، عدّه العسقلاني من
شيوخ ابن ماجة والترمذي. وضعّفه من الثامنة مات سنة ثمان وستين
بعد المائتين. قال الذهبي خارجة بن مصعب الفقيه، وهّاه احمد. قال
ابن عدي هو ممن يكتب حديثه وكان له جلالة بخراسان. قال السيوطي
وداود بن نصير الطائي، قلت هو داود بن نصير بضم النون. ابو سليمان الطائي
الكوفي. قال بعضهم في ذكره فقيه الفقهاء، عالم فائق في الزهد والتقوى ولم
يكن في وقته مثله. وهو تلميذ ابي حنيفة ومعتقد حبيب العجمي، استاذ
معروف الكرخي، اختار الخلوة والعزلة وترك الرياسة، وكان يكسر
الخبز ويدلكه ويجعله فتيتا ثم يبلّه بالماء ويشربه ويقول بين شرب
الفتيت واكل الخبز قراءة خمسين آية. فضائله اكثر من ان تحصى. كان اماما
كبيرا عارفا شهيرا، جليل القدر عظيم المحل في العلم والمعرفة. قال
العسقلاني ثقة فقيه زاهد من الثامنة مات سنة ستين وقيل خمس وستين
ومائة وعدّه من مشائخ النسائي رحمة الله عليه. قال السيوطي وزفر.
قلت قد مرّ ذكره قال وزيد بن الحباب العكلي بضم المهملة وسكون الكاف

أَصْلُهُ مِنْ خُرَاسَانَ. وَكَانَ بِالْكُوفَةِ وَرَحَلَ فِي الْحَدِيثِ فَأَكْثَرَ مِنْهُ. قَالَ فِي
تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ صَدُوقٌ. وَفِي حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ مِنَ التَّاسِعَةِ، مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَ
مِائَتَيْنِ. قَالَ الذَّهَبِيُّ زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ الْعَابِدُ الْفَقِيهُ صَدُوقٌ جَوَّالٌ وَقَدْ وَثَّقَهُ
ابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ الْمَدِينِيِّ. وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ صَدُوقٌ. وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ مِنْ أَثْبَاتِ
الْكُوفِيِّينَ لَا يُشَكُّ فِي صِدْقِهِ. قَالَ السُّيُوطِيُّ وَسَابِقُ الرَّقِّيُّ، قُلْتُ هُوَ سَابِقُ بْنُ
عَبْدِ اللهِ. قَالَ الذَّهَبِيُّ رَوَى عَنْ أَبِي خَلَفٍ وَرَوَى عَنْهُ جَمَاعَةٌ. قَالَ السُّيُوطِيُّ
وَسَعْدُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ قَاضِي شِيرَازَ وَسَعِيدٌ أَبُو الْجَهْمِ الْقَابُوسِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ
سَلَّامٍ الْبَصْرِيُّ وَسَلَّامُ بْنُ سَالِمٍ الْبَلْخِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو النَّخَعِيُّ وَسَهْلُ بْنُ
مُزَاحِمٍ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ الدِّمَشْقِيُّ، قُلْتُ هُوَ شُعَيْبٌ الْأُمَوِيُّ مَوْلَاهُمُ الْبَصْرِيُّ
ثُمَّ الدِّمَشْقِيُّ. قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ ثِقَةٌ رُمِيَ بِالْإِرْجَاءِ مِنْ كِبَارِ التَّاسِعَةِ
وَعَدَّهُ مِنْ مَشَائِخِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَأَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ. قَالَ السُّيُوطِيُّ وَالصَّبَّاحُ
بْنُ مُحَارِبٍ قُلْتُ هُوَ أَيْضًا التَّمِيمِيُّ الْكُوفِيُّ نَزِيلُ الرَّيِّ قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ حَجَرٍ صَدُوقٌ
رُبَّمَا خَالَفَ مِنَ الثَّامِنَةِ وَعَدَّهُ مِنْ شُيُوخِ ابْنِ مَاجَةَ. قَالَ السُّيُوطِيُّ وَصَلْتُ بْنُ
حَجَّاجٍ وَأَبُو عَاصِمٍ ضَحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ هُوَ أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ الْبَصْرِيُّ الشَّيْبَانِيُّ.
قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ ثِقَةٌ ثَبْتٌ مِنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَوْ بَعْدَهَا
وَمِائَتَيْنِ. قَالَ السُّيُوطِيُّ وَعَامِرُ بْنُ الْفُرَاتِ الْعَنَزِيُّ وَعَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ، قُلْتُ هُوَ أَبُو أَحْمَدَ
الْكُوفِيُّ وَيُقَالُ أَبُو هِشَامٍ بَيَّاعُ الْهَرَوِيِّ عَلَى تَقْدِيرِ الْمُضَافِ إِلَيْهِ. قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ
حَجَرٍ صَدُوقٌ رُمِيَ بِالتَّشَيُّعِ مِنَ التَّاسِعَةِ وَعَدَّهُ مِنْ شُيُوخِ النَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ.
قَالَ السُّيُوطِيُّ وَعَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ. قُلْتُ أَبُو سَهْلٍ الْوَاسِطِيُّ. قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ
ثِقَةٌ مِنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَمَانِينَ أَوْ بَعْدَهَا وَمِائَةٍ وَلَهُ نَحْوٌ مِنْ
سَبْعِينَ. وَقَالَ السُّيُوطِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ قُلْتُ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَبْدُ اللهِ
بْنُ الْمُبَارَكِ الْحَنْظَلِيُّ مَوْلَاهُمْ. قَالَ ابْنُ الْأَثِيرِ فِي جَامِعِ الْأُصُولِ، كَانَ مِنَ الرَّبَّانِيِّينَ
إِمَامًا فَقِيهًا حَافِظًا زَاهِدًا وَرِعًا حُجَّةً ثَبْتًا. وَعَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ مَا عَلَى وَجْهِ
الْأَرْضِ مِثْلُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَلَا أَعْلَمُ أَنَّ اللهَ خَلَقَ خَصْلَةً مِنْ خِصَالِ الْخَيْرِ
إِلَّا جَعَلَهَا فِيهِ. قَدِمَ بَغْدَادَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَحَدَّثَ بِهَا، وَلِدَ فِي سَنَةِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ وَ

وقيل تسع عشرة ومائة ومات سنة إحدى وثمانين ومائة. وفي تاريخ الإمام اليافعي صنف تصانيف كثيرة وحديثه نحو من عشرين ألف حديث. قال أحمد بن حنبل لم يكن في زمان ابن المبارك أطلب للعلم منه وقال شعبة ما قدم علينا مثله. وقال أبو إسحاق الفزاري ابن المبارك إمام المسلمين وعن شعيب بن حرب ما لقي ابن المبارك مثل نفسه. وقال غيره كان له تجارة واسعة وكان ينفق على الفقراء في كل سنة مائة ألف درهم وكان يحج سنة ويغزو سنة وعن الثوري وددت أن عمري كله يوم من أيام ابن المبارك وقد ذكره العسقلاني في شيوخ الستة. قال مات وله ثلاثون أو ستون سنة. روى عن سفيان بن عيينة ومعتمر بن سليمان ويحيى بن سعيد القطان وابن مهدي وابن وهب وعبد الرزاق المكي بن إبراهيم ويحيى بن معين وكل هؤلاء من الأئمة العلى. وكان عبد الله بن المبارك بالغ المحبة بأبي حنيفة مداحا له شديدا على من عاداه على ما مر في الخاتمة. قال السيوطي وعبد الله بن يزيد قلت هو عبد الله بن يزيد المكي أبو عبد الرحمن المقرئ أصله من البصرة والأهواز قال الحبر المدقق ابن حجر ثقة فاضل قرء القرآن نيفا وسبعين سنة من التاسعة مات سنة ثلاث عشرة بعد المائتين وقد قارب المائة وهو من كبار شيوخ البخاري وقد قال العلامة السيوطي إذا حدث عن أبي حنيفة قال حدثنا شاهنشاه قال السيوطي عبد الكريم بن محمد الجرجاني، قلت في تقريب التهذيب مقبول من التاسعة. مات في حدود الثمانين ومائة. قال السيوطي وعبد المجيد بن عبد العزيز أبي رواد، قلت الرواد بفتح الراء وتشديد الواو. قال العسقلاني صدوق يخطئ وعده من شيوخ الأربعة. قال السيوطي وعبد الوارث بن سعيد. قلت هو أبو عبيدة التنوري العنبري مولاهم البصري. قال ابن حجر ثقة ثبت من الثامنة ومات سنة ثمانين ومائة. قال السيوطي وعبد الله بن زبير القرشي. وعبد الله بن عمرو الرقي. قلت هو أبو وهب الأسدي. قال في تقريب التهذيب ثقة فقيه ربما وهم من الثامنة. مات سنة ثمانين بعد مائة وله ثمانون

الأسنة، وعدّه من شيوخ الستة. قال وعبد الله بن موسى. قلت هو أبو محمد الكوفي العبسي. قال الشيخ ابن حجر ثقة فقيه ربما وهم من التاسعة مات سنة ثلاث عشر ومائتين. قال السيوطي وعباس بن محمد وعلي بن ظبيان قلت هو علي بن ظبيان بمعجمة مفتوحة ثم موحدة ساكنة بن هلال العبسي بالموحدة قاضي بغداد من التاسعة مات سنة اثنين وتسعين بعد مائة عده العسقلاني من شيوخ ابن ماجة. قال السيوطي وعلي بن عاصم. قلت هو علي بن عاصم التميمي مولاهم الواسطي من التاسعة مات سنة احدى ومائتين وقد جاوز تسعين، عد من شيوخ أبي داود والترمذي وابن ماجة. قال السيوطي وعلي بن سمير وعمرو بن محمد النصري وأبو نعيم عمرو بن هشيم القطعي. قلت هو من صغار طبقته التاسعة مات على رأس المائتين في تقريب التهذيب قال السيوطي والفضل بن موسى قلت هو الفضل بن موسى السناني بمهملة مكسورة ونونين المروزي. قال العسقلاني ثقة ثبت من كبار التاسعة مات سنة اثنين وتسعين في ربيع الأول وعد من شيوخ الستة. قال السيوطي والقاسم بن حكم. قلت هو القاسم العرني بضم المهملة وفتح الراء بعدها نون، أبو احمد الكوفي قاضي همدان. قال العسقلاني صدوق فيه لين وعده من شيوخ الستة مات سنة ثمان ومائتين. قال السيوطي القاسم بن معين، قلت هو القاسم بن معن بفتح الميم وسكون المهملة ابن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود الكوفي أبو عبد الله القاضي. قال الحافظ ابن حجر ثقة فاضل من السابعة مات سنة خمس وسبعين ومائة من شيوخ أبي داود والنسائي قال العلامة السيوطي وقيس بن ربيع قلت هو أبو محمد الكوفي مات سنة بضع وستين ومائة. قال العسقلاني صدوق تغير لما كبر وأدخل عليه ابنه ما ليس من حديثه فحدث به من الطبقة السابعة. قال السيوطي ومحمد بن أبان ومحمد بن نصر العبدي. قلت هو أبو عبد الله الكوفي قال العسقلاني ثقة حافظ من التاسعة مات سنة ثلاث ومائتين وعد من شيوخ الستة، قال العسقلاني ومحمد بن الحسن الشيباني قلت تقدم ذكره.

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الذَّهَبِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، قُلْتُ لَعَلَّهٗ اَبُوْ مَسْلَمَةَ الْبَصْرِيُّ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ مِنْ شُيُوْخِ ابْنِ مَاجَةَ. قَالَ السَّيُوْطِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضْلِ ابْنِ عُطِيَّةَ قُلْتُ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ الْكُوْفِيُّ نَزِيْلُ بُخَارَا مِنَ الثَّامِنَةِ وَمِنْ شُيُوْخِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَابْنِ مَاجَةَ. قَالَ السَّيُوْطِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ قُلْتُ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْكُوْفِيُّ. قَالَ فِيْ تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ صَدُوْقٌ مِنَ السَّابِعَةِ. قَالَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ الْكُوْفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ قُلْتُ هُوَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَاَبُوْ يَزِيْدَ وَاَبُوْ اِسْحٰقَ اَصْلُهٗ شَامِيٌّ. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ ثِقَةٌ ثَبْتٌ عَابِدٌ مِنْ كِبَارِ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ تِسْعِيْنَ اَوْ قَبْلَهَا اَوْ بَعْدَهَا وَمِائَةٍ. قَالَ السَّيُوْطِيُّ وَمَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ قُلْتُ لَعَلَّهٗ مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ الْغِفَارِيُّ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ مِنْ كِبَارِ التَّاسِعَةِ وَمِنْ شُيُوْخِ اَبِيْ دَاوٗدَ. وَقَالَ السَّيُوْطِيُّ وَمُصْعَبُ بْنُ مِقْدَامٍ وَالْمُعَافٰى بْنُ عِمْرَانَ الْمَوْصِلِيُّ وَمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ هُوَ اَبُو السَّكَنِ التَّمِيْمِيُّ الْبَلْخِيُّ قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ ثِقَةٌ ثَبْتٌ مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ عَشْرَةٍ وَمِائَتَيْنِ وَلَهٗ تِسْعُوْنَ سَنَةً. قَالَ السَّيُوْطِيُّ وَاَبُوْ سَهْلٍ نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ الْبَلْخِيِّ الْمَعْرُوْفُ بِالصَّقْلِ وَنَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَسْكَرِيُّ وَالنَّضْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَزْدِيُّ. قُلْتُ هُوَ اَبُوْ غَالِبٍ الْكُوْفِيُّ نَزِيْلُ اِصْبَهَانَ مِنَ الطَّبَقَةِ التَّاسِعَةِ. قَالَ السَّيُوْطِيُّ وَالنَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قُلْتُ هُوَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى بَنِيْ عَامِرٍ. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ صَدُوْقٌ رُبَّمَا وَهِمَ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ وَمِنْ شُيُوْخِ النَّسَائِيِّ. قَالَ السَّيُوْطِيُّ وَالنُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ قُلْتُ هُوَ اَبُو الْمُنْذِرِ الْاِصْبَهَانِيُّ التَّيْمِيُّ. قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ ثِقَةٌ عَابِدٌ فَقِيْهٌ مِنَ التَّاسِعَةِ وَعِدَّةٌ مِنْ شُيُوْخِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ. قَالَ السَّيُوْطِيُّ وَنُوْحُ بْنُ دَرَّاجٍ الْقَاضِيْ قُلْتُ هُوَ نُوْحُ بْنُ دَرَّاجٍ النَّخَعِيُّ مَوْلَاهُمْ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْكُوْفِيُّ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ وَمِنْ شُيُوْخِ ابْنِ مَاجَةَ. قَالَ السَّيُوْطِيُّ وَنُوْحُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قُلْتُ هُوَ اَبُوْ عِصْمَةَ الْمَرْوَزِيُّ الْقُرَشِيُّ وَيُعْرَفُ بِالْجَامِعِ لِجَمْعِهٖ الْعُلُوْمَ لٰكِنْ ضَعَّفَهٗ اَهْلُ الْحَدِيْثِ مِنَ الطَّبَقَةِ السَّابِعَةِ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ وَمِائَةٍ. قَالَ السَّيُوْطِيُّ هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ وَحَوْزَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ. قُلْتُ هُوَ اَبُو الْاَشْهَبِ الثَّقَفِيُّ الْبَكْرِيُّ الْبَصْرِيُّ الْاَصَمُّ نَزِيْلُ بَغْدَادَ. قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ صَدُوْقٌ مِنْ

التاسعة وعد من شيوخ ابن ماجة مات سنة ست عشرة ومائتين قال السيوطي والهياج قلت هو الهياج بن بسطام التميمي البرجمي بضم الموحدة والجيم بينهما راء ساكنة ابو خالد السهروي من الطبقة السابعة مات سنة سبع وسبعين ومائة. قال السيوطي ووكيع بن جراح قلت قال الامام ابن الاثير في جامع الاصول وابو سفيان وكيع بن جراح ابن مليح ابن عدي الرواسي الكوفي من قيس غيلان وقيل اصله قرية من قرى النيشابور سمع اسماعيل بن ابي خالد وهشام بن عروة وسليمان الاعمش وابن جريج والاوزاعي. وشعبة روى عنه ابن المبارك وقتيبة بن سعيد واحمد بن حنبل ويحيى بن معين وعلي بن المديني وخلق كثير سواهم قدم بغداد وحدث بها وهو من امشائخ الحديث الثقات المعول بحديثهم المرجوع الى قولهم كبير القدر قال يحيى بن معين ما رأيت افضل من وكيع وكان يفتي بقول ابي حنيفة وكان قد سمع منه شيئا كثيرا. ولد سنة تسع وقيل ثمان وعشرين ومائة ومات سنة سبع وتسعين ومائة يوم عاشوراء وعده العسقلاني من مشائخ الستة وقال ثقة حافظ عابد من كبار التاسعة. وفي الكرماني شرح البخاري قال احمد بن حنبل ما رأيت اوعى للعلم ولا احفظ من وكيع. وقال يحيى بن اكثم كان يصوم الدهر ويختم القرآن كل ليلة ويفتي بقول ابي حنيفة. انتهى. قال السيوطي ويحيى بن ابي ايوب المصري ويحيى بن نظر بن صاحب ويحيى بن يمان ويزيد بن ذريع. قلت هو ابو معاذة البصري. قال في تقريب التهذيب ثقة ثبت من الثامنة مات سنة اثنين وثمانين ومائة وعد من مشائخ الستة. قال ويزيد بن هارون قلت هو ابو خالد الواسطي السلمي مولاهم. قال الحافظ ابن حجر ثقة متقن عابد من التاسعة مات سنة ست ومائتين وقد قارب التسعين وفي جامع الاصول روى عنه احمد بن حنبل وعلي بن المديني وابو بكر بن ابي شيبة واحمد بن منيع والحسن بن عرفة وغيرهم قدم بغداد وحدث بها ولد سنة ثماني عشر ومائة. قال ابن المديني لم ار احدا احفظ من ابن الهارون، كان عالما بالحديث حافظا ثقة عابدا عالما زاهدا قال الزعفراني ما رأيت احدا قط خيرا من يزيد بن هرون. قال السيوطي ويونس

بْنُ بُكَيْرٍ الشَّيْبَانِيُّ قُلْتُ هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ الْجَمَّالُ الْكُوْفِيُّ مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّتِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ وَهُوَ مِنْ شُيُوْخِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ. قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَاَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ قُلْتُ هُوَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ الْإِمَامُ قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ ثِقَةٌ حَافِظٌ لَّهٗ تَصَانِيْفُ مِنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّثَمَانِيْنَ وَمِائَةٍ وَّقِيْلَ بَعْدَهَا. قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَاَبُوْ حَمْزَةَ الْيَشْكُرِيُّ. قُلْتُ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَرْوَزِيُّ. قَالَ ابْنُ حَجَرٍ ثِقَةٌ فَاضِلٌ مِّنَ السَّابِعَةِ مَاتَ سَنَةَ سَبْعٍ اَوْ ثَمَانٍ وَّسِتِّيْنَ وَمِائَةٍ وَعُدَّ مِنْ شُيُوْخِ ابْنِ مَاجَةَ. قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَاَبُوْ صَغِيْرٍ الصَّغَانِيُّ وَاَبُوْ شِهَابٍ الْخَيَّاطُ الْكَبِيْرُ وَاسْمُهٗ مُوْسَى بْنُ نَافِعٍ الْاَسَدِيُّ وَيُقَالُ الْهُذَلِيُّ. قَالَ فِيْ تَقْرِيْبِ التَّهْذِيْبِ صَدُوْقٌ مِّنَ السَّادِسَةِ وَعُدَّ مِنْ شُيُوْخِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيِّ قَالَ السُّيُوْطِيُّ وَاَبُوْ مُقَاتِلٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ قُلْتُ قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ مَقْبُوْلٌ مِّنَ الثَّامِنَةِ وَعُدَّ مِنْ شُيُوْخِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ السُّيُوْطِيُّ الْقَاضِيْ اَبُوْ يُوْسُفَ قُلْتُ هُوَ الْإِمَامُ فَقِيْهُ الْفُقَهَاءِ وَقُدْوَةُ الْعُلَمَاءِ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبُوْ يُوْسُفَ الْقَاضِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهٗ اَوَّلًا. اِنْتَهٰى كَلَامُ السُّيُوْطِيِّ وَلَا يَخْفٰى اَنَّ مَا ذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ شِرْذِمَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَهَا اَنَا اَذْكُرُ جَمْعًا مِّنْ مُّعْتَمِدِيْ اَصْحَابِهٖ. قَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ حَجَرٍ فِيْ رِسَالَتِهِ الْمُسَمَّاتِ بِخَيْرَاتِ الْحِسَانِ اِنَّ مِنْ اَصْحَابِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَبْدَ الرَّزَّاقِ. قُلْتُ ذَكَرَ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ نَافِعِ بْنِ حُمَيْدِيٍّ مَوْلَاهُمْ صَنْعَانِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ وَهُوَ اَحَدُ الْمَشْهُوْرِيْنَ الْمُكْثِرِيْنَ بِالرِّوَايَةِ صَاحِبُ تَالِيْفَاتٍ كَثِيْرَةٍ وَّكَانَتِ الرِّحْلَةُ اِلَيْهِ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ سَمِعَ مَعْمَرًا وَّالثَّوْرِيَّ وَغَيْرَهُمَا، رَوٰى عَنْهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَغَيْرُهُمْ وُلِدَ سَنَةَ سِتٍّ وَّعِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ وَمَاتَ سَنَةَ اِحْدٰى عَشَرَةَ وَمِائَتَيْنِ. قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ هُوَ مِنَ الطَّبَقَةِ التَّاسِعَةِ مَاتَ وَلَهٗ خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ سَنَةً. وَمِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَلٰى مَا فِيْ مُسْنَدِ الْاِمَامِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَدَّهُ الْعَسْقَلَانِيُّ مِنْ شُيُوْخِ السِّتَّةِ وَقَالَ ثِقَةٌ مُّتْقِنٌ مِّنْ كِبَارِ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ وَّثَمَانِيْنَ وَمِائَةٍ. قَالَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ فِيْ اِثْنَيْنِ وَثَمَانِيْنَ وَمِائَةٍ عَلَى الْاَصَحِّ. تُوُفِّيَ عَالِمُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ الْحَافِظُ عَاشَ ثَلَاثًا وَّسِتِّيْنَ سَنَةً.

قَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ اِنْتَهَى الْعِلْمُ اِلَيْهِ فِيْ زَمَانِهٖ وَكَانَ بَعْدَ الثَّوْرِيِّ اَثْبَتَ مِنْهُ
ذَكَرَهُ الْجَزْرِيُّ فِيْ طَبَقَاتِ الْقُرَّاءِ مِنْ رُوَاةِ حَمْزَةَ وَمِنْهُمْ اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ وَهُوَ عَبْدُ
الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ يَحْيَى الْكُوْفِيُّ ثِقَةٌ شَهِيْرٌ مِنَ الطَّبَقَةِ التَّاسِعَةِ وَمَاتَ
سَنَةَ اثْنَيْنِ وَمِائَتَيْنِ وَعَدَّهُ الْعَسْقَلَانِيُّ مِنْ شُيُوْخِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَاَبِيْ دَاؤُدَ
وَالتِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ . وَمِنْهُمْ اَبُوْ دَاؤُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَلٰى مَا رَوَاهُ الْاِمَامُ اَبُوْ مَعْشَرٍ
بِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِيْ دَاؤُدَ الطَّيَالِسِيِّ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ قَالَ وُلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ وَقَدِمَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ الْكُوْفَةَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّتِسْعِيْنَ سَمِعْتُهٗ وَاَنَا ابْنُ عَشْرَةِ سَنَةٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ هٰذَا
هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاؤُدَ بْنِ جَارُوْدِ الطَّيَالِسِيُّ الْبَصْرِيُّ . قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ ثِقَةٌ حَافِظٌ
مِنَ التَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّمِائَتَيْنِ وَهُوَ مِنْ شُيُوْخِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَغَيْرِهِمَا
وَمِنْ جُمْلَةِ رُوَاتِهٖ اَيْضًا اِمَامُ الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيْلِ الْحَافِظُ النَّاقِدُ عَظِيْمُ الْقَدْرِ
كَبِيْرُ الْمَنْزِلَةِ اِمَامُ الْاَئِمَّةِ الْاَعْلَامِ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ عَلٰى مَا رَوٰى اَبُوْ مَعْشَرٍ بِاِسْنَادِهٖ
عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ بِنْتَ عَجْرَدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ جُنْدِ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ الْجَرَادُ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ
قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ الْغَطَفَانِيُّ مَوْلَاهُمْ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْبَغْدَادِيُّ ثِقَةٌ
حَافِظٌ اِمَامُ الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيْلِ مِنَ الْعَاشِرِ قُلْتُ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ وَغُسِّلَ عَلَى الْاَعْوَادِ الَّتِيْ
غُسِّلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَتَبْتُ بِيَدِيْ هٰذِهٖ سِتَّمِائَةِ
اَلْفِ حَدِيْثٍ . قَالَ الْاِمَامُ الشَّافِعِيُّ رَوٰى عَنْهُ كِبَارُ الْاَئِمَّةِ مِنْهُمُ الْمُسْلِمُ وَ
الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ . وَمِنْ تَابِعِي الْاِمَامِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُقْتَفِيْ اٰثَارِهِ الْاِمَامُ يَحْيَى
بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَيَدُلُّ عَلٰى مَا رَوَاهُ الْخَطِيْبُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ
يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ يَقُوْلُ مَا سَمِعْنَا اَحْسَنَ مِنْ رَأْيِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَدْ اَخَذْنَا
اَكْثَرَ اَقْوَالِهٖ . قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ يَذْهَبُ فِي الْفَتْوٰى اِلٰى
قَوْلِ الْكُوْفِيِّيْنَ وَيَخْتَارُ قَوْلَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ مِنْ اَقْوَالِهِمْ وَيَتَّبِعُ رَأْيَهٗ مِنْ بَيْنِ اَصْحَابِهٖ
قَالَ الْاِمَامُ ابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ رَوٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ عَبْدُ
الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَمُسَدَّدٌ وَاَحْمَدُ بْنُ

حَنبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَغَيْرُهُمْ قَدِمَ بَغْدَادَ وَحَدَّثَ بِهَا وَهُوَ إِمَامٌ كَبِيرٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ عَالِمٌ عَارِفٌ بِالْحَدِيثِ مَشْهُورٌ مُتَّفَقٌ وُلِدَ سَنَةَ عِشْرِينَ وَمِائَةٍ وَمَاتَ فِي صَفَرٍ سَنَةَ ثَمَانٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ. قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَمْ تَرَ عَيْنِي مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ مَا رَأَيْتُ عَالِمًا بِالرِّجَالِ مِنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ. قَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ حَجَرٍ سُئِلَ ابْنُ مَعِينٍ هَلْ رَوَى سُفْيَانُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَحُكِيَ عَنْ أَبِي يُوسُفَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ أَشَدُّ مُتَابَعَةً مِنِّي لِأَبِي حَنِيفَةَ. قُلْتُ ظَهَرَ مِنْ هٰذَا أَنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي حَنِيفَةَ وَمَنْ أَخَذَ الْعِلْمَ مِنْهُ. قَالَ ابْنُ حَجَرٍ الْعَلَّامَةُ قَالَ الثَّوْرِيُّ لِمَا قِيلَ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ أَبِي حَنِيفَةَ، لَقَدْ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ أَفْقَهِ أَهْلِ الْأَرْضِ. وَقَالَ أَيْضًا إِنَّ الَّذِي يُخَالِفُهُ يَحْتَاجُ إِلَى أَنْ يَكُونَ أَعْلَى مِنْهُ قَدْرًا وَأَوْفَرَ عِلْمًا وَيُؤَيِّدُ مَا يُؤْخَذُ ذٰلِكَ وَلَمَّا حَجَّا كَانَ يُقَدِّمُهُ وَيَمْشِي خَلْفَهُ وَلَا يُجِيبُ إِذَا سُئِلَ حَتَّى يَكُونَ أَبُو حَنِيفَةَ هُوَ الْمُجِيبُ انْتَهَى. فَمَا حَكَاهُ بَعْضُ الْمُؤَرِّخِينَ لَا يُعْتَبَرُ بِهِ، لَعَلَّ مِنْ وَضْعِ الْحَاسِدِينَ لَهُ. قَالَ فِي جَامِعِ الْأُصُولِ فِي ذِكْرِ سُفْيَانَ هُوَ أَبُو عَبْدِ اللهِ سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ الثَّوْرِيُّ الْكُوفِيُّ، إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ وَحُجَّةُ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ أَجْمَعِينَ فِي رُتْبَةٍ مِنَ الْعِلْمِ وَالْاِجْتِهَادِ وَالْحَدِيثِ وَالزُّهْدِ وَالْوَرَعِ وَالْفِقْهِ وَإِلَيْهِ الْمُنْتَهَى فِي عِلْمِ الْحَدِيثِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْعُلُومِ وَهُوَ أَحَدُ الْأَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِينَ وَأَحَدُ أَقْطَابِ الْإِسْلَامِ وَأَرْكَانِ الدِّينِ وُلِدَ فِي أَيَّامِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ سَنَةَ سَبْعٍ وَتِسْعِينَ وَمَاتَ بِالْبَصْرَةِ سَنَةَ إِحْدَى وَسِتِّينَ وَمِائَةٍ فِي خِلَافَةِ الْمَهْدِيِّ رَوَى عَنْهُ مَعْمَرٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَشُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ وَيَحْيَى الْقَطَّانُ وَوَكِيعٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهُمْ وَسَمِعَ أَبَا إِسْحٰقَ وَعَمْرَو بْنَ مُرَّةَ وَمَنْصُورًا وَغَيْرَهُمْ. وَقَدْ مَرَّ غَيْرَ مَرَّةٍ أَنَّ الْإِمَامَ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ مِنْ تَلَامِذَةِ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ الْأَثِيرِ وَهُوَ أَبُو عَبْدِ اللهِ مَالِكُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ مِنْ بَنِي حُمَيْرِ بْنِ سَبَاءٍ الْأَكْبَرِ ثُمَّ مِنْ بَنِي يَشْجُبَ بْنِ قَحْطَانَ وَفِي نَسَبِهِ خِلَافٌ غَيْرُ هٰذَا وُلِدَ سَنَةَ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ وَمَاتَ بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَةٍ وَلَهُ أَرْبَعٌ وَثَمَانُونَ سَنَةً. قَالَ الْوَاقِدِيُّ مَاتَ

وَلَهُ تِسْعُوْنَ سَنَةً وَلَهُ وَلَدٌ اِسْمُهُ يَحْيىٰ وَلَا يُعْلَمُ لَهُ غَيْرُهُ وَهُوَ اِمَامُ الْحِجَازِ

بَلِ النَّاسِ فِي الْفِقْهِ وَالْحَدِيْثِ وَكَفَاهُ فَخْرًا اَنَّ الشَّافِعِيَّ مِنْ اَصْحَابِهِ. اَخَذَ الْعِلْمَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ وَنَافِعٍ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ وَمُحَمَّدِ بْنِ

الْمُنْكَدِرِ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَسَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ وَخَلْقٍ

كَثِيْرٍ سِوَاهُمْ وَاَخَذَ الْعِلْمَ عَنْهُ خَلْقٌ كَثِيْرٌ لَا يُحْصَوْنَ كَثْرَةً وَهُمْ اَئِمَّةُ

الْبِلَادِ مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ دِيْنَارٍ وَاَبُوْ هِشَامِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ وَ

عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عِيْسٰى وَهٰؤُلَاءِ نُظَرَاءُهُ اَصْحَابِهِ وَمَعِيْنُ بْنُ

عِيْسٰى وَيَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ وَاَصْبَغُ

وَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ مِمَّنْ لَا يُحْصٰى عَدَدُهُ. وَهٰؤُلَاءِ مَشَائِخُ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَاَبِيْ

دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ وَغَيْرِهِمْ مِنْ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ

قَالَ مَالِكٌ قَلَّ مَنْ كَتَبْتُ عَنْهُ الْعِلْمَ مَا مَاتَ حَتّٰى يَجِيْئَنِيْ وَيَسْتَفْتِيَنِيْ. وَكَانَ

مَالِكٌ بَالِغًا فِيْ تَعْظِيْمِ الْحِلْمِ وَالدِّيْنِ حَتّٰى كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّحَدِّثَ تَوَضَّاَ وَ

جَلَسَ عَلٰى صَدْرِ فِرَاشِهِ وَسَرَّحَ لِحْيَتَهُ وَاسْتَعْمَلَ الطِّيْبَ وَتَمَكَّنَ مِنَ الْجُلُوْسِ

عَلٰى وَقَارٍ وَهَيْبَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اُحِبُّ اَنْ اُعَظِّمَ حَدِيْثَ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ قَطَّانٍ مَا فِي الْقَوْمِ اَصَحُّ حَدِيْثًا

مِنْ مَالِكٍ. وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِذَا ذُكِرَ الْعُلَمَاءُ فَمَالِكٌ النَّجْمُ. وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رَاَيْتُ

عَلٰى بَابِ مَالِكٍ كُرَاعًا مِنْ اَفْرَاسِ خُرَاسَانَ وَبِغَالِ مِصْرَ مَا رَاَيْتُ اَحْسَنَ مِنْهُ فَقُلْتُ

لَهُ مَا اَحْسَنَهُ. فَقَالَ هُوَ هَدِيَّةٌ مِنِّيْ اِلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ دَعْ لِنَفْسِكَ

مِنْهَا دَابَّةً تَرْكَبُهَا. فَقَالَ اَنَا اَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ اَطَاَ تُرْبَةً فِيْهَا رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَافِرِ دَابَّةٍ. وَكَمْ مِثْلُ هٰذِهِ الْمَنَاقِبِ لِهٰذَا الطَّوْدِ

الْاَشَمِّ وَالْبَحْرِ الزَّاخِرِ. قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ عَنِ الْاِمَامِ الْبُخَارِيِّ اَصَحُّ الْاَسَانِيْدِ

مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنَ السَّابِعَةِ مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّسَبْعِيْنَ وَكَانَ مَوْلِدُهُ

سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّتِسْعِيْنَ. وَذَكَرَهُ الْعَلَّامَةُ الْجَزَرِيُّ فِيْ طَبَقَاتِ الْقُرَّاءِ قَالَ رَوٰى

عَنْ نَافِعٍ وَرَوٰى عَنْهُ الْاَوْزَاعِيُّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَالْحُلْوَانِيُّ. وَمِنْ جُمْلَةِ اَصْحَابِ

الْاِمَامِ الشَّيْخُ الزَّاهِدُ الْفَقِيْهُ ابْنُ اَيُّوْبَ الْعَامِرِيُّ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْبَلْخِيُّ الْحَنَفِيُّ قَالَ

الذهبي خلف بن ايوب ابو سعيد البلخي احد فقهاء الاسلام ببلخ. روى عن
عوف ومعمر وجماعة عنه احمد وابو كريب وخلف. قال ابن حبان في الثقات.
وقال ابن معين ضعيف. قلت وكان ذا علم وعمل وتاله. مات سنة خمس و
مائتين على الصحيح وروى عنه جماعة. انتهى. وقال بعضهم انه رأى ابا
حنيفة وتلمذ على ابي يوسف وقال هو امام فقيه فائق في البلاد في الديانة
والصلاح والتقوى وصحب الثوري ايضا وعده في تقريب التهذيب من شيوخ الترمذي
وقال من التاسعة مات سنة خمس عشرة بعد المائتين وفي كنز الخفي ان خلف
بن ايوب كان من كبراء العلماء العاملين بالعلم بلغ من الزهد والورع مبلغا
قصر عنه اترابه وامثاله. وكان لا يخاف في الله لومة لائم. قيل قام ابراهيم
بن يوسف يوما من المجلس ودخل مسكنه فانتصبت امرأة بين يديه فقال
لها تكلمي بحاجتك. فقالت الستم تروون ان النظر في وجه العالم عبادة.
فبكى ابراهيم حتى صفت العبر. فقال غلطت اولئك الذين اصبحوا في اطباق
الثرى منذ كذا. وان اردت فهذا ان قبر خلف بن ايوب وشقيق بن ابراهيم.
ثم ذكر من كرامات خلف ما يطول ذكره. ومن جملة رواة الامام الاعظم
حماد بن زيد على ما مر. قال العسقلاني حماد بن زيد بن درهم الازدي الجعفي
ابو اسماعيل البصري ثقة ثبت فقيه قيل انه كان ضريرا ولعله طرأ عليه
لانه صح انه كان يكتب من كبار التاسعة. مات سنة تسع وسبعين ومائة و
له احد وثمانون سنة وعد من مشائخ الستة. وفي جامع الاصول حماد بن
زيد احد الاعلام الاسباط روى عنه ابن المبارك ويحيى بن سعيد بن مهدي
مات سنة تسع وسبعين ومائة ومن رواته اسماعيل بن عياش على ما رواه
ابو معشر باسناده. وهو من شيوخ ابي داود والنسائي والترمذي وابن ماجة
وحكى الامام عبد العظيم المنذري عن ابن معين انه ثقة. قال الحافظ ابن
حجر من الثامنة. مات سنة احد او اثنتين وثمانين بعد مائة وله تسع
وتسعون سنة. ومن اصحاب الامام الكبير والولي الشهير ذي المناقب العلية
والمقامات الجلية ابراهيم بن ادهم رضي الله عنه. حكى انه كان يحضر مجلس

أبي حنيفة والناس ينظرون إليه بنظر الحقارة فكان أبو حنيفة يعظمه ويقول
يا سيدنا إبراهيم. وعدّه الشيخ أبو عبد الرحمن السلمي في الطبقة الأولى
من مشائخ الصوفية وفضائله ومناقبه أكثر من أن تحصى. مات في سنة اثنتين
وستين بعد المائة بالشام. ومنهم الشيخ الجليل والإمام النبيل أبو علي
فضيل بن عياض الخراساني وله مقامات وكرامات سنية مشروحة في
الكتب. وبدأ الشيخ أبو عبد الرحمن من الطبقة الأولى من أكابر الصوفية
بذكره. قال إبراهيم بن شماس سمعت الفضيل يقول ولدت بأبي
ورد. وقال عبد الله بن محمد إنه بخاري الأصل مات في المحرم سنة سبع
وثمانين ومائة وقيل قبلها. ومنهم قطب الأولياء وقدوة الأتقياء
المحبوب الصمداني أبو يزيد البسطامي على ما ذكر في تاريخ مشاهدة الأصفياء
لإخوان العلم والصفاء حكاية عن بعضهم مات أبو يزيد سنة إحدى وستين
ومائتين. وسمعت حسين بن يحيى أنه مات سنة أربع وثلاثين ومائتين والله
أعلم. ومنهم شقيق البلخي ومنهم شقيق بن إبراهيم أبو علي الأزدي من
أهل بلخ حسن الجري على سبيل التوكل وحسن الكلام فيه وهو من مشاهير
خراسان وأظنه أول من تكلم بعلوم الأحوال بكورة خراسان. كان أستاذ حاتم
الأصم، صحب إبراهيم بن أدهم وأخذ عنه الطريقة. انتهى. قلت هو
تلميذ زفر وقد صحب أبا حنيفة رضي الله عنه أيضاً. ومنهم تلميذ الإمام
الأعظم بالواسطة الإمام الهمام حجة الله على الأنام محمد بن علي أبو عبد الله
الحكيم الترمذي صاحب نوادر الأصول والمقامات العلية والكرامات الجلية
مات سنة خمس وخمسين ومائتين قال الشيخ السلمي لقي أبا تراب النخشبي
وصحب يحيى بن جلاء وأحمد خضرويه وهو من كبار مشائخ خراسان وصاحب
التصانيف المشهورة وكتب الحديث الكثير. قلت هو يروي عن أبيه عن محمد
بن الحسن. ومنهم بالواسطة فيما أظن أبو حمزة البغدادي. قال الشيخ
السلمي صحب السري السقطي وكان من رفقاء أبي تراب النخشبي في أسفاره و
هو من أولاد عيسى بن أبان وصحب أيضاً بشراً. توفي سنة تسع وثمانين بعد

انہ اثنتین انتھی۔ قلت عیسی بن ابان من اعیان فقہاء ابی حنیفۃ، قال مات قبل جنید رضی اللہ عنہم۔

تتمیم فی ذکر جمع من ائمۃ مذہبہ من الفقہاء والمحدثین والعلماء

المعتمدین فمنہم الامام الفقیہ المحدث القاری ابو یعلی معلی بن منصور القاضی البخاری نزیل بغداد وعدہ الحافظ ابن حجر من شیوخ البخاری و مسلم و الترمذی وابی داود والنسائی وابن ماجۃ قال ثقۃ سنی فقیہ طلب القضاء فامتنع، من العاشرۃ۔ مات سنۃ احدی عشرۃ ومائتین و ذکرہ العلامۃ الجزری فی طبقات القراء وقال ان معلی بن منصور الفقیہ الحنفی ثقۃ مشہور روی القراءۃ عن ابی بکرۃ کان من اصحاب ابی یوسف وحدث عن مالک بن انس و اللیث۔ روی القراءۃ عن محمد بن سعدان وسمع منہ علی بن المدینی وابوبکر ابی شیبۃ۔ وقال العجلی ثقۃ نبیل صاحب السنۃ طلبوہ علی القضاء غیر مرۃ۔ قلت کتب الحدیث بروایۃ معلی عن ابی یوسف مشحونۃ۔ ومنہما ابنہ یحیی بن معلی بن منصور ابو عوانۃ الرازی نزیل بغداد وعدہ العسقلانی فی شیوخ ابن ماجۃ وقال صدوق صاحب حدیث من الحادی عشر۔ ومنہم بشر بن الولید الکندی تلمیذ الامام ابی یوسف روی عنہ البغوی ابو یعلی وحامد بن شعیب۔ قال الذہبی تفقہ بابی یوسف، کان واسع الفقہ متعبدا، وردہ فی الیوم واللیلۃ مائتا رکعۃ کان یلزمہا بعد ما فلج وشاخ۔ قال صالح صدوق ولکنہ لا یعقل۔ وعن الدار قطنی ثقۃ مات سنۃ ثمان وثلاثین ابن ماجۃ من الطبقۃ الثامنۃ۔ مات سنۃ تسع وثمانین بعد المائۃ۔ قال ابن حجر ہو من الفقہاء الحنفیۃ۔ ومنہم الامام محمد بن سماعۃ۔ قال الامام ابن الاثیر ہو ابو ہشام محمد بن یزید بن محمد بن کثیر بن رفاعۃ بن سماعۃ الرعافی الکوفی۔ ولی القضاء ببغداد وروی عن حفص بن غیاث وعبد اللہ بن ادریس وابی بکر بن عیاش روی عنہ البخاری ومسلم وغیرہما مات سنۃ ثمان واربعین ومائتین۔ رفاعۃ بکسر الراء وتخفیف الفاء والعین المہملۃ وسماعۃ بفتح السین وتخفیف

المبيم. هذا. ولكن ذكر الحافظ ابن حجر. محمد بن سماعة عبد الله بن هلال التميمي الكوفي القاضي الحنفي صدوق من العاشرة. مات سنة ثلاث وثلاثين بعد المائتين وقد جاوز المائة. قلت هو تلميذ الإمام الحسن بن زياد اللؤلؤي. ومنهم الحارث بن مرة ابو مرة الحنفي اليماني ثم البصري قال ابن حجر صدوق من التاسعة. قال ابن اثير روى عن اسمعيل بن هشام الحنفي. ومنهم الإمام العالم الصالح الفقيه محمد بن شجاع فقيه العراق تلميذ الإمام الحسن بن زياد. قال الإمام الشافعي مات سنة ست وستين ومائتين. وقال الحافظ ابن حجر من الحادي عشر مات وله خمس وثمانون سنة وعده العلامة الجزري في طبقات القراء. وقال محمد بن شجاع ابو عبد الله البلخي البغدادي الفقيه الحنفي عالم صالح مشهود كان ينال من احمد و ينقص الشافعي ولما حضرته الوفات رجع عن ذالك كله وذكر مناقبهم ومات يوم عرفة وهو ساجد في اخر سجدة من صلوة العصر سنة اربع وستين ومائتين وقيل سنة ست وستين في عاشر ذي الحجة. ومنهم الإمام الطحاوي. قال الإمام ابن الاثير هو ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة الازدي الطحاوي. اليه انتهت رياسة ابي حنيفة بالمصر. اخذ العلم عن جعفر بن عمران وابي حازم عبد الحميد بن عبد العزيز، كان شافعيا يتفقه على المزني فانتقل منه الى جعفر بن عمران وبلغ الغاية في العلم وصنف الكتب ولد سنة ثمان وثلاثين ومائتين ومات سنة احدى وعشرين وثلاث مائة. قال الإمام الشافعي صنف كتبا مفيدة. منها احكام القران واختلاف العلماء و معاني الاثار والشروط وله تاريخ كبير وغير ذالك ونسبته الى قرية بصعيد مصر. قال الجزري اخذ الطحاوي مذهب ابي حنيفة عن محمد بن سنان عن عيسى الشيرازي وهو عن محمد بن الحسن الشيباني. اخذ القراءة عن موسى بن عيسى وهو عن خلف وهو عن يحيى وهو عن حمزة فيما اظن الشيخ الطحاوي وغيره جعفر بن عمران. قال العسقلاني هو جعفر بن محمد بن عمران الثعلبي الكوفي قد ينسب الى جده صدوق من الحادي عشر، عده من

شُيُوخِ النَّسَائِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ وَمِنْهُمْ شَيْخُ الطَّحَاوِيِّ وَغَيْرُهُ أَبُو خَازِمٍ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْحَنَفِيُّ. قَالَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ قَاضِي الْقُضَاةِ لَهُ أَخْبَارٌ وَمَحَاسِنُ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَتَيْنِ وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ أَبُو عِصْمَةَ عِصَامُ بْنُ يُوسُفَ الْبَلْخِيُّ شَيْخُ الْحَنَفِيَّةِ. قَالَ أَبُو مُطِيعٍ، لَوْ كَانَ الْعِصَامُ فِي زَمَنِ الْفَارُوقِ لَشَاوَرَهُ مَاتَ سَنَةَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمِائَتَيْنِ عَنْ أَرْبَعَةٍ وَثَمَانِينَ وَمِنْهُمْ إِمَامُ أَئِمَّةِ الْهُدَى، نَقِيبُ الْفُقَهَاءِ، عُمْدَةُ الْمُحَدِّثِينَ الشَّيْخُ الشَّهِيرُ أَبُو حَفْصٍ الْكَبِيرُ الْبُخَارِيُّ وَشَيْخُ مَا وَرَاءَ النَّهْرِ، تِلْمِيذُ الْإِمَامِ الرَّبَّانِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ الشَّيْبَانِيِّ، مَاتَ سَنَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ مِنْ سَبْعٍ وَسِتِّينَ بِبُخَارَا، وَتَخْطِئَةُ الْإِمَامِ الْبُخَارِيِّ فِي مَسْأَلَةِ رَضَاعِ الصَّبِيِّ مِنْ ثَدْيِ غَيْرِ الْآدَمِيِّ وَإِخْرَاجُ الْبُخَارِيِّ مِنْ أَجْلِ ذَالِكَ مَعْرُوفٌ فِي الْكُتُبِ وَمِنْهُمُ الْقَاضِي بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ شَيْخُ الطَّحَاوِيِّ وَغَيْرِهِ. قَالَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ كَانَ مِنَ الْبَكَّائِينَ الْعَالِمِينَ لِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى، بَقِيَ مَسْجُونًا مُدَّةَ سِنِينَ وَكَانَ يُحَدِّثُ فِي السِّجْنِ مَاتَ سَنَةَ سَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ. وَمِنْهُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْبَارِقِ الْحَنَفِيُّ الْكُوفِيُّ شَيْخُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيِّ مِنْ شُيُوخِ التِّرْمِذِيِّ مِنَ الثَّامِنَةِ كَذَا فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ. وَمِنْهُمْ عُمْدَةُ الْمُحَدِّثِينَ الْقُدْوَةُ الْحَافِظُ الْقَاضِي أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْبَرْقِيُّ الْفَقِيهُ الْحَافِظُ صَاحِبُ الْمُسْنَدِ. قَالَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ كَانَ بَصِيرًا بِالْفِقْهِ عَارِفًا بِالْحَدِيثِ وَعَدَّهُ زَاهِدًا الْكَبِيرُ الْقُدْوَةُ مِنْ أَعْيَانِ الْحَنَفِيَّةِ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَمِائَتَيْنِ. وَمِنْهُمُ الشَّيْخُ الْعَالِمُ الْحَكَمُ بْنُ الْمَعْبَدِ الْخُزَاعِيُّ الْفَقِيهُ الْأَصْفَهَانِيُّ. قَالَ الْإِمَامُ الْيَافِعِيُّ كَانَ مِنْ كِبَارِ الْحَنَفِيَّةِ وَثِقَاتِهِمْ. مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَتَيْنِ وَالْبَرْقِيُّ نِسْبَةٌ إِلَى الْبَرْقِ وَهُوَ بَيْتٌ كَبِيرٌ مِنْ خَوَارِزْمَ، انْتَقَلُوا إِلَى بُخَارَى وَبَرْقُ أَصْلُهُ بَرَه. كَذَا فِي الْأَنْسَابِ وَمِنْهُمْ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الْقُمِّيُّ صَاحِبُ أَحْكَامِ الْقُرْآنِ وَإِمَامُ الْحَنَفِيَّةِ تِلْمِيذُ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ وَشَيْخُ أَحْمَدَ بْنِ سَعْدَوَيْنِ كَذَا فِي الْأَنْسَابِ السَّمْعَانِيِّ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْقَاضِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قَالَ الْإِمَامُ الْيَافِعِيُّ كَانَ مَوْصُوفًا بِالزُّهْدِ وَالْعِبَادَةِ وَالْعَدْلِ فِي الْأَحْكَامِ وَلِيَ

القضاء ببغداد ثم ببصرة مات سنة اثنی عشر ومائتین قال العسقلانی من الطبقة التاسعة، مات فی خلافة المأمون. قال الذهبی حدث عن عمر بن ذر ومالک بن مغول وابن ابی زنیب وطائفة وعنه سهل بن عثمان وعلی (ابن) الموفق الرازی وجماعة وهو من کبار الفقهاء. وقال محمد بن عبد الله الانصاری ما ولی قضاء الرصافة من لدن عمر الی الیوم اعلم من اسمعیل قیل ولا الحسن، قال ولا الحسن البصری. ومنهم الشیخ الفقیه عبد الکبیر بن عبد المجید البصری ابوبکر الحنفی. قال العسقلانی ثقة من الطبقة التاسعة وهو من شیوخ البخاری ومسلم وابی داود والترمذی والنسائی وابن ماجة مات سنة اربع ومائتین. ومنهم محمد بن خالد البصری الحنفی من شیوخ ابی داود والنسائی والترمذی وابن ماجة. ذکره الحافظ ابن حجر من العاشرة. ومنهم محمد بن مبشر ابو سعید الصاغانی البلخی الحنفی. قال ابن حجر من التاسعة وهو من شیوخ الترمذی. ومنهم الشیخ ایوب بن النجار ابو اسمعیل الحنفی. قال الحافظ ابن حجر ثقة مدلس من الثامنة وهو من شیوخ ابی داود ومسلم والنسائی ومنهم یونس بن قاسم ابو عمر الیمانی الحنفی. قال فی تقریب التهذیب ثقة من الثامنة وهو من شیوخ البخاری. ومنهم الفقیه ابو حیة محمد بن مقاتل الرازی من اعیان الحنفیة، عده العسقلانی من الطبقة الحادی عشرة من المحدثین. ومنهم الامام احمد بن الحسین شیخ الحنفیة ببغداد. وقال الامام الیافعی ناظره داود الظاهری مرة فانقطع. مات سنة سبع عشرة وثلاث مائة. ومنهم الفقیه الصالح محمد بن عبد الله بن دینار النیشاپوری فی تاریخ الیافعی عن الحاکم قال قال کان یصوم النهار ویقوم اللیل ویصبر علی الفقر. ما رأیت فی مشائخنا اصحاب الرأی اعبد منه مات سنة ثمان وثلاثین وثلاث مائة. ومنهم عمدة اهل المعقول بشر المرئیسی تلمیذ الامام ابی یوسف مات سنة ثمان عشرة بعد المائتین. ومنهم العارف الکبیر الولی الشهیر یحیی بن معاذ الرازی رای النبی صلی الله علیه وسلم فقال این اطلبک یا رسول الله فقال عند علم ابی حنیفة.

قَالَ السُّلَمِيُّ خَرَجَ يَحْيٰى إِلٰى بَلْخَ وَأَقَامَ بِهَا مُدَّةً ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى نَيْشَابُوْرَ وَمَاتَ بِهَا سَنَةَ ثَمَانٍ وَّخَمْسِيْنَ وَمِائَتَيْنِ. قُلْتُ مَحَاسِنُهُ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصٰى. مَنْ أَرَادَ الْإِطِّلَاعَ عَلَيْهَا فَلْيَرْجِعْ إِلَى الْمُطَوَّلَاتِ. وَمِنْهُمْ قُدْوَةُ أَهْلِ اللُّغَةِ الْجَاحِظُ الْبَصْرِيُّ فِي الْأُصُوْلِ حَنَفِيٌّ وَفِي الْفُرُوْعِ. فَضَائِلُهُ مَذْكُوْرَةٌ فِي التَّوَارِيْخِ مَا يَتَحَيَّرُ فِيْهِ النَّاظِرُ مِنْ بَرَاعَتِهِ فِي الْفُنُوْنِ الْأَدَبِيَّةِ وَبَلْدَمَهُ الدَّرَجَةُ الْقُصْوٰى فِي الْعُلُوْمِ الْعَرَبِيَّةِ. مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّخَمْسِيْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ. وَمِنْهُمُ الْفَقِيْهُ أَبُوْ بَكْرٍ يَحْيٰى بْنُ نَصْرٍ الْبَلْخِيُّ الْقُوْمَشِيُّ. مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّسِتِّيْنَ وَمِائَتَيْنِ. وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ شَيْخُ الْحَنَفِيَّةِ بِمَا وَرَاءَ النَّهْرِ أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ. قَالَ الْإِمَامُ الْيَافِعِيُّ كَانَ مُحَدِّثًا رَأْسًا فِي الْفِقْهِ. صَنَّفَ التَّصَانِيْفَ، مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ عَلَى الْإِطْلَاقِ شَيْخُ الْحَنَفِيَّةِ بِالْعِرَاقِ أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكَرْخِيُّ قَالَ الْإِمَامُ الْيَافِعِيُّ خَرَجَ لَهُ أَصْحَابٌ أَئِمَّةٌ وَكَانَ إِمَامًا قَانِعًا مُتَعَفِّفًا عَامِلًا صَوَّامًا قَوَّامًا كَبِيْرَ الْقَدْرِ. مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ عَنْ ثَمَانِيْنَ سَنَةً. وَمِنْهُمْ قَاضِي الْحَرَمَيْنِ شَيْخُ الْحَنَفِيَّةِ فِي وَقْتِهِ أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّيْشَابُوْرِيُّ. قَالَ الْإِمَامُ الْيَافِعِيُّ تَفَقَّهَ عَلَى الْإِمَامِ أَبِي الْحَسَنِ الْكَرْخِيِّ وَبَرَعَ فِي الْفِقْهِ. مَاتَ سَنَةَ إِحْدٰى وَّخَمْسِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ الْفَقِيْهُ وَالْمُحَدِّثُ الْوَرِعُ قَامِعُ الْبِدَعِ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْبُخَارِيُّ الْحَنَفِيُّ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ الْعَابِدُ وَالْفَقِيْهُ الزَّاهِدُ أَبُوْ بَكْرٍ طَرْخَانُ الْبُخَارِيُّ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ عَلَمُ الْهُدٰى قُدْوَةُ أَهْلِ الْمَعْقُوْلِ وَالْمَنْقُوْلِ أَبُوْ مَنْصُوْرٍ الْمَاتُرِيْدِيُّ الْمُتَكَلِّمُ الْفَقِيْهُ الْحَنَفِيُّ الْمُفَسِّرُ الْمَعْرُوْفُ. وَأَهْلُ مَا وَرَاءَ النَّهْرِ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ يُطْلِقُوْنَ أَهْلَ السُّنَّةِ عَلٰى أَتْبَاعِهِ وَيَحْكُوْنَ مَذْهَبَهُ فِي الْكَلَامِ. قَالُوْا كَانَ أَبُوْ مَنْصُوْرٍ شَدِيْدَ الْإِتِّبَاعِ بِالْإِمَامِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ. مَاتَ بِسَمَرْقَنْدَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. قَالَ الْإِمَامُ صَدْرُ الْإِسْلَامِ فِيْ عَقَائِدِهِ. كَانَ أَبُوْ مَنْصُوْرٍ الْمَاتُرِيْدِيُّ السَّمَرْقَنْدِيُّ مِنْ رُؤَسَاءِ أَهْلِ السُّنَّةِ صَاحِبَ كَرَامَاتٍ حَكَى الشَّيْخُ الْإِمَامُ وَالِدِيْ عَنْ جَدِّهِ الشَّيْخِ الْإِمَامِ الزَّاهِدِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ابْنِ مُوْسٰى كَرَامَاتِهِ.

قال حدثنا آخذ معاني كتب أصحابنا كتاب التوحيد وكتاب التأويلات من الشيخ أبي منصور. انتهى. وهذان الكتابان من تواليف الشيخ أبي منصور. ومنهم الفقيه الزاهد محمد البصري السيد أبي الحنفي مات ببغداد سنة خمس وثلاثين وثلاث مائة. ومنهم العلامة الفقيه الزاهد محمد بن يعقوب الحنفي البخاري مات سنة أربعين وثلاث مائة. ومنهم العلامة الفقيه الوجيه أبو عمرو البصري شارح الجامعين للإمام محمد بن حسن رحمة الله عليه مات سنة أربعين وثلاث مائة. ومنهم علي بن محمد. قال العلامة الجزري في طبقات القراء علي بن محمد بن كاش النخعي البغدادي الحنفي قاضي دمشق أول من ولي من الحنفية مطلقا. روى القراءة عن محمد بن علي بن عفان ومحمد بن الحسن بن عطية وسهل بن سعد ومحمد بن خلف روى القراءة عنه عبد الواحد بن عمر والحافظ أبو الحسن علي بن عمر. ومنهم الشيخ الثقة الفقيه المحدث المقرئ عيسى بن سليمان أبو موسى الحجازي المعروف بالشيرازي. قال الجزري عيسى بن سليمان الحنفي مقرئ عالم نحوي معروف. قال سبط الخياط كان حجازيا ثم انتقل إلى الشيراز وأقام بها إلى أن مات أخذ القراءة عنه عرضا وسماعا عن الكسائي وله عنه انفرادات وأخذ الفقه عن محمد بن الحسن صاحب أبي حنيفة رضي الله عنه وروى الحروف عن إسمعيل عن نافع وأبي جعفر وشيبة روى القراءة عنه محمد بن سنان الشيرازي وموسى بن شعيب ومحمد بن عامر القرشي والحارث بن سعيد البزري كان من قدماء أصحاب الكسائي وكان نحويا عالما بوجوه القراءة وكان محدثا. دخل العراق قديما وكتب عنهم ثم رحل إلى الشام فكتبوا عنه علما كثيرا. ومنهم ابن سنان بن سرج أبو جعفر التنوخي الشيرازي الضرير قاضي شيراز. قال العلامة الجزري مقرئ ضابط أخذ القراءة عن عيسى الشيرازي صاحب الكسائي وأحمد الأنطاكي وغيرهما. روى القراءة عن ابن شنبوذ وإبراهيم بن عبد الرزاق ومحمد بن عبد الله الرازي وعبد الصمد بن سعيد الحنفي ومحمد بن أحمد بن محمد الهروي وروى عنه الطحاوي والطبراني وعنه

آخذ الطحاوی مذهب ابی حنیفة رضی الله عنه وهو عن عیسی الشیرازی وهو عن محمد بن الحسن مات سنة ثلاث وسبعین ومائتین۔ ومنهم محمد بن احمد بن صاعد ابو سعید النیشاپوری القاضی الحنفی۔ قال العلامة الجزری روی الحروف عن احمد بن ابراهیم عن ابن مهران وروی عنه الحافظ ابو علاء الهمدانی۔ ومنهم الشیخ الفقیه محمد بن عامر ابو علی القرشی من اعیان الحنفیة وثقاتهم۔ فی طبقات القراءة مقری قرء علی عیسی بن سلیمان الشیرازی قرء علیه ابنه۔ ومنهم علی بن محمد بن عامر القرشی۔ قال الجزری قرء علیه اسمعیل بن حسن الخاشع العسقلانی۔ ومنهم الشیخ المقری محمد بن حفص الحنفی الکوفی۔ قال فی طبقات القراء اخذ القراءة عن حمزة وهو عن احمد الذی خلفه بالقیام بالکوفة القراءة۔ روی الحروف عن حفص عن عاصم روی القراءة عنه عرضا عنبسة القزاز الاحملی وسمع الحروف من محمد بن علی بن خصالة الکوفی من کبار اصحاب حفص ابی عبد الله الحسن بن جامع ویحیی بن زکریا۔ ومنهم محمد بن عبد الله بن الحسین الجعفی الکوفی القاضی الحنفی الفقیه۔ قال فی طبقات القراءة نحوی مقری ثقة یعرف بالهرورانی بفتح الهاء والراء واخذ القراءة عن محمد بن الحسن بن یونس وغیره وعنه عرضا ابو علی البغدادی وابو علی غلام الهراس ومحمد بن علی بن حسن العلوی وابو الفضل الخزاعی۔ قال الخطیب کان ثقة حدث ببغداد وکان من عامرة بالکوفة یقول لم یکن بالکوفة من زمن ابن مسعود الی وقتهم احد افقه منه۔ وقال العقیقی ما رئیت بالکوفة مثله۔ وقال ابو علی المالکی کان من اجلة اصحاب الحدیث فقیها علی مذهب العراقیین جلیل القدر وقال ابو اخرس علی الواسطی کان الجعفی جلیلا فی زمانه یرحل الیه فی طلب القرآن والحدیث من کل بلد وهو الذی کان یأخذ باعادة سورة الاخلاص ثلاث مرات عند الختم انفرد بذالک فی روایة الاعشی والظاهر ان ذالک اختیار منه۔ ومنهم الشیخ الجلیل محمد بن هرون بن نافع بن ابی بکر الحنفی البغدادی المعروف بتمار المقری بالبصرة۔ قال فی طبقات القراء ضابط مشهور اخذ

الْقِرَاءَةَ عَنْ رُوَيْسٍ قَالَ الدَّانِي هُوَ أَجَلُّ أَصْحَابِهِ وَأَضْبَطُهُمْ وَقَالَ غَيْرُهُ قَرَأَ
عَلَى رُوَيْسٍ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ خَتْمَةً وَثَلَاثًا وَعِشْرِينَ مُنْقَطِعَاتٍ. وَرَوَى الْحُرُوفَ
عَنْ رَوْحٍ وَالْأَثْرَمِ وَابْنِ الْفَتْحِ النَّحْوِيِّ وَغَيْرِهِمْ وَرَوَى الْقِرَاءَةَ عَنْهُ عَرْضًا وَسَمَاعًا
أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَقْطِينِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ النَّقَّاشُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْأَنْبَارِيِّ وَعَبْدُ اللهِ
بْنُ النَّحَّاسِ وَأَبُو الْفَرَجِ الشَّنَبُوذِيُّ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْأَكَابِرِ. وَمِنْهُمُ الْحَافِظُ الْفَقِيهُ
نَصْرُ بْنُ قَاسِمِ بْنِ نَصْرِ بْنِ زِيَادٍ أَبُو اللَّيْثِ الْفَرَائِضِيُّ الْحَنَفِيُّ. هٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ فِي نَسَبِهِ
كَمَا ذَكَرَهُ الْخَطِيبُ. وَقَالَ إِنَّهُ نَيْسَابُورِيُّ الْأَصْلِ سَمِعَ أَبَا اللَّيْثِ الْقَوَارِيرِيَّ وَأَبَا
هَمَّامٍ وَأَبَا بَكْرِ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرَهُمْ. وَرَوَى عَنْهُ أَبُو الْحَسَنِ الْمُقْرِئُ وَعُمَرُ بْنُ
مُحَمَّدِ بْنِ سُنْبُكَ وَأَبُو حَفْصِ بْنُ شَاهِينَ وَغَيْرُهُمْ وَكَانَ ثِقَةً مَأْمُونًا وَكَانَ فَرَائِضِيًّا
كَبِيرَ الْمَنْزِلَةِ فِي الْعِلْمِ فَقِيهًا عَلَى مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ وَكَانَ مُقْرِئًا جَلِيلًا عَلَى
قِرَاءَةِ أَبِي عَمْرٍو وَقَرَأَ عَلَى ابْنِ غَالِبٍ وَعَلَى شُجَاعِ ابْنِ نَصْرٍ وَعَلَى أَبِي عُمَرَ وَتُوُفِّيَ
أَبُو اللَّيْثِ يَوْمَ الْخَمِيسِ لِسَبْعٍ بَقِينَ مِنْ رَبِيعٍ الْآخِرِ سَنَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ
وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ الرَّبَّانِيُّ الْفَقِيهُ أَبُو جَعْفَرٍ الْهِنْدُوَانِيُّ الْبَلْخِيُّ. قَالَ الْإِمَامُ الْيَافِعِيُّ
يُقَالُ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ الْأَصْغَرُ تُوُفِّيَ بِبُخَارَا وَكَانَ شَيْخَ الْبِلَادِ فِي زَمَانِهِ. مَاتَ
سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَسِتِّينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. قُلْتُ هُوَ أُسْتَاذُ الْفَقِيهِ أَبِي اللَّيْثِ السَّمَرْقَنْدِيِّ
فِي الْفِقْهِ وَالْحَدِيثِ وَيَرْوِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقِ أَبِي الْقَاسِمِ أَحْمَدَ بْنِ
صَوْمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ الْبَلْخِيِّ الْكِنْدِيِّ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ شَيْخُ
الْحَنَفِيَّةِ بِبَغْدَادَ صَاحِبُ الْإِمَامِ أَبِي الْحَسَنِ الْكَرْخِيِّ. قَالَ الْإِمَامُ الْيَافِعِيُّ انْتَهَتْ
إِلَيْهِ رِيَاسَةُ الْمَذْهَبِ وَكَانَ مَشْهُورًا بِالزُّهْدِ وَلَهُ عِدَّةُ مُصَنَّفَاتٍ. مَاتَ
سَنَةَ سَبْعِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الشَّيْخُ الْعَلَّامَةُ أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَتْنَكِيِّ الْحَنَفِيُّ الْحَاكِمُ بِنَيْسَابُورَ مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَسَبْعِينَ وَثَلَاثِ
مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْفَاضِلُ الْأَدِيبُ الْمَاهِرُ فِي الْفُنُونِ الْقَاضِي أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ
مُحَمَّدٍ التَّنُوخِيُّ الْحَنَفِيُّ. قَالَ الْإِمَامُ الْيَافِعِيُّ كَانَ مِنْ أَذْكِيَاءِ الْعَالَمِ مَشْهُورًا رَاوِيَةً
لِلْأَشْعَارِ عَارِفًا بِالْكَلَامِ وَالنَّحْوِ وَلَهُ دِيوَانُ الشِّعْرِ. وَيُقَالُ إِنَّهُ حَفِظَ سِتَّ مِائَةِ
بَيْتٍ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. مَاتَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَأَرْبَعِينَ وَثَلٰثِ مِائَةٍ. رَوَى عَنْ مُحَمَّدِ

بن عمران المرزبانی وغیرهم. ومنهم المحسن بن علی بن ابی القاسم التنوخی المقدّم الذی یقول فیه ابو عبد الله ؎

اذا ذکر القضاة وانت فیهم — تحیّرت الشباب علی الشیوخ

وله کتاب فرج بعد الشدة، ونشوان المحاضرة وکتاب المستجاد ودیوان الشعر اکبر من دیوان ابیه وسمع بالبصرة من ابی العباس الاثرم والصولی وطبقتهم نزل بغداد وحدث بها الی حین وفاته وله ولد کان فاضلا یصحب الی العلاء المعری واخذ عنه کثیرا وکان یروی الشعر الکثیر وهم اهل بیت کلهم ادباء ظرفاء فضلاء وهکذا فی تاریخ الیافعی. وتوفی سنة اربع وثمانین وثلاث مائة. ومنهم ابو اللیث نصر بن محمد بن ابراهیم السمرقندی نزیل بلخ تلمیذ الامام ابی جعفر الهندوانی احد الائمة الاعلام، صاحب التصانیف المفیدة وروی عن ابی جعفر وهو عن احمد بن عصمة وهو عن نصر بن یحیی وهو عن ابی مطیع تلمیذ الامام ابی حنیفة وعن ابیه محمد بن ابراهیم وهو عن ابی الحسن الفراء الفقیه السمرقندی وهو عن ابی بکر الجوزجانی تلمیذ الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی وعن منصور بن جعفر ابی نصر الدبوسی الامام المعروف وهو عن احمد بن عصمة وهو عن عیسی بن احمد وهو عن علی بن عاصم تلمیذ الامام ابی حنیفة. وایضا یروی عن ابی القاسم عبد الرحمن بن محمد عن فارس بن مردویه عن محمد بن فضل عن علی بن عاصم المذکور وایضا یروی عن محمد بن فضل وخلیل بن احمد وغیرهم من العلماء. مات سنة خمسین او سبعین وثلاث مائة وروی عنه ابو القاسم بن یونس السمرقندی وغیره من الاعیان. ومنهم الفقیه الحنفی ابو القاسم النصر اباذی مات سنة سبعین وثلاث مائة. ومنهم الامام النبیل ابو بکر احمد بن محمد اسماعیل صاحب الروایة والدرایة الفقیه الحنفی شیخ الامام الزندویستی صاحب روضة العلماء توفی سنة اربع وثمانین وثلاث مائة ببخارا. ومنهم الولی الکبیر العارف الشهیر ابو القاسم السمرقندی الفقیه العالم الحنفی. وفی فصل الخطاب و

وكان الشيخ أبو القاسم الحكيم شريك الشيخ علم الهدى رئيس أهل السنة والجماعة أبي منصور الماتريدي واصطحبا إلى أن فرق الموت بينهما وقد قالوا في وصف الشيخ أبي القاسم الحكيم لم يكن نظره من العرش إلى الثرى إلا إلى الله عز وجل، وكان معاملته مع الخلق طلبا لحظوظهم دون حظه. وفي الأنساب كان من عباد الله الصالحين وممن يضرب به المثل وقد دونت حكمته وانتشر ذكره في شرق الأرض وغربها. وقد توفي في المحرم يوم عاشوراء سنة اثنين وأربعين وثلاث مائة بسمرقند ودفن بمقبرة جاكرديزة وزرت قبره مرة وفي التعرف ختم الباب بذكره. ومنهم الإمام قدوة أئمة الإسلام أبو الحسين أحمد بن محمد الفقيه الحنفي القدوري. قال الإمام اليافعي انتهت إليه رياسة الحنفية بالعراق كان حسن العبارة في النظر وسمع الحديث. روى عنه الخطيب أبو بكر القدوري نسبة إلى عمل القدور. مات سنة ثمان وعشرين وأربع مائة. ومنهم الإمام صاحب الولاية الفقيه المحدث أبو شعيب صالح بن محمد البخاري أستاذ شمس الأئمة الحلواني توفي سنة أربع مائة. ومنهم الإمام أبو بكر الخوارزمي. قال الإمام ابن الأثير هو أبو بكر محمد بن موسى بن محمد الخوارزمي الفقيه الإمام على مذهب أبي حنيفة، سكن بغداد وسمع بها من أبي بكر الشافعي وغيره ودرس الفقه على أبي بكر أحمد بن علي الرازي وانتهت إليه الرياسة في مذهب أبي حنيفة. حدث عنه أبو بكر البرقاني كان عالما حسن الاعتقاد جميل الطريقة. مات سنة ثلاث وأربع مائة. ومنهم الإمام فخر الدين. قال ابن الأثير هو القاضي الإمام فخر الدين محمد بن علي الأرسابندي المروزي الفقيه على مذهب أبي حنيفة له ذكر في من كان على رأس المائة الخامسة. ومنهم القاضي أبو الهيثم التميمي شيخ الحنفية بخراسان، مات سنة ست وأربع مائة. ومنهم الإمام أبو عبد الله الجعفي أحد الأعلام في مذهب أبي حنيفة مات سنة ثلاث وأربع مائة. ومنهم إمام الهدى أبو عبد الله الترمذي الحنفي مات سنة ست وأربعين

وَاَرْبَعِ مِائَۃٍ. وَمِنْهُمْ عَلٰی مَا ظَنَّ الْحَافِظُ اَبُوْسَعِیْدٍ السَّمَّانُ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَلِیٍّ الرَّازِیُّ. قَالَ الْکَتَّانِیُّ کَانَ مِنَ الْحُفَّاظِ الْکِبَارِ عَابِدًا زَاهِدًا سَمِعَ مِنْ اَرْبَعَۃِ اٰلَافِ شَیْخٍ کِبَارٍ رَأْسًا فِی الْقِرَاءَۃِ وَالْفِقْهِ وَالْحَدِیْثِ، بَصِیْرًا بِمَذْهَبَیْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَالشَّافِعِیِّ لٰکِنَّهٗ مِنْ رُؤُسِ الْمُعْتَزِلَۃِ مَاتَ سَنَۃَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِ مِائَۃٍ کَذَا فِیْ تَارِیْخِ الْیَافِعِیِّ وَمِنْهُمُ الْفَقِیْهُ الْکَبِیْرُ اَبُوالْقَاسِمِ بْنُ یُوْنُسَ تِلْمِیْذُ الْفَقِیْهِ اَبِی اللَّیْثِ السَّمَرْقَنْدِیِّ صَاحِبِ کِتَابِ الْبَهْجَۃِ، فِیْ مَنَاقِبِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ مَاتَ سَنَۃَ اَرْبَعَ عَشَرَ وَاَرْبَعِ مِائَۃٍ. وَمِنْهُمُ الشَّیْخُ الْاِمَامُ اَبُوْزَیْدٍ الدَّبُّوْسِیُّ صَاحِبُ الْاَسْرَارِ وَالتَّقْوِیْمِ وَالْاَمَدِ الْاَقْصٰی وَغَیْرِهَا مِنَ التَّصَانِیْفِ الْجَلِیْلَۃِ شَیْخُ الْحَنَفِیَّۃِ بِمَاوَرَاءَ النَّهْرِ. قِیْلَ هُوَ اَوَّلُ مَنْ اَخْرَجَ الْخِلَافَ مَاتَ بِبُخَارَا عَنْ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً سَنَۃَ ثَلَاثِیْنَ وَاَرْبَعِ مِائَۃٍ وَدُفِنَ بِقُرْبِ الْاِمَامِ اَبِیْ بَکْرٍ طَرْخَانَ. وَمِنْهُمْ قَاضِی الْقُضَاۃِ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ الدَّامِغَانِیُّ تَفَقَّهَ بِخُرَاسَانَ ثُمَّ بِبَغْدَادَ عَلَی الْقُدُوْرِیِّ سَمِعَ مِنَ الْقُدُوْرِیِّ وَجَمَاعَۃٍ. کَانَ نَظِیْرًا اَبِیْ یُوْسُفَ فِی الْجَاهِ. وَدُفِنَ فِی الْقُبَّۃِ اِلٰی جَنْبِ الْاِمَامِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ مَاتَ سَنَۃَ ثَمَانٍ وَّسَبْعِیْنَ وَاَرْبَعِ مِائَۃٍ. وَمِنْهُمْ اَحْمَدُ بْنُ صَاعِدٍ اَبُوْنَصْرٍ الْحَنَفِیُّ. وَکَانَ یُقَالُ لَهٗ شَیْخُ الْاِسْلَامِ. مَاتَ سَنَۃَ اثْنَیْنِ وَثَمَانِیْنَ وَاَرْبَعِ مِائَۃٍ. وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ اَبُوْبَکْرٍ النَّاصِحِیُّ وَهُوَ عَصْرِہٖ اَفْضَلُ الْحَنَفِیَّۃِ وَاَخْوَانِهِمْ بِالْمَذْهَبِ وَاَوْجَهُهُمْ فِی الْمُنَاظَرَۃِ مَعَ حَظٍّ وَافِرٍ مِّنَ الْاَدَبِ وَالطِّبِّ، مَاتَ سَنَۃَ اَرْبَعٍ اَوْ ثَمَانٍ وَّاَرْبَعِ مِائَۃٍ. وَمِنْهُمُ الْعَالِمُ الْفَاضِلُ اَبُوالْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّالِقَانِیُّ شَیْخُ الْحَنَفِیَّۃِ بِبَلْخَ مَاتَ سَنَۃَ اثْنَیْنِ وَثَلَاثِیْنَ وَاَرْبَعِ مِائَۃٍ. وَمِنْهُمُ الْفَقِیْهُ الْمُذَکِّرُ الْاِمَامُ الْمُعِزُّ اَبُوْمَالِکٍ نَصْرُ بْنُ حَمْزَۃَ الْحَنَفِیُّ صَاحِبُ کِتَابِ اللَّطَائِفِ وَغَیْرِہٖ مَاتَ سَنَۃَ اِثْنَیْنِ اَوْ ثَلَاثٍ وَّاَرْبَعِ مِائَۃٍ. وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ اِمَامُ الْاَئِمَّۃِ شَیْخُ الْحَنَفِیَّۃِ بِمَاوَرَاءَ النَّهْرِ اَبُوْمُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِیْزِ الْمُلَقَّبُ بِشَمْسِ الْاَئِمَّۃِ الْحَلْوَانِیُّ اُسْتَاذُ فَخْرِ الْاِسْلَامِ السَّرَخْسِیِّ مَاتَ بِبُخَارَا سَنَۃَ تِسْعٍ وَّ اَرْبَعِیْنَ وَاَرْبَعِ مِائَۃٍ. وَمِنْهُمُ الْعَالِمُ الْمُقْتَدٰی قُدْوَۃُ الْحَنَفِیَّۃِ اَبُوْسَعِیْدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاُوْزَنِیُّ مَاتَ سَنَۃَ تِسْعٍ وَّاَرْبَعِیْنَ وَاَرْبَعِ مِائَۃٍ. وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ الْقَوِیُّ اَبُوْ غَالِبٍ الْوَاسِطِیُّ الْمَعْرُوْفُ بِابْنِ الْخَالَۃِ الْحَنَفِیُّ مَاتَ سَنَۃَ اثْنَیْنِ وَسِتِّیْنَ وَاَرْبَعِ مِائَۃٍ. وَمِنْهُمُ الْاِمَامُ اَبُوْمَنْصُوْرٍ مُحَمَّدُ السَّمْعَانِیُّ الْحَنَفِیُّ صَاحِبُ الْمُصَنَّفَاتِ. مَاتَ سَنَۃَ

تسع واربعين واربع مائة. ومنهم ابو القاسم عبد الواحد بن برهان بفتح
الباء النحوي صاحب التصانيف قال الخطيب كان متضلعا بعلوم كثيرة منها
النحو واللغة والنسب وله انس شديد بعلم الحديث. كان فقيها حنفيا. اخذ
الكلام من ابي الحسن البصري. ومنهم العارف الكبير والولي الشهير علي بن عثمان
الغزنوي الهجويري، صاحب كتاب كشف المحجوب وغيره، قال رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم في المنام يحمل شخصا في حجره كما يحمل الطفل. فقلت
من هو يا رسول الله؟ فقال: ابو حنيفة امامك وامام اهل ديارك، مات سنة
اربع وستين واربع مائة بلاهور وقبره هناك مشهور يزار ويتبرك به. ومنهم
الشيخ المتقي عبد الكريم الازرقي الفقيه الحنفي تلميذ الحلوائي مات سنة
احدى وثمانين واربع مائة. ومنهم امام الائمة الاعلام الورع الكامل فخر
الاسلام ابو الحسن علي البزدوي صاحب الاصول المعروف والمحصول واللباب
تلميذ الحلوائي وهو اخ الامام صدر الاسلام. وكان فخر الاسلام يكنى بابي
العسر لعسر كلامه واخوه صدر الاسلام بابي اليسر لسهولة كلامه. توفي بسمرقند
يوم الخميس خامس رجب سنة اثنين وثمانين واربع مائة ودفن بجاكرديزه من
ضياع بخارا. ومنهم الفقيه الجليل الامام ابو بكر خواهرزاده ابن محمد البخاري
مات سنة ثلاث وثمانين واربع مائة. ومنهم الامام ابو الحسن يحيى بن علي البخاري
الزندوستي. صاحب كتاب روضة العلماء. روى عن الامام ابي بكر محمد بن فضل
البخاري والامام ابي بكر اسماعيل وغيرهما. كان في حدود ست وخمس مائة.
ومنهم العلامة محمد بن يوسف. قال العلامة الجزري محمد بن يوسف
بن علي ابو الفضل الغزنوي الحنفي مقرئ ناقد مفسر فقيه ولد سنة اثنين و
عشرين وخمس مائة وسمع في صغره من ابي بكر قاضي مارستان وعن ابي منصور
خيرون قرء الروايات على ابي محمد سبط الخياط وابي الكرم الشهرزوري قرء عليه
العلامتان ابو الحسن السخاوي وابو عمرو بن حاجب، روى عنه الكمال الضرير
والحافظان ابن خليل والضياء والرشيد العطار، مات بالقاهرة نصف ربيع الاول
سنة تسع وتسعين وخمس مائة. ومنهم الامام الكبير الشان نصر الله. قال

الجزري نصر الله بن علي منصور ابو الفتح بن كيال الواسطي الحنفي استاذ عارف فقيه امام قرء على ابن شراق بواسطة وعلى ابي عبد الله البارع ببغداد وروى القراءة عن ابراهيم بن محمد الضبي وتفقه على القاضي ابي علي العارفي ثم على الحسن بن سلامة المنجي وقرء الخلاف وناظر وافتى وسمع من ابي القاسم الحصين. ولي قضاء البصرة ثم قضاء واسط. قال ابو عبد الله الحافظ كان ثقة سمعت منه الكثير. مات بواسط في جمادي الاخرى سنة ست وثمانين وخمس مائة وهو في سبع وتسعين وله كتاب مفيد في الشعر. ومنهم الحافظ عمر بن محمد النسفي الملقب بمفتي الثقلين شيخ الحنفية وامام السنة الحنفي قال الامام اليافعي يقال له مائة مصنف. مات سنة سبع وثلاثين وخمس مائة عن اربع وثمانين سنة، ومنهم الامام الرباني والقطب الصمداني ابو يعقوب يوسف بن ايوب الهمداني الحنفي الجامع بين الطريقة والحقيقة، صاحب المقامات الفاخرة العلية المعروفة المشهورة، مات سنة خمس وثلاثين وخمس مائة عن خمس وتسعين سنة. ومنهم الامام السعيد الصدر الشهير صاحب التصانيف العالية الشهيرة الجليلة، مات سنة ست وثلاثين وخمس مائة. ومنهم العلامة جار الله الزمخشري. قال الامام ابن الاثير هو ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشري الخوارزمي الحنفي مذهبا، صاحب التصانيف العجيبة والتاليفات الغريبة، مثل الفائق في غريب الحديث والكشاف في تفسير القرآن والمفصل في النحو وله اليد الباسطة واللسان الفصيح في علوم الادب واليه انتهت هذه الفضائل مات سنة ثمان وثلاثين وخمس مائة. قال الامام اليافعي عاش احدا وسبعين سنة متقنا في التفسير والحديث والنحو واللغة والبيان امام عصره في فنونه وله التصانيف البديعة الكثيرة الممدوحة الشهيرة. عد بعضهم منها نحو ثلاثين مصنفا في التفسير والحديث والدواوين وعلم الفرائض والنحو والفقه واللغة والامثال والاصول والعروض والشعر. وكان شروعه في تاليف المفصل في غرة شهر رمضان سنة ثلاث عشرة وخمس مائة وفرغ منه في غرة محرم سنة خمس عشرة وخمس مائة. وكان قد جاور مكة زمانا فصار يقال له

جار الله لذلك حتى صار هذا اللقب علماً عليه. وكانت إحدى رجليه ساقطة
وكان يمشي في خشب وكان سبب سقوطها أنه أصابه في بعض أسفاره برد شديد
وثلج كثير. انتهى. قلت قدماء المعتزلة انتحلوا مذهب أبي حنيفة وتفقهوا
على ذلك كما في شرح المواقف. ومنهم الإمام قدوة الأنام الشيخ برهان
الدين علي بن أبي بكر الحنفي الصديقي المرغيناني صاحب الكرامات والمقامات
مصنف الهداية في الفقه التي لم تكتحل عين الزمان بمثلها. اشتغل أئمة
الفقهاء والمحدثين بشرحها وحلها ونعتها، لطائف أسراره تحت الإشارة
محجوبة ودقائقها مستورة. مات بسمرقند سنة ثلاث وتسعين وخمس مائة
عن مائة سنة. ومنهم أبو الفضل التركستاني أحمد بن مسعود شيخ الحنفية
بالعراق ومدرس مسند الإمام أبي حنيفة مات سنة عشر وست مائة.
كذا في تاريخ اليافعي. قلت مسانيد الإمام أبي حنيفة التي رواها أكثر الأئمة
كثيرة وقد جمع منها بعض الأفاضل خمسة عشر مسنداً وجعلها مسنداً
واحداً مع حذف الأسانيد وأضاف إليها بعض مناقبه وذكر جمعاً من شيوخه
فالمسند الأول نسخة أبي يوسف، والمسند الثاني نسخة محمد والثالث
أيضاً له وهو الآثار والمسند الرابع كمسند الخامس للحسن بن زياد والمسند
السادس للحارثي والمسند السابع لابن خسرو والمسند الثامن لابن المظفر والمسند
التاسع للأشناني والمسند العاشر لطلحة والمسند الحادي لابن القاضي المرشادي
والمسند الثاني عشر لابن حلي والمسند الثالث عشر لابن أبي العوام والمسند
الرابع عشر لابن عدي والمسند الخامس عشر لأبي نعيم الأصبهاني. و
منهم العلامة أبو الفتح ناصر بن أبي المكارم المطرزي الفقيه النحوي الأديب
الحنفي الخوارزمي. قال الإمام اليافعي كانت له معرفة تامة في النحو و
اللغة والشعر وأنواع الأدب، قرأ على جماعة وسمع الحديث من طائفة و
كان رأساً في الاعتزال داعياً إليه منتحلاً مذهب الإمام أبي حنيفة رضي
الله عنه في الفروع فصيحاً فاضلاً في الفقه له عدة تصانيف نافعة. منها
شرح المقامات للحريري وعلى وجازته مفيد محصل للمقصود وله كتاب

الْمُغْرِبِ تَكَلَّمَ فِي الْأَلْفَاظِ الَّتِي يَسْتَعْمِلُهَا الْفُقَهَاءُ مِنَ الْغَرِيبِ وَهُوَ لِلْحَنَفِيَّةِ بِمَنْزِلَةِ كِتَابِ الْأَزْهَرِيِّ لِلشَّافِعِيِّ. وَمَا قَصَّرَ فِيهِ فَإِنَّهُ أَتَى جَامِعًا لِلْمَقَاصِدِ وَلَهُ غَيْرُ ذَلِكَ، وَانْتَفَعَ النَّاسُ بِهِ وَبِكُتُبِهِ، وَدَخَلَ بَغْدَادَ حَاجًّا وَجَرَى لَهُ هُنَاكَ مَبَاحِثُ مَعَ جَمَاعَةٍ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَيُقَالُ إِنَّهُ كَانَ بِخَوَارَزْمَ خَلِيفَةُ الزَّمَخْشَرِيِّ وَالْمُطَرِّزِيُّ نِسْبَةٌ إِلَى مَنْ يُطَرِّزُ الثِّيَابَ وَيَرْقُمُهَا إِمَّا هُوَ أَوْ أَحَدُ آبَائِهِ. انْتَهَى. مَاتَ سَنَةَ عَشْرٍ وَسِتِّ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ الْمَحْبُوبِيُّ الْفَقِيهُ جَمَالُ الدِّينِ، مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ ثَلَاثِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ الزَّاهِدُ الْفَقِيهُ الْعَابِدُ مَوْلَانَا جَمَالُ الدِّينِ الْكَبِيرُ مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ إِحْدَى وَثَلَاثِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ بَقِيَّةُ السَّلَفِ جَمَالُ الدِّينِ أَحْمَدُ الْحَصِيرِيُّ. وَفِي فَضْلِ الْخِطَابِ، هُوَ مَدْفُونٌ فِي مَقْبَرَةِ دِمَشْقَ وَكَانَ أُسْتَاذَ مُلُوكِ الشَّامِ. وَكَانَ افْتِتَاحُهُ إِمْلَاءَ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ عِنْدَ مَشْهَدِ يَبُوذَةَ وَالْحُكْمِ صَاحِبَيْ رَسُولِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اخْتِتَامِ كِتَابِ شَرْحِ الْمَبْسُوطِ لِلشَّيْخِ الْإِمَامِ الْأَجَلِّ الزَّاهِدِ شَمْسِ الْأَئِمَّةِ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَهْلٍ السَّرْخَسِيِّ فِي يَوْمِ الْأَحَدِ لِعِشْرِينَ مِنَ الشَّهْرِ الْمُبَارَكِ رَجَبَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ وَالْمُمْلِي الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ نَاصِحُ الْأُمَّةِ حَافِظُ الدِّينِ الْبُخَارِيُّ. وَمِنْهُمْ سُلْطَانُ الشَّامِ الْمَلِكُ الْكَامِلُ شَرَفُ الدِّينِ عِيسَى بْنُ أَيُّوبَ شَارِحُ الْجَامِعِ الْكَبِيرِ لِمُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ صَاحِبُ كِتَابِ الْمَنَاقِبِ لِلْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ، مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَثَلَاثِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ كَمَالُ الدِّينِ مَحْمُودُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَصِيرِيُّ شَيْخُ الْحَنَفِيَّةِ بِالشَّامِ مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْإِمَامُ الْفَقِيهُ الزَّاهِدُ شَمْسُ الدِّينِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّتَّارِ الْكُرْدَرِيُّ، مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ اثْنَيْنِ وَأَرْبَعِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ عَنْ ثَمَانٍ وَثَمَانِينَ سَنَةً. وَمِنْهُمُ الْفَقِيهُ أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَمِيدِيُّ الْحَنَفِيُّ السَّمَرْقَنْدِيُّ، كَانَ إِمَامًا فِي فَنِّ الْخِلَافِ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ أَفْرَدَهُ بِالتَّصْنِيفِ وَمَنْ تَقَدَّمَهُ كَانَ يَمْزِجُهُ، وَمِنْ تَصَانِيفِهِ أَيْضًا كِتَابُ النَّفَائِسِ اخْتَصَرَهُ شَمْسُ الدِّينِ أَحْمَدُ الشَّافِعِيُّ وَسَمَّاهُ عَرَائِسَ النَّفَائِسِ، وَكَانَ كَرِيمَ الْأَخْلَاقِ كَثِيرَ التَّوَاضُعِ طَيِّبَ الْمُعَاشَرَةِ، مَاتَ سَنَةَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَسِتِّ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ

عيسى بن علي بن كجا أبو الروح سيف الدين الحلبي ثم البعلبكي الحنفي. قال العلامة
الجزري مقرئ مجود ماهر بدأ السبع بحلب على الشيخ أبي عبد الله الفاسي و
بدمشق على السخاوي سنة ست وثلاثين وست مائة وتولى بعلبك فأقرأ بها
وقرأ عليه يونس بن يونس الطنبوري وبقي إلى ما بعد تسعين وست مائة. ومنهم
الإمام محمد بن الحسن بن محمد بن يوسف أبو عبد الله الفاسي. قال في طبقات
القراء إمام كبير أستاذ كامل علامة. ولد بفاس بعد ثمانين وخمس مائة،
قرأ على أبي القاسم عبد المهيمن بن سعيد الشافعي وأبي موسى بن عيسى المقدسي
عن قراءتهما على الشاطبي وعلى القاضي يوسف بن رافع وتفقه على مذهب أبي حنيفة
قال الذهبي كان إماما متقنا ذكيا واسع العلم بصيرا بالقراءة وعللها
مشهورها وشاذها خبيرا باللغة، مليح الكتابة وافر الفضائل. موطأ الأكناف
كثير الديانة محبة، انتهت إليه رياسة القراء ببلدة حلب، أخذ عنه خلق
كثير منهم الشيخ بهاء الدين محمد بن نحاس والشيخ علي بن المنجي والشيخ
بدر الدين محمد بن أيوب التادفي والناصح أبو بكر بن يوسف وجمال الدين
القاهري وحافظ وغيره. وشرحه الشاطبية في غاية الحسن وكان ممن
يعرف الكلام على طريقة الشيخ أبي الحسن الأشعري. توفي أحد الرابعين سنة
ست وخمسين وست مائة، وكان جنازته مشهودة. ومنهم المحقق الكامل
محمد بن أيوب بن عبد القاهر أبو عبد الله التادفي الحلبي الحنفي. قال العلامة
الجزري أستاذ ماهر محقق كامل ولد سنة ثمان وعشرين وست مائة
بقرية تادف ولزم الإمام أبا عبد الله الفاسي حتى تفقه عليه القراءة وعللها و
سمع منه الكثير ومن الصاحب ومحمد بن الباقي الصفار ثم رحل إلى مصر ثم
أخذ إنشاد الحاف وأخذ الشاطبية عن ابن الأزرق واستشهر بالإتقان وأقرأ
الناس دهرا وأحكم العربي وشارك اللغة والحديث وقدم دمشق بعد ثمانين
فسمع من الإمام عبد الرحمن وقرأ جماعة ثم انتقل إلى الحماة فأقرأ عليه
غير واحد. قال الذهبي حضرت عنده وكتبت عنه ولم أنشط للجمع عليه وكان
حاذقا بالفن ثم انتقل إلى حماة يقرئ بها ويدرس إلى أن توفي في رمضان سنة

خمس وتسعين وست مائة. ومنهم الإمام العالم العارف محمد بن حسين بن فضل المعروف بمولانا جمال الدين الساغجي الفقيه الحنفي مات ببخارا سنة اربع واربعين وست مائة. كذا في فصل الخطاب. ومنهم الفاضل الاديب الفقيه النجيب المحدث النبيل الشيخ الجليل الإمام الرباني الحسن بن محمد الصغاني الحنفي صاحب التصانيف الكثيرة الشهيرة، منها مشارق الانوار ومجمع البحرين والعباب واللباب، مات سنة خمسين وست مائة من ثلاث وسبعين سنة ببغداد. مات ثم نقل الى مكة المكرمة. ومنهم الفقيه الوجيه بدر الدين الكردري مات سنة احد وخمسين وست مائة. ومنهم العلامة المؤرخ ابو المظفر يوسف التركي الحنفي، سبط ابن الجوزي صاحب التفسير وشرح الجامع ومقامات ابي حنيفة وتاريخ مرآة الزمان، مات سنة اربع وخمسين وست مائة ومنهم الإمام الجليل ابو الحسين يحيى بن عبد المعطي بن عبد النور الزواوي الفقيه الحنفي النحوي صاحب الالفية. واقراء العربية واقام بدمشق ثم بمصر وروى عن ابن عساكر وتوفي بمصر وكان احد ائمة عصره في النحو واللغة اشتغل عليه خلق كثير وانتفعوا به وصنف تصانيف مفيدة، توفي بها سنة ثمان وعشرين وست مائة ودفن قرب تربة الإمام الشافعي وقبره هناك ظاهر والزواوي نسبة الى زواوة وهي قبيلة كثيرة بظاهر بجاية، من اعمال افريقية ذات بطون وافخاذ، كذا في تاريخ اليافعي. ومنهم العالم الكامل ابو البركات المبارك بن ابي الفتح الملقب بابن المستوفي الحنفي الاربلي. قال الإمام اليافعي كان رئيسا جليل القدر كثير التواضع واسع الكرم، لم يصل الى اربل احد من الفضلاء الا وبادر الى زيارته وحمل اليه ما يليق بحاله وتقرب الى قلبه بكل طريق، خصوصا ارباب الادب، فقد كان شوقهم لديه نافعا وكان جم الفضائل عارفا بعدة فنون، منها الحديث وعلوم الرجال وجميع ما يتعلق به، وكان اماما فيه وكان ماهرا في فنون الادب من النحو واللغة والعروض والقوافي وعلم المعاني واشعار العرب واخبارها وايامها ووقائعها وامثالها وكان بارعا في علم الديوان وحسابه وضبط قوانينه على الاوضاع المعتبرة عندهم.

ألف تاريخًا في أربع مجلدات وله كتاب تكلم فيه على أبيات المفصل مات سنة سبع وثلاثين وست مائة. ومنهم الإمام الفقيه حافظ الدين البخاري الصغير شيخ الحنفية مات ببخارا سنة ثلاث وتسعين وست مائة. ومنهم الفقيه الإمام مظفر الدين أحمد بن علي المعروف بابن الساعاتي شيخ الحنفية. قال الإمام اليافعي كان يضرب به المثل في الذكاء والفصاحة وحسن الخط، له مصنفات في الفقه وأصوله وفي الأدب مجادلة مقبلة، وكان مدرس المستنصرية في بغداد ومات سنة أربع وتسعين وست مائة. ومنهم الإمام العلامة برهان الدين محمد النسفي المتكلم الحنفي، مات سنة أربع وثمانين وست مائة. ومنهم الملك الناصر داود بن معظم بن العادل صاحب الكرخ، أجاز له مؤيد الدين وسمع ببغداد وكان حنفيًا فاضلًا مناظرًا ذكيًا بصيرًا بالأدب بديع النظم ملك دمشق بعد أبيه ثم أخذها منه عمه الأشرف تحول إلى مدينة الكرخ وملكها إحدى وعشرين سنة وكان جوادًا ممدوحًا، مات سنة ست وخمسين وست مائة. كذا في تاريخ اليافعي. ومنهم الفقيه العمر أبو بكر بن هلال الأزدي مات سنة تسع وسبعين وست مائة ومنهم الفقيه الورع أبو العلاء محمود بن أبي بكر البخاري الحنفي مات سنة سبع مائة. ومنهم العلامة سنة المحققين وبرهان المدققين قطب الدين محمود بن ضياء الدين الشيرازي الحنفي صاحب التصانيف الكثيرة والتواليف الشهيرة في فنون العلوم من المعقول والمنقول تلميذ المحقق الطوسي، مات بتبريز سنة خمس عشرة وسبع مائة. ومنهم المسند العالم كمال الدين إسحاق بن أبي بكر الحلبي ابن النحاس الحنفي سمع ابن يعيش وابن مهرة وابن رواحة، مات سنة عشر وسبع مائة في رمضان عن بضع وسبعين أو ثمانين كذا ذكره الإمام اليافعي. ومنهم الإمام العلامة قاضي القضاة الحنفي البارع العلامة المناظر، يضرب بذكائه ومناظرته المثل، كان إمامًا بارعًا متقنًا خرج به الأصحاب يعرف المذهبين الحنفي والشافعي أقرأهما وصنف فيهما، وأما الأصول والمعقول فتفرد فيهما بالإمامة، وله تصانيف منها شرح الغاية في الفقه الشافعي وشرح منهاج البيضاوي وشرح المصباح

وَالْأَمَالِي وَالتَّعَالِيقِ وَوَلِيَ بِتَبْرِيزَ وَأَعْمَالِهَا إِلَى أَنْ تُوُفِّيَ - وَكَانَ أُسْتَاذَ الْأُسْتَاذِيْنَ
فِي وَقْتِهِ، تُوُفِّيَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ شَمْسُ
الدِّيْنِ مُحَمَّدُ الْحَنَفِيُّ شَيْخُ الْقِرَاءَةِ وَالْعَرَبِيَّةِ، مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِيْنَ وَسَبْعِ
مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ قَاضِي الْقُضَاةِ أَشْرَفُ الدِّيْنِ أَحْمَدُ الْحَنَفِيُّ - قَالَ الْعَلَّامَةُ الْجَزَرِيُّ
كَانَ أَعْلَمَ النَّاسِ أُسْتَاذًا، مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَسَبْعِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمُ الشَّيْخُ
الْمُحَقِّقُ الْفَقِيْهُ الْحَنَفِيُّ فَخْرُ الدِّيْنِ أَبُوْ مُحَمَّدٍ عُثْمَانُ بْنُ عَلِيِّ الزَّيْلَعِيُّ صَاحِبُ التَّبْيِيْنِ
شَرْحِ الْكَنْزِ وَغَيْرِهِ، مَاتَ بِالْقَاهِرَةِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمُ
الْإِمَامُ الْعَلَّامَةُ حَاوِي الْمَعْقُوْلِ وَالْمَنْقُوْلِ، عُبَيْدُ اللّٰهِ صَدْرُ الشَّرِيْعَةِ صَاحِبُ
التَّنْقِيْحِ وَالتَّوْضِيْحِ وَشَرْحِ الْوِقَايَةِ وَغَيْرِهَا مِنَ التَّصَانِيْفِ مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ سَبْعٍ وَ
أَرْبَعِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الصَّلَاحِ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمِصْرِيُّ
تَقِيُّ الْمَعْرُوْفُ بِالْحَرِيْرِيِّ - قَالَ فِي طَبَقَاتِ الْقُرَّاءِ مُقْرِئٌ لَا بَأْسَ بِهِ، وَلِدَ بَعْدَ
الْعِشْرِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ وَقَرَءَ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعَ عَلَى الشَّيْخِ إِبْرَاهِيْمَ الْعَسْكَرِيِّ
وَسَمِعَ الْمُوَطَّأَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ وَوَلِيَ إِمَامَ الْمَدْرَسَةِ الصَّرْغَتْمِشِيَّةِ وَبَاشَرَ الْقَضَاءَ
تَصَدَّرَ لِلْإِقْرَاءِ، وَمَاتَ بَعْدَ ثَمَانِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ أَوْ تُوُفِّيَ سَنَةَ تِسْعِيْنَ فِيْمَا أَظُنُّ - وَمِنْهُمُ
الشَّيْخُ الْمُقْرِئُ بَدْرُ الدِّيْنِ الْحَنَفِيُّ أُسْتَاذُ الْعَلَّامَةِ الْجَزَرِيِّ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسَبْعِيْنَ
وَسَبْعِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمُ الْفَقِيْهُ الْكَبِيْرُ أُسْتَاذُ الْعُلَمَاءِ مَوْلَانَا حَمِيْدُ الدِّيْنِ الشَّاشِيُّ
الْحَنَفِيُّ، مَاتَ بِبُخَارَا سَنَةَ أَحَدٍ وَثَمَانِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمُ الشَّيْخُ الْمُكَرَّمُ الْمُعَظَّمُ
الْهَادِيْ زَيْنُ الدِّيْنِ أَبُوْ بَكْرٍ التَّايْبَادِيُّ الْحَنَفِيُّ الْوَلِيُّ الشَّهِيْرُ الَّذِيْ قَالَ فِيْهِ قُطْبُ
الْأَوْلِيَاءِ الشَّيْخُ بَهَاءُ الدِّيْنِ النَّقْشْبَنْدُ أَنَّهُ وَصَلَ بِطَرِيْقِ الْعِلْمِ إِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ -
حُكِيَ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَمِنْهُمُ الْعَالِمُ الْكَامِلُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
الْحَنَفِيُّ الزَّبِيْدِيُّ، مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَمَانِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمُ الْفَاضِلُ بْنُ طَاهِرٍ
الْحَلَبِيُّ الْحَنَفِيُّ الشَّهِيْرُ بِابْنِ حَبِيْبٍ، مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَمَانِ مِائَةٍ - وَمِنْهُمُ
الْفَقِيْهُ ابْنُ الرَّضِيِّ صَاحِبُ عَالِمٍ مُدَرِّسٍ، أَخَذَ الْفِقْهَ عَنِ الشَّيْخِ صَدْرِ الدِّيْنِ مُحَمَّدِ
بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَنْصُوْرٍ وَبَرَعَ فِيْهِ وَشَارَكَ فِي الْعُلُوْمِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقِرَاءَةِ وَهُوَ كَبِيْرٌ -
تُوُفِّيَ شَهْرَ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ أَحَدٍ وَثَمَانِ مِائَةٍ كَهْلًا بِخَطِّ الشُّبْلِيَّةِ وَدُفِنَ بِالْقُرْبِ

مِنْ جَامِعِ الْاَقْوَاءِ. وَمِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ. قَالَ الْجَزَرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ شَيْخُنَا الْإِمَامُ الْعَلَّامَةُ شَمْسُ الدِّيْنِ بْنُ الصَّائِغِ الْحَنَفِيُّ. سَأَلْتُ عَنْ مَوْلِدِ
نَا اَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّسَبْعِ مِائَةٍ بِالْقَاهِرَةِ. وَقَرَءَ الْقِرَاءَةَ اِفْرَادًا وَّجَمْعًا
لِلسَّبْعَةِ وَالْعَشَرَةِ عَلَى الشَّيْخِ تَقِيِّ الدِّيْنِ الصَّائِغِ بَعْدَ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيِّ ثُمَّ
الْعَرَبِيَّةَ عَلَى الشَّيْخِ ابْنِ حَيَّانَ وَاَخَذَ الْمَعَانِيَ وَالْبَيَانَ عَنِ الشَّيْخِ عَلَاءِ الدِّيْنِ الْقُونَوِيِّ
وَالْقَاضِيْ جَلَالِ الدِّيْنِ الْقَزْوِيْنِيِّ وَاَخَذَ الْفِقْهَ عَنِ الْقَاضِيْ بُرْهَانِ الدِّيْنِ وَمَهَرَ
فِي الْعُلُوْمِ وَدَقَّقَ وَتَقَدَّمَ فِي الْاَدَبِ وَلَمْ يَكُنْ فِيْ زَمَنِهٖ حَنَفِيٌّ اَجْمَعَ مِنْهُ عِلْمًا وَتَفَنُّ
دًا تَيَقُّظًا وَّ فَهْمًا وَّتَقَرُّرًا وَّاَدَبًا. وَرَحَلَ اِلٰى دِمَشْقَ فَسَمِعَ اَنَّهُ تُوُفِّيَ فِيْ ثَمَانٍ وَّ
سَبْعِ مِائَةٍ. وَلَمْ يُخَلِّفْ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَدَرَسَ فِيْ عِدَّةِ اَمَاكِنَ وَوَلِيَ اِفْتَاءَ دَارِ
الْعَدْلِ ثُمَّ قَضَاءَ الْعَسْكَرِ. وَمِنْهُمُ الْفَاضِلُ الْكَامِلُ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ
الزَّنْجَبِيْلِيُّ الدِّمَشْقِيُّ الْحَنَفِيُّ النَّقِيْبُ مُدَرِّسُ الزَّنْجَبِيْلِيَّةِ وَلِيَ الْمَشْيَخَةَ الْكُبْرٰى
بِالْعَادِلِيَّةِ بِدِمَشْقَ وَاَقْرَءَ بِهَا وَقَرَءَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْبَانِ وَلَمْ
يُكْمِلْ وَتُوُفِّيَ سَنَةَ بِضْعٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ وَّمَوْلِدُهٗ بَعْدَ سِتِّيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ
وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ مَوْلَانَا شَمْسُ الدِّيْنِ الْاَنْصَارِيُّ الْحَنَفِيُّ صَاحِبُ التَّصَانِيْفِ مِنْهَا
كِتَابٌ فِيْ اُصُوْلِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ وَكِتَابٌ كَذَا فِيْ تَارِيْخِ مُشَاهَدَةِ الْاَصْفِيَاءِ، مَاتَ
سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الشَّيْخُ الزَّاهِدُ اَبُوْ يَزِيْدَ التَّوْدَانِيُّ مَاتَ
بِهَا سَنَةَ اثْنَيْنِ وَسِتِّيْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ مُبَارَكْ شَاه الْقَاهِرِيُّ الْحَنَفِيُّ
صَاحِبُ التَّصْنِيْفَاتِ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَسِتِّيْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْعَلَّامَةُ سَنَدُ
الْمُحَقِّقِيْنَ وَسَيِّدُ الْمُدَقِّقِيْنَ السَّيِّدُ شَرِيْفُ الْجُرْجَانِيُّ نَزِيْلُ سَمَرْقَنْدَ الْحَنَفِيُّ
النَّقْشَبَنْدِيُّ، كَذَا سَمِعْتُ مِنْ بَعْضِ الثِّقَاتِ وَيَدُلُّ شَرْحُهٗ عَلَى السِّرَاجِيَّةِ عَلٰى فِقْهِ
الْحَنَفِيَّةِ مَعَ الْبَرَاهِيْنِ. الْمُؤَيِّدَةِ لِلْمَذْهَبِ لَا كَتَلْوِيْحِ الْعَلَّامَةِ التَّفْتَازَانِيِّ وَاِنَّهٗ
وَاِنْ كَانَ شَرْحًا لِاُصُوْلِ الْحَنَفِيَّةِ لٰكِنَّهٗ تَأْيِيْدٌ لِمَذْهَبِ الشَّافِعِيَّةِ مِنَ التَّعَرُّضِ
لِلْاَدِلَّةِ الْحَنَفِيَّةِ وَهُوَ دَلِيْلٌ وَاضِحٌ عَلٰى كَوْنِ الشَّارِحِ شَافِعِيًّا وَذَالِكَ لَا يَخْفٰى عَلَى النَّاظِرِ
فِي الْكِتَابَيْنِ. وَكَذَالِكَ مَا وَقَعَ فِيْ ذَالِكَ، وَقَدْ تُوُفِّيَ الْعَلَّامَةُ سَعْدُ الدِّيْنِ مَسْعُوْدُ
بْنُ عُمَرَ التَّفْتَازَانِيُّ عَنْ سَبْعِيْنَ سَنَةً بِسَمَرْقَنْدَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَتِسْعِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ

وَتُوُفِّيَ الْعَلَّامَةُ سَنَدُ الْمُحَقِّقِيْنَ بِشِيْرَازَ سَنَةَ سِتَّ عَشَرَةَ وَثَمَانِ مِائَةٍ. وَفَضَائِلُ السَّيِّدِ الْمُحَقِّقِ أَشْهَرُ مِنْ أَنْ تُذْكَرَ وَتَوَالِيْفُهُ الْأَنِيْقَةُ الْبَلِيْغَةُ فِيْ فُنُوْنِ الْعُلُوْمِ مِنَ الْمَعْقُوْلِ وَالْمَنْقُوْلِ وَالْفُرُوْعِ وَالْأُصُوْلِ وَاللُّغَةِ وَالْعَرَبِيَّةِ وَالْبَيَانِ وَالْأَدَبِيَّةِ أَظْهَرُ مِنْ أَنْ تَخْفٰى جَزَاهُ اللّٰهُ عَنَّا وَعَنْ سَائِرِ الْمُحَصِّلِيْنَ خَيْرَ الْجَزَاءِ. ثُمَّ رَأَيْتُ فِيْ طَبَقَاتِ الْحَنَفِيَّةِ فِيْ مَنَاقِبِهٖ قُدِّسَ سِرُّهٗ وَيَنْكَشِفُ كَوْنُهٗ حَنَفِيًّا مُسْلِمًا، فَأَوْرَدْتُ فَصْلًا مِنْهَا تَتْمِيْمًا لِلْفَائِدَةِ. قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَهٗ مُؤَلَّفَاتٌ كَثِيْرَةٌ. مِنْهَا مَا هُوَ مَشْهُوْرٌ مُتَدَاوَلٌ وَمِنْهَا مَا لَيْسَ بِمُتَدَاوَلٍ وَمِنْهَا تَفْسِيْرُ الزَّهْرَاوَيْنِ وَشَرْحُ فَرَائِضِ السِّرَاجِيَّةِ وَشَرْحُ الْوِقَايَةِ وَشَرْحُ الْمَوَاقِفِ وَشَرْحُ الْمِفْتَاحِ السَّكَّاكِيِّ وَالتَّذْكِرَةِ لِنَصِيْرِ الطُّوْسِيِّ وَالْجَغْمِيْنِيَّةِ فِي الْهَيْئَةِ وَشَرْحُ الْكَافِيَةِ بِالْفَارِسِيَّةِ وَلَهٗ مِنَ الْحَوَاشِيْ حَاشِيَةٌ عَلَى الْكَشَّافِ وَالْمِشْكٰوةِ وَالْخُلَاصَةُ لِلطِّيْبِيِّ وَالْعَوَارِفِ وَحَاشِيَةٌ عَلَى الْهِدَايَةِ فِي الْفِقْهِ. وَوَقَفْتُ عَلٰى أَوَائِلِهٖ عَلٰى شَرْحِ التَّجْرِيْدِ لِلْأَصْفَهَانِيِّ وَعَلٰى شَرْحِ الطَّوَالِعِ وَعَلَى الْمَطَالِعِ وَشَرْحِ الشَّمْسِيَّةِ عَلَى الْقُطْبِ الرَّازِيِّ وَعَلَى الْمُطَوَّلِ وَعَلَى الْمُخْتَصَرِ وَعَلٰى شَرْحِ هِدَايَةِ الْحِكْمَةِ وَعَلٰى شَرْحِ حِكْمَةِ الْعَيْنِ وَعَلٰى حِكْمَةِ الْإِشْرَاقِ وَعَلَى التُّحْفَةِ وَعَلَى الرَّضِيِّ فِي النَّحْوِ وَيُقَالُ إِنَّهٗ جَوَّدَ الرَّضِيَّ وَاسْتَخْلَصَهٗ مِنَ الْمُسَوَّدَةِ بَعْدَ أَنْ كَانَ فِيْهِ سُقْمٌ كَثِيْرًا وَلَهٗ حَاشِيَةٌ عَلٰى شَرْحِ نُقْرَهْ كَارْ وَعَلَى الْمُتَوَسِّطِ وَعَلٰى تَلْخِيْصِ التَّلْخِيْصِ وَعَلٰى عَوَامِلِ الْجُرْجَانِيِّ وَعَلٰى رِسَالَةِ الْوَضْعِ وَعَلٰى شَرْحِ الْإِشَارَاتِ لِلطُّوْسِيِّ وَعَلَى التَّلْوِيْحِ وَالتَّوْضِيْحِ وَعَلٰى نِصَابِ الْفَارِسِيَّةِ وَعَلٰى أَشْكَالِ التَّأْسِيْسِ وَعَلٰى شَرْحِ الْعَضُدِ وَعَلٰى تَحْرِيْرِ أُقْلِيْدَسَ لِلطُّوْسِيِّ وَعَلٰى قَصِيْدَةِ كَعْبِ بْنِ زُهَيْرٍ وَلَهٗ مُقَدِّمَةٌ فِي الصَّرْفِ بِالْفَارِسِيَّةِ وَأَجْوِبَةُ أَسْئِلَةِ السُّلْطَانِ سِكَنْدَرَ صَاحِبِ التَّبْرِيْزِ وَالرِّسَالَةُ الْوُجُوْدِيَّةُ بِالْفَارِسِيَّةِ وَأُخْرٰى لِلْمَوْجُوْدِ فِي الْوُجُوْدِ بِحَسَبِ الْقِسْمَةِ الْعَقْلِيَّةِ، وَأُخْرٰى فِيْ عِلْمِ الْحُرُوْفِ وَأُخْرٰى فِي الصَّوْتِ وَأُخْرٰى فِيْ عِلْمِ الْأَدْوَارِ وَلَهُ الصُّغْرٰى وَالْكُبْرٰى فِي الْمَنْطِقِ وَهُمَا بِالْفَارِسِيَّةِ عَرَّبَهُمَا وَلَدُهُ السَّيِّدُ مُحَمَّدٌ وَلَهٗ رِسَالَةٌ فِيْ مَنَاقِبِ خَواجَه بَهَاءِ الدِّيْنِ النَّقْشَبَنْدِ وَرِسَالَةُ شُهُبِ الْبَيِّنَةِ فِي الْوُجُوْدِ وَالْعَدَمِ (هست نيست) وَالْأُخْرٰى فِي الْآفَاقِ وَالْأَنْفُسِ. ذَكَرَ لَهٗ هٰذِهِ الْمُؤَلَّفَاتِ الْحَافِظُ السَّخَاوِيُّ فِي الضَّوْءِ اللَّامِعِ، وَقَالَ كَانَ إِمَامًا عَلَّامَةً زَاهِدًا ذَا غَايَةٍ فِي الذَّكَاءِ وَالْفَهْمِ وَطَلَاقَةِ الْعِبَادَةِ شَيْخًا أَبْيَضَ

النجيبة نزدا دفصاحة وبلاغة وعبارته رشيقة وموتية لطرق المناظرة والمباحثة والاحتجاج ذا عقل تام ومداومة على الاشتغال والاشغال وابنه محمد شارح في عدة علوم ومات وله مبلغ الاربعين وعمر والده الى ان صار غالب فضلاء البلاد من جميع الاقطار من تلاميذه وتلاميذ تلاميذه وقرئ كتبه في المدارس واخذ منه العلماء واقبل الناس على كلامه لقربه من القلوب بمتانته وجزالته بحيث يقال كلام السيد سيد الكلام رحمة الله عليه وعلى كافة العلماء اجمعين. انتهى كلامه. ومنهم العلامة حماد المارديني الحنفي شارح مختصر ابن الصلاح في الاصول والحديث. مات سنة تسع عشر وثمان مائة. ومنهم الولي الكامل والعالم الفاضل الامير قوام الدين الخافي صاحب جنون المجانين مات سنة عشرين وثمان مائة عن ست وستين سنة وفضائله اكثر من ان تحصى ومناقبه اشهر من ان تخفى. ومنهم العلامة الواعظ احمد بن محمد الشاذلي الحنفي، مات سنة احدى وستين وثمان مائة. ومنهم العلامة التميمي الاسكندري صاحب التصانيف الجليلة. منها حاشية التفسير البيضاوي والمواقف والعضدي والمطول وشرح مختصر الوقاية. مات سنة اثنين وسبعين وثمان مائة ومنهم العلامة المرعشي احمد الحلبي الحنفي صاحب كنوز الفقه وغيره مات سنة اثنين وسبعين وثمان مائة. ومنهم العلامة الحسن الچلپي النصاري صاحب الحواشي المفيدة الشهيرة منها حاشية المطول والتلويح وشرح المواقف، مات سنة ست وثمانين وثمان مائة. ومنهم الفاضل مولانا عبد الرزاق السمرقندي صاحب حاشية التلويح ومطلع السعدين مات سنة ثمان وثمانين وثمانمائة. ومنهم العلامة الحسين الخطيب والعلامة احمد بن جندي مات سنة ثمان وثمانين وثمان مائة ومنهم العلامة احمد الشرجي صاحب كتاب الفوائد ونزهة الاحباب مات سنة ثلاث وتسعين وثمان مائة ومنهم العلامة الكركي ابراهيم الحنفي صاحب حاشية التوضيح مات سنة اثنين وعشرين وتسع مائة. ومنهم العلامة ابراهيم القرابلسي صاحب كتاب الاسعاف

ومواهب الرحمن وشرحها المسمى بالبرهان مات سنة اثنتين وعشرين وتسع
مائة. ومنهم الفاضل الكامل ثقة الدين حسن الطرابلسي الحنفي صاحب كتاب
مختار الاختيار مات سنة ثمان وعشرين وتسع مائة ومنهم العلامة قدوة الفحول
جامع المنقول والمعقول مولانا عبد العلي البرجندي الحنفي صاحب التصانيف
الجليلة، منها شرح التذكرة وشرح التحرير وشرح الشمسية وشرح مختصر الوقاية
تلميذ الفاضل الشيرواني. ومنهم العلامة النحرير مولانا احمد الجندي صاحب
التحقيقات والتدقيقات والتصانيف البديعة والتواليف العجيبة، مات بسمرقند
سنة احدى وستين وتسع مائة. واعلم ان مثل الائمة الحنفية كمثل النجوم
في السماء يراها الناظر في الدجى لا يمكن احصاءهم ويستحيل عدهم وما ذكرنا
منهم ليسوا الا كقطرة من البحر الزخار والآن في بلاد ما وراء النهر وبدخشان والهند
والروم وكاشغر وخوارزم وبخارا عصرا عصرا الوف الوف من العلماء والعرفاء
يوجدون ويفتون لا يعلمهم الا الله. وها انا اذكر تيمنا طائفة من اكابر الاولياء
بما وراء النهر والهند الى ختم الرسالة حينئذ. فمنهم الامام الرباني القطب
الصمداني عبد الخالق الغجدواني قدس سره رئيس السلسلة العلية المعروفة
بسلسلة خواجها قدس اسرارهم. مناقبه اكثر من ان تحصى ومعارفه اشهر من
ان تخفى. وهو مريد الشيخ الامام ابي يعقوب يوسف الهمداني قدس سره قد
مر ذكره، شيخ الاولياء الكبار منهم العارف الكامل خواجه عارف الريوكري، و
خواجه احمد الصديقي وخواجه اوليا كلان، ومنهم الولي المشهور خواجه محمود
الخير نغفوري مريد الشيخ الريوكري. ومنهم الشيخ الجليل الولي النبيل
ذو المقامات والكرامات خواجه علي الراميتني المعروف به عزيزان
هو مريد الشيخ محمود الخير الفغنوي المذكور. ومنهم الامام القدوة
خواجه محمد بابا السماسي قدس سره مريد الشيخ الراميتني المذكور
ومنهم السيد ذو الكمال والاكمال امير كلال مريد خواجه محمد بابا المذكور
وشيخ قطب الاولياء امام العرفاء بهاء الحق والدين المعروف بنقشبند رضي
الله عنه توفي سنة اثنتين وسبعين وسبع مائة. ومنهم قطب الآفاق والولي

عَلَى الْإِطْلَاقِ حُجَّةُ الْأَوْلِيَاءِ وَبُرْهَانُ الْعُرَفَاءِ وَالْأَذْكِيَاءِ الَّذِي هُوَ مَعْرُوفٌ بِنَقْشَبَنْدَ الْبُخَارِيِّ قُدِّسَ سِرُّهُ، مَقَامَاتُهُ الْجَلِيلَةُ الرَّفِيعَةُ مِمَّا عَجَزَ الْعُقُولُ عَنْ وَصْفِهِ وَكَلَّتِ الْأَلْسُنُ عَنْ بَيَانِهِ. تُوُفِّيَ بِبُخَارَا يَوْمَ اثْنَيْنِ، ثَلَاثَ رَبِيعِ الْأَوَّلِ سَنَةَ إِحْدَى وَتِسْعِينَ وَسَبْعِ مِائَةٍ عَنْ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ سَنَةً. وَمِنْهُمُ الْقُطْبُ الْأَبْرَارُ الْوَلِيُّ الْمُخْتَارُ عَلَاءُ الدِّينِ عَطَّارٌ مُحَمَّدٌ الْبُخَارِيُّ مُرِيدُ الشَّيْخِ الْإِمَامِ بِهَاءِ الدِّينِ النَّقْشَبَنْدِ قُدِّسَ سِرُّهُ. كَانَ مِنْ أَكَابِرِ أَوْلِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى. تُوُفِّيَ فِي لَيْلَةِ الْأَرْبَعَاءِ الْمُوَفِّيَةِ عِشْرِينَ مِنْ رَجَبَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَثَمَانِ مِائَةٍ وَمَرْقَدُهُ الْمُنَوَّرُ بِصَغَانِيَانَ. وَمِنْهُمْ قُدْوَةُ الْعُرَفَاءِ الْمُحَقِّقِينَ، وَأُسْوَةُ الْعُلَمَاءِ الْمُدَقِّقِينَ، سَنَدُ الْمُحَدِّثِينَ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ الْحَافِظِيُّ الْبُخَارِيُّ الْمَعْرُوفُ بِهٖ پَارْسَا قُدِّسَ سِرُّهُ مِنْ أَكَابِرِ أَصْحَابِ الشَّيْخِ الْإِمَامِ بِهَاءِ الْحَقِّ وَالدِّينِ النَّقْشَبَنْدِ قُدِّسَ سِرُّهُ وَلَهُ تَصْنِيفَاتٌ جَلِيلَةٌ مِنْهَا فَصْلُ الْخِطَابِ وَالتَّحْقِيقَاتُ وَالْفُصُولُ السِّتَّةُ وَالتَّفْسِيرُ تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ الطَّيِّبَةِ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَعِشْرِينَ وَثَمَانِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمُ الْوَلِيُّ ابْنُ الْوَلِيِّ حَافِظُ الدِّينِ أَبُو نَصْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ پَارْسَا الْبُخَارِيُّ كَانَ جَامِعًا بَيْنَ عِلْمِ الشَّرِيعَةِ وَالطَّرِيقَةِ نَادِيًا عَلَى أَسْرَارِ الْحَقِيقَةِ، تُوُفِّيَ فِي شُهُورِ سَنَةِ خَمْسٍ وَسِتِّينَ وَثَمَانِ مِائَةٍ وَقَبْرُهُ الْمُبَارَكُ فِي بَلْخَ. وَمِنْهُمْ شَجَرَةُ الْوِلَايَةِ وَثَمَرَةُ الْهِدَايَةِ الْعَارِفُ ابْنُ الْعَارِفِ حَسَنُ بْنُ عَلَاءِ الدِّينِ الْعَطَّارُ كَانَ صَاحِبَ الْأَحْوَالِ الْغَرِيبَةِ وَالْمَقَامَاتِ الْعَجِيبَةِ الْعَالِيَةِ، تُوُفِّيَ فِي لَيْلَةِ الْإِثْنَيْنِ لَيْلَةَ عِيدِ الْأَضْحَى سَنَةَ سِتٍّ وَعِشْرِينَ وَثَمَانِ مِائَةٍ بِشِيرَازَ وَنُقِلَ إِلَى صَغَانِيَانَ عِنْدَ أَبِيهِ قُدِّسَ سِرُّهُ. وَمِنْهُمُ الْعَارِفُ الْكَامِلُ مَوْلَانَا يَعْقُوبُ الْجَرْخِيُّ مِنْ أَصْحَابِ الْإِمَامِ خَوَاجَه بَهَاءِ الدِّينِ النَّقْشَبَنْدِ قُدِّسَ سِرُّهُ وَوَصَلَ إِلَى دَرَجَاتِ الْكَمَالِ عِنْدَ الْإِمَامِ خَوَاجَه عَلَاءِ الدِّينِ الْعَطَّارِ قُدِّسَ سِرُّهُ وَهُوَ شَيْخُ إِمَامِنَا الشَّيْخِ نَاصِرِ الدِّينِ خَوَاجَه عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُلَقَّبِ بِخَوَاجَه أَحْرَارٍ قُدِّسَ سِرُّهُ وَمِنْهُمُ الشَّيْخُ الْمُحَقِّقُ قُدْوَةُ الْعُرَفَاءِ مَوْلَانَا نِظَامُ الدِّينِ الْخَامُوشُ مُحْيِي الْمِلَّةِ وَالدِّينِ الْعَطَّارُ قُدِّسَ سِرُّهُ كَانَ صَاحِبَ تَصَرُّفَاتٍ عَظِيمَةٍ وَمَقَامَاتٍ سَنِيَّةٍ حَسَنَةٍ، مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثِينَ وَثَمَانِ مِائَةٍ كَمَا قِيلَ. وَكَانَ السَّيِّدُ السَّنَدُ الْعَلَّامَةُ الْمُحَقِّقُ سَيِّدُ شَرِيفٍ وَمَنْ

اَصْحَابِهٖ وَمُرِيْدِيْهِ . وَمِنْهُمُ الشَّيْخُ الْكَامِلُ مَوْلَانَا سَعْدُ الدِّيْنِ الْكَاشْغَرِيُّ قُدِّسَ سِرُّهٗ وَقَدْ تُوُفِّيَ مَوْلَانَا سَعْدُ الدِّيْنِ فِيْ اَثْنَاءِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ، يَوْمَ السَّابِعِ مِنْ جُمَادَى الْاُخْرٰى سَنَةَ سِتٍّ وَثَمَانِيْنَ وَثَمَانِ مِائَةٍ . سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ .

مکتوب نود و ہشتم بنام ابوالحسن محمد ہادی نواسۂ خود اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؎

ہر چہ جز عشق خدائے احسن است — گر شکر خوردن بود جاں کندن است

وَفَّقَكَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى وَنَجَّاكَ مِمَّا يَمْنَعُكَ مِنَ الْوُصُوْلِ اِلَى الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى، وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى .

مکتوب نود و نہم بنام خواجہ محمد معصوم برادر خود در اظہار اشتیاق و حزن فراق .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى . اشتیاق و حزن فراق راکہ دامن گیر ایں حقیر ضعیف است چساں شرح دہد کہ شب و روز در الم میدارد ؎

حدیث شوق ندانستہ ام کہ تاچند است — جز ایں قدر کہ دلم سخت آرزومند است

دو کلمہ در باب اشیاء دریوزۂ دولت لقاء کہ وابستہ بسفر ایں دیار است سابقاً رفتہ است ہموارہ چشم انتظار در راہ است . کدام ساعت باشد کہ نوید قدوم شریف مسرت بخشِ ایں شکستہ گردد ؎

عجبے نیست اگر زندہ شود جان عزیز — چوں از آں یار جدا ماندہ پیامے برسد

استخارہ اگر موافقت نمود ظاہر است کہ اختیار ایں سفرمے فرمائید . ہر چند بر اہل انقطاع و حلاوت از تصور ایں سفر گرہ عظیم وارد مے شود، دیگر چہار روز است کہ بادشاہ عجیب تاکید و اہتمام مے فرماید، خود طبیخ تیار ساختہ مے فرستند . امید کہ مادۂ امراض در چند روز منحسم گردد . و از راہ ضعف کہ در طبیعت است مفصلاً شرح طبقات را چساں شرح دہد . اللہ تعالٰے ہر کس را بمراد برساند . اِنَّهٗ قَوِيٌّ مُّجِيْبٌ .

مکتوب صدم بنام خواجہ محمد معصوم مذکور در اشارہ بسفر آخرت بَعْدَ ذٰلِكَ بِاَيَّامٍ قَلِيْلَةٍ .

بِاسْمِهٖ سُبْحَانَهٗ . اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؎

مکتوب ۹۹ ... ۲۶/۳ ... ۱۹۸۲ء

گر بما ندیم زندہ بر دوزیم	دامنے کز فراق چاک شدہ
ور بمیریم عذر ما بپذیر	اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

تَمَّتْ مَكَاتِيْبُ خَازِنِ الرَّحْمَةِ ـ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ـ

رب کریم کے فضل و کرم سے آج مکتوبات سعیدیہ کے بالاستیعاب مطالعہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس مجموعہ مبارکہ سے ۹۶ یادداشتیں الگ اوراق (۱۵) پر مرتب کی گئیں۔
ان دنوں میں حضرت احمد کے مقامات معصومی پر تعلیقات کا کام زیر نظر ہے۔

احقر محمد اقبال مجددی
۱۷ جنوری ۱۹۸۷ء
لاہور

پاکستان ٹائمز پریس لاہور